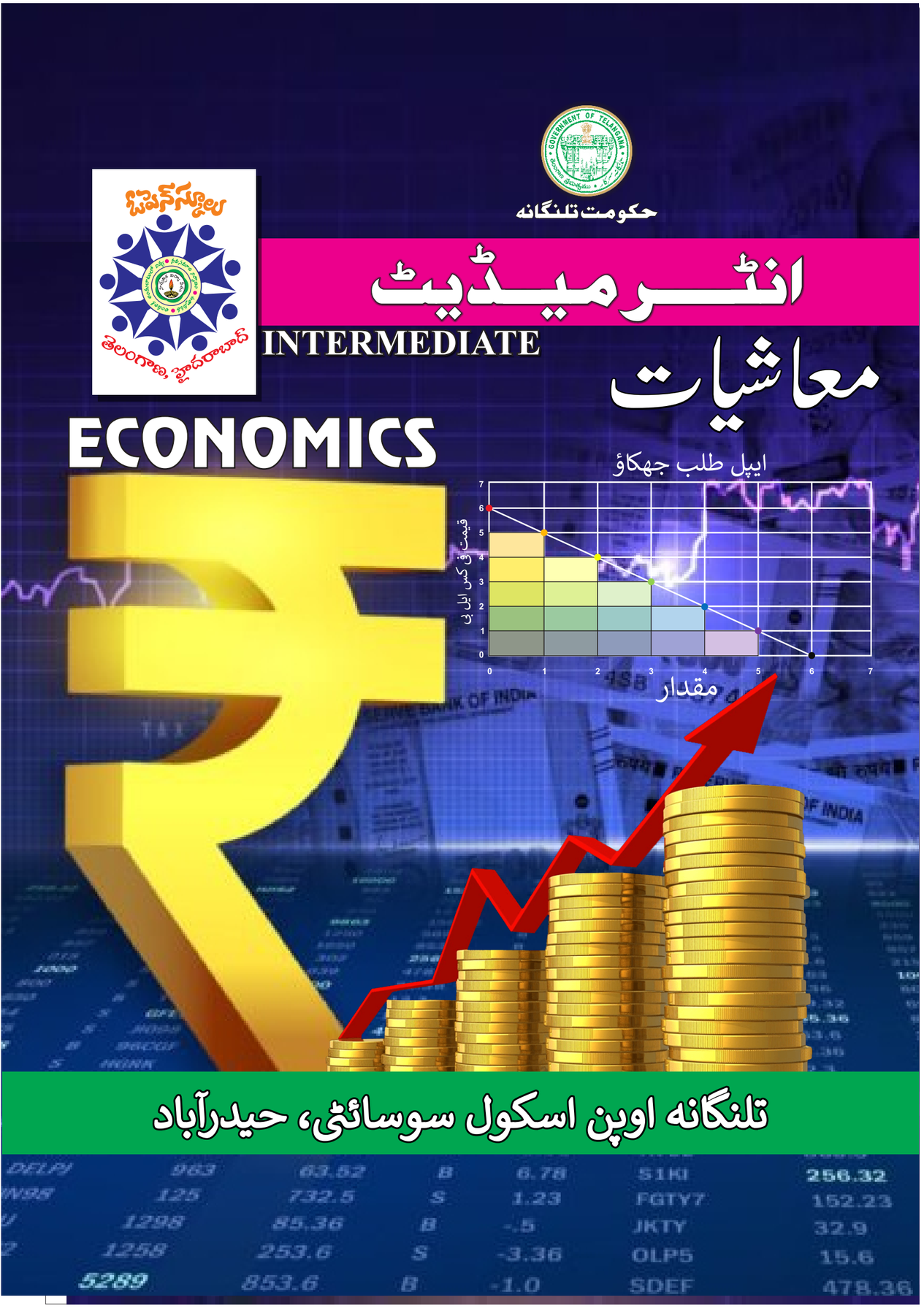
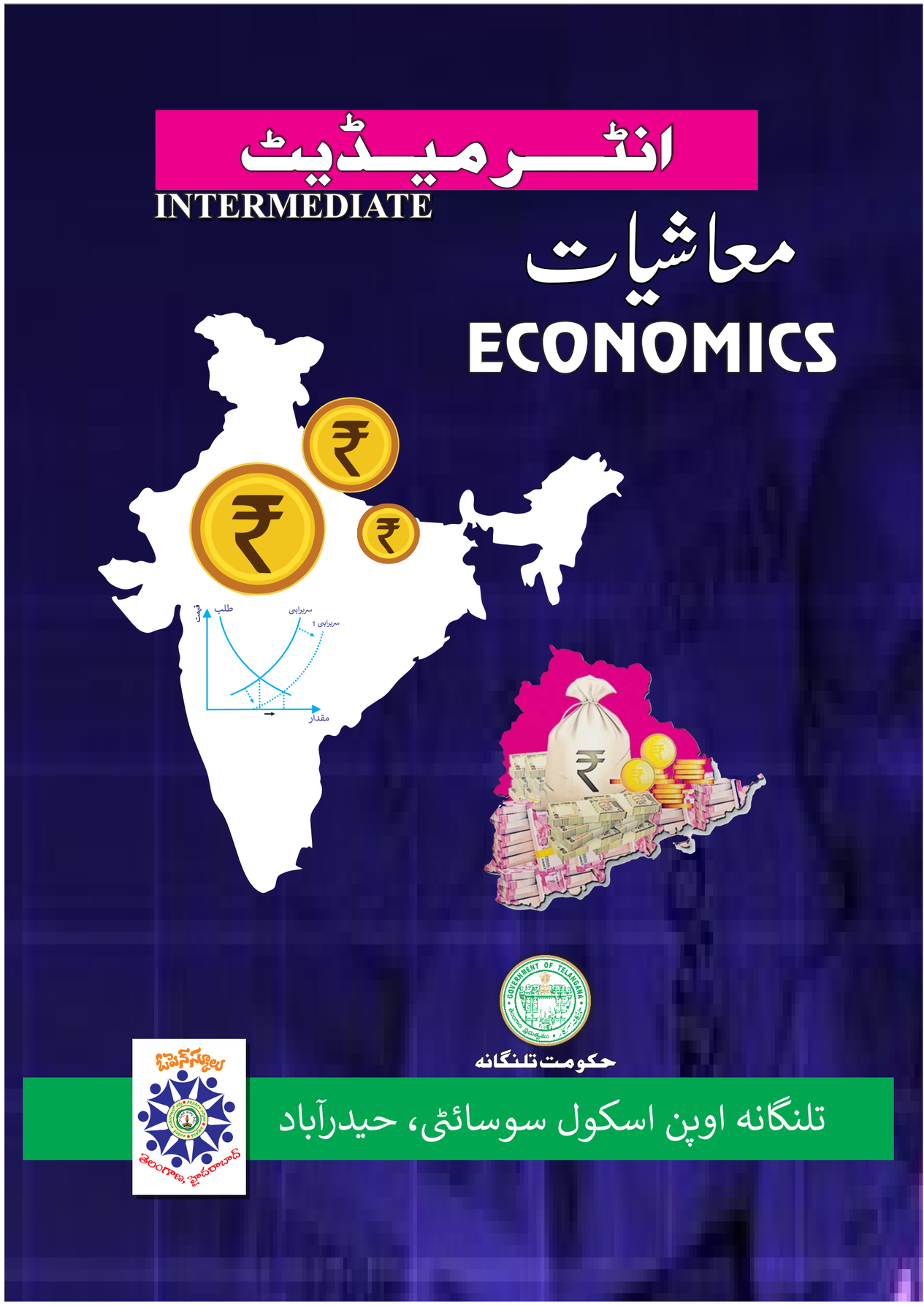

حکومت تلنگانہ
انٹرمیڈیٹ
INTERMEDIATE
معاشیات
ECONOMICS
ایپل طلب جھکاؤ
قیمت فی کس ایل بی
مقدار
تلنگانہ اوپن اسکول سوسائٹی، حیدرآباد


انٹرمیڈیٹ
INTERMEDIATE
معاشیات
ECONOMICS
طلب
سپرایبی
سپرایبی 1
مقدار
حکومت تلنگانہ
تلنگانہ اوپن اسکول سوسائٹی، حیدرآباد

318

معاشیات
Economics

مشیر اعلیٰ

شریمتی واکٹی کرونا، آئی اے ایس

سکریٹری برائے حکومت، محکمہ تعلیم

حکومت تلنگانہ، حیدرآباد

مدیر

پروفیسر ایس۔ لمبا گوڑ

پروفیسر برائے معیشت (موظف)

سابق ڈین، فیکلٹی آف سوشل سائنسس، تلنگانہ یونیورسٹی اور

پرنسپل، گری راج گورنمنٹ کالج (آٹونومس)، نظام آباد

شریمتی اے۔ سری دیوا سینا، آئی اے ایس

ڈائرکٹر، اسکول ایجوکشن

تلنگانہ، حیدرآباد

سری پی۔ وی۔ سری ہری

ڈائرکٹر، ٹی او ایس ایس

تلنگانہ، حیدرآباد

سری ایس۔ سرینواس چاری

ڈائرکٹر، ٹیکسٹ بک پریس

تلنگانہ، حیدرآباد

کوآرڈینیشن

سری ایم سومی ریڈی

جوائنٹ ڈائرکٹر، ٹی او ایس ایس

تلنگانہ، حیدرآباد

سری بی وینکٹیشورا راؤ

اسٹیٹ کوآرڈینٹر، ٹی او ایس ایس

تلنگانہ، حیدرآباد



تلنگانہ اوپن اسکول سوسائٹی (ٹی او ایس ایس)، حیدرآباد

ایس سی ای آر ٹی کیمپس، روبرو ایل بی اسٹیڈیم

بشیر باغ، حیدرآباد۔ 500 001

Phone: 040-23299568, Website: telanganaopenschool.org,

E-mail: dintoshyd@gmail.com

© تلنگانہ اوپن اسکول سوسائٹی
حکومت تلنگانہ، حیدرآباد

اشاعت اول: 2023
کاپی کی تعداد: 1021

All Rights Reserved

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system or transmitted, in any form or by any means without the prior permission, in writing of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover.

This Study Material is Prepared on the basis of Original Economics

(Telugu Version) of TOSS, Hyderabad.

اشاعت

تلنگانہ اوپن اسکول سوسائٹی، (ٹی او ایس ایس) حیدرآباد

پیش لفظ

بچوں کو تعلیم فراہم کرنا ان کا ایک بنیادی حق ہے، اور یہ معاشرے کی مجموعی ترقی کے لیے بھی ضروری ہے۔ حکومت تلنگانہ اس بات کو یقینی بنانے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے کہ تعلیم سب کے لیے قابل رسائی ہو، اور اسی لئے تلنگانہ اوپن اسکول سوسائٹی (TOSS) جیسے ادارے قائم کرتی ہے تا کہ ان بچوں کی دیکھ بھال کی جا سکے جو مختلف وجوہات کی وجہ سے رسمی تعلیم تک رسائی سے قاصر رہے ہوں۔

2023 کے تعلیمی سال سے شروع ہونے والے تلنگانہ اوپن اسکول سوسائٹی میں انٹرمیڈیٹ تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے نصابی کتب کو بدلتے ہوئے سماجی حالات سے ہم آہنگ کرنے اور قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے بنیادی اصولوں کو شامل کرنے کے لیے نظر ثانی کی گئی ہے۔ پالیسی کا مقصد طلبہ کے مجموعی تجربے کو بڑھانا اور طالب علموں کی متنوع ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ پہلے کی نصابی کتابیں صرف سوالات اور جوابات کے ساتھ رہنمائی کرتی تھیں۔ TOSS نے، اکتساب کے مختلف انداز اور طالب علموں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے نصابی کتاب کو طفل مرکز کے تحت ڈیزائن کیا ہے۔ یہ نقطہ نظر اکتساب کے عمل میں فعال مشغولیت اور شرکت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ نصابی کتب میں ضمنی تدریسی مواد اور وسائل شامل ہیں تا کہ معلمین کو موثر اور دلچسپ اسباق کی فراہمی میں مدد ملے۔

معاشیات کی اس نصابی کتاب کو بڑے پیمانے پر چار شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے: معاشیات کا تعارف، جزوی معیشت، کلی معیشت، ہندوستانی معیشت، اور تلنگانہ معیشت۔ مہنگائی، بے روزگاری، معاشی ترقی، طلب کا تجزیہ، قومی آمدنی کا تجزیہ، ہندوستان میں معاشی ترقی، اور انسانی وسائل اس نصابی کتاب کے کچھ اہم موضوعات ہیں۔ موضوع کی جامع گرفت کے لیے ان تمام ابواب کو سمجھنا ضروری ہے۔

ہم واقعی حکومت تلنگانہ اور تلنگانہ اسٹیٹ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کے بہت مشکور ہیں۔ ایڈیٹر، کوآرڈینیٹر، اساتذہ، لیکچررز، اور ڈی ٹی پی آپریٹرز کا خصوصی شکریہ جنہوں نے اس نصابی کتاب کو تحریر کرنے میں انتھک حصہ لیا اور اپنی خدمات سرانجام دیں۔

تاریخ : 00.08. 2023

مقام: حیدرآباد

ڈائرکٹر، ٹی او ایس ایس

حیدرآباد

کوآرڈینٹر

سری گڈامیڈی رتنگا پانی ریڈی،
زیڈ پی ایچ ایس، جنم پیٹ، موسی پیٹ (ایم) محبوب نگر

ٹکسٹ بک ڈیولپمنٹ کمیٹی

ڈاکٹر ڈی ایڈیپا،
اسسٹنٹ پروفیسر، معاشیات،
گری راج حکومت کالج (اے)، نظام آباد۔

ڈاکٹر ایس رمیش،
اسسٹنٹ پروفیسر، معاشیات،
حکومت ڈگری کالج، ملکاجگیری۔

تنگا تورتی سبارا ؤ، ایس اے،
ZPHS، کانچیکل، کھمم۔

موہار یر راجندر کمار، پی جی ٹی،
ٹی ایس ماڈل سکول، کیتھی پلی، نلگنڈہ۔

گڈامیڈی رتھنگا پانی ریڈی، ایس اے،
زیڈ پی ایچ ایس، جنم پیٹ، موسی پیٹ (ایم) محبوب نگر۔

ایم پرسون کمار، ایس اے،
ZPHS، ڈونگلی، کامارپڈی۔

جی وینکٹیشورلو، ایس اے،
زیڈ پی ایچ ایس، چمپا پیٹ، رنگا ریڈی۔

نوتھی پلی بلراج، ایس اے،
زیڈ پی ایچ ایس، تڈگور بگ مدنور، کامارپڈی

ڈاکٹر سشیلا ایسے، پی جی ٹی،
ٹی ایس ایم ایس، بودھن پوچمپلی، یادادری بھوانا گیری۔

ڈاکٹر یالاوتی وینو پرساد،
اسسٹنٹ پروفیسر، معاشیات،
گری راج حکومت کالج (اے)، نظام آباد۔

ڈاکٹر ایم ملیکارجن،
اسسٹنٹ پروفیسر، معاشیات،
ایم وی ایس حکومت آرٹس اینڈ سائنس کالج (اے)، محبوب نگر۔

ڈاکٹر پیڈیگیلا دشرتھ، پی جی ٹی،
ٹی ایس ماڈل اسکول، نوی پیٹ، نظام آباد۔

جی سری دیوی، پی جی ٹی،
ٹی ایس ایم ایس، میر دودی، سدی پیٹ۔

اے سرینواس گوڈ، ایس اے،
ZPHS، نصرل آباد، جدچرلہ، محبوب نگر۔

بکرام للیتا، ایس اے،
ZPHS (گرلز)، منچل، رنگا ریڈی۔

ڈاکٹر یلائیہ جنگاتی، پی جی ٹی،
ٹی ایس ماڈل اسکول، والالا، شالیگورام، نلگنڈہ۔

تاٹی پمولا رمیش، ایس اے،
ZPHS، وردھنا پیٹ، ورنگل۔

کے۔ گوپی کرشنا، ریٹائرڈ لیکچرر،
MJPTBCWR جونیئر کالج، پراگناپور، سدی پیٹ۔

کوآرڈینٹر (اردو)

محمد افتخار الدین احمد شاد، کوآرڈینٹر اردو، ایس سی ای آر ٹی، تلنگانہ حیدرآباد

مترجمین

محمد تاج الدین احمد
ایس اے، گورنمنٹ ہائی اسکول ہمایوں نگر 1، حیدرآباد

محمد عبدالمجید
ایس اے، گورنمنٹ ہائی سکول وٹے پلی، حیدرآباد

عائشہ مبین
ایس اے، گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول، سلطان بازار، حیدرآباد

آمینہ بیگم
گیسٹ فیکلٹی، گورنمنٹ جونیئر کالج (زکور) کورٹلہ

شیخ حاجی حسین
گیسٹ فیکلٹی، گورنمنٹ ڈگری کالج نامپلی

کونسلر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی، شعبہ نظم ونسق عامہ

سرورق ڈیزائن: کے سدھاکر چاری، ایم پی اپی ایس، مائلارم، منڈل راپاپرتی، ورنگل

فہرست

سلسلہ نشان	باب کا نام	صفحہ نمبر
	I۔ معاشیات کی تعریف	
.1	معاشیات کی نوعیت اور وسعت	1-14
.2	معاشی نشوونما اور معاشی ترقی	15-24
	II۔ جزوی معیشت	
.3	افادہ کا تجزیہ	25-34
.4	طلب کا تجزیہ	35-47
.5	پیداوار کا تجزیہ	48-65
.6	سربراہی، لاگت اور آمدنی کا تجزیہ	66-78
.7	مارکیٹ کا تجزیہ	79-91
.8	تقسیم کے نظریات	92-104
	III۔ کلی معیشت	
.9	قومی آمدنی کا تجزیہ	105-116
.10	روزگار کا نظریہ	117-129
.11	عوامی مالیہ اور بجٹ	130-145
.12	رقم	146-156
.13	بینکنگ	157-168
.14	افراط زر اور تجارتی چکر	169-177
	IV۔ ہندوستانی معیشت	
.15	ہندوستان میں معاشی ترقی	178-190
.16	آبادیات	191-204
.17	انسانی وسائل کی ترقی	205-215
.18	قومی آمدنی کے رجحانات اور شعبہ جاتی تقسیم	216-223
.19	غربت اور بے روزگاری	224-240
.20	منصوبہ بندی اور نیتی آیوگ	241-253
.21	زرعی سیکٹر/شعبہ	254-269
.22	صنعتی سیکٹر/شعبہ	270-282
.23	خدماتی سیکٹر/شعبہ (خدماتی شعبہ)	283-297
.24	غیر ملکی شعبہ جات	298-313
.25	ماحول۔ معاشی تری	314-327
	V۔ تلنگانہ معیشت	
.26	تشکیل تلنگانہ کے بعد معیشت کی ساخت اور ترقی	328-338
.27	انسانی وسائل	339-349
.28	تلنگانہ۔ معیشت کے شعبہ	350-360
.29	تلنگانہ بجٹ	361-367
.30	تلنگانہ میں غربت کی روک تھام، روزگار کی تخلیق اور فلاحی پروگرامس	368-382

باب
1

معاشیات کی نوعیت اور وسعت

1.0 تعارف
1.1 مقاصد
1.2 معاشیات کی تعریفات: معاشیات کے تعریفات کا ارتقاء
1.2.1 دولت کی تعریف (1776)
1.2.2 فلاح کی تعریف (1890)
1.2.3 قلت کی تعریف (1932)
1.2.4 نمو کی تعریف (1948)
1.2.5 جدید تعریف (2011)
1.3 معیشت کے مسائل
1.3.1 معاشی مسئلہ
1.4 معاشیات کی نوعیت اور وسعت
1.4.1 معاشیات کی وسعت
1.5 کلی معیشت اور جزوی معیشت
1.5.1 کلی معیشت
1.5.2 جزوی معیشت
1.6 مثبت اور معیاری معیشت
1.6.1 مثبت معیشت
1.6.2 معیاری معیشت
1.7 بنیادی تصورات
1.7.1 اشیاء
1.7.2 خواہشات
1.8 آمدنی کا گشتی بہاؤ
1.9 خلاصہ
1.10 امتحانی نمونہ سوالات
1.11 فرہنگ
1.12 حوالہ جات



1.1 مقاصد

- معاشیات کی تعریفیں
- معیشت کے مسائل
- معاشیات کی ماہیت اور وسعت
- جزوی اور کلی معیشت کے مابین فرق



1.0 تعارف

معاشیات اس چیز کا مطالعہ ہے کہ کس طرح انسان قلت وقحط کے دوران میں فیصلے کرتے ہیں۔ یہ انفرادی فیصلے، خاندانی فیصلے، کاروباری فیصلے یا سماجی فیصلے بھی ہوسکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے اردگرد غور سے دیکھیں تو آپ یہ دیکھیں گے کہ قلت بھری زندگی کی ایک حقیقت ہے۔ موضوع کی بہتر تفہیم اور مسئلے کا حل تلاش کرنے کے نقطہ نظر سے زیر مطالعہ معاشی مسئلے کی نوعیت کو جاننا ضروری ہے۔ یا شعبہ جس کے تحت مسئلہ نمٹا جاتا ہے۔ اس باب میں ہم معاشیات کی تعریف، نوعیت اور دائرہ کار اور معاشیات کے بنیادی تصورات پر بحث کریں گے۔

1.2 معاشیات کی تعریفیں: معاشیات کی تعریفوں کا ارتقاء

- (A) دولت کی تعریف۔(1776) آدم اسمتھ
- (B) فلاح کی تعریف۔(1890) الفریڈ مارشل
- (C) حملت کی تعریف۔(1932) لیونل رابنس
- (D) نمو کی تعریف۔(1948) پی اے سیمولسن
- (E) جدید تعریف۔(2011) اے سی داس

1.2.1 دولت کی تعریف:

- آدم اسمتھ جو بابائے معاشیات کہلاتا ہے۔1776 میں An Inquiry into the nature and cause of the Wealth Nations نامی کتاب لکھی۔

- اس نے معاشیات کے متعلق کہا کہ وہ فطرت کی کھوج کرتی ہے اور قومی دولتکے وسائل کا پتہ چلاتی ہے۔
- اس نے دولت کے نمواور پیداوار سے متعلق زور دے کر کہا کہ یہ معاشیات کا موضوع ہیں۔

دولت کی تعریف کی خصوصیات:

- یہ صرف مادی اشیاء اور دولت کے حصول کے متعلق بحث کرتی ہے۔
- یہ دولت پیدا کرنے کے منبع کے بارے میں کھوج کرتی ہے۔

تنقید:

- معاشیات سے متعلق کہا گیا کہ یہ صرف مادی اور زر پرستی کی سائنس ہے۔
- یہ دولت کی تنگ نظری پر مبنی محدود سوچ پیدا کرتی ہے۔
- یہ صرف مادہ پرستانہ اور اشیاء پر مبنی سوچ ہے۔
- یہ صرف دولت پر زور دیتی ہے اور انسان کو ثانوی درجہ دیتی ہے۔

1.2.2 فلاح کی تعریف (1890):

- 1890ء میں الفریڈ مارشل نے بتایا کہ ''معاشیات انسان کی تعریف ہے کاروباری زندگی میں'' یہ دولت کی انسانی بہبود کے سلسلہ میں انفرادی طور پر اور سماجی رویہ کی تعریف کرتی ہے۔
- یہ دولت کی تعریف بھی کرتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ دولت کی انسانی بہبود کے سلسلہ میں انفرادی طور پر اور سماجی رویہ کی تعریف کرتی ہے۔
- یہ دولت کی تعریف بھی کرتی ہے ساتھ ہی دولت پر مبنی انسانی بہبود کی سرگرمیوں کا مطالعہ بھی کرتی ہے۔

فلاح کی تعریف کے خدوخال۔ خصوصیات:

- یہ بنیادی طور پر انسانوں کی تعریف ہے۔
- یہ ایک طرف تو دولت کی تعریف ہے تو دوسری طرف انسان کی تعریف ہے۔
- یہ عام کاروبار زندگی کی تعریف ہے۔ جس کا تلق سماجی۔ مذہبی اور سیاسی پہلو سے نہیں ہے۔
- یہ اشیاء کی بہبود پر زور دیتی ہے اور انسانی بہبود پر بھی توجہ دیتی ہے جس کا تعلق دولت سے ہو۔
- یہ روپیہ پیسہ کی پیمائش کرتی ہے اور اس کی نوعیت وک محدود کر دیتی ہے۔

تنقید:

- یہ معاشیات کو انسانی سائنس کے بجائے سماجی سائنس کا درجہ دیتی ہے۔ یہ معاشیات کو محدود کر دیتی ہے۔
- یہ زمرہ بندی کرنے والی تعریف ہے اور صرف ان افراد کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو منظّم کمیونٹیز میں رہتے ہیں۔ ویلفیر یعنی فلاح ایک وسیع مفہوم ہے جس کو واضح نہیں کیا گیا ہے۔

1.2.3 قلت کی تعریف (1932):

- لیونل رابنس کے مطابق معاشیات وہ سائنس ہے جو انسانی رویہ کا مطالعہ کرتی ہے۔ بطور قلت اور متبادل استعمالات کے درمیان تعلق کا جائزہ دیتی ہے۔
- یہ قلت کے تحت انتخاب کا جائزہ لیتی ہے۔ یہ عوام کی ضروریات اور قلت کے دوران انسانی رویوں کا مطالعہ کرتی ہے۔

قلت کی تعریف کی اہم خصوصیات:

معاشیات ایک مثبت سائنس ہے۔

- نئے تصورات، لامتناہی خواہشات، اشیاء کی قلت اور ضرورت کے متبادلات۔
- یہ انتخاب پر زور دیتی ہے۔ انسانی رویوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- یہ معاشی مسئلہ کو جنم دیتی ہے جو معاشی اور سماجی سائنس کی بنیاد ہے۔
- یہ تمام انسانی سرگرمیوں کا احاطہ کرتی ہے۔

تنقید:

- یہ ہنگامہ خیز عدم استحکام، بے روزگاری، آمدنی کے انحطاط اور معاشی نمو اور ترقی جیسے اہم موضوعات پر توجہ مرکوز نہیں کرتی۔
- یہ وقت رہتے وسائل میں اضافہ کے امکانات پر غور نہیں کرتی۔
- یہ معاشیات کو صرف قلت کی سائنس سمجھتی ہے۔

1.2.4 نمو کی تعریف (1948):

- پروفیسر پی اے سیمولسن کے مطابق، معاشیات وہ علم ہے جس میں انسان اور سماج زر کے بغیر یا زر کے ساتھ پیداواری ذرائع کے متبادلات کا انتخاب کر سکتے ہیں اور مختلف اشیاء مایحتاج کو پیدا کر سکتے ہیں اور صرفہ کے لئے انہیں تقسیم بھی کرتے ہیں۔ سماج کے مختلف گروپس میں اب اور آئندہ کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں۔ ذرائع کو مختص کرنے فوائد کو بہتر بنانے اور لاگت کا یہ جائزہ لیتا ہے۔
- یہ تعریف خاص حالت کے تحت نمو کے مختلف پہلوؤں کو متعارف کرواتی ہے۔

نمو کی تعریف کی خصوصیات: اہم خدوخال:

- یہ تعریف دئے گئے ذرائع کا ہی احاطہ نہیں کرتی بلکہ ذرائع کی توسیع عمل میں لاتی ہے۔ ذرائع کی نشوونما اور پھیلاؤ کے تجزیہ کی کوشش کرتی ہے۔ تاکہ اضافی انسانی احتیاجات کی تکمیل کی جاسکے۔
- اس تعریف کے مطابق ذرائع کا اختصاص ایک کائناتی مسئلہ ہے۔ بغیر اس کے یہ معیشت ہو یا متبادل معیشت۔
- یہ تعریف اپنی نوعیت میں جامع ہے۔ یہ نمو اور مستقبل کی ضروریات دونوں پر مشتمل ہیں۔

1.2.5 جدید تعریف (2011):

- پروفیسر اے سی داس کے مطابق' معاشیات' انفرادی طور پر اداروں' سوسائٹیز' قوموں اور عالمی طور پر قلت کے حالات میں اور فاضل صورت میں انتخاب کو چننے کا مطالعہ ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ فوائد موجودہ وسائل (فاضل یا دستیاب) پیداوار اور صرف کے لئے موجودہ یا مستقبل کی ضروریات کے لئے حاصل کئے جاسکیں۔
- مختصر یہ کہ مضمون معاشیات دئے گئے ذرائع کے ساتھ جو فاضل ہوں یا کم ہوں موجودہ اور مستقبل کی ضروریات کے لئے پیداوار اور صرف کے فوائد کو کم سے کم کرنے آپشن (اختیار) کو چننے کے علم کا نام ہے۔

جدید تعریف کی خصوصیات:

- یہ تعریف تمام سابقہ تعریفوں' دولت' فلاح' قلت اور نمو کا احاطہ کرتی ہے۔
- یہ جزوی اور کلی دونوں معاشیات کا احاطہ کرتی ہے۔
- یہ پیداوار اور صرف (استعمال) دونوں سرگرمیوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔
- یہ اختیار (انتخاب) پر زور دیتی ہے جو معیشت کے لئے اہم ہے۔
- اس کا مقصد یہ ہے کہ جتنے بھی ذرائع موجود ہوں ان سے مجموعی فوائد حاصل کئے جاسکے۔
- یہ قلت اور فاضل دونوں حالتوں میں مناسب ہے۔ یہ موجودہ اور آئندہ دونوں حالتوں میں موزوں ہے۔
- یہ موجودہ اور مستقبل کے وقت کے طول وعرض-ترقی کے طول وعرض اور پائیدار ترقی کو مدنظر رکھتا ہے۔

1.3 ایک معیشت کے مسائل معیشت کے بنیادی مسائل:

- کیا پیدا کیا جائے؟
  - ☆ کس طرح کے پراڈکٹس کی پیداوار کی جائے؟
  - ☆ کتنی تعداد میں پیداوار کی جائے؟
- کیسے پیداوار کی جائے؟
  - ☆ کون سا پیداواری طریقہ استعمال کیا جائے؟
- کس کے لئے پیدا کیا جائے؟
  - ☆ تعداد کی تقسیم کون کرے؟
  - ☆ کس طرح کے طریقہ عمل کا انتخاب کیا جائے گا؟

1.3.1 معاشی مسئلہ:

معاشی مسئلہ یہ ہے کہ متبادل اشیا اور خدمات پیدا کرنے کے لئے ذرائع کو مختص کیا جائے۔ لہٰذا انتخاب کا مسئلہ معاشی مسئلہ ہے۔ معیشت کے تمام مسائل کی جڑ معاشی مسئلہ میں ہے۔ بنیادی معاشی مسئلہ یہ ہے کہ قلت اور انتخاب کو چنا جائے۔

ذرائع کے ساتھ متبادل استعمالات:

پیداوار کے تمام عوامل متبادل استعمالات کو بتلاتے ہیں۔ مثال کے طور پر زمین کا ایک قطعہ کھیتی باڑی، فیکٹری کی تعمیر، ایک اسکول بنانے یا ایک دواخانہ تعمیر کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک مزدور کھیت میں داخل ہوگا۔ ترکاریوں کو فروخت کرے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ذرائع کے متبادل استعمالات ہیں۔

معاشیات یا متبادل مسئلہ:

خواہشات لامحدود ہیں لیکن ذرائع ان کو ہی مطمئن کرسکیں گے جن کی خواہشات محدود ہیں لہٰذا بنیادی معاشی مسئلہ جن کا تمام معیشتوں کو سامنا ہے لامحدود خواہشات کا مسئلہ ہے۔ ہم بحث کر چکے ہیں کہ ذرائع کا متبادل استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ذرائع کی قلت آپشن یا انتخاب کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔

محدود وسائل:

ایسے وسائل جو انسانی خواہشات کو مطمئن کرسکیں محدود ہیں۔ لوگوں کی آمدنی کم یا زیادہ ہوسکتی ہے لیکن لامحدود آمدنی نہیں ہوتی لہٰذا وسائل جو صارفین کو دستیاب ہیں کم ہیں اور محدود ہیں۔ ذرائع وہ عوامل ہیں جو پیداوار عمل میں لاتے ہیں یہ اشیاء اور خدمات بناتے ہیں جو انسانی خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں یہ وسائل زمین سرمایہ اور انٹرپرینئر شپ پر مشتمل ہیں۔

وسائل کی قلت:

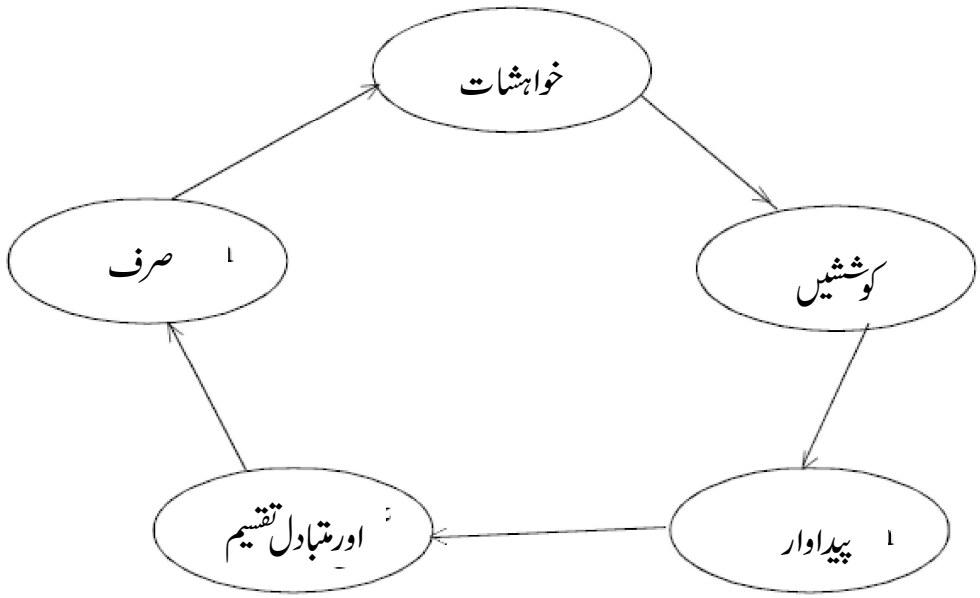
قلت کا مطلب یہ ہے کہ ذرائع کی طلب ان کی دستیابی سے بہت زیادہ ہو۔ وہ وسائل جو خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں بالکل محدود ہیں۔ لوگوں کی آمدنی میں کمی یا اضافہ ہوسکتا ہے لیکن آمدنی لامحدود نہیں ہوتی۔ وسائل' زمین' مزدور' سرمایہ اور انٹر پرینئر شپ پر مشتمل ہوتے ہیں۔

1.4 معاشیات کی نوعیت اور وسعت:

- معاشیات وہ سائنس ہے جو معاشی نظام میں پیداوار کے تبادلہ اور مختلف اشیاء مایحتاج کے صرفہ سے متعلق بحث کرتی ہے۔
- یہ بتلاتی ہے کہ کس طرح کم تر وسائل دولت اور انسانی بہبود میں اضافہ کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔
- وسائل کی قلت اور متبادل استعمالات کے لئے انتخاب پر معاشیات میں مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔
- وسائل اور ماحصل جو دستیاب ہیں اشیاء کی پیداوار کے لئے بہت ہی محدود ہیں۔ یہ قلت و مہنگائی عوام کو مجبور کرتی ہے کہ وہ متبادل کے بارے میں سوچیں۔ معاشیات کا علم متبادل اشیا پر غور کرنے اور ان میں سے بہتر تلاش کرنے استعمال کیا جاتا ہے۔

1.4.1 معاشیات کی وسعت:

معاشیات کا دائرہ وسیع ہے اور اس میں اشیاء اور خدمات کی پیداوار، تقسیم اور استعمال سے متعلق انسانی رویے کے مختلف پہلو شامل ہیں۔ معاشیات ایک سماجی سائنس ہے جو اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ کس طرح افراد، کاروبار، حکومتیں اور معاشرے اپنی لامحدود ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لیے قلیل وسائل مختص کرتے ہیں۔



1.5 مائیکرو (جزوی) معیشت اور میکرو (کلی) معیشت

مائیکرو (جزوی) معیشت اور میکرو (کلی) معیشت' معاشیات کی دو بنیادی شاخیں ہیں جو معیشت کے مختلف پہلوؤں کا مختلف سطحوں پر مطالعہ کرتی ہیں۔ مائیکرو اکنامک تجزیہ اور میکرو اکنامک تجزیہ کو اب معاشی تجزیہ کے دو اہم نقطہ نظر سمجھا جاتا ہے۔ اصطلاحات 'مائیکرو' اور 'میکرو' سب سے پہلے 1933 میں ناروے کے ماہر معاشیات رینجر فریش نے استعمال کیں۔ یہ اصطلاحات یونانی الفاظ ''mikros' 'اور 'makros' سے ماخوذ ہیں جن کے معنی بالترتیب چھوٹے اور بڑے ہیں۔

1.5.1 مائیکرو (جزوی) معیشت

جزوی معیشت' معاشیات کی ایک شاخ ہے جو مارکیٹ کے اندر انفرادی ایجنٹوں اور ان کے معاشی تعاملات کے مطالعہ پر مرکوز ہوتی ہے۔ یہ اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ افراد، گھرانے اور فرم میں وسائل کی تقسیم، اشیاء اور خدمات کی پیداوار اور کھپت کے بارے میں کیسے فیصلے کرتے ہیں، اور یہ فیصلے قیمتوں، مقداروں اور مارکیٹ کے نتائج کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔ 'مائیکرو اکنامکس' کے دائرہ کار میں بنیادی طور پر تین نظریات شامل ہیں۔ 1۔ نظریہ برائے مصنوعات کی قیمت 2۔ نظریہ برائے قیمتوں کا عنصر، 3۔ نظریہ برائے فلاحی معیشت

مائیکرو (جزوی) معیشت کی اہمیت

- وسائل کی تقسیم: مائیکرو اکنامکس اس بات کا تعین کرنے میں مدد کرتی ہے کہ وسائل، جیسے محنت، سرمایہ اور قدرتی وسائل کو مختلف استعمال اور صنعتوں کے درمیان کیسے مختص کیا جاتا ہے۔
- قیمتوں کے تعین کے فیصلے: مائیکرو اکنامکس اس بات کا تجزیہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے کہ مارکیٹوں میں قیمتوں کا تعین کیسے کیا جاتا ہے۔
- پالیسی کی تشکیل: مائیکرو اکنامک تجزیہ کارآمد معاشی پالیسیاں وضع کرنے کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے، جیسے ٹیکس، سبسڈی، ضوابط، اور عدم اعتماد کے قوانین۔
- بین الاقوامی تجارت: مائیکرو اکنامکس بین الاقوامی تجارت کے تناظر میں انفرادی فرموں اور صارفین کے رویے کو سمجھنے میں بھی مددگار ہوتی ہے۔
- صارف کا رویہ: مائیکرو اکنامکس صارفین کے انتخاب، ترجیحات، اور خریداری کے نمونوں کو متاثر کرنے والے عوامل سے نمٹتا ہے۔

1.5.2 میکرو (کلی) معیشت

دوسری طرف، میکرو اکنامکس مجموعی طور پر معیشت سے نمٹتا ہے اور وسیع تر مجموعوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جیسے پیداوار کی

مجموعی سطح، روزگار، افراط زر، اور اقتصادی ترقی۔ یہ پورے معاشی نظام کو دیکھتا ہے اور اس کا مقصد ان عوامل کو سمجھنا ہے جو اس کی مجموعی کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ نظریہ میکرو ڈسٹری بیوشن، تھیوری آف بزنس سائیکل، تھیوری آف پرائس لیول اور انفلیشن سے بھی تعلق رکھتی ہے۔

میکرو (کلی) معیشت کی اہمیت:

- استحکام اور نمو: میکرو اکنامکس پالیسی سازوں اور حکومتوں کو مستحکم اور پائیدار اقتصادی ترقی حاصل کرنے کے لیے باخبر فیصلے کرنے میں مدد کرتی ہے۔
- مہنگائی اور قیمت کا استحکام: میکرو اکنامکس مہنگائی کو کنٹرول کرنے اور قیمتوں کے استحکام کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- روزگار اور بے روزگاری: میکرو اکنامک تجزیہ بے روزگاری کے مسائل کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حکومتیں مالیاتی اور مانیٹری پالیسیوں کو روزگار کی سطح پر اثر انداز ہونے اور ملازمت میں اضافے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے استعمال کر سکتی ہیں۔
- حکومتی پالیسی کی تشکیل: حکومتیں موثر اقتصادی پالیسیاں بنانے کے لیے میکرو اکنامک ڈیٹا اور تھیوریز استعمال کرتی ہیں۔ مالیاتی پالیسیاں (سرکاری اخراجات اور ٹیکسیشن) اور مانیٹری پالیسیاں (رقم کی فراہمی اور شرح سود کا کنٹرول)
- تجارت اور ادائیگیوں کا توازن: میکرو اکنامکس بین الاقوامی تجارت پر اثر انداز ہونے والے عوامل پر غور کرتی ہے، جیسے شرح مبادلہ، تجارتی خسارے، اور اضافی۔

مائکرو اور میکرو معیشت کے مابین فرق

Microeconomics جزوی معیشت	Macroeconomics کلی معیشت
یہ معیشت کے مخصوص حصے کا مطالعہ کرتا ہے، یعنی ایک فرد، گھریلو، فرم، یا صنعت۔	یہ مجموعی طور پر معیشت سے متعلق ہے؛ یہ مجموعی اکائیوں کا مطالعہ کرتی ہے، جیسے کہ قومی آمدنی، عام قیمت کی سطح، کل کھپت وغیرہ۔ یہ وسیع اقتصادی مسائل سے نمٹتا ہے۔
یہ مختلف مسائل جیسے طلب، رسد، عنصر کی قیمتوں کا تعین، مصنوعات کی قیمتوں کا تعین، معاشی بہبود، پیداوار، کھپت، اور بہت کچھ سے متعلق ہے۔	یہ مختلف مسائل جیسے قومی آمدنی، تقسیم، روزگار، عام قیمت کی سطح، رقم اور بہت کچھ سے نمٹتی ہے۔
اسے 'پرائس تھیوری' کے نام سے جانا جاتا ہے۔	اسے 'آمدنی اور روزگار کے نظریہ' کے نام سے جانا جاتا ہے۔
مائیکرو اکنامکس کسی خاص شے کی قیمت کے ساتھ ساتھ تکمیلی اور متبادل اشیا کی قیمتوں کا تعین کرتی ہے۔	میکرو اکنامکس قیمت کی عمومی سطح کو برقرار رکھنے میں مددگار ہے۔

1.6 مثبت اور معیاری معاشیات

مثبت اور معیاری معیشت' معاشیات کی دو شاخیں ہیں جو مختلف مقاصد کی تکمیل کرتی ہیں اور معاشی تجزیہ کے الگ الگ پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ مثبت معاشیات معاشی مظاہر کو سمجھنے کی بنیاد قائم کرتی ہے، جبکہ معیاری معاشیات پالیسی کے انتخاب کا جائزہ لینے اور قدر پر مبنی فیصلے کرنے کا فریم ورک فراہم کرتی ہے۔

1.6.1 مثبت معاشیات

مثبت معاشیات معاشی حقائق اور مظاہر کے معروضی تجزیے سے متعلق ہے۔ اس کا مقصد معاشی رویے اور واقعات کی وضاحت کرنا ہے جیسا کہ ایسے فیصلے یا رائے کے بغیر کہ آیا وہ اچھے ہیں یا برے ہیں۔ اعداد و شمار، ریاضیاتی ماڈلز، اور اقتصادی تجزیہ کے دیگر آلات کا استعمال کرتے ہوئے، اقتصادی مسائل کا سائنسی اور تجرباتی تجزیہ فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

1.6.2 معیاری معاشیات

دوسری طرف، معیاری معاشیات، اقتصادی مسائل کے موضوعی تجزیہ سے نمٹتی ہے اور اس کے بارے میں بہ قدر فیصلے کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ کیا ہونا چاہیے۔ اس میں مخصوص ویلیو سسٹم یا اخلاقی فریم ورک پر مبنی اقتصادی پالیسیوں یا اقدامات کے بارے میں سفارشات اور رائے پیش کرنا شامل ہے۔

1.7 بنیادی تصورات

1.7.1 اشیاء

اشیا مارکیٹ کی معیشتوں کے کام میں مرکزی کردار ادا کرتی ہیں۔ اشیا کی پیداوار، تقسیم اور کھپت معاشی سرگرمیوں کو آگے بڑھاتی ہے اور افراد اور معاشروں کی مجموعی بہبود میں حصہ ڈالتی ہے۔ معاشی رویے کا تجزیہ کرنے کے لیے اشیا کی مختلف اقسام اور ان کی خصوصیات کو سمجھنا ضروری ہے۔

اشیاء کی اقسام:

مفت اشیاء: مفت اشیاء وہ اشیاء ہیں جو بہت زیادہ ہیں اور ان کے ساتھ براہ راست لاگت نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر، ہوا اور سورج کی روشنی کو عام طور پر مفت اشیاء سمجھا جاتا ہے۔

معاشی اشیاء: معاشی اشیاء، قلیل اشیاء ہیں جن کی لاگت ان کی پیداوار، تقسیم یا حصول سے وابستہ ہے۔ یہ وہ اشیا ہیں جو اپنی محدود دستیابی کی وجہ سے اقتصادی انتخاب اور تجارت سے محروم ہیں۔

صارفین کی اشیا:

پائیدار اشیا: یہ ایسی مصنوعات ہیں جن کی عمر لمبی ہوتی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ یہ ایک طویل مدت تک استعمال کیے جائیں گے، عام طور پر تین سال سے زائد عرصے تک۔ مثالوں میں کاریں، فرنیچر اور آلات شامل ہیں۔

غیر پائیدار اشیاء: ان اشیاء کی عمر کم ہوتی ہے اور جلد استعمال ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر کھانا، مشروبات، اور بیت الخلاء شامل ہیں۔

کیپٹل اشیاء: کیپٹل گڈز، جسے پروڈیوسر گڈز بھی کہا جاتا ہے، کاروبار کے ذریعے دیگر اشیاء اور خدمات تیار کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ وہ براہ راست اختتامی صارفین کے ذریعہ استعمال نہیں ہوتے ہیں لیکن پیداواری عمل کے لئے ضروری ہیں۔ مثال کے طور پر مشینری، آلات اور کارخانے شامل ہیں۔

درمیانی اشیاء: درمیانی اشیاء وہ مواد اور اجزاء ہیں جو دوسرے اشیاء کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ صارفین کو فروخت ہونے والی حتمی مصنوعات نہیں ہیں بلکہ پیداواری عمل کا حصہ ہیں۔

غیر محسوس اشیاء: خدمات کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، یہ غیر طبعی مصنوعات ہیں جو ٹھوس نہیں ہیں لیکن صارفین کو قدر فراہم کرتی ہیں۔ مثالوں میں تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، نقل وحمل، بینکنگ، اور تفریحی خدمات شامل ہیں۔

1.7.2 خواہشات

خواہش ایک شے رکھنے کی جستجو ہے۔ خواہشات اور ان کی تسکین کا تمام معاشی سرگرمیوں میں اہم کردار ہوتا ہے۔ یہ انسانی رویے اور فیصلہ سازی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خواہشات کی خصوصیات کو سمجھنا افراد، کاروباری اداروں اور پالیسی سازوں کے لیے باخبر انتخاب کرنے، اہداف کے تعین، اور وسائل کا مؤثر طریقے سے انتظام کرنے کے لیے ضروری ہے۔

خواہشات کی خصوصیات:

☆ خواہشات لامحدود ہیں: خواہشات متعدد ہیں۔ وہ کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔ وہ بار بار آگے آتی ہیں۔ جب ایک خواہش پوری ہوتی ہے تو دوسری پیدا ہو جاتی ہے۔ خواہشات بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں۔

☆ خواہشات فطرت میں متوازی ہوتی ہیں: کچھ انسان بار بار خواہشات کی تکمیل کے طلب گار ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر یہ ایک بار مطمئن ہو جائے تب بھی۔ جیسے ہم بھوک مٹانے کے لیے ایک خاص وقت کے وقفے کے بعد کھانا کھاتے ہیں۔

☆ خواہشات تکمیلی ہیں: اکثر، ایک گروہ میں سے ایک شئے خود سے انسانی خواہشات کو پورا نہیں کرسکتا۔ اسے اپنے استعمال کو مکمل کرنے کے لیے دوسری چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک موٹر کار کو کام کرتے رہنے کے لیے پیٹرول اور انجن آئل دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ ایک خاص خواہش پوری ہوتی ہے: اگرچہ انسان کی خواہشات لامحدود ہیں اور ایک وقت میں تمام چیزیں پوری نہیں ہوسکتی ہیں، لیکن ایک خاص خواہش پوری ہوتی ہے۔ یہ جلد یا بدیر مطمئن ہوسکتا ہے، اگر کوئی اس کے لیے کوشش کرے اور اس کے پاس اسے مطمئن کرنے کے وسائل ہوں۔

☆ خواہشات مسابقتی ہیں: کچھ ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ مقابلہ کرنا چاہتا ہے کیونکہ ان سب کو ایک وقت میں مطمئن نہیں کیا جاسکتا، اور اس وجہ سے، ان کے درمیان ایک انتخاب کرنا ہوگا۔

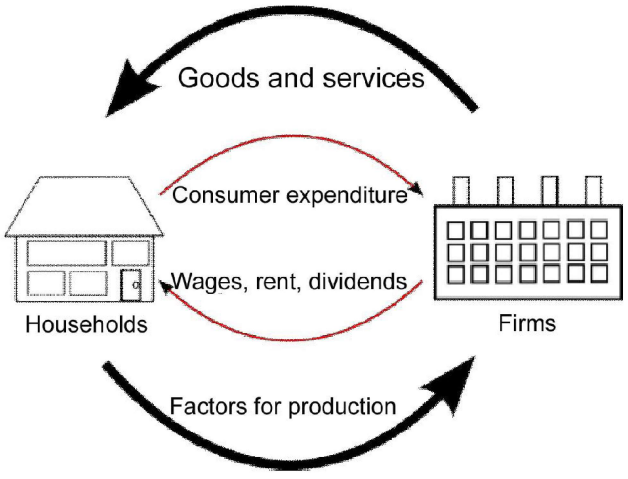
1.8 آمدنی کا گشتی بہاؤ

آمدنی کا گشتی بہاؤ ایک معاشی تصور ہے جو معیشت کے مختلف شعبوں کے درمیان رقم اور اشیاء کے بہاؤ کو واضح کرتا ہے۔ یہ دکھاتا ہے کہ کس طرح گھر، کاروبار، حکومتیں، اور غیر ملکی شعبہ معاشی سرگرمیوں میں آپس میں تعامل اور مشغول ہوتے ہیں۔ گشتی بہاؤ ماڈل معیشت میں پائے جانے والے پیچیدہ تعاملات کی ایک آسان نمائندگی فراہم کرتا ہے۔

آمدنی کا گشتی بہاؤ دو اہم ذرائع سے چلتا ہے:

پروڈکٹ مارکیٹ: یہ وہ جگہ ہے جہاں کاروبار گھرانوں کو اشیاء اور خدمات فروخت کرتے ہیں، اور گھرانے، بدلے میں، یہ اشیاء اور خدمات خریدتے ہیں۔

فیکٹر مارکیٹ: یہ وہ جگہ ہے جہاں گھرانے کاروبار کو اجرت، کرایہ، سود اور منافع کے بدلے پیداوار کے عوامل (محنت، زمین، اور سرمایہ) فراہم کرتے ہیں۔



1.9 خلاصہ

معاشیات وہ علم ہے جس میں یہ مطالعہ کیا جاتا ہے کہ اشیاء کی قلت کے درمیان عوام کس طرح دوسری چیزوں کا انتخاب کرتے ہیں اور فیصلے کرتے ہیں کہ کم ذرائع کس طرح استعمال کئے جائیں۔ ہماری دنیا میں موجود زیادہ تر ذرائع محدود ہیں چاہے پیسہ ہو یا قدرتی وسائل ہو۔ لہٰذا انفرادی طور پر عوام پیداوار وسائل کے متعلق فیصلے کرتے ہیں کہ کیا پیدا کیا جائے کس کے لئے پیداوار ہو اور کس طرح صرفہ کیا جائے۔ مائیکرو اکنامکس اور میکرو اکنامکس معاشیات کی دو بنیادی شاخیں ہیں جو معیشت کے مختلف پہلوؤں کا مختلف سطحوں پر مطالعہ کرتی ہیں۔ مثبت اور معیاری معاشیات' معاشیات کی دو شاخیں ہیں جو مختلف مقاصد کی تکمیل کرتی ہیں اور اقتصادی تجزیہ کے الگ الگ پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔

1.10 مثالی امتحانی سوالات

I. ان سوالات کے جوابات 4 تا 5 سطروں میں دیجئے۔

1. انتخاب کا مسئلہ
2. متبادل استعمالات
3. محدود وسائل
4. قلت کی تعریف
5. اشیاء کی درجہ بندی

II. ان سوالات کے جوابات 8 تا 10 سطروں میں دیجئے۔

1. معیشت کے مسائل کی وضاحت کیجئے۔
2. مائیکرو اور میکرو اکنامکس کے مابین فرق کیجئے۔
3. خواہشات کی خصوصیات کی وضاحت کیجئے۔
4. مثبت اور معیاری معاشیات کو بیان کیجئے۔

III. ان سوالات کے جوابات 16 تا 20 سطروں میں دیجئے۔

1. معاشیات کی 4 تعریفوں کو تفصیل سے لکھئے۔
2. معاشیات کی نوعیت اور وسعت کی وضاحت کیجئے۔
3. معاشیات کے گشتی بہاؤ کو بیان کیجئے۔
4. مائیکرو اور میکرو اکنامکس کی وضاحت کرتے ہوئے اہمیت بتائیے۔

1.11 فرہنگ

- آدم اسمتھ (1723-1790) بابائے معاشیات کہلاتا ہے۔ ''دولت اقوام'' (WealthofNations) نامی کتاب کا مصنف
- جزوی معاشیات مائیکرو اصطلاح یونانی لفظ مائیکروز سے اخذ کی گئی ہے جس کا مطلب ہے ''چھوٹا''
- معاشی اشیاء: یہ اشیاء وہ ہیں جنہیں انسان بناتا ہے۔ ان اشیاء کی قیمت ہوتی ہے۔ ان اشیاء کی رسد ہمیشہ ان کی طلب سے کم ہوتی ہے۔
- قیمت کیا ہے؟ اشیاء کی قدر جو زر کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے قیمت کہلاتی ہے۔
- غیر محسوس اشیا: خدمات غیر محسوس اشیا کا ایک وسیع زمرہ ہیں جو افراد کی طرف سے فراہم کردہ سرگرمیوں کی ایک وسیع رینج کو گھیرے ہوئے ہیں۔

13.10 حوالہ جات

1. Introduction to Economics – David Williams
2. Basic Economics – Thomas Sowell
3. Introduction to Economics –Freakonomics
4. Textbook for intermediate first year - TSBIE
5. BA Economics

باب
2

معاشی نشوونما اور معاشی ترقی

2.0 مقاصد
2.1 تعارف
2.2 معاشی نشوونما اور معاشی ترقی کے تصورات
2.2.1 معاشی ترقی کا تصور
2.2.2 معاشی نشوونما اور معاشی ترقی میں فرق
2.2.3 ترقی کے مقاصد
2.3 معاشی ترقی کے اعشاریے
2.3.1 حقیقی قومی آمدنی
2.3.2 فی کس مجموعی قومی پیداوار
2.3.3 فلاح و بہبود
2.3.4 بنیادی ضروریات کے سماجی اشاریے
2.3.5 ترقی یافتہ معیشتوں کی خصوصیات
2.4 کمترین فی کس آمدنی
2.4.1 زراعت کا تسلط
2.4.2 سرمایہ کی ضرورت
2.4.3 تکنیکی پسماندگی
2.4.4 ناکافی انفراسٹرکچر سہولتیں
2.4.5 جغرافیائی خصوصیات
2.4.6 ناخواندگی کی اعلیٰ ترین شرح
2.4.7 ایک دوہری معیشت
2.4.8 ترقی پذیر قدرتی وسائل
2.4.9 انٹرپرینیرشپ کا فقدان
2.4.10 کام اور زندگی کے تئیں رواجوں پر مبنی رویے
2.5 خلاصہ
2.6 نمونہ امتحانی سوالات
2.7 فرہنگ
2.8 حوالہ جات



2.0 مقاصد

- معاشی نشوونما کی تعریف:
- معاشی نشوونما اور معاشی ترقی میں فرق
- ترقی پذیر اور ترقی یافتہ معیشتوں کی نشاندہی
- ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معیشتوں کی خصوصیات کو جاننا
- ہندوستان کے خصوصی حوالہ کے ساتھ ترقی پذیر معیشتوں کی خصوصیات کا تجزیہ



2.1 تعارف

اس سبق میں آپ معاشی ترقی، معاشی نشوونما کے مفہوم کے بارے میں مطالعہ کریں گے اور معاشی ترقی کے مقاصد اور معاشی ترقی کے اشاریے سے متعلق جانیں گے۔

2.2 معاشی نشوونما اور معاشی ترقی کے تصورات:

کسی بھی قوم کی جانب سے پیدا کردہ اشیا اور خدمات کی جملہ قدر میں اضافہ کو اصطلاح میں معاشی نشوونما کہا جاتا ہے۔

مائیکل پی ٹوڈارو کے مطابق ''معیشت کی پیداواری گنجائش میں بتدریج اضافہ جو اس وقت مقررہ ہو اور جو قومی ماحصل اور آمدنی میں اضافہ کرے، معاشی نشوونما کہلاتا ہے۔''

معاشی نشوونما کے لئے ضروری عناصر:

- آبادی میں اضافہ کی شرح سے بھی زیادہ فی کس آمدنی میں حقیقی اضافہ معاشی نشوونما کو ظاہر کرتا ہے۔
- معاشی نشوونما کا ہمیشہ معیشت کی پیداواری اہلیت میں بہت بڑے اضافہ سے تعلق ہوتا ہے۔
- معاشی نشوونما کا ملک کی اشیا و خدمات کی پیداوار یا فی کس پیداوار سے تعلق ہوتا ہے۔

2.2.1 معاشی ترقی کا تصور:

معاشی ترقی ایک وسیع تر تصور ہے۔ معاشی ترقی صرف معاشی نشوونما ہی نہیں بلکہ زندگی کے مختلف شعبوں میں مثبت تبدیلیوں کا نام ہے۔ درحقیقت یہ ہر ایک شعبہ میں ترقی کا نام ہے اور مختلف شعبوں میں ترقی پر مشتمل ہے۔

مائیکل پی ٹوڈارو کے مطابق: ترقی کو ہمہ پہلو طریقے کار ہونا چاہئے جس میں سماجی ڈھانچہ' عمومی .....اور قومی اداروں کے ساتھ ساتھ معاشی نشوونما۔ عدم مساوات کو گھٹانے اور غربت کے خاتمہ جیسی اہم تبدیلیوں کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔

2.2.2 معاشی ترقی اور معاشی نشوونما میں فرق:

معاشی نشوونما	معاشی ترقی
تعریف:	یہ کسی بھی قوم کی تمام تر مجموعی ترقی اور معیار زندگی کو دکھاتی
یہ کسی بھی قوم کی مالی نشوونما جو ایک خاص مدت میں	ہے جو معاشی نشوونما پر مشتمل ہو۔
حاصل کی جاتی ہے۔	یہ معاشی نشوونما کے برخلاف بہت ہی وسیع تر تصور ہے۔
تصور کی وسعت: یہ معاشی ترقی سے بہت کم تر تصور ہے۔	یہ ایک ہمہ پہلو رسائی ہے جو کسی بھی قوم کی آمدنی کے ساتھ
وسعت:	ہی ساتھ معیار زندگی کو دکھلاتی ہے۔
یہ ایک پہلو رسائی ہے جو کسی قوم کی معاشی نشوونما کی	یہ تعدادی بھی ہے اور معیاری بھی۔
طرف رہنمائی کرتی ہے۔	ترقی پذیر معیشتیں: اس میں حکومت کی مدد درکار ہوتی
اصطلاح: مختصر مدتی طریقہ کار۔ پیمائش۔ تعدادی۔	ہے۔ کیونکہ تمام ترقیاتی پالیسیوں کو حکومت ہی تیار کرتی
اطلاق ہوگا۔	ہے۔
ترقی پذیر معیشتیں۔ حکومت تعاون	HDI۔ فی کس آمدنی۔ صنعتی ترقیات
یہ ایک خودکار پہلو ہے جس میں حکومت کی مداخلت درکار	ترقی پذیر ممالک
ہوتی ہے یا درکار نہیں ہوتی۔	
مثالیں: GNP-GDP	

2.2.3 معاشی ترقی کے مقاصد:

معاشی ترقی کا مقصد فی کس آمدنی کی سطحوں کو اونچا کرنے کے ذریعہ مادی معیارات زندگی کو بہتر بنانا ہے۔تمام ترقی پذیر ممالک میں حکومت کی پالیسی کے مقصد کو واضح کرنے فی کس آمدنی میں اضافہ کرنا ہے۔

اعلیٰ ترین شرح نشوونما: منصوبہ بندی کے پہلے تین دہوں کے دوران معاشی نشوونما کی شرح ہمارے ملک میں حوصلہ افزا نہیں تھی۔لیکن چھٹویں منصوبہ میں ہندوستانی معیشت میں قابل لحاظ تبدیلی آئی۔

چھٹا منصوبہ 5.4%

ساتواں منصوبہ 5.8%

آٹھواں منصوبہ 6.8%

نواں منصوبہ 7% (نشانہ)

- معاشی خودانحصاری: خودانحصاری کسی بھی ملک کی فاضل پیداوار ہے اور اس کے بعد ضروری اشیا کی خرید ہے۔اس ملک کو جو ضرورت ہے وسائل کے لئے فنڈز پر دیگر ممالک پر انحصار نہیں کرنا پڑتا۔
- جدیدیت: جدیدیت کا مقصد یہ ہے کہ سائنٹفک تکنیک جو پیداوار سے متعلق ہو معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے تاکہ قدیم روایتی فرسودہ طریقہ کار کی جگہ جدید طریقے استعمال کئے جائیں اور دیہی ڈھانچے اور اداروں کو جدید تر کیا جائے۔ایک دیہی سماج کو ایک سیکولر شہری صنعتی سماج میں بدلا جائے۔
- معاشی استحکام: معاشی استحکام لانے کا مقصد معاشی اور مالی بحران کا خاتمہ ہے۔معاشی استحکام جزوی معیشت میں بہتری لاکر کیا جاسکتا ہے۔ایک معیشت جس میں مادخل نشوونما اور کم سے کم افراط زر ہو معاشی استحکام کہلاسکتا ہے۔

معاشی استحکام عوام کو ضروریات زندگی کی فراہمی بشمول مالی وسائل۔معیاری مکانات اور غذا اور ملازمت فراہم کرتا ہے۔

- سلسلہ وار ترقی: موجودہ نسل کو ضروریات کی فراہمی بغیر اس کے کہ مستقبل کی نسلوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کیا جائے۔

سلسلہ وار ترقی اور منظّم اصول ہے تا کہ انسانی ترقی کے نشانوں کو حاصل کیا جا سکے۔ جب کہ قدرتی نظاموں کی اہلیت کو سلسلہ وار فراہم کریں۔ قدرتی وسائل اور ماحولیاتی نظام کی خدمات کو فراہم کیا جا تا رہے جس پر کہ معیشت اور سماج کا انحصار ہے۔

- شمولیاتی نشوونما: شمولیاتی نشوونما سے مراد وہ نشوونما جو روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہے اور غربت کے خاتمہ میں مدد دیتی ہے۔ اس کا مطلب ضروری خدمات صحت و تعلیم کے سلسلہ میں غریبوں کی مدد کرتی ہے۔ یہ مواقع کی مساوات۔ تعلیم اور ہنر کے فروغ کے ذریعہ عوام کو آگے بڑھانے کا کام کرتی ہے۔

2.3 معاشی ترقی کے اشاریے:

2.3.1 حقیقی قومی آمدنی:

قومی آمدنی سے مراد ایک مالی سال کے دوران کسی ملک کی جانب سے اشیا اور خدمات کی پیداوار کی قدر ہے۔ لہٰذا ایک سال کے دوران کسی ملک کی تمام معاشی سرگرمیوں کے حتمی نتیجہ کو زر کی شکل میں محسوب کیا جا تا ہے۔

فی کس مجموعی قومی پیداوار:

مجموعی گھریلو پیداوار بشمول بیرون ملک سے حاصل کردہ آمدنی جو کہ شہری بیرون ملک سے کما کر بھیجتے ہیں (مزدور ہوں یا سرمایہ) ساتھ ہی غیر مقیم باشندے جو گھریلو معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

2.3.3 فلاح:

یہ مطالعہ کہ وسائل اور اشیا کا اختصاص سماجی بھلائی کے لئے کس طرح کیا جائے۔ یہ حقیقی راست طور پر معاشی کارکردگی اور دولت کی تقسیم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں مجموعی طور پر معیشت اور عوام کی بہبود پر اثر ڈالتے ہیں۔

2.3.4 بنیادی ضروریات یا سماجی اشاریے:

بشمول تعلیم۔ صحت روزگار اور بے روزگاری کی شرح اور جنسی مساوات اہم سماجی اشاریے ہیں۔ طلبا کو پہلے ہی آگاہ کیا جا چکا ہے کہ خصوصی اشاریے جو ادارہ جاتی ہیں جیسے عالمی بینک اور اقوام متحدہ' یہ پیمائش کرتے ہیں کہ کس طرح ایک ملک ترقی یافتہ کہلاتا ہے۔ اہم اشارے معاشی۔ شہری۔ سماجی ..... صحت کی ضمانت اور سلامتی کے علاوہ ماحولیات اور توانائی ہیں۔

2.3.5 ترقی یافتہ معیشتوں کی خصوصیات:

فی کس مجموعی قومی آمدنی کی بنیاد پر ممالک کی تین طرح کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ کم تر آمدنی۔ اوسط آمدنی اور اعلیٰ آمدنی رکھنے والے ممالک۔ یہ درجہ بندی عالمی بینک نے اپنی 2014 کی رپورٹ بعنوان ''خطرات ومواقع۔ ترقی کے لئے جوکھم مول لینا'' میں کی ہے۔

صنعتی شعبہ میں خدمات کی اہمیت:

موجودہ حالات میں خدمات کا شعبہ ملک کے اصل قومی پیداوار کا مجموعی حصہ فراہم کررہا ہے۔ 01-2000 کے مطابق 48.5 فیصد قومی آمدنی خدمات کے شعبہ سے حاصل ہوتی ہے۔ 22.9 سے زائد جملہ کارکرد آبادی اس شعبہ میں برسرکار ہے۔

سرمایہ کی تشکیل کی اعلیٰ شرح: ایک ملک میں سرمایہ کی تشکیل کی اعلیٰ شرح کا مطلب معاشی نشوونما کی اعلیٰ ترین شرح ہے۔ عام طور پر سرمایہ کی تشکیل کی شرح اور نمو بہت ہی کم ہے بہ مقابلہ ترقی یافتہ ملکوں کے۔ عام طور پر معیشت میں سرمایہ کی تشکیل ایک تیز رفتار معیشت میں بہت زیادہ ہوتی ہے جو معیشت کو مجموعی طور پر بڑھاوا دیتی ہے۔

جدید پیداواری تکنیک اور ہنرمندی کا استعمال:

ترقی یافتہ ملکوں میں جدید پیداواری تکنیکی صلاحیتوں اور ہنرمندی کو معاشی ترقی کے عمل میں ضروری عمل کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ نئے اور جدید تکنیکی سہولتوں کو طبعی انسانی وسائل کے استحصال کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں کی جانب سے اختیار کردہ ٹکنالوجی کا ان ملکوں کی معیشتوں پر اثر پڑا ہے، جیسے پیداوار کی قومی لاگت۔ معیارات کا قیام اور ایک فاصلہ سے انفرادی عوام کو اجازت دینا۔

آبادی کی کم تر نشوونما:

کم ترین آبادی کا نمو' کا مطلب خواتین کو اور لڑکیوں کو موقع دینا کہ وہ کیریئر اور تعلیم کے مواقع حاصل کریں اور اسکولنگ کا مثبت رویہ پیدا کریں۔ خودمختاری اور مساوی موقف کے ذریعہ نشوونما میں ہاتھ بٹائیں۔ آبادی کی کم نشوونما کی وجہ سے نقل مقام میں اضافہ ہوا ہے۔

ہندوستان کے خصوصی حوالہ کے ساتھ ترقی پذیر معیشتوں کی خصوصیات:

عام طور پر اور ہندوستان کے تناظر میں ترقی پذیر معیشتوں کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

2.4 کم ترفی کس آمدنی:

فی کس مجموعی قومی پیداوار غربت کو ظاہر کرتی ہے۔ حالانکہ یہ غربت سے متعلق نہیں لیکن ترقی پذیر معیشتوں میں اس کا تجزیہ وجانچ کرنا بے حد اہم ہوجاتا ہے۔ 21-2020 میں ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار 8.7 فیصد یعنی 99,155 تک گرگئی تھی جب کہ ایک سال قبل یہ 1,8,620 تھی۔

2.4.1 زراعت میں ماقبل تسلط:

ہندوستانی معیشت میں زرعی شعبہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ مجموعی گھریلو پیداوار کا 17 فیصد حصہ فراہم کرتا ہے۔ اور 60 فیصد آبادی کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ گذشتہ 5 دہوں سے ہندوستانی زراعت نے متاثر کن نشو ونما کو پیش کیا ہے۔ ہندوستانی زراعت میں چھپی ہوئی بے روزگاری پائی جاتی ہے چھپی ہوئی بے روزگاری پوشیدہ بے روزگاری بھی کہلاتی ہے۔ اس قسم کی بے روزگاری میں چند لوگ روزگار پر دکھائی دیتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوتا۔

2.4.2 سرمایہ کی کارکردگی:

قومی آمدنی اور فی کس آمدنی کی کم تر سطح ترقی پذیر ملکوں میں سرمایہ کی کارکردگی کی سطح کی بنیادی وجہ ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں ح قیقی قومی آمدنی اور فی کس آمدنی بچتوں کی جانب راغب کرتی ہے۔ مطلوبہ سرمایہ کاری کا نہ ہونا سرمایہ کے قائم ہونے میں اضافہ نہ ہونے کا سبب ہے۔

2.4.3 تکنیکی پسماندگی:

ہندوستان ٹکنالوجی کے میدان میں پسماندہ ہے۔ یہاں بالکل محدود فنڈس ہیں ناکافی انفراسٹرکچر ہے جس سے تحقیق و ترقی میں مدد نہیں ملتی۔ غیر ہنرمند انسانی وسائل ہیں آگے بڑھنے میں مدد نہیں دیتے۔

2.4.4 ناکافی انفراسٹرکچر سہولتیں:

ناکافی انفراسٹرکچر کم تر معیار زندگی۔ معاشی خسارہ اور غربت میں اضافہ کا سبب ہے۔ مثال کے طور پر ایک طبقہ میں لوڈنگ کے لئے ٹرانسپورٹ سہولتیں نہ ہوں کمیونٹی کے عوام ٹرانسپورٹنگ کے اہل نہ ہوں گے۔ جس سے جن شہروں میں ملازمتیں اور نیٹ ورکنگ مواقع ہوں وہاں نہ جاسکیں گے۔ اسی طرح صحت کی ناکافی سہولتیں بھی وہاں ہوں گی۔

2.4.5 آبادی کے سائز کی خصوصیات:

آبادی کے اعداد وشمار بشمول اشاریے آبادی کے سائز۔ جنسی شرح اور گنجان پن بھی خصوصیات میں شامل ہیں۔ وسیع تر اشاریے جیسے شرح پیدائش شرح اموات۔ اور قدرتی نشوونما کی شرح امید زندگی اور پیدائش اموات اور پیدائش کی صلاحیت کی شرح میں شامل ہیں۔

چھپی ہوئی بے روزگاری ہندوستان میں زرعی شعبہ میں پائی جاتی ہے۔ اس بے روزگاری کو پوشیدہ بے روزگاری بھی کہا جاتا ہے۔ اس طرح کی بے روزگاری میں چند لوگ روزگار پر دکھائی دیتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوتا۔

2.4.6 ناخواندگی کی اعلیٰ ترین شرح:

ناخواندہ آبادی کسی سماج کی آبادی کی شرح ناخواندگی کا پتہ دیتی ہے۔ نیشنل اسٹاٹیکل آفس (NSO) کے ڈاٹا کے مطابق جو 2021ء کا ہے ہندوستان کی اوسط شرح خواندگی 77.70 فیصد ہے' 2021ء کی مرد خواندگی کا فیصد 84.70 ہے جب کہ خواتین میں یہ 70.30 فیصد ہے۔

2.4.7 دوہری معیشت:

ہندوستانی معیشت کی دوہری خصوصیات کو دیکھا گیا ہے کیونکہ اس میں دونوں معیشتوں کی خصوصیات شامل ہیں۔ ترقی پذیر معیشت اور ترقی کی جانب مائل ایک معیشت کا بڑا حصہ بیاک ورڈ کلاس اور ترقی پذیر عوام پر مشتمل ہے۔

2.4.8 ترقی پذیر قدرتی وسائل:

ترقی پذیر ملکوں میں وسائل یا تو استعمال ہوتے ہیں یا زیر استعمال ہوتے ہیں یا ان کا استعمال نہیں ہوتا۔ ایک ملک قدرتی وسائل کے معاملہ میں خسارہ میں تو ہوسکتا ہے لیکن استعمال کے معاملہ میں نہیں۔

آج کل ترقی پذیر ملکوں میں قدرتی وسائل کا انتظام وانصرام بالکل ایک چیلنج ہے۔ غیر تجدیدی توانائی وسائل کا استحصال بشمول تیل۔ گیاس معدنیات اور لکڑی وغیرہ کا اہم کردار ہے اور یہ ایک عالمی مسئلہ بن گیا ہے۔

2.4.9 انٹرپرینئر شپ کا فقدان:

ترقی یافتہ ملکوں کی ایک اور خصوصیت انٹرپرینئر شپ اہلیت کا نہ ہونا ہے۔ مارکٹ کا چھوٹا سائز سرمایہ کا فقدان ..... سہولتوں کا نہ ہونا۔ تکنیکی پسماندگی اور خانگی املاک کا نہ ہونا۔ قابو میں کرنے کی آزادی کا نہ ہونا اور لاء اینڈ آرڈر کا بھی انٹرپرینئر شپ کے فقدان سے جڑا ہوا ہے۔

2.4.1 زندگی اور کام سے متعلق روایتوں سے بندھے رویے:

ہندوستانی سماج مختلف ذاتوں اور ذیلی ذاتوں میں بٹا ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ سماج کے انتشار کی شکل میں ہے۔ سماج کی حیثیت سے کام سے متعلق رویہ مفقود ہے۔ سماج میں مرد کا رویہ رواجوں پر مبنی ہے جس سے عورتوں کو مساوی رتبہ نہیں ملا ہے۔

2.5 خلاصہ

معاشی ترقی اور معاشی نشوونما حالانکہ الگ الگ نظریاں ہیں لیکن یہ ایکدوسرے سے مربوط اور ملے ہوئے ہیں۔ معاشی ترقی کا تصور معاشی ترقی میں معاشی اور غیر معاشی اجزا اور معاشیات سے جڑا ہوا ہے۔ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کی خصوصیات پوری طرح مختلف نہیں ہیں ترقی کے سلسلہ میں ممالک کی خصوصیات یکساں ہیں۔

2.6 مثالی امتحانی سوالات

I. ان سوالوں کے جوابات 4 تا 5 سطروں میں دیجئے۔

1. معاشی نشوونما
2. معاشی ترقی
3. خودانحصاری

II. ان سوالات کے جوابات 8 تا 10 سطروں میں دیجئے۔

1. معاشی نشوونما اور معاشی ترقی میں فرق بیان کرو۔
2. معاشی ترقی کے مقاصد بیان کیجئے۔

III. ان سوالات کے جوابات 16 تا 20 سطروں میں دیجئے۔

1. ترقی یافتہ معیشتوں کی نمایاں خصوصیات کو واضح کیجئے۔
2. ترقی پذیر معیشتوں کی نمایاں خصوصیات کا تجزیہ کیجئے۔

2.7 فرہنگ

1. **معاشی نشوونما:** ایک سال کے دوران اشیاء اور خدمات میں اضافہ۔

2. **معاشی ترقی**:نشوونما کے ساتھ سماجی، تکنیکی اور مجموعی ترقی کے لئے تبدیلیاں۔

3. **ڈھانچہ جاتی تبدیلیاں**: یہ تبدیلیاں مختلف شعبوں میں متعلقہ حصہ داری جو بنیادی ثانوی اور خدمات کے شعبہ میں مجموعی ترقی پیداوار اور روزگار سے متعلق اشارہ دیتی ہیں۔

4. **خودانحصاریت**:خودانحصاری کا مطلب ملک کی درکار فاضل کو پیدا کرنا ہے اور وہ خریدنا ہے جو ضروری ہو۔ یہ فنڈز کے وسائل جو ملکوں کے ہوں ان پر انحصار نہیں کرتا۔خودانحصاری برآمد کی اجازت دیتی ہے۔

5. **سلسلہ وار ترقی**: ستقبل کی نسلوں کی ضروریات کو متاثر کئے بغیر موجودہ نسل کی ضروریات کو پورا کرنا کہلاتا ہے۔

6. **شمولیاتی نشوونما**: معاشی نشوونما میں شمولیا تکا اہم کردار ہے۔



2.8 حوالہ جات

1. معاشی نشوونما کی ترقی۔سائبر پٹ درس۔الیکس مرموریس۔
2. معاشی نشوونما کی ترقی ہینڈوکسوان ڈپن بریگ

باب
3

افادہ کا تجزیہ

3.0 مقاصد

3.1 تعارف

3.2 افادہ کا مفہوم

3.2.1 افادہ کی پیمائش

3.2.2 افادہ کی اقسام

3.3 قانون مختتم حاشیائی افادہ

3.4 قانون مساوی حاشیائی افادہ

3.5 خلاصہ

3.6 نمونہ امتحانی سوالات

3.7 فرہنگ

3.8 حوالہ جات



3.0 مقاصد

- افادہ کے مفہوم کو سمجھنا۔
- مجموعی افادہ اور حاشیائی افادہ کا فہم۔
- بنیادی افادہ اور عام افادہ کا فہم۔
- مجموعی افادہ اور حاشیائی افادہ کے درمیان تعلق کو سمجھنا۔
- قانون مختتم حاشیائی افادہ کی وضاحت کرنا۔



13.1 تعارف

اعادہ کا تجزیہ۔ فیصلہ سازی کے متعلقہ شعبوں۔ طلب کا نظریہ اور معاشیات میں عام استعمال ہونے والا تصور ہے۔ مختلف ومتبادل انتخاب کے تقابل کی جانچ کرنے افادہ کی بنیاد پر کیا جانے والا جائزہ ہے۔ یہ انفرادی طور پر انتخاب کو چننے قدر یا تسکین کو ظاہر کرتا ہے۔

3.2 افادہ کا مطلب

افادہ کے تصور کو ولیم اسٹانلی جینولس نے 1871ء میں متعارف کیا۔ عوام اشیاء کی طلب رکھتے ہیں تا کہ ان کے احتیاجات پورے کئے جاسکیں۔ افادہ کا مطلب کسی شئے کی اطمینان بخشنے والی طاقت یا عنصر ہے۔ صاف تسکین حاصل کرتا ہے اس کو اشیاء کی پراپرٹی سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے جو صارف کو تسکین بخشتی ہے۔ یہ مختلف افراد میں مختلف ہوتی ہے۔ دی گئی شئے میں مختلف افراد کو مختلف طرح کا افادہ حاصل ہوتا ہے۔

3.2.1 افادہ کی پیائش:

افادہ کی پیائش کے دو طریقے ہیں:

(A) بنیادی افادہ: الفریڈ مارشل کے مطابق افادہ کو ہم بنیادی اعداد کے معنوں میں پیائش کر سکتے ہیں صارف کا اطمینان 1,2,3,4,5 اعداد میں عددی اعتبار سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کے طریقہ کو بنیادی افادہ کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک سیب اگر 25 افادہ دیتا ہے تو یہاں 25 کی پیائش بنیادی افادہ کے بطور کی گئی ہے۔

(B) عارضی افادہ:

جے آر ہکس اور آر جے ڈی ایلن نے عام افادہ کو بتایا۔ صارف تسکین اور سکون قلب اعداد میں بتایا نہیں جا سکتا۔ لیکن اس کو کوالٹی کے انداز میں دوسری طرح پیش کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کافی چائے سے زیادہ دے سکتی ہے۔ ترجیح I, II, III, IV وغیرہ افادہ میں استعمال کی گئی ہے۔

3.2.2 افادہ کے اقسام:

افادہ کے چار قسمیں ہیں۔

a) فارم کی افادیت Form Utility

کچھ اشیاء اپنی شکلوں سے انسانی خواہشات کو پورا کرتی ہیں فارم یوٹیلیٹی کے نام سے جانا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر: لکڑی کے لاگ، میز اور کرسی میں تبدیل کرنا۔

b) مقام کی افادیت Place Utility

اشیاء کی منتقلی جہاں لوگ چاہتے ہیں اسے پلیس یوٹیلیٹی کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر: صنعت کو خام مال، تیار اشیاء صارفین کی منڈی تک، انہیں افادیت ملتی ہے۔

c) وقت کی افادیت Time Utility

کچھ اشیاء کو صرف مخصوص وقت پر ہی افادیت ملے گی۔ مثال کے طور پر: گرمیوں میں ٹھنڈے مشروبات؛ سردیوں میں چائے، کافی، سویٹرز؛ بارش وغیرہ میں چھتری

d) خدمات کی افادیت Service Utility

کچھ خدمات انسانی خواہشات کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ مثال: ایک اچھے ڈاکٹر، استاد کی خدمات کی افادیت ہے۔

3.3 قانون مختتم حاشیائی افادہ:

تعارف: قانون مختتم حاشیائی افادہ کو اصل میں 1854 میں HH. Gassen نے بتایا۔ لہٰذا اس کو گوزن کا پہلا قانون (Gossen's First Law) کہا جاتا ہے۔ الفریڈ مارشل اپنی مشہور کتاب ''اصول معاشیات 1890ء'' میں اس نظریہ کو واضح انداز میں بیان کیا اور یہ نظریہ مشہور ہو گیا۔

مفہوم:

''زائد فائدہ جو ایک شخص ایک دئے گئے اضافہ سے حاصل کرتا ہے ختم ہوجاتا ہے ہر ایک اضافی فائدہ جو کہ جمع ہوتا ہے کسی شئے میں'' (الفریڈ مارشل)

معنی: اسے واضح کیا گیا ہے کہ اگر ایک صارف کسی شئے کے اسٹاک پر اضافہ ہوتا ہے تو حاشیائی افادہ پر زائد اسٹاک ختم ہوگا۔

قانون کی وضاحت: قانون مختتم حاشیائی افادہ انسانی رویہ کا عمومی مشاہدہ ہے۔ ایک صارف ایک شئے کو بار بار استعمال کرتا ہے۔ حاشیائی افادہ اختتام کی جانب رواں ہوگا۔ اور آخر میں صفر ہوجائے گا۔ اگر اس اسٹیج پر شئے کو استعمال کیا جاتا رہے تو حاشیائی افادہ منفی ہوگا۔

مفروضات:

یہ قانون ان مفروضات کی بنیاد پر ہے۔

1. **عقل مندی:** صارف عقل مند ہے اس کا مقصد ہے کہ زیادہ سے زیادہ اطمینان حاصل ہو۔
2. **بنیادی افادہ:** صارف کے افادہ کو اعداد میں ناپا جاتا ہے مثلاً 1,2,3,4
3. **آزاد افادہ:** کسی شئے کا افادہ آزادانہ ہوتا ہے۔
4. **زر کا حاشیائی افادہ مسلسل ہوتا ہے:** یہ مفروضہ ضروری ہے زر کا حاشیائی افادہ مسلسل ہوتا ہے۔ آمدنی کی سطح میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔
5. **مساوی اشیاء:** یہ اشیاء مساوی ہیں۔
6. اشیاء کا سائز مساوی ہے۔
7. اشیاء کے صرفہ کے دوران وقت کا کوئی وقفہ نہیں ہے۔
8. شئے تقسیم کے قابل ہے۔
9. صارف کی ترجیحات ذائقہ اور عادتیں وہی ہیں۔
10. صارف مارکٹ کے بارے میں مکمل معلومات رکھتا ہے۔

قانون کی توضیح:

شئے کے تمام ممکنہ یونٹس سے حاصل ہونے والا اطمینان مجموعی افادہ کہلاتا ہے۔

$$TUn=F(Qn)$$

جہاں مجموعی افادہ "n" شئے f= فعلی تعلق شئے کی تعداد Qn=n

حاشیائی افادہ (MU): کسی بھی شئے کی ایک زائد اکائی کے استعمال سے حاصل ہونے والا زائد افادہ حاشیائی افادہ کہلاتا ہے۔

دئے گئے محسوب سے قانون مختتم حاشیائی افادہ معلوم ہوتا ہے۔

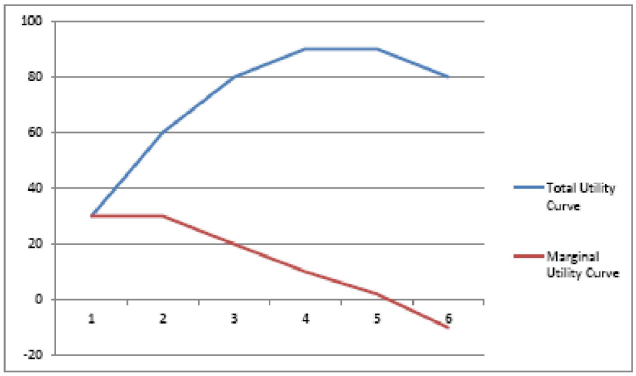
قانون کی توضیح

معمولی افادیت کو کم کرنے کا قانون انسانی رویے کا ایک عمومی مشاہدہ ہے۔ جیسا کہ ایک صارف کسی شے کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتا ہے، اس سے حاصل ہونے والی معمولی افادیت میں کمی آنے لگتی ہے اور آخر کار صفر ہو جاتی ہے، اور اگر اس شے کا استعمال اس مرحلے سے آگے جاری رکھا جائے، تو معمولی افادیت بالآخر منفی ہو جاتی ہے۔

جدول۔1

شئے کی اکائیاں سیب(Q)	مجموعی افادہ اکائیاں(TU)	حاشیائی افادہ اکائیاں(MU)
1	30	-
2	80	50
3	110	30
4	120	10
5	120	0
6	110	-10

جدول 1 مجموعی افادہ اور حاشیائی افادہ کے درمیان افعالی تعلق کو واضح کرتا ہے۔ صارف اشیاء جیسے سیب کا استعمال کرتا ہے۔ جب صارف زیادہ سے زیادہ x شئے کو استعمال کرتا ہے تو اس کو حاشیائی افادہ حاصل ہوتا ہے جب کہ شئے ختم ہو جاتی ہے۔



No. of Apples سیبوں کی تعداد

صارف x اچھے سیب کھاتا ہے۔ پہلے سے چوتھے سیب تک اس کا مجموعی افادہ بڑھتا ہے جب کہ حاشیائی افادہ کم ہوتا جاتا ہے۔ جب وہ پانچواں سیب کھاتا ہے تو مجموعی افادہ مستحکم رہتا ہے جب کہ حاشیائی افادہ 0 ہوتا ہے۔ جب صارف چھٹا سیب کھاتا ہے تو مجموعی افادہ کم ہوجاتا ہے اور حاشیائی افادہ منفی ہوجاتا ہے (10-)

(A) جب مجموعی افادہ مختتم شرح پر بڑھتا ہے مجموعی افادہ ختم ہوجاتا ہے۔

(B) جب مجموعی افادہ اعظم ترین ہوجاتا ہے حاشیائی افادہ صفر ہوجاتا ہے۔

(C) جب مجموعی افادہ کم ہونا شروع ہوتا ہے تو حاشیائی افادہ منفی ہوجاتا ہے۔

قانون کی حدود:

مختتم حاشیائی افادہ کے چند حدود و شرائط ہیں وہ یہ ہیں:

1. یہ قانون غیر حقیقی مفروضات پر مبنی ہے۔
2. صارف کا رویہ تمام وقتوں میں عقلی نہیں ہوتا۔
3. اگر اشیاء مساوی ہوں تو یہ قانون منطبق نہیں ہوگا۔
4. اگر صارف کی آمدنی ذائقہ، عادتیں تبدیل ہوجائیں تو یہ قانون منطبق نہیں ہوگا۔
5. یہ قانون غیر تقسیم قابل اشیا پر منطبق نہیں ہوتا اور پائیدار سامان پر بھی منطبق نہیں ہوتا۔
6. صارف کے مشاغل جیسے اسٹامپ جمع کرنا، سکے جمع کرنا اس قانون سے مستثنیٰ ہیں۔
7. یہ قانون کنجوسی کے معاملہ میں منطبق نہیں ہوتا۔

قانون کی اہمیت:

1. یہ قانون پیدا کنندوں۔ ڈیزائن اور پیاٹرن کی تبدیلی اور اشیاء کی پیاکنگ میں مددگار ہے۔
2. یہ قانون اشیاء کی قیمتوں کے نظریہ قدر کو واضح کرتا ہے۔
3. اس قانون کی بنیاد پر حکومت ٹیکسوں کی تشکیل کرتی ہے۔
4. قدر استعمال اور قدر تبدیلی کے درمیان فرق اس قانون کی بنیاد ہے۔

مثال کے طور پر ہیرا

3.4 قانون حاشیائی افادہ

تعریف: قانون متوازن حاشیائی افادہ صرف کا ایک اہم قانون ہے۔ یہ قانون ایچ ایچ گوڈینس کا دوسرا قانون اور قانون مجموعی تسکین اور قانون متبادل بھی کہلاتا ہے۔

قانون کی تعریف:

مارشل کے مطابق اگر ایک شخص کے پاس کوئی چیز ہے جس کو وہ متعدد بار استعمال کرتا ہے۔اس کو استعمال کے لئے تقسیم کیا جاتا ہے تو یہ سب کے لئے مساوی حاشیائی افادہ ہوگا۔

قانون کا بیان:

صارف کی مقررہ آمدنی ہے۔اگر وہ اسے اشیاء کے لئے خرچ کرتا ہے تو اسے مجموعی تسکین حاصل ہوتی ہے۔صارف متبادل کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے رقم خرچ کرتا ہے تا کہ اسے مختلف اشیاء سے ایک طرح کا حاشیائی افادہ حاصل ہو صارف کو اس طرح دکھایا گیا۔

وہاں.....اور.....اشیاء کے حاشیائی افادے ہیں x,y,z اور کئی اور.....x,y,z اشیاء کی قیمتیں ہیں۔

قانون کے مفروضات:

1. افادہ کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔
2. صارف کا رویہ عقلی ہے لہٰذا مجموعی تسکین حاصل ہوتی ہے۔
3. زر کا حاشیائی افادہ مسلسل ہوتا ہے۔
4. اشیاء کی قیمتیں متواتر ہوتی ہیں۔

زر کی اکائیاں (روپیوں میں)	A پر اخراجات کا حاشیائی افادہ	B پر اخراجات کا حاشیائی افادہ
1	20 (پہلا)	18 (تیسرا)
2	18 (دوسرا)	16 (پانچواں)
3	16 (چوتھا)	14
4	14	12
5	12	10
جملہ افادہ	80	70

مندرجہ بالا جدول سے یہ ظاہر ہے کہ صارف A پر تین روپئے اور B پر دو روپئے خرچ کرتا ہے۔لہٰذا ہم اس کے مجموعی افادہ کو جان سکتے ہیں۔3 روپئے A پر خرچ کر کے وہ مجموعی افادہ 54 حاصل کر سکتا ہے اور B کا مجموعی افادہ 34 ہے لہٰذا A اور B دونوں پر پانچ روپئے خرچ کر کے مجموعی افادہ 88 حاصل کرنے کے اہل ہوسکیں گے (34+54)۔صارف A پر 3 روپئے اور

B پر دو روپئے خرچ کر کے A اور B دونوں کا حاشیائی افادہ مجموعی تسکین حاصل کر کے مساوی کر سکتے ہیں۔

اس قانون کے حدود یہ ہیں: اس قانون کے چند شرائط حسب ذیل ہیں:

1. نا قابل تقسیم اشیاء کے معاملہ میں یہ قانون منطبق نہیں ہوتا۔
2. یہ قانون چند غیر حقیقی مفروضات کی بنیاد پر ہے۔
3. قانون متوازن حاشیائی افادہ لاپرواہ صارف کے معاملہ میں کام نہیں کرے گا۔
4. حقیقت میں زر کا حاشیائی افادہ مسلسل نہیں ہوتا۔
5. یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ صارف کو سب کچھ معلومات ہیں لیکن یہ درست نہیں ہے۔

قانون کی اہمیت:

1. صارف کے اخراجات اس قانون پر منحصر ہوتے ہیں۔
2. یہ قانون نظریہ پیداوار کے سلسلہ میں قابل استعمال ہے۔
3. یہ قانون نظریہ تقسیم کے سلسلہ میں قابل استعمال ہے۔
4. یہ قانون بجٹ بنانے کے سلسلہ میں حکومت کو مدد دیتا ہے۔

3.5 خلاصہ

افادہ کا تجزیہ افادہ کے تصور کو واضح کرتا ہے۔ افادہ کے اقسام: افادہ کے طریقوں کی پیائش کی بھی وضاحت کرتا ہے۔ افادہ کا تجزیہ: قانون مختتم حاشیائی افادہ اور قانون متوازن حاشیائی افادہ کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

3.6 مثالی امتحانی سوالات

I. ان سوالات کے جوابات 4 تا 5 سطروں میں دیجئے۔

1. افادہ کی وضاحت کیجئے۔
2. بنیادی افادہ کی وضاحت کیجئے۔
3. عام افادہ کی وضاحت کیجئے۔
4. مجموعی افادہ کی وضاحت کیجئے۔

5. حاشیائی افادہ کی جانچ کیجئے۔

6. قانون مختتم حاشیائی افادہ کی تعریف کیجئے۔

7. قانون متوازن حاشیائی افادہ کی وضاحت کیجئے۔

8. افادہ اور حاشیائی افادہ کے مابین فرق بیان کرو۔

II. ان سوالات کے جوابات 8 تا 10 سطروں میں دیجئے۔

1. افادہ کے تجزیہ کے تصور کی وضاحت کرو۔

2. مجموعی افادہ اور حاشیائی افادہ کے مابین فرق کی وضاحت کیجئے۔

3. بنیادی افادہ کے تصور کی وضاحت کیجئے۔ عام افادہ۔ مجموعی افادہ اور حاشیائی افادہ کے تصور کو سمجھایئے۔

4. قانون مختتم حاشیائی افادہ کی تعریف اور مفروضات کو لکھئے۔

5. قانون مختتم حاشیائی افادہ کی اہمیت اور حدود کو بیان کیجئے۔

6. قانون متوازن حاشیائی افادہ کے مفروضات اور تصور کو سمجھایئے۔

III. ان سوالات کے جوابات 16 تا 20 سطروں میں دیجئے۔

1. قانون مختتم حاشیائی افادہ کے حدود اور اہمیت کو واضح کیجئے۔

2. قانون متوازن حاشیائی افادہ کے قانون کے بارے میں لکھئے۔

3.7 فرہنگ

- افادہ: کسی شئے کی خدمات کی گنجائش یا تسکین دینے والی طاقت کو افادہ کہا گیا ہے۔
- بنیادی افادہ: صارف کا اطمینان عددی اعتبار 1,2,3,4,5 میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ بنیادی افادہ کہلاتا ہے۔
- عام افادہ: صارف کی تسکین اعداد میں پیمائش یا ظاہر نہیں کیا جاسکتا لیکن اس کو معیار کے اعتبار سے جانچ سکتے ہیں عام افادہ کہلاتا ہے۔

- مجموعی افادہ: کسی بھی شئے یا خدمت کے صرفہ سے استعمال ہونے والا جملہ نفسیاتی یا احساس' مجموعی افادہ کہلاتا ہے۔
- حاشیائی افادہ: کسی شئے کے زائد یونٹ کے استعمال پر زائد حاصل ہونے والا افادہ حاشیائی افادہ کہلاتا ہے۔



3.9 حوالہ جات

1. تلگوا کیڈمی کی جانب سے شائع کردہ انٹرمیڈیٹ سال اول کی درسی کتاب۔
2. نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ کی سینئر سکنڈری کورس کی معاشیات (318)
3. تلگوا کیڈمی کی بی اے فرسٹ ایئر کی مائیکرو اکنامکس۔
4. مائیکرو اکنامکس تھیوری M.L. Jhingan

باب
4

طلب کا تجزیہ

4.0 مقاصد

4.1 تعارف

4.2 طلبا کے افعال

4.2.1 طلب کی خصوصیات

4.3 قانون طلب

4.3.1 قانون طلب کی خصوصیات

4.3.2 قانون طلب کے مفروضات

4.4 طلب کی اقسام

4.4.1 قیمت کی طلب

4.4.2 آمدنی طلب

4.4.3 کراس طلب

4.5 خلاصہ

4.6 امتحانی نمونہ سوالات

4.7 فرہنگ

4.8 حوالہ جات



4.0 مقاصد

- طلب کے مفہوم کی وضاحت
- طلب کی اقسام کی درجہ بندی
- مارکٹ کی طلب کے شیڈول کا تجزیہ
- طلب پر آمدنی کے اثر کا تجزیہ
- مخالف رکر اس طلب کی وضاحت



4.1 تعارف

طلب معاشیات کا بنیادی تصور ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ طلب کے تصور کو سیکھا جائے۔ اس سبق میں آپ طلب کے مفہوم کو سمجھیں گے۔ طلب کے افعال طلب کی خصوصیات اور طلب کے اقسام کے بارے میں جانیں گے۔

طلب کا مفہوم: عام طور پر طلب خواہش کا نام ہے یا خدمات اور اشیاء کو استعمال کرنے کی سوچ ہے لیکن معاشیات میں طلب کا مطلب خواہش کے ہوتے ہوئے اشیا اور خدمات کو صارف کی خواہش کے مطابق خریدنا ہے۔

مثال کے طور پر ایک غریب شخص کار خریدنے کی خواہش رکھتا ہے جو کہ طلب نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ایک امیر شخص کار خریدنا چاہتا ہے لیکن وہ کار کی قیمت ادا کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتا تو اس کو طلب نہیں سمجھا جائے گا۔ مطلب یہ کہ امیر آدمی کار کی قیمت ادا کرنا چاہتا ہے تو اس کو طلب کہا جائے گا۔ مطلب ایک شخص کار خریدنے کی خواہش رکھتا ہے اس کو مالی اعتبار سے دیکھا جائے گا اور وہ کار کی قیمت ادا کرنے تیار ہے تو اس کو طلب (Demand) کہا جائے گا۔

طلب کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

- پراڈکٹ کو خریدنے کی خواہش۔
- اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے مالی اعتبار سے اہل ہو۔
- ایک شئے کی قیمت ادا کرنے کی خواہش صارف کو ہونا چاہئے۔

ایک صارف مارکٹ میں طلب پیدا کرسکتا ہے اگر اس میں مندرجہ بالا تین خصوصیات موجود ہوں۔

مفہوم:

طلب (Demand) صارفین کی وہ تعداد ہے جو ایک مقررہ وقت ہو دی گئی قیمت پر کسی شئے کو خریدنا چاہتی ہے۔

4.2 طلب کا فعل کیا ہے؟

یہ ایک حسابی اظہار ہے جو ایک شئے کی طلب کردہ تعداد اور تجزیہ کردہ عنصر کے مابین تعلق کو دکھلاتا ہے۔اس کو اس طرح دکھایا جاسکتا ہے۔

Dx=f(px,p1,....pn Y,T)

Px= The price of the commodity.

P1....,Pn=The prices of other commodities.

Y= The income of the household.

T= The tastes and preferences of the household.

4.2.1 طلب کی ہیئت

ایک شئے کی طلب کا تجزیہ کرنے کئی ایک اجزاء ہیں طلب کا فعل طلب اور عناصر کے مابین تعلق کو دکھلاتا ہے اور کسی شئے کی طلب کو واضح کرتا ہے۔

طلب کے تعین کرنے والے درج ذیل ہیں۔

کسی شے کی قیمت: کسی شے کی طلب اس کی قیمت پر منحصر ہے۔طلب میں تبدیلی اس وقت ہوتی ہے جب کسی شے کی قیمت بڑھ جاتی ہے تو اس کی طلب کم ہو جاتی ہے اور اس کے برعکس۔ جب دیگر عوامل جو طلب کا تعین کرتے ہیں وہ مستقل ہوتے ہیں اور صرف سامان کی قیمت میں تبدیلی ہوتی ہے۔کسی شے کی مانگ اس کی قیمت سے الٹا تعلق رکھتی ہے۔

$$P_x \uparrow \text{---} > D_x \downarrow$$

متبادل اور تکمیلی اشیاء کی قیمت: کسی شے کی مانگ بھی متبادل اور تکمیلی اشیاء کی قیمتوں میں تبدیلی سے متاثر ہوتی ہے۔کافی، چائے اور سکوٹر، موٹر سائیکل متبادل اشیاء کی مثال ہیں۔

اس میں کسی ایک میں اضافہ دوسری متبادل شے کی مانگ میں اضافے کا باعث بنے گا۔اس لیے، متبادل کی صورت میں، قیمت اور مانگی گئی مقدار کے درمیان ایک مثبت تعلق موجود ہے۔تکمیلی اشیا کی صورت میں، شے کی قیمت اور مطلوبہ مقدار کے درمیان منفی تعلق موجود ہے۔گشت، گاڑی اور چائے، چینی تکمیلی اشیاء کی مثالیں ہیں۔تکمیلی اشیا کی مشترکہ مانگ موجود ہے۔

صارف کی آمدنی:

صارف کی آمدنی قوت خرید پر اثر انداز ہوتی ہے۔ دیگر چیزوں کے ساتھ یہ مستحکم..... جہاں جہاں پر صارف کی آمدنی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ عام اشیاء ک ی طلب میں اضافہ ہوجاتاہ۔لیکن پرتعیش چیزوں کی طلب میں کمی ہوتی ہے۔

صارف کی پسنداورترجیحات:

سماج میں ذائقہ اورترجیحات منفرد نہیں ہیں۔ یہ ایک شخص سے دوسرے شخص میں آتی ہے۔ ذائقہ ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔مثال کے طور پر فیشن کا بدلتے رہنا مختلف اشیاء کا بازار میں آنا۔

آبادی:

ایک ملک کی آبادی کا سائز مختلف اشیاء کی طلب پر اثر ڈالتا ہے۔آبادی میں اضافہ کے ساتھ کپڑوں اوردالوں وغذائی اشیاء کی طلب ہوتی ہے۔

تکنیکی تبدیلیاں:

تکنیکی ترقی کی وجہ سے مارکٹ میں نئی دریافتیں آتی ہیں۔نتیجہ کے طور پرعوام پرانی اشیاء کے بجائے نئی اشیاءخریدتے ہیں۔لہٰذا پرانی اشیاء کی طلب گھٹتی ہے۔لینڈ لائن فون کے بجائے موبائل فون کوجگہ ملی ہے۔کیونکہ ٹکنالوجی نے ترقی کی ہے۔

موسم میں تبدیلی:

ایک شئے کی طلب موسم کی یکساں شرائط میں تبدیلی پرتبدیل ہوتی ہے۔مثال کے طور پرموسم سرمامیں اونی کپڑوں اور موسم گرمامیں سوتی کپڑوں کی طلب ہوتی ہے۔

4.3 قانون طلب:

طلب کا قانون قیمت اورتعداد کے درمیان تعلق بتاتا ہے۔ عام طور پر صارف اس وقت زیادہ تعداد میں اشیاءخریدتا ہے جب کہ قیمت کم ہو۔اگر قیمت زیادہ ہوتو چیزیں کم بکتی ہیں۔

مارشل کے مطابق اگر دوسری چیزیں مساوی ہوں رقم کی طلب زیادہ ہوتی ہے۔ قیمت زیادہ ہوتی ہےاورقیمتیں عروج پرجاکررک جاتی ہیں۔

4.3.1 قانون طلب کی خصوصیات:

قانون طلب کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

معکوس تعلق: جب شئے کی قیمت بڑھتی ہےتو طلب گھٹتی ہے قیمت میں آزادانہ طور پرطلب کے گھٹنے یا بڑھنے سے متاثر ہوتی ہیں کسی اورعنصر کا دخل نہیں ہوتا۔

وقت کی مدت: صارف کی طلب ایک وقت مقررہ سے منسلک ہوتی ہے۔ قیمتیں ہمیشہ یکساں نہیں ہوتیں بلکہ یہ وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں مثال کے طور پر یومیہ، ماہانہ، ہفتہ واری وغیرہ۔

دیگر چیزیں یکساں رہتی ہیں:

یہ ایک مفروضہ ہے کہ قیمتوں کے ساتھ دیگر چیزیں جیسے آمدنی، متبادل اشیا کی قیمت اور تفریح طبع کی چیزوں کی قیمتیں یکساں رہتی ہیں۔

4.3.2 قانون طلب کے مفروضات:

حسب ذیل چیزیں قانون طلب کے اہم مفروضات ہیں۔

(i) صارف کی آمدنی میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

(ii) صارف کی ترجیحات اور ذائقہ میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

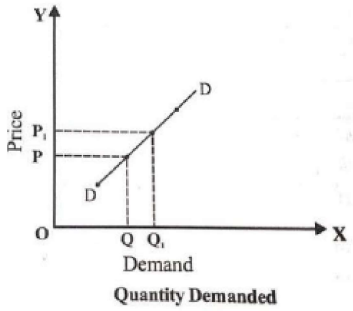
(iii) متبادل اور اصل اشیاء کی قیمت میں تبدیلی نہیں ہوتی۔

(iv) کوئی نئے متبادل دریافت نہیں ہو سکتے۔

(v) مستقبل میں قیمتوں میں تبدیلی کی کوئی امید نہیں۔

حسب ذیل چیزیں قانون طلب کی مستثنیات ہیں۔

قانون طلب کے مطابق ایک شئے کی طلب اور قیمت معکوسی اعتبار سے ملحقہ ہیں لیکن چند وجوہات کی وجہ سے قیمت اور طلب راست تناسبی تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا مطلب جب شئے کی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے تو صارف مزید خریداری کرتا ہے اور جب قیمتیں گرتی ہیں تو وہ بہت کم خریدتا ہے۔



استثنائی طلب کی منحنی

اعداد کی طلب کو 0x محور پر دکھایا گیا ہے اور y پر قیمتیں دکھائی گئی ہیں۔ شکل میں DD ایک استثنائی طلب کی منحنی ہے جو بائیں سے دائیں جاتی ہے۔ جب قیمت op سے op تک بڑھتی ہے تو عددی طلب میں بھی OQ سے OQ تک اضافہ ہوتا ہے۔ یہ قانون طلب ہے۔

1. **قیاس:**

اگر اشیاء کی قیمتوں کے بارے میں توقع ہو کہ وہ مستقبل میں بھی زیادہ ہی رہیں تو صارفین اب اسے زیادہ خریدیں گے۔ لہٰذا قیمتوں میں ایک اضافہ طلب کو روک نہ پائے گا جو کہ قانون طلب کے متضاد ہے۔

2. **''گِفن'' کا تضاد:**

19 ویں صدی میں سر رابرٹ گِفن نے مشاہدہ کیا کہ جب روٹی کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو انگلینڈ میں مدراسی زیادہ روٹی خریدتے ہیں تا کہ گوشت کے صرفہ کو کم کیا جا سکے کیونکہ روٹی ایک ایسی غذا ہے جو ان کی بھوک مٹا سکتی ہے۔ اس طرح کی صورتحال گ فن کا تضاد کہلاتی ہے۔ کم تر معیار کی اشیاء کی طلب اور بھاری اشیاء کی طلب میں گراوٹ آتی ہے جب کہ ان کی قیمتیں گرتی ہیں۔ اس معاملہ میں طلب کی منحنی اوپر بائیں سے دائیں جاتی ہے اور قانون طلب کے غیر معمولی پن کو ظاہر کرتی ہے۔

3. **ویبلن ''اثر'':**

ویبلن کے مطابق صارفین ایک شئے کو اس کی قدر کی بنیاد پر خریدنا چاہتے ہیں ساتھ ہی افادہ بھی دیکھتے ہیں۔ ویبلن نے بتایا کہ چند اشیا جیسے ہیرے، قیمتی پتھر، مہنگا فرنیچر وغیرہ جس کا زیادہ امیر لوگوں میں ڈیمانڈ ہے یہ ان کے سماجی رتبہ کی بنا پر ہے۔ ایک بار ان چیزوں کی قیمتیں گر جائیں تو غریب عوام بھی ان کو خریدیں گے اور امیر لوگ ان چیزوں کی خریداری روک دیں گے کیونکہ اب ان چیزوں کا کوئی خصوصی موقف باقی نہیں رہے گا۔

4. **بھرم:**

بعض اوقات صارفین ایک غلط نظریہ کو فروغ دیتے ہیں کہ زیادہ قیمت والی اشیاء بہتر کوالٹی رکھتی ہیں۔ اگر ان اشیاء کی قیمتوں میں گراوٹ آ جائے تو ان کی کوالٹی بھی گر جائے گی اور اسی وقت اوسط طبقہ کی عوام ان اشیاء کو ترجیح دیں گے۔

5. **ضروری اشیاء:**

ضروری چیزیں جیسے ٹی وی، واشنگ مشین، پکوان گیاس، پٹرولیم اشیاء وغیرہ کی طلب اس وقت بھی وہی رہتی جب کہ ان کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ روزمرہ استعمال کی اشیاء کی خریداری کو عوام ترک نہیں کر سکتے۔

6. **قلت کا خوف:**

اگر جنگ، آفت سماوی یا معاشی بحران کے مستقبل قریب میں ممکنات اور اس کے سبب شئے کی قلت کا خوف ہو تو صارفین ان اشیاء کو خریدنا شروع کرتے ہیں۔ موجودہ قیمتوں کے برخلاف زیادہ قیمتوں پر بھی عوام ان اندیشوں کے تحت خریداری کرتے ہیں۔

4.4 طلب کی اقسام:

معاشیات میں طلب کی اقسام کی تین طرح کی درجہ بندی کی گئی ہے۔

(1) قیمت کی طلب

(2) آمدنی کی طلب

(3) متوازی رکراس طلب

4.4.1 قیمت کی طلب:

قیمت کی طلب کا مطلب دی گئی قیمت میں ایک شئے کوخرچ کرنے کی خواہش جوصارف کوہوتی ہے۔ قیمت اورطلب معکوس تعلق ہے۔اس کا مطلب ہے کہ جب قیمتیں بڑھتی ہیں تو طلب میں گراوٹ آتی ہے۔

انفرادی طلب کا جدول

طلب کردہ تعداد (یونٹس)	سنگتروں کی قیمت (روپیوں میں)
5	50
10	40
15	30
20	20
25	10

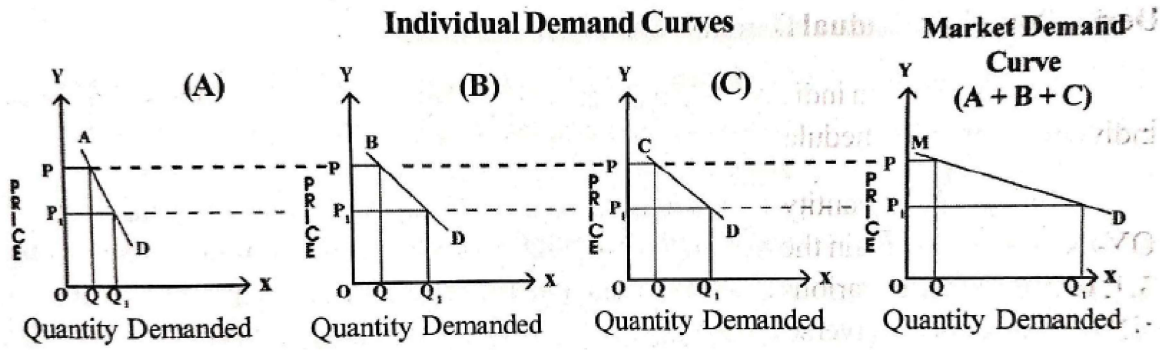


مارکٹ کی طلب کا شیڈول:

مارکٹ کی طلب کا شیڈول ایک مقررہ قیمت میں مارکٹ کے تمام صارفین کا کسی شئے کا ٹیابولیشن (جدول) ہے کوئی بھی دی گئی قیمت ڈیمانڈ شیڈول پر تمام صارفین کے لئے ایک قدر ہے۔ یہ انفرادی طلب کا نچوڑ ہے۔اورمختلف گاہکوں کی طلب کے شیڈول کو شئے کی قیمت کی بناپر ظاہر کرتی ہے۔

مارکٹ ڈیمانڈ شیڈول'

سنگتروں کی قیمت روپیوں میں 25	صارف A 4	صارف B 5	صارف C 6	سنگتروں کی مارکٹ (A+B+C)15
24	6	8	10	24
23	8	11	14	33
22	10	14	18	42
21	12	17	22	51



شکل: انفرادی طلب کی منحنی اور مارکٹ طلب کی منحنی

4.4.2 آمدنی طلب:

آمدنی طلب آمدنی اور طلب کردہ شئے کی تعداد کے درمیان کا اشارہ دیتی ہے۔ یہ شئے یا خدمت کی مختلف تعدادوں سے متعلق ہے جو کہ ایک صارف مقررہ وقت میں آمدنی کی مختلف سطحوں میں خریدتا ہے جو کہ ایک صارف مقررہ وقت میں آمدنی کی مختلف سطحوں میں خریدتا ہے۔ دیگر تمام چیزیں وہاں رہتی ہیں۔

جیسا کہ آمدنی بڑھتی ہے عام اور مخصوص چیزوں کی طلب کم ہوتی ہے۔ ان اشیاء کے معاملہ میں ایک راست تناسبی تعلق آمدنی اور طلب کے مابین ہوگا۔ اس کا مطلب جب آمدنی میں اضافہ ہو اشیاء کی طلب میں بھی اضافہ ہوگا۔ اگر آمدنی کم ہو جائے مخصوص چیزوں کی طلب کا تعلق آمدنی سے ہوگا۔ اس کا مطلب اگر صارف کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے تو مخصوص اشیا کی طلب گرے گی اور عام و اعلیٰ اشیاء کی طلب میں اضافہ ہوگا۔

آمدنی اور طلب کے مابین افعالی تعلق اس طرح کا ہوگا:

$$Dx=F(Y)$$

اور صارف کی آمدنی=X,Y اشیاء کی طلب=DX جہاں F=Function

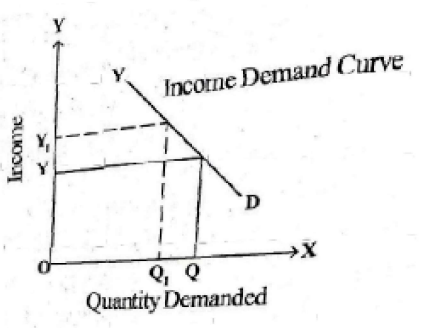
جدول: آمدنی طلب کا شیڈول

آمدنی روپیوں میں	طلب کیلوگرامس میں	
	ادنیٰ طلب	اعلیٰ طلب
2,000	12	4
4,000	10	6
6,000	8	8
8,000	6	10
10,000	4	12

مندرجہ بالا جدول واضح کرتا ہے کہ جہاں آمدنی میں اضافہ ہو تعدادی طلب اعلیٰ اشیاء کی کوالٹی میں اضافہ ہوگا اور ادنیٰ اشیاء جو تعداد طلب ہیں ان اشیاء کی طلب میں گراوٹ آئے گی۔

عام/اعلیٰ اشیاء کے لئے آمدنی طلب:

جب صارف کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے تو عام اشیاء یا اعلیٰ قسم کی اشیاء کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔ عام/اعلیٰ اشیاء کی طلب کے معاملہ میں طلب اور آمدنی میں ایک مثبت تعلق ہوتا ہے۔ طلب کی منحنی ایک مثبت خط ہے جو بائیں سے دائیں اوپر جاتا ہے۔



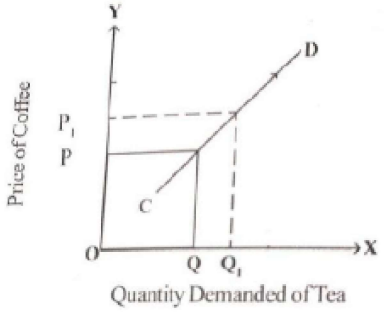
آمدنی طلب منحنی آمدنی
تعداد طلب

شکل: اعلیٰ اشیاء کے لئے آمدنی طلب

شکل میں محور OX اعلیٰ اشیاء کے لئے تعدادی طلب کو ظاہر کرتا ہے اور OY محور صارف کی آمدنی کو ظاہر کرتا ہے۔ YD ایک مثبت آمدنی طلب منحنی کو ظاہر کرتا ہے جہاں کہیں آمدنی میں اضافہ ہو OY سے OY تک اعلیٰ اور عام اشیاء کی تعدادی طلب OQ سے OQ تک اضافی ہوتی ہے۔ ویبلن اشیاء آمدنی طلب منحنی اس صورت میں اوپر کی سمت میں جاتی ہے۔

ادنیٰ اشیاء کے لئے آمدنی طلب:

کمتر اشیاء کے معاملہ میں جب کہ صارف کی آمدنی میں اضافہ ہو طلب میں گراوٹ آتی ہے اس سلسلہ میں یہ اشیاء آمدنی، راست طور پر طلب سے تعلق رکھتے ہیں۔



کافی کی قیمت
چائے کی تعدادی
طلب

شکل: کمتر اشیاء کے لئے آمدنی طلب

شکل OX محور تعدادی طلب کو ظاہر کرتا ہے اور OY محور صارف کی آمدنی کو ظاہر کرتا ہے۔ جب صارف کی آمدنی میں OY سے OY تک اضافہ ہو تو OY تعدادی طلب کسی شئے کی OQ سے OQ تک گھٹتی ہے۔ YD کمتر اشیاء کے لئے آمدنی طلب منحنی ہے۔ کمتر اشیاء کے معاملہ میں آمدنی طلب منحنی بائیں سے دائیں نیچے کی طرف آتی ہے۔ منحنی کی سمت منفی ہوتی ہے۔

4.3.3 مخالف طلب:

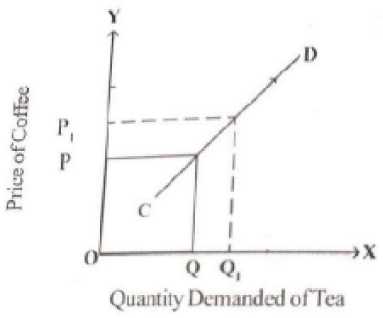
مخالف طلب: متبادل اور مفت اشیاء کی قیمتوں میں تبدیلی کی صورت میں مخالف طلب ان اشیاء کی طلب میں تبدیلیوں کا اشارہ دیتی ہے۔ مخالف طلب تجزیہ دیگر عناصر کو بھی شامل رکھتا ہے۔ شئے کی قیمت' صارف کی آمدنی اور ترجیحات وہی ہیں۔ مخالف طلب

DX=F(PY)

F= Functional relationship فعلی تعلق جہاں DX= شئے کی طلب xPy= Price of good-Y

متبادل اشیاء: مختلف اشیاء جو ایک ہی ضرورت کو پوری کرتے ہیں متبادل اشیاء کہلاتے ہیں۔ مثال کے طور پر چائے اور کافی۔ کولگیٹ اور کلوزاپ۔ پیپسی اور تھمس اپ کافی۔ چائے

قیمت روپیوں میں	طلب (کپ)	قیمت (روپیوں میں)	طلب (کپ)
500	10	10	500
600	9	10	400



کافی کی قیمت

چائے کی تعدادی طلب

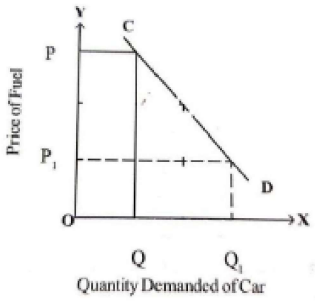
شکل میں محور OY کافی کی قیمت کو ظاہر کرتا ہے۔اور OX محور چائے کی طلب کردہ تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔ چائے کی قیمت وہی رہتی ہے۔کافی کی قیمت میں اضافہ OP سے OP تک ہوتا ہے۔ چائے کی طلب کردہ تعداد OQ سے OQ تک پہنچ جاتی ہے۔لہٰذا طلب کی منحنی متبادل اشیاء کے لئے بائیں سے دائیں اوپر کو چڑھتی ہے۔

تکمیلی اشیاء: چند اشیاء مجموعی طور پر ایک واحد خواہش کو پورا کرتی ہیں۔اس طرح کی اشیاء تکمیلی اشیاء کہلاتی ہیں۔مثال کے طور پر کار اور فیول۔ چائے کی پتی اور شکر۔

جدول: 3.5 تکمیلی اشیاء کے لئے شیڈول

قیمت لاکھ روپیوں میں	طلب	قیمت روپیوں میں	طلب (لیٹرس میں)
5	1,000	75	500
5	2,000	50	1,000

مندرجہ بالا جدول کے مطابق کار کی قیمت اور فیول کی طلب میں منفی تعلق ہوتا ہے۔اگر فیول کی قیمت کم ہوتی ہے تو کار کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔اگر فیول کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو کار کی طلب میں گراوٹ آجاتی ہے۔



فیول کی قیمت

کار کی طلب کردہ تعداد

شکل نمبر 9 میں کار کی طلب OX محور پر اور فیول کی قیمت OY محور پر بتائی گئی ہے۔

OP سے OP تک اگر فیول کی قیمتیں کم ہوتی ہیں تو کار کی طلب کردہ تعداد OQ سے OQ تک بڑھتی ہے۔

4.5 خلاصہ

معاشی تجزیہ کے مطابق طلب اس وقت تشکیل پاتی ہے جب خواہش کے ساتھ قوت خرید ہو۔طلب کی منحنی ایک شئے کی طلب اور ان اجزاء کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جو کہ طلب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ قیمت اور طلب ایک تعلق رکھتے ہیں جب کہ طلب کو واضح کیا گیا اور دیگر چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

لیکن بعض اوقات یہ تعلق معکوس بھی ہوتا ہے۔ عام اشیاء کے معاملہ میں طلب اور آمدنی میں منفی تعلق بھی ہوتا ہے۔ مخالف طلب متبادل اشیاء کے بارے میں کام کرتی ہے۔

4.6 مثالی امتحانی سوالات

I. ان سوالات کے جوابات 4 تا 5 سطروں میں لکھئے۔

1. طلب کی تعریف کیجئے۔
2. قانون طلب کی وضاحت کیجئے۔
3. قیمت طلب کی وضاحت کیجئے۔
4. متبادل اشیاء کیا ہیں؟ مثالیں دیجئے۔
5. آمدنی طلب کیا ہے؟
6. تکمیلی اشیاء کیا ہیں ان کی مثالیں دیجئے۔
7. گفن کے تضاد Paradox کی وضاحت کیجئے۔

II. ان سوالات کے جوابات 8 تا 10 سطروں میں دیجئے۔

1. قانون طلب کی خصوصیات کی وضاحت کیجئے۔
2. قانون طلب کے مفروضات کی وضاحت کیجئے۔
3. کراس ڈیمانڈ/مخالف طلب کے تصور کی وضاحت کیجئے۔
4. مناسب جدول اور گراف کی مدد سے آمدنی طلب کے بارے میں لکھئے۔

III. ان میں سے ہر سوال کا جواب 16 تا 20 سطروں میں دیجئے۔

1. طلب کے اجزا کے بارے میں لکھئے۔ کسی دو کی وضاحت کیجئے۔
2. قانون طلب کے مستثنیات کی وضاحت کیجئے۔
3. طلب کے اقسام کے بارے میں لکھئے اور ایک گراف کے ذریعہ کسی ایک کی وضاحت کیجئے۔

4.7 فرہنگ

- طلب: کسی شئے یا خدمت کو حاصل کرنے ایک آمادگی اور خواہش کے ساتھ ساتھ رقمی ادائیگی کی اہلیت۔

- طلب کا فعل: کسی شئے کی طلب کردہ تعداد اور طلب کے لئے واضح کردہ تمام تعدادی اجزا کے مابین فعلی تعلق۔
- متبادل اشیاء: متبادل اشیاء وہ ہیں جو کسی بھی خواہش کو مساوی تسکین دے سکتی ہیں۔
- تکمیلی اشیاء: تکمیلی اشیاء وہ ہیں جو ایک ہی خواہش کی مشترکہ طور پر تسکین فراہم کرتی ہیں۔
- آمدنی طلب: آمدنی اور صارف کے مابین فعلی تعلق اور طلب کردہ تعداد کو ظاہر کرتی ہے۔

کراس ڈیمانڈ: تکمیلی اشیاء اور متبادل اشیاء کی قیمتوں میں تبدیلی کے نتیجہ میں طلب میں تبدیلی کے فعلی رشتہ کو ظاہر کرتی ہے۔

4.8 حوالہ جات

1. تلنگانہ اسٹیٹ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کی شائع کردہ انٹرمیڈیٹ سال اول کی معاشیات کی کتاب
2. بی اے معاشیات
3. این سی ای آر ٹی ٹکسٹ بک بارہویں جماعت
4. نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ کی معاشیات کی درسی کتاب

باب
5

پیداوار کا تجزیہ

5.0 مقاصد

5.1 تعارف

5.1.1 پیداوار کا تصور

5.2 پیداوار کے عناصر

5.3 پیداوار کے افعال

5.4 قانون متغیر تناسب

5.5 قانون حاصل بہ لحاظ پیمانہ

5.6 پیمانہ کی کفایتیں

5.7 خلاصہ

5.8 امتحانی نمونہ سوالات

5.9 فرہنگ

5.10 حوالہ جات

5.0 مقاصد

- پیداوار کے مفہوم اور تصور کو سمجھنا
- پیداوار کے فعل کے تصور کی وضاحت کرنا اور پیداوار کے افعال کے اقسام کی نشاندہی کرنا۔
- پیداوار کے اجزاء کی وضاحت کرنا اور ان کی خصوصیات کو سمجھنا۔
- قانون متغیر تناسب کا تجزیہ کرنا۔
- قانون کی اہمیت کو تسلیم کرنا۔
- بیرونی اور خارجی معیشتوں کو سمجھنا اور تجزیہ کرنا۔

5.1 تعارف

انسانی خواہشات لامحدود ہیں خواہشات کی تکمیل کرنے کے ذرائع محدود ہیں اور ان کے متبادل استعمالات ہیں۔ صارفین اپنی احتیاجات کی تکمیل کے لئے اشیا اور خدمات کا استعمال کرتے ہیں۔ اشیا اور خدمات فراہم کرنے میں پیداوار مدد دیتی ہے۔ اس سبق میں ہم پیداوار کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کریں گے۔

5.1.1 پیداوار کا تصور:

اشیاء اور حدمات کی پیداوار بنیادی معاشی سرگرمی ہے اور تمام دیگر سرگرمیاں یہیں سے شروع ہوتی ہیں۔ پیداوار ماحصل ہیجو خدمات یا اشیاء ہوسکتی ہیں اور یہ زمین مزدور سرمایہ اور تجارت کے استعمال کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں۔ پیداوار میں تبدیلیاں مختلف مرکبات اور اجزا کے شامل کرنے سے ہوتی ہیں یا ان میں اضافہ یا کمی کی جاتی ہے۔

پیداوار ان چار عناصر کے تعاون کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

(1) زمین (2) مزدور (3) سرمایہ اور (4) تنظیم

یہ ایک حقیقت ہے کہ ان چاروں عناصر میں سے کسی ایک کے تعاون یا مدد کے بغیر کوئی ایک شئے کی پیداوار نہیں کی جاسکتی۔

لہٰذا پیدا کنندے ان چاروں عناصر کو ایک ٹکنیکل تناسب میں استعمال کر کے پیداوار حاصل کرتے ہیں۔

5.2 پیداوار کے عناصر:

یہ عناصر (مادخل) اشیاء اور خدمات کی پیداوار کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں پیداوار کے عناصر کہلاتے ہیں۔ یہ عناصر قدرتی طور پر یا انسانوں کی بنائی ہوئی شکل میں دستیاب ہیں۔

تعریف: تمام اشیاء اور خدماتجو پیداوار کے عمل میں مددگار ہوتے ہیں پیداواری عناصر کہلاتے ہیں۔ (پروفیسر بینہم)

پیداوار کے عناصر کے اقسام: عمومی معاشیات میں پیداوار کے عناصر چار شکلوں میں بتائے گئے ہیں زمین، مزدور، سرمایہ اور تنظیم۔ حالیہ دنوں میں چند ماہرین معاشیات نے ٹکنالوجی کو بھی ایک عنصر قرار دیا ہے۔ جدید ماہرین معاشیات نے پیداواری عناصر کو یوں سمجھایا ہے:

(1) تنظیم (بشمول لیبر یعنی مزدور)۔(2) سرمایہ (بشمول زمین اور ٹکنالوجی)۔ پیداوار کے عناصر کی دستیابی اور ان کے معیار پر ہی تمام پیداوار ایک معیشت کے اندر منحصر ہے۔ آیئے پیداوار کے عناصر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرتے ہیں۔

1. **زمین:** اصطلاح زمین ایک ایسا رقبہ جو مٹی پر مشتمل ہو ہم اسے اراضی بھی کہتے ہیں۔ لیکن معاشیات میں اس کے معنی وسیع ہیں اس کا مطلب زمین تو ہوتا ہے لیکن تمام اشیا اور طاقتیں جو قدرت نے فراہم کی ہیں انسانی مطلوبہ چیزیں جیسے زمین، پانی، ہوا۔ معدنیات، بارش، روشنی اور حرارت وغیرہ ہیں۔ لہٰذا زمین کے بشمول قدرتی وسائل اشیاء اور خدمات کی پیداوار کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ زمینی وسائل پیداوار کے عمل میں خام اشیاء ہیں۔ یہ وسائل قابل تجدید ہیں جیسے جنگلات اور غیر روایتی جیسے آئیل اور قدرتی گیس وغیرہ۔

2. **مزدور:** خدمات اور اشیاء کی پیداواری لیبر یعنی مزدور کا اہم رول ہے۔ ایک سادہ زبان میں مزدور، مزدوروں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن معاشیات میں اس کا مفہوم وسیع ہے۔ لیبر کا مطلب معاشیات میں ''ہر وہ کام چاہے دماغی ہو یا جسمانی جو مالی فائدہ کے لئے کیا جائے'' اس میں کم سطح سے لے کر اعلیٰ ترین سطح کا کام شامل ہے لیکن اس میں ثواب کے حصول کا کام یا محبت شامل نہیں۔

3. **سرمایہ:** معاشیات میں سرمایہ کا مطلب زر ہے۔ حالانکہ زر پروڈکشن کا ایک جز نہیں ہے باوجود اس کے کہ یہ ایک شئے یا خدمت کی پیداوار میں راست شامل نہیں ہے، یہ ان اشیاء کی مدد کرتا ہے جو پیداوار کے لئے مصروف ہیں تاجروں اور

فیکٹری مالکین کی مدد کرتا ہے تا کہ وہ فیا کٹریز۔ مشنریز آلات' خام اشیاء وغیرہ کی خریداری کریں۔ لہٰذا سرمایہ کا مطلب انسان کے تیار کردہ وسائل ہیں جو پیداوار کے عمل میں استعمال ہوتے ہیں۔

سرمایہ افراد یا فرمس کی جانب سے تخلیق کیا جاتا ہے اور یہ بچتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ تا کہ موجودہ دولت کے ذریعہ مستقبل کی دولت پیدا کی جاسکے۔ سرمایہ کو پیداوار کے لئے پیدا کنندہ عنصر کے طور پر جانا جاتا ہے۔ سرمایہ کی فراہمی میں تبدیلیاں اور اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔

4. **تنظیم یا انٹر پرینیئر:** تنظیم سے مطلب تاجرین کی جانب سے حدمات فراہم کرنا ہے۔ پیداوار کے ایجنٹس جیسے زمین' مزدور اور سرمایہ کی سرگرمیوں میں تنظیم ایک رابطہ کار ہے۔ ایک انٹر پرینئر وہ ہے جو ایک جگہ پر دیگر پیداوار کے اجزا کو جمع کرتا ہے۔ وہ انہیں پیداوار کے لئے استعمال کرتا ہے۔ انٹر پرینئر شپ۔ تخلیقی نظریات کی تشکیل میں مدد دیتی ہے اور منصوبہ سازی اور پیداوار میں محرک بھی ہے۔ تاجرین بہت اہم ہیں کیونکہ یہ کاروبار کا جوکھم مول لیتے ہیں۔ انٹر پرینئرس کا حاصل کردہ فائدہ نفع کہلاتا ہے۔

5.3 پیداوار کے افعال:

سادہ الفاظ میں پروڈکشن کا فعل ان پٹ اور آؤٹ پٹ کے درمیان تفاعلی تعلق ہے پیداوار کا فعل مجموعی تعداد جو ایک شئے کی ہے ایک مقررہ مدت میں پیدا کی جاتی ہے' پیداوار کا کام مادخل اور ماحصل عناصر کا تعلق تکنیکی رابطہ فراہم کرنا ہے۔ حسابی طور پر ان پٹ اور آؤٹ پٹ کے درمیان بنیادی تعلق کو اس طرح ظاہر کیا جاتا ہے۔

$$Q=f(N,K,L,O)$$

Q=Quality of Product produce in a given period

جہاں ایک مقررہ مدت میں پیدا کردہ شئے کی تعداد: سرمایہ K=Capital۔

مزدور L=Labour ۔ زمین N=Land۔

تنظیم یا آجر O= Organisation or Enterpreneur

پیداوار میں ایک تبدیلی کے لئے پیداوار کے اجزا میں تبدیلی درکار ہوتی ہے۔ پیداوار کے افعال کی درجہ بندی دو حصوں میں کی گئی ہے۔

1. **مختصر کارکرد پیداواری فعل:** ایک مختصر کارکرد۔اس میں کوئی ایک ماحصل میں کمی یا زیادتی ممکن ہے جب کہ دیگر ماحصل برقرار رہتے ہیں۔اس کو قانون متغیر تناسب یا مختتم برآمد کہتے ہیں۔ جب ایک پیدا کنندہ پیداوار میں تبدیلی لاتا ہے پیداوار کے عناصر میں تبدیلی کے ذریعہ تو نتیجہ کے طور پر پیداوار کے اجزا کے ارتباط کے تغیرات میں تبدیلی آئے گی۔اس طرح کا متغیر تعلق ایک عنصر میں Law of Returns کہلاتا ہے۔

2. **طویل کارکرد پیداواری فعل:** ایک طویل کارکرد۔ یہ ایک فرم کے لئے تمام ماحصل کو اس پیمانے کے مطابق تبدیل کرنے کو ممکن بناتا ہے۔اس کو Returns of Scale کہا جاتا ہے۔اس طرح کے معاملہ میں پیدا کنندہ یکساں تناسب میں پیداوار کے تمام عناصر میں تبدیلی لاتا ہے۔ لہٰذا متغیر لیڈرشپ جو پیداوار اور پیداوار کے عناصر کے درمیان ہو Law of Returns to Scale قانون حاصل بہ لحاظ پیمانہ کہلاتا ہے۔

5.4 قانون متغیر تناسب:

معاشی نظریہ میں متغیر تناسب کا قانون ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ یہ ایک مختصر کارکرد فعل ہے۔ جب کہ پیداوار کی ایک (متغیر اجزاء میں) جز کے استعمال کے ذریعہ اضافہ ہو جب کہ دیگر اجزاء مقررہ ہوں۔مختصر کارکرد میں پیداوار کے اجزا کی درجہ بندی دو زمروں میں کی گئی ہے۔ یہ ہیں مقررہ اجزا اور متغیر اجزا۔ یہ ممکن نہیں کہ مقررہ اجزاء میں کمی یا زیادتی ہو (پیداوار میں مختصر کارکرد عمل میں تبدیلی کو تسلیم کیا جائے۔قانون متغیر تناسب مارشل کا قانون مختتم برآمدہ بھی کہلاتا ہے۔ یہ قانون سرمایہ و مزدور میں کسی اضافہ پر زمین پر کاشت پر عمومی طور پر اثر ڈالتا ہے۔نتیجہ کے طور پر مکمل پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ بعد میں مختتم شرح میں اضافہ ہوتا ہے اور کچھ وقت کے بعد شرح کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

تعارف: ایک نکتہ کے بعد جز میں تناسب اجزاء کے اشتراک میں اضافہ پر ختم ہوتا ہے۔ پیداوار حاشیائی اور بعد میں اوسط جز ختم ہوتا ہے۔''بینہان''

ایک نکتہ کے بعد زائد ماحصل نتیجہ کے طور پر زائد مادخل میں یکساں اضافہ کم سے کم ہوتا جائے گا۔''سیمولسن''

مفروضات: قانون متغیر تناسب یا قانون تقلیل حاصل حسب ذیل مفروضات پر قائم ہے:

1. یہ ایک مفروضہ ہے کہ دی گئی مدت میں ٹیکنالوجی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔
2. پیداوار کا طریقہ کار مستقل رہتا ہے۔
3. صرف ایک عامل (محنت) متغیر ہے ماباقی تمام عاملین پیداوار مستقل ہیں۔
4. پیداوار کی طبعی اکائیوں کی پیائش ہوتی ہے۔
5. یہ ممکن ہے کہ متغیر عامل کی مختلف مقداروں کو قائم عاملین پیداوار کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

قانون کے تین مراحل پر بحث سے پہلے جملہ پیداوار، اوسط پیداوار اور حاشیائی پیداوار کے مفہوم کو سمجھنا مناسب ہوگا۔

جملہ پیداوار (Total Product TP): یہ تمام عاملین پیداوار کو ایک ساتھ ملا کر کی جانے والی پیداوار ہے۔

اوسط پیداوار (Average Product AP): یہ متغیر عامل (مزدور) کی فی اکائی جملہ پیداوار ہے۔

$$AP=TP/N \text{ or } AP = TP/N$$

حاشیائی پیداوار (Marginal Product MP): ایک زائد مزدور (متغیر عامل) کے اضافہ کی وجہ سے جملہ پیداوار میں ہونے والا اضافہ مزدور کی حاشیائی پیداوار کہلاتا ہے۔

$$MP = \text{“}TP/\text{”}N \text{ or } MP = TP_n - TP_{n-1}$$

قانون کی وضاحت:

قانون کو ایک فرضی تشریح کے ذریعہ سمجھایا جاسکتا ہے اس میں زراعت کی مثال لی گئی ہے۔ اگر زمین اور مزدور پیداوار کے دو جز ہیں، فرض کرو کسان کے پاس 10 ایکر اراضی ہے اور مزدور کی اکائی ایک ہے لہٰذا مزدور۔ زمین شرح 10:1 ہوگی۔ اگر مزدور کی اکائیوں کو بڑھاتے جائیں گے، اگر مزدور 2 کردئے جائیں گے تو زمین اور مزدور کی شرح 5:1 ہوگی۔

آپ نے دیکھا کہ عامل کی تعداد (شرح) میں تبدیلی کا اثر پیداوار پر پڑتا ہے لہٰذا یہ قانون متغیر تناسب کہلاتا ہے۔ زمین ایک قائم عامل ہے۔ متغیر عامل مزدور کی تبدیلی کے نتیجہ میں جملہ اوسط اور حاشیائی پیداوار میں آنے والی تبدیلیوں کو مندرجہ ذیل جدول میں ظاہر کیا گیا ہے۔

Table 1:

Units of Land	Units of Labour	Total Production	Average Production	Marginal Production
10 Acres	0	–	–	–
"	1	20	20	20 } 1st stage
"	2	50	25	30 } MP > AP
"	3	90	30	40 }
"	4	120	30	30 } AP = MP
"	5	140	28	20 }
"	6	150	25	10 } 2nd stage
"	7	150	21.3	0 } MP=0 and TP Maximum
"	8	140	17.5	–10 } 3rd stage MP < 0

جدول:1

جدول 1 کے ذریعہ ظاہر ہے کہ قانون متغیر تناسب کے تین مراحل ہیں:

پہلا مرحلہ: پہلے مرحلہ میں اوسط پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے جب کہ مزدوروں کی تعداد میں اضافہ در اضافہ کیا جاتا ہے۔ جب قائم عامل زمین ہے۔ اس مرحلہ پر مکمل اوسط اور حاشیائی پیداواروں م یں اضافہ ہوتا ہے۔ اوسط اور حاشیائی پیداوار میں اضافہ دیکھا جاسکتا ہے۔

دوسرا مرحلہ: دوسرا مرحلہ وہاں شروع ہوتا ہے جب کہ اوسط پیداوار اور حاشیائی پیداوار مساوی ہو۔ اس مرحلہ پر اوسط پیداوار اور حاشیائی پیداوار میں گراوٹ شروع ہوجاتی ہے۔ یہاں یہ بات دھیان میں رکھیں کہ حاشیائی پیداوار۔ اوسط پیداوار کے مقابلہ میں زیادہ گرتی ہے۔ کل پیداوار تقلیل کی شرح پر اضافہ ہوتی ہے۔ مزدوروں کے 7 اکائیوں پر حاشیائی پیداوار صفر (0) ہوجاتی ہے اور اوسط پیداوار کبھی بھی منفی یا صفر نہیں ہوتی۔

تیسرا مرحلہ: جہاں پر دوسرا مرحلہ ختم ہوتا ہے وہاں تیسرا مرحلہ شروع ہوجاتا ہے۔ جہاں آٹھواں یونٹ ہوتا ہے۔ مطلب آٹھویں اکائی ہوتی ہے حاشیائی پیداوار زیرو ہوتی ہے۔ لیکن اوسط پیداوار مثبت رہتی ہے۔ کسی بھی مزدور کی اکائی میں اضافہ اس موقع پر منفی حاشیائی پیداوار کی طرف لے جاتا ہے۔

گرافیکل پریزنٹیشن

شکل 1 میں OX محور پر ہم مزدوروں کی تعداد کی پیمائش کرسکتے ہیں اور پیداوار کی مقدار کو OY محور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ TP کل پیداوار کا خط ہے۔ نقطہ E تک جملہ پیداوار میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ E اور F نقطوں کے درمیان یہ اعظم ترین خرچ تک پہنچ کر گھٹتی چلی جاتی ہے۔ یہاں پر حاشیائی پیداوار گھٹنا شروع ہوتی ہے۔ نکتہ M پر جب کہ 7 مزدور تھے۔ کل پیداوار مجموعی تھی۔ حاشیائی پیداوار O تھی۔ اس کے بعد پیداوار گھٹنا شروع ہوئی۔

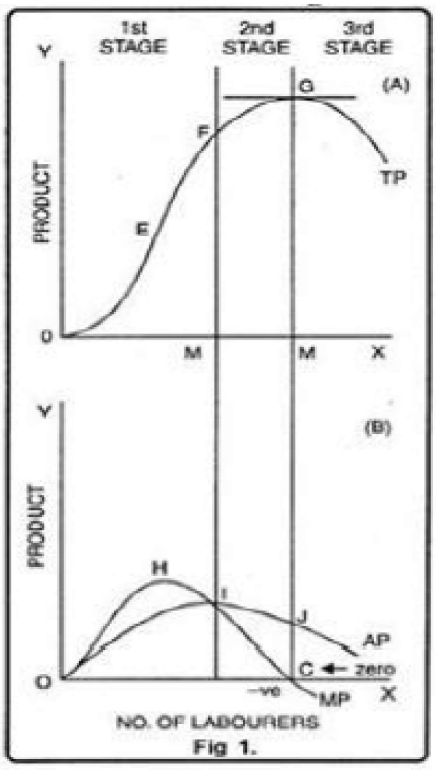


Fig 1.

شکل 1

H نکتہ تک حاشیائی افادہ بڑھتا ہے۔ H نکتہ پر جب کہ تین مزدور کام کررہے تھے یہ مجموعی تھا۔ اسکے بعد حاشیائی پیداوار گھٹنے لگی۔ حاشیائی پیداوار نکتہ C پر صفر ہوگئی اور یہ منفی ہونے لگی۔ AP خط اوسط پیداوار کو ظاہر کرتا ہے۔ نکتہ I سے پہلے اوسط پیداوار حاشیائی پیداوار سے کم ہے۔ نقطہ I پر اوسط پیداوار مجموعی ہے I نقطہ تک اوسط پیداوار اضافہ ہوتی ہے لیکن یہ ختم ہونا شروع ہوجاتی ہے۔

قانون متغیر تناسب کی اہمیت اور انطباق:

قانون متغیر تناسب پیداوار کے کسی بھی شعبہ میں عالمی انطباق رکھتا ہے۔ یہ معاشیات میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

مالتھس کا آبادی کا نظریہ کہ آبادی میں اضافہ کے ساتھ پیداوار میں اضافہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ زراعت میں قانون متغیر تناسب عمل کرتا ہے۔ ریکارڈو کا نظریہ لگان بھی اسی بنیاد پر ہے۔ اس کے مطابق لگان میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ قانون تقلیل حاصل مزید مزدوروں اور سرمایے (زمین کے قطعہ پر) پر انطباق کرتا ہے۔ اسی طرح قانون مختتم حاشیائی افادہ اور مختتم حاشیائی طبعی پیداواری نظریہ تقسیم بھی اسی بنیاد پر ہے۔

یہ قانون ترقی پذیر ملکوں کے مسائل کو سمجھنے کے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس طرح کی زرعی معیشتوں میں آبادی کا دباؤ۔ زمین اضافہ۔ آبادی میں اضافہ پر ختم ہوتا ہے۔ یہ آخر کار رورکرس کی صفر یا منفی حاشیائی پیداواریت کے خاتمہ کا سبب بنتی ہے۔ Ragnar Nurkse نے مشورہ دیا کہ پوشیدہ بے روزگار مزدوروں سے فائدہ اٹھایا جائے اور انہیں ایسے پیشوں میں مصروف کیا جائے جہاں پیداواریت مثبت ہے۔

5.5 قانون حاصل بہ لحاظ پیمانہ:

یہ ایک طویل مدتی جائزہ ہے۔ قانون بہ لحاظ پیمانہ عاملین پیداوار کی تبدیلی کے نتیجہ میں پیداوار میں آنے والی تبدیلی کا مطالعہ کرتا ہے۔ پیمانہ میں تبدیلی سے مراد تمام داخلات یا عاملین پیداوار کا ان کے تناسب کو مستقل رکھتے ہوئے یکساں تناسب میں تبدیلی ہے۔

مفروضات:

1. تمام عاملین پیداوار متغیر عاملین ہیں۔ یہ مزدور اور زمین ہیں۔ یہاں عاملین پیداوار تنظیم کو مزدور کے بطور شامل کیا گیا سرمایہ اور ٹکنالوجی کے زمین کے بطور شامل کیا گیا ہے۔
2. ٹکنالوجی کی سطح مستقل رہتی ہے۔
3. بازار میں مکمل مسابقت پائی جاتی ہے۔
4. پیداوار کی طبعی مقدار میں پیمائش ممکن ہوتی ہے۔
5. مزدور فراہم کردہ آلات واوزار کا استعمال کرتا ہے۔

تعریف: Roger Miller کے قانون حاصل بلحاظ پیمانہ کے مطابق ''پیمانہ میں تبدیلی سے مراد تمام داخلات یا عاملین پیداوار کا ان کے تناسب کو مستقل رکھتے ہوئے تعلق ہے۔ Leibhafsky کے مطابق قانون حاصل بلحاظ پیمانہ پر ہے'' تمام داخلات کا رویہ جب کہ تمام Inputs متغیر رہتی ہیں (ایک طویل مدتی تصور میں)۔ قانون حاصل بلحاظ پیمانہ کو تین زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

(1) تکثیر حاصل بلحاظ پیمانہ (IRTS) (2) مستقل حاصل بلحاظ پیمانہ (CRTS) (3) تقلیل حاصل بہ لحاظ پیمانہ (DRTS)

قانون حاصل بلحاظ پیمانہ کو واضح کرنے کے لئے ایک جدولی مثال دی گئی ہے۔

اکائیاں	پیداوار کا پیمانہ (مزدور+زمین)	حاصلات	حاشیائی حاصلات	حاصلات بہ لحاظ پیمانہ
.1	ایک مزدور+دو ایکر زمین	4	4	پہلا مرحلہ
.2	دو مزدور+4 ایکر زمین	6	6	حاصلات میں اضافہ
.3	3 مزدور+6 ایکر زمین	8	8	
.4	4 مزدور+8 ایکر زمین	10	10	دوسرا مرحلہ
.5	5 مزدور+10 ایکر زمین	10	10	قائم حاصلات
.6	6 مزدور+12 ایکر زمین	10	10	
.7	7 مزدور+14 ایکر زمین	8	8	
.8	8 مزدور+16 ایکر زمین	6	6	

جدول 1 میں بتائے گئے ڈاٹا کو ہم شکل 2 میں دیکھ سکتے ہیں۔

شکل 2 میں OX محور پیداوار کے پیمانے کو ظاہر کرتا ہے جب کہ OY محور حاشیائی حاصلات کو ظاہر کرتا ہے۔ جب مزدور اور زمین میں اضافہ کیا جائے حاصلات خود بخود اضافہ ہوتے ہیں۔ R سے P تک یہ عاملین پیداوار سے زیادہ ہیں۔ (مزدور اور زمین)

Figure 1

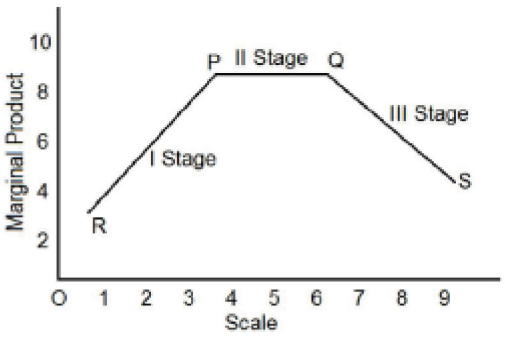


Figure-2

حاصل بہ لحاظ پیمانہ خط=RS

تکثیر حاصل بہ لحاظ پیمانہ=RP

مستقل حاصل بہ لحاظ پیمانہ=PQ

تکثیر حاصل بہ لحاظ پیمانہ=QS

1. تکثیر حاصل بہ لحاظ پیمانہ:

شکل 2 میں پہلا مرحلہ تکثیر حاصل بہ لحاظ پیمانہ کو ظاہر کرتا ہے اسمرحلہ کے دوران فرم کو کئی خارجی اور داخلی کفایتیں حاصل ہوتی ہیں۔ مثلاً ارتکازی کفایتیں' انتظامی کفایتیں' تخصیص کاری کی کفایتیں' تکنیکی کفایتیں' فلاح کی کفایتیں' مارکٹنگ کی کفایتیں' ان کفایتوں کی وجہ سے فرم کو حاصل بہ لحاظ پیمانہ اضافی حاصل ہوتا ہے۔ مارشل نے حاصل بر لحاظ پیمانے میں اضافہ کو کارکردگی میں اضافہ (مزدور و سرمایہ) سے تعبیر کیا ہے۔ جس سے تنظیم کو ترقی ملتی ہے۔ روزگار کے شعبہ میں اور خارجی طور پر فائدہ ملتا ہے۔ کسی بھی تنظیم میں پیداوار کے ابتدائی مرحلوں میں حاصلات کے اضافہ کی وجوہات یہ ہیں۔

1. مشینوں کا انتظامیہ' مزدور' مالیہ وغیرہ کا غیر مرکوز ہونا۔ ایک آلہ یا چند سرگرمیوں کو جو اقل ترین سائز میں ہوں۔ چھوٹے یونٹوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔
2. حاصل بہ لحاظ پیمانہ میں اضافہ تخصیص کاری اور کام کی تقسیم کا بھی نتیجہ ہے۔ جب کہ فرم کا پیمانہ وسیع ہو۔ تخصیص کاری اور کام کی تقسیم کا یہ وسیع مظاہرہ ہے۔
3. جب فرم کی توسیع ہوتی ہے۔ یہ پیاوار کی خارجی کفایتوں کا فائدہ اٹھاتی ہے۔ یہ اس قابل ہوتی ہے کہ بہتر مشینیں رکھے۔ پیداوار کو آسانی کے ساتھ فروخت کرے سستا قرضہ حاصل کرے' مزید کارکرد مینیجر اور ورکر سکے ذریعہ خدمات کو بہتر بنائے۔

II. مستقل حاصل بہ لحاظ پیمانہ:

شکل 2 میں مرحلہ II مستقل حاصل بہ لحاظ پیمانہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس مرحلہ کے دوران معیشت پہلے مرحلہ میں قائم رہتی ہے اور پھر غائب ہونا شروع ہوتی ہے۔ اصطلاح غیر کفایتی کا مطلب یہ ہے کہ فرم کے صرف چند عاملین کی توسیع ہوتی ہے۔ ایک فرم کا پھیلاؤ ہوتا ہے تو اس مرحلہ پر معیشتمیں ایسا ہوتا ہے۔ دوسرے مرحلہ میں ماحصل کے ایک خاص سطح پر کفایت و غیر کفایت متوازن ہوتے ہیں۔ مستقل حاصل بہ لحاظ پیمانہ کے وجوہات یہ ہیں:

1. حاصل بہ لحاظ پیمانہ غیر متغیر ہیں جب کہ داخلی کفایتیں جو ایک فرم کو حاصل ہوتی ہیں داخلی غیر کفایتوں سے آزاد ہوں لہٰذا پیداواری مساوی سطح پر ہوگی۔
2. ایک اور وجہ خارجی کفایتوں اور خارجی غیر کفایتوں کے مابین توازن ہے۔
3. غیر متغیر حاصل بہ لحاظ پیمانہ بھی ایک وجہ ہے جب کہ پیداوار کے عاملین مکمل تقسیم کے قابل ہوں متبادل۔ معیاری اور رسد مکمل لچکدار ہو۔ (دی گئی قیمتوں پر)

III. تقلیل حاصل بہ لحاظ پیمانہ:

شکل 2 میں تیسرا مرحلہ تقلیل حاصل یا مختتم حاصل کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ صورتحال اس وقت ہوتی جب کہ مستقل حاصل کے بعد ایک فرم اپنے کام کی توسیع کرتی ہے۔ تقلیل حاصل کا مطلب کل حاصلات میں اضافہ غیر تناسبی ہے (داخلات میں اضافہ کے مطابق) لہٰذا حاشیائی حاصلات کم ہونا شروع ہوتے ہیں۔ (دیکھئے جدول 2) اہم عاملین جو تقلیل حاصل کو بتاتے ہیں وہ ہیں دفتری غیر کارکردگی اور تکنیکی رکاوٹیں۔ تقلیل حاصل کی وجوہات یہ ہیں:

1. ناقابل تقسیم عاملین غیر مسابقتی اور غیر پیداواری بن کر سامنے آتے ہیں۔
2. فرم کو داخلی غیر کفایتوں کا تجربہ ہوتا ہے۔ کاروباری غیر وسعت اور نگرانی کے مسائل ہوتے ہیں۔ بڑے انتظامیہ کے باعث قابو اور غیر لچکداری کا مسئلہ ہوتا ہے۔
3. ان داخلی غیر کفایتوں اور زائد خارجی غیر کفایتوں کے باعث قیمت زیادہ ہوگی یا عاملین پیداوار کا بتدریج خاتمہ ہوگا۔

5.6 پیمانہ کی کفایتیں:

کثیر فائدوں کے لئے فرم اپنے پیمانہ حاصلات کو وسیع کرتی ہے۔ نتیجتاً فرم بڑے پیمانے پر پیداوار کے ذریعہ ہونے والی کئی کفایتیں حاصل کرتی ہے۔ بڑے پیمانے پر پیداوار کے ذریعہ ہونے والی ان کفایتوں میں اضافہ سے جب پیداواری اکائیوں (Firm) کی اکثریت فائدہ اٹھاتی ہے تو یہ فائدے ان فرموں کی صنعت کو بھی حاصل ہوتے ہیں مارشل نے بڑے پیمانے پر پیداوار کے ذریعہ حاصل ہونے والی ان کفایتوں کی داخلی اور خارجی کفایتوں کے طور پر درجہ بندی کی ہے۔

(A) داخلی کفایتیں۔ان کے اسباب اوراقسام:

لفظ داخلی کا استعمال ان کفایات کو ظاہر کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ جو فرم تک ہی محدود ہوتے ہیں۔ Cairncoss کے مطابق داخلی کفایتیں وہ ہیں جو آزادانہ طور پر کسی واحد فرم یا فیکٹری کے متعلق ہوتی ہیں۔اس کا دوسری فرم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ کسی فرم کے پیمانہ پیداوار میں اضافہ کا نتیجہ ہوتے ہیں اور جب تک پیداوار میں اضافہ نہ ہو حاصل نہیں ہوتے۔

وجوہات، اسباب: داخلی کفایتیں ایک فرم میں اس وقت ہوتی ہیں جب کہ اس کی توسیع عمل میں آتی ہے۔اس کے اسباب کے دو عوامل ہیں وہ یہ ہیں:

(1) غیر تقسیم پذیری (2) تخصیص کاری

1. پیداوار کے کئی مخلوط اجزاء نا قابل تقسیم ہیں۔اس کا مقررہ اقل ترین سائز ہوتا ہے۔اسکو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ایک بڑی فرم اپنے انتظامی شعبوں کی تخصیص کاری کے ذریعہ فائدہ حاصل کرتی ہے بڑی فرم چھوٹی فرم کی بہ نسبت آسانی کے ساتھ خطرہ برداشتکر نے کے موقف میں ہوتی ہے۔
2. تخصیص کاری کی کفایتیں: جب کوئی صفت ترقی کرتی ہے تو اس کے لئے تخصیص کاری کا عمل ممکن ہوتا ہے جو ماہر فرموں میں تقسیم کے ذریعہ اختیار کیا جاتا ہے۔

داخلی کفایتوں کے اقسام:

(1) تکنیکی کفایتیں: یہ اس وقت حاصل ہوتی ہیں جب فرم بہترین مشنری اور پیداواری طریقہ کار کو اختیار کرتی ہے۔ایک بڑی فرم کے تصرف میں زیادہ وسائل پائے جاتے ہیں لہٰذا ایسی فرم مناسب ترین مشنری کو نصب کرنے کے قابل ہوتی ہے۔نتیجتاً پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور اوسط پیداواری لاگت کم ہوتی ہے۔Cairncoss نے تکنیکی کفایتوں کی اس طرح درجہ بندی کی ہے۔اعلیٰ طریقہ کار۔حدود میں اضافہ۔(وسعت) مربوط کرنے کا عمل۔مصنوع (ضمنی پیداوار) اور تخصیص کاری۔

2. مارکیٹنگ کی کفایتیں: جب فرم کے پیمانے میں وسعت ہوتی ہے تب اس کو برے پیمانے پر خرید وفروخت

کے ذریعہ داخلی کفایتیں حاصل ہوتی ہیں چونکہ فرم بڑے پیمانے پر داخلات کی خریدی کرتا ہے تو اس سے تمام داخلات موافق شرائط پر معیاری۔ بروقت اور حمل ونقل کی مراعات کے ساتھ حاصل ہوتے ہیں۔

3. **انتظامی کفایتیں:** ایک بڑی فرم اپنے انتظامی شعبوں کی تخصیص کاری کے ذریعہ فائدہ حاصل کرتی ہے۔ ہر شعبہ ایک ماہر کے تحت ہوتا ہے اس سے عملی تخصیص کاری پیدا ہوتی ہے۔ جو فرم کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کا سبب بنتی ہے۔

4. **مالی کفایتیں:** ایک بڑی فرم اپنی نیک نامی اور بڑی جائیدادوں کی وجہ سے آسانی کے ساتھ کم شرح سود پر بروقت قرض حاصل کرنے کے قابل ہوتی ہے۔ یہ سرمایہ بازار میں حصص اور ڈبنچرس فروخت کرتے ہوئے بھی اصل میں اضافہ کرتی ہے۔

5. **خطرہ برداشت کرنے کی کفایتیں:** بڑی فرم چھوٹی فرم کی بہ نسبت آسانی کے ساتھ خطرہ برداشت کرنے کے موقف میں ہوتی ہے۔ یہ پیداوار مارکٹ کے تنوع (مختلف اقسام) کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ ایک شئے کی پیداوار میں ہونے والے نقصان کی پابجائی دوسری شئے کی پیداوار سے ہوسکتی ہے۔

6. **تحقیق کی کفایتیں:** بڑی فرمیں چھوٹی فرموں کی بہ نسبت زیادہ وسائل کی حامل ہوتی ہیں اور تحقیق اور ترقی پر بھاری رقومات خرچ کرتی ہیں۔ پیداوار کے اختراعی طریقوں کو متعارف کرواتی ہیں جس کی وجہ سے پیداواری لاگت گھٹتی ہے اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

B. بیرونی کفایتیں:

بیرونی کفایتیں وہ کفایات ہیں جو بہ حیثیت مجموعی صنعت میں توسیع کے نتیجہ میں ہر ممبر فرم کو حاصل ہوتی ہیں۔ یہ کفایتیں وہ عام فائدے ہیں جو ایک وسعت اختیار کرنے والی صنعت کے تمام فرموں کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہ کفایتیں فرم کو اس وقت حاصل ہوتی ہیں جب صنعت میں ایک مخصوص علاقہ میں قائم کی جائے اختراعات کو متعارف کروایا جائے اور تخصیص کاری کا عمل ہو۔

ذیل میں ان پر بحث کی گئی ہے:

1. **ارتکازی کفایتیں:** جب ایک صنعت ایک مخصوص علاقہ میں مرکوز ہوتی ہے تو اس کی پیداواری اکائیاں (Firms) کچھ عام کفایتیں حاصل کرتی ہیں جو یہ ہیں: ہنرمند مزدوروں کی فراہمی: بہتر حمل ونقل اور مواصلات۔ بینک و دیگر مالیاتی ادارے اور بیمہ کمپنیاں فرموں کو کم شرح سود پر بروقت قرض اور بیمہ کی فراہمی کے لئے اپنی شاخیں قائم کرتی ہیں۔ فرموں کو رعایتی قیمت پر مناسب برقی کی فراہمی۔ ضمنی پیداوار کے لئے استعمال کے لئے ذیلی صنعتوں کی ترقی وغیرہ ہوتی ہے۔

2. **اطلاعات کی کفایتیں:** ایک صنعت اپنے کثیر وسائل کی بنا پر تحقیقی تجربہ گاہ قائم کرنے کیلئے فرم کی بہ نسبت زیادہ بہتر موقف میں ہوتی ہے۔ اس کے تحقیقی نتائج فرموں کو پہنچائے جاتے ہیں۔ صنعت کا اطلاعاتی مرکز (Information Centre) اپنی مطبوعات کے ذریعہ خام مال کی دستیابی، جدید مشنری، برآمدی صلاحیتوں، مارکیٹنگ اور دیگر پہلوؤں سے متعلق معلومات کو مستقل کرسکتا ہے۔

3. **فلاح کی کفایتیں:** ایک صنعت بڑے پیمانے پر فائد حاصل کرنے کے بعد مزدوروں کو فوائد پہنچانے کے موقف میں رہتر ہتی ہے۔ یہ میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ سے سہولتیں رعایتی قیمتوں پر اور ہاؤزنگ کالونیوں کے قیام کے ذریعہ عوامی صحت اور تفریح جیسے فائدے مزدوروں کو پہنچاتی ہے۔

4. **تخصیص کاری کے فوائد:** جب کوئی صنعت ترقی کرتی ہے تو اس کے لئے تخصیص کاری کا عمل ممکن ہوتا ہے جو ماہر فرموں میں تقسیم کے ذریعہ اختیار کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کپڑے کی مل، دھاگہ کی مل وغیرہ۔ اس کے نتیجہ میں صنعت کو مکمل طور پر فائدہ ہوتا ہے، پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور فی اکائی پیداواری لاگت میں کمی آتی ہے۔

5. **انفراسٹرکچر کی کفایتیں:** ایک صنعت کی تمام فرمس ایک جگہ پر مرکوز ہوتی ہیں تو حکومت انفراسٹرکچر سہولتیں جیسے حمل ونقل، بینکنگ، انشورنس، اطلاعات اور برقی وغیرہ فراہم کرتی ہے۔ بعض صورتوں میں پرائیویٹ تنظیمیں بھی انفراسٹرکچر سہولتیں فراہم کرتی ہیں۔ ایک ہی جگہ پر تمام سہولتیں فراہم کرنے پر متعلقہ صنعتوں کو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

5.7 خلاصہ

ماحصل کا قطعی اشیاء میں تبدیل کرنے کا عمل پیداوار کہلاتا ہے۔عوامل پیداوار اور پیداوار کے درمیان تعلق تفاعل پیداوار کہلاتا ہے۔ایک مختصر مدت میں یہ ممکن ہے کہ ایک مادخل کا اضافہ کرنا ممکن ہے جب کہ دیگر مادخلات مستقل رہتے ہیں۔ یہ قانون متغیر تناسب یا تقلیل حاصل کہلاتا ہے۔قلیل مدت میں چند عاملین پیداوار میں تبدیل کئے جاسکتے ہیں جب کہ چند تبدیل نہیں کئے جاسکتے۔متغیر اور قائم عاملین کے درمیان تناسب تبدیل ہوجاتا ہے۔اس سے پیدا ہونے والی کیفیت کو متغیر تناسب کا قانون کہا جاتا ہے۔قانون حاصل بہ لحاظ پیمانہ کا تعلق طویل مدت میں عمل پیداوار سے ہے۔قانون حاصل بہ لحاظ پیمانہ' عاملین پیداوار کی تبدیلی کے نتیجہ میں پیداوار میں آنے والی تبدیلی کا مطالعہ کرتا ہے۔ہ قوانین تین مراحل پر مشتمل ہوتے ہیں۔جب فرم کے سائز میں وسعت ہوتی ہے تو وہ داخلی کفایتوں سے مستفید ہوتی ہے۔اس طرح صنعت کے سائز میں وسعت سے تمام فرموں کو خارجی کفایات حاصل ہوتی ہیں۔

5.8 مثالی امتحانی سوالات

I. ان سوالات کے جوابات 4 تا 5 سطر میں دیجئے۔(ہر ایک جواب)

1. عاملین پیداوار کیا ہیں؟
2. قائم حاصلین بہ لحاظ پیمانہ سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟
3. تفاعل پیداوار سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟

II. ان میں سے ہر ایک سوال کا جواب 8 تا 10 سطروں میں دیجئے۔

1. داخلی کفایتیں کیا ہیں؟
2. زمین کی خصوصیات کے بارے میں لکھئے۔
3. طویل مدتی پیداواری عمل سے مراد آپ کیا لیتے ہیں؟

III. ان میں سے ہر ایک سوال کا جواب 16 تا 20 سطروں میں دیجئے۔

1. قانون متغیر عاملین پیداوار کے بارے میں ایک مناسب شکل (خاکہ) کے ذریعہ لکھئے۔
2. ''پیمانہ کی کفایتیں'' پر بحث کیجئے۔
3. قانون حاصل بہ لحاظ پیمانہ کے بارے میں تفصیلی وضاحت کیجئے۔

5.9 فرہنگ

1. **پیداوار:** پیداوار ایک ایسا عمل ہے جو داخلات کو حاصلاتمیں تبدیل کرتا ہے۔ پیداواری عمل میں وسائل کا استعمال کرتے ہوئے اشیائے صرف یا اشیائے اصل تیار کئے جاتے ہیں۔

2. **عاملین پیداوار:** پیداواری مراحل میں مدد کرنے والے عوامل عاملین پیداوار کہلاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: زمین، محنت، اصل اور تنظیم۔

3. **عمل پیداوار:** عمل پیداوار، فرم کی پیداوار اور استعمال شدہ داخلات کے درمیان پائے جانے والے تعلق کا اظہار ہے۔

4. **قانون متغیر تناسب:** جب متغیر عاملین کو قائم عاملین سے ملایا جاتا تو متغیر اور قائم عاملین کے درمیان تناسب تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس سے پیدا ہونے والی کیفیت کو متغیر تناسب کا قانون کہا جاتا ہے۔

5. **جملہ پیداوار (TP):** یہ تمام عاملین پیداوار کو ایک ساتھ ملا کر کی جانے والی جملہ پیداوار ہے۔

6. **اوسط پیداوار (AP):** جملہ پیداوار کو مزدوروں کی تعداد سے تقسیم کر کے اوسط پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔

7. **حاشیائی پیداوار (MP):** حاشیائی پیداوار وہ زائد پیداوار ہے جو ایک اضافی مزدور کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔

8. **قانون حاصل بہ لحاظ پیمانہ:** قانون حاصل بہ لحاظ پیمانہ کا تعلق طویل مدت میں عمل پیداوار سے ہے۔ قانون حاصل بہ لحاظ پیمانہ، عاملین پیداوار کی تبدیلی کے نتیجہ میں پیداوار میں آنے والی تبدیلی کا مطالعہ کرتا ہے۔

9. **داخلی کفایتیں(Internal Economies)**:داخلی کفایتوں سے مراد وہ فائدے ہیں جو ایک تنہا فرم اپنی پیداوار کی سرگرمی میں وسعت کے ذریعہ حاصل کرتی ہے۔ بنیادی طور پر داخلی کفایتیں وہ ہیں جو ایک فرم میں مخصوص ہوتی ہیں۔

10. **خارجی کفایتیں(External Economies)**:اس سے مراد وہ فائدے ہیں جو مجموعی طور پر صنعت کی توسیع کے نتیجہ میں صنعت میں موجود تمام فرموں کو حاصل ہوتے ہیں۔ کسی فرم یا صنعت کو وسیع پیداوار کے اضافہ کے نتیجہ میں جو فائدے حاصل ہوتے ہیں وہ خارجی کفایات ہوتی ہیں۔



5.10 حوالہ جات

1. اڈوانسڈ اکنامک تھیوری۔ ایچ ایل آہوجہ
2. ماڈرن مائکرو اکنامکس۔ ایچ ایل آہوجہ

باب
6

سربراہی، لاگت اور آمدنی کا تجزیہ

6.0 مقاصد

6.1 تعارف

6.2 سربراہی کے معنی

6.3 سربراہی کی کارکردگی

6.3.1 سربراہی کے فیصلہ کن عناصر

6.3.2 سربراہی کا قانون

6.3.3 سربراہی کے نظام الاوقات

6.3.4 سربراہی کا جھکاؤ

6.3.5 سربراہی میں اضافہ اور کمی

6.4 لاگت کا تجزیہ

6.4.1 لاگت کے اقسام

6.4.2 قلیل مدتی اور طویل مدتی لاگت

6.4.3 مختصر مدتی لاگت کی نوعیت

6.4.4 اوسط لاگت اور مختتم لاگت کے درمیان تعلق

6.5 آمدنی کا تجزیہ

6.5.1 آمدنی کے مختلف تصورات

6.6 خلاصہ

6.7 مثالی امتحانی سوالات

6.8 فرہنگ

6.9 حوالہ جات



6.0 مقاصد

- سربراہی کے بارے میں وضاحت
- سربراہی کا تعین کرنے والے عوامل کی درجہ بندی
- اخراجات کے اقسام کی درجہ بندی
- مختصر مدتی لاگت نکاسی
- آمدنی کے اقسام کی درجہ بندی



6.1 تعارف

سربراہی کی اصطلاح پیداواری لاگت میں تبدیلی کی وجہ سے مارکٹ میں فروخت کے لیے دستیاب اشیاء کی مقدار کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ بازار میں مختلف قیمتوں پر فروخت ہونے کے لیے تیار اشیاء کی مقدار معقول سربراہ کنندوں کے رویے کی عکاسی کرتی ہے۔ کسی شے کی سربراہی سے مراد مارکٹ میں دستیاب شے کی مقدار ہے۔ فرمس سامان پیدا کرنے کے لیے پیداواری عوامل کا استعمال کرتی ہیں۔ پیداواری لاگت پیداواری عمل میں استعمال ہونے والے پیداواری عوامل کو ادا کیا جانے والا معاوضہ ہے جیسے اجرت، تنخواہ وغیرہ۔

مختلف قیمتوں پر ایک خاص مقدار میں سامان فروخت کرنے والی کمپنی کے ذریعہ حاصل ہونے والی رقم کو آمدنی سمجھا جاتا ہے۔ لہذا، پیداوار کی لاگت کے ساتھ ساتھ فرموں کے منافع کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ اس یونٹ میں ہم سربراہی، لاگت اور آمدنی کے تجزیہ کے بارے میں سیکھیں گے۔

6.2 سربراہی کے معنی

کسی شے کی وہ مقدار جو کسی پیداوار کنندے کے ذریعہ ایک مقررہ وقت پر ایک مقررہ قیمت پر فروخت کے لیے تیار ہو، اس شے کی سربراہی کہلاتی ہے۔ ہمیں سربراہی اور ذخیرہ کے درمیان فرق کو یاد رکھنا چاہیے۔ ذخیرہ کا مطلب ہے کمپنی کے تیار کردہ سامان کو گوداموں میں ذخیرہ کرنا۔ کمپنی ذخیرہ کا کتنا حصہ ایک مقررہ قیمت پر مارکٹ میں فروخت کے لیے رکھتی ہے اسے سربراہی کہتے ہیں۔

6.3 سربراہی کی کارکردگی

سربراہی کی کارکردگی ان عوامل کے درمیان تعلق کو بیان کرتی ہے جو کسی شئے کی فراہمی اور اس شئے کی فراہمی کا تعین کرتے ہیں۔ کسی شئے کی فراہمی کا تعین اس چیز کی قیمت، متبادل اور تکمیلی اشیاء کی قیمتیں، پیداواری عوامل کی قیمتیں، ٹیکنالوجی کی شرح، پیداور کنندوں کے اہداف، حکومتی پالیسیاں وغیرہ جیسے عوامل سے طے ہوتا ہے۔ سربراہی کے کام کو حسب ذیل مساوات سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

جہاں Sx=f(PX,Pt,Pf,T,Gf,Gp)

S=x شئے کی سربراہی' x=P شئے کی قیمت' P =دیگر اشیاء کی قیمتیں جن کا تعلق x شئے سے ہے' P= پیداوری عوامل کی قیمتیں' T = ٹکنالوجی کی سطح' G=فرم کے مقاصد اور G= حکومتی پالیسیاں۔

سربراہی کے تسلسل میں جو اوپر دکھایا گیا ہے' ایک شئے کی سربراہی متغیر ہے۔ اس کا انحصار کئی عوامل پر ہوتا ہے' P' P' T' G' G آزاد متغیر ہیں۔ ان عوامل میں کسی ایک میں بھی تبدیلی سربراہی میں تبدیلی کی راہ ہموار کرے گی۔ قیمت سربراہی کا تعین کرنے میں ایک انتہائی اہم عنصر ہے۔ چنانچہ' تمام دیگر عوامل مستقل رہتے ہیں' سربراہی کا کام ہوگا Sx=f(Px)۔

6.3.1 سربراہی فیصلہ کن عناصر

آیئے اشیاء کی سربراہی کے فیصلہ کن عناصر کے بارے میں جانتے ہیں۔

1۔ **شئے کی قیمت:** اگر کسی شے کی قیمت اس وقت تک بڑھتی ہے جب تک کہ دیگر عوامل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، اس کی رسد بڑھ جاتی ہے۔ اگر کسی شے کی قیمت کم ہوتی ہے تو سربراہی کم ہوجاتی ہے۔ یعنی قیمت اور رسد کے درمیان براہ راست تعلق ہے۔

2۔ **دیگر اشیاء کی قیمتیں (متبادل اور تکمیلی اشیاء کی قیمتیں):** ایک شئے کی سربراہی کا انحصار نہ صرف شئے کی قیمت پر ہوتا ہے بلکہ دوسری اشیا کی قیمتوں (متبادل اور تکمیلی اشیاء کی قیمتوں) پر بھی ہوتا ہے۔ اگر ان کی قیمتیں زیادہ ہوں تو پیداوار کنندہ دیگر اشیاء تیار کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی شے کی قیمت مستقل رہتی ہے تو دوسری اشیاء کی قیمت بدل جائے تو اس کی سربراہی بھی بدل جائے گی۔

3۔ **پیداواری عوامل کی قیمتیں:** پیداوار کے عوامل کی لاگت بھی اشیاء کی سربراہی کو تبدیل کرتی ہے۔ اگر پیداواری عوامل کی قیمتیں بڑھ جائیں تو پیداواری لاگت بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے پیداوار کم ہوتی ہے اور سربراہی کم ہوتی ہے۔ اگر پیداواری عوامل کی قیمتیں کم ہوتی ہیں تو سربراہی بڑھ جاتی ہے۔

4۔ پیداوار کنندوں کے اہداف: جب پیداوار کنندہ یا دہ سے زیادہ منافع کمانا چاہتا ہے تو وہ چھوٹے پیمانے پر اشیاء تیار کرتا ہے اور منافع کماتا ہے۔

5۔ ٹکنالوجی کی حالت: ٹیکنالوجی میں اضافہ نئی مشینوں کی تخلیق کی وجہ سے پیداواری طریقوں میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔ اس کے نتیجے میں پیداواری لاگت کم ہو جائے گی اور سربراہی بڑھے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیکنالوجی میں تبدیلیوں کی وجہ سے اشیاء کی سربراہی میں تبدیلی آتی ہے۔

6۔ حکومتی پالیسیاں: گر حکومت اشیا پر زیادہ ٹیکس لگاتی ہے تو یہ اشیا کی پیداوار کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ نتیجے کے طور پر، اشیاء کی سربراہی کم ہو جاتی ہے۔ اگر حکومت کم ٹیکس لگائے اور سبسڈی دے تو اشیاء کی سربراہی بڑھے گی۔

6.3.2 سربراہی کا قانون

سربراہی کا قانون فروخت کے لیے پیش کی گئی قیمت اور مقدار کے درمیان کارکرد تعلق کو بیان کرتا ہے۔ سربراہی کا قانون اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔ دیگر اشیاء جوں کی توں رہیں، کسی شے کی قیمت میں اضافہ سے اس کی سربراہی بڑھے گی اور اس کے برعکس۔ یہ قیمت اور سربراہی کے درمیان براہ راست تعلق ہے۔

سربراہی کے قانون کی وضاحت سربراہی کے نظام الاوقات اور جھکاؤ کی مدد سے کی جا سکتی ہے۔

6.3.3 سربراہی کا نظام الاوقات

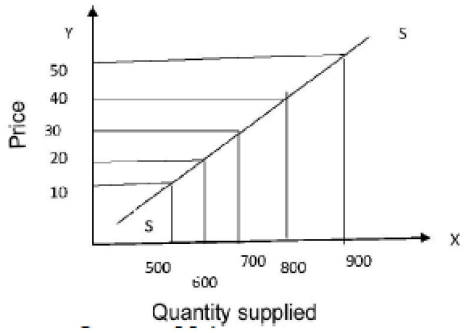
سربراہی ایک دی گئی شئے کی مختلف مقداروں کا بیان ہے جس کو وقت کی فی اکائی پر مختلف قیمتوں پر فروخت کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

جدول۔1: مختلف قیمتوں پر شئے کی سربراہی

شئے کی قیمت (روپئے میں) P	سربراہی کی مقدار (اکائی میں) Q
10	500
20	600
30	700
40	800
50	900

مذکورہ بالا جدول شئے کی قیمت اور شئے کی سربراہی کے درمیان راست تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ سربراہی 500 یونٹ ہے جب شئے کی قیمت 10 روپئے ہے۔ جب شئے کی قیمت 20 روپئے تک بڑھ گئی ہے' شئے کی سربراہی 600 یونٹس تک بڑھ گئی ہے۔ اگر ہم تختہ کی معلومات پر غور کریں' ہم سمجھ سکتے ہیں کہ قیمتیں بڑھتی ہیں تو اشیاء کی سربراہی بھی بڑھ جاتی ہے۔ قیمت میں کمی 'سربراہی کی مقدار کم کردے گی۔

6.3.4 سربراہی کا جھکاؤ



شکل 6.1 سربراہ کردہ مقدار

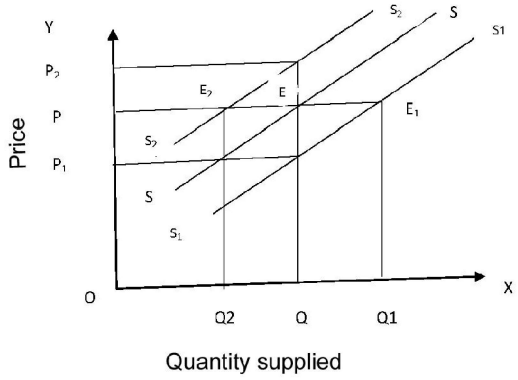
وپر کے گراف میں ہم X۔محور پر شے کی سربراہی اور Y۔محور پر شے کی قیمت کی پیائش کرتے ہیں۔ قیمت اور سربراہی کے درمیان ایک مثبت رشتہ ہے۔ لہذا، سربراہی کا جھکاؤ بائیں سے دائیں اوپر کی طرف ڈھلوان ہے۔ یعنی اگر قیمت بڑھے تو وہ زیادہ مقدار میں شئے خریدیں گے، قیمت کم ہو تو کم مقدار میں شئے خریدتے ہیں۔ اگر قیمت بڑھ جاتی ہے تو سربراہی کا جھکاؤ بائیں سے دائیں منتقل ہو جائے گا۔ سربراہی کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ شکل 6.1 میں دیکھا جا سکتا ہے کہ اگر ابتدائی طور پر قیمت 10 روپے ہے تو سربراہ کی گئی مقدار 500 یونٹ ہے اور جب قیمت 50 روپے بڑھ جاتی ہے تو سربراہی کی گئی مقدار بڑھ کر 900 یونٹ ہو جاتی ہے۔

6.3.5 سربراہی میں اضافہ اور کمی

شے کی قیمت میں تبدیلی کے بغیر دیگر حالات میں تبدیلی کی وجہ سے کسی شے کی سربراہی میں تبدیلی کو سربراہی میں اضافہ اور کمی کہتے ہیں۔

سربراہی OX۔محور پر اور قیمت OY۔محور پر دکھائی جاتی ہے۔ SS سربراہی جھکاؤ ہے اس مقام پر قیمت OP ہے۔ لہذا، فرم OP قیمت پر شئے کی OQ مقدار فراہم کرتی ہے۔ جب دیگر حالات تبدیل ہوتے ہیں (مثال کے طور پر جب پیداواری عوامل کی قیمت گرتی ہے) سربراہی میں اضافہ' سربراہی جھکاؤ کو S1S1 کے طور پر دائیں طرف منتقل کردے گا۔ پھر فرم سابقہ

قیمت OP پر زیادہ سربراہی OQ1 مقدار فروخت کرے گی' یا OP1 سے کم قیمت پر OQ سربراہی فروخت کرتی ہے۔ اگر دوسری حالتوں میں تبدیلی آتی ہے، تو سربراہی کم ہو جاتی ہے، سربراہی کا جھکاؤ S2S2 کے طور پر بائیں طرف منتقل ہو جائے گا۔ پھر سربراہی OQ2 تک کم ہو جائے گی۔ ایسی صورتحال میں فرم یا تو ابتدائی مقدار OQ کو زیادہ قیمت OP2 پر یا کم مقدار OQ2 کو ابتدائی قیمت OP پر فروخت کرتی ہے۔



شکل 6.2 سربراہی میں اضافہ اور کمی

6.4 لاگت کا تجزیہ

فرمس اشیاء تیار کرتی ہیں۔ فرمس اشیاء پیدا کرنے کے لیے پیداواری عوامل کا استعمال کرتی ہیں۔ پیداوار کی لاگت پیداواری عمل میں استعمال ہونے والے پیداواری عوامل کو ادا کیا جانے والا معاوضہ ہے جیسے اجرت، عمارتوں کا کرایہ، سود کی ادائیگی وغیرہ۔ کسی فرم میں اشیاء کی پیداوار اس کی لاگت پر منحصر ہوتی ہے۔ کسی شے کی طلب اور اس کی سربراہی مل کر اس کی قیمت کا تعین کرتی ہے۔ لاگت کا تجزیہ صرف اس وقت مفید ہے جب لاگت کے مختلف تصورات معلوم ہوں۔

6.4.1 لاگت کے اقسام: لاگت کو وسیع طور پر تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ وہ رقمی لاگت، حقیقی لاگت، موقع کی لاگت ہیں۔

1۔ رقمی لاگت: کسی فرم کی طرف سے ایک اچھی شئے پیدا کرنے کے لیے جو رقم خرچ ہوتی ہے اسے رقمی لاگت کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، مزدور کو ادا کی جانے والی اجرت، پیداوار میں استعمال ہونے والا خام مال، مشینری، ایندھن، فرسودگی وغیرہ کے اخراجات، برقی، اشتہارات، انشورنس پریمیم، ٹیکس، ٹرنسپورٹ کے لیے کی جانے والی ادائیگیاں وغیرہ مالیاتی اخراجات ہیں۔

رقمی لاگت کو دوبارہ واضح اخراجات اور مضمر لاگت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ واضحلاگت وہ ہے جو فرم کی طرف سے شئے کی پیداوار کے لیے باہر سے خریدے گئے پیداواری عوامل کو ادا کی جاتی ہے. اگر تاجر پیداواری عمل میں اپنے وسائل یا خدمات کا استعمال کرتا ہے تو ان کی قدر کو مضمر لاگت کہا جاتا ہے۔

2۔ **حقیقی لاگت**: الفریڈ مارشل نے وضاحت کی کہ حقیقی لاگت وہ کوششیں اور قربانیاں ہیں جو سماج کے مختلف افراد کی طرف سے کسی شے کی پیداوار کے لیے کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، زمیندار کی طرف سے فصل کا نقصان جب وہ زمین دیتا ہے، کام کرنے کی وجہ سے مزدور کا آرام ختم ہو جاتا ہے، سرمایہ دار سرمایہ کاری کی وجہ سے اپنی کھپت کو قربان کر دیتا ہے۔ حقیقی لاگت اور رقمی لاگت ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

3۔ **موقع کی لاگت**: موقع کی لاگت کو متبادل لاگت یا منتقلی کی لاگت کہا جاتا ہے۔ موقع کی لاگت وہ انعام ہے جو اگر پیداوار کا کوئی عنصر اس وقت جس کام میں مصروف ہے اس کے بہتر متبادل میں مشغول ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ایک کسان اپنی زمین پر چاول کی بجائے گیہوں اگاتا ہے، تو گیہوں اگانے کی موقع کی قیمت چاول کی قیمت ہوتی ہے جس کو وہ اس زمین پر اگا سکتا تھا۔

6.4.2 قلیل مدتی اور طویل مدتی لاگت:

وقت کے عنصر کی بنیاد پر لاگت کو قلیل مدتی اور طویل مدتی لاگت میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مختصر مدت میں کچھ معاملات مستقل ہوتے ہیں جبکہ دیگر متغیر ہوتے ہیں۔ طویل عرصے میں تمام معاملات متغیر ہوتے ہیں۔ لہذا، طویل مدت میں، تمام لاگتیں متغیر لاگتیں ہیں۔

1۔ **مقررہ لاگتیں**: مقررہ لاگتیں وہ اخراجات ہیں جو مختصر مدت میں پیداوار میں ہونے والی تبدیلیوں کے مطابق تبدیل نہیں ہوتے ہیں۔ ان کا خرچہ اٹھانا پڑتا ہے یہاں تک کہ فرم عارضی طور پر پیداوار روک دیتی ہے۔

پیداوار کنندے کو مقررہ لاگتیں برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ مثال کے طور پر، مقررہ لاگتوں میں عمارتوں کا کرایہ، مشینری پر سرمایہ کاری، مستقل عملہ کو ادا کی جانے والی اجرت، سرمائے پر سود، فرسودگی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کو اضافی لاگتیں یا ضمنی لاگتیں بھی کہا جاتا ہے۔

2۔ **متغیر لاگتیں**: لاگت، پیداوار کی سطح کے ساتھ مختلف ہوتی ہے۔ پیداوار بڑھے گی تو اخراجات بڑھیں گے۔ اگر پیداوار کم ہو جائے تو اخراجات کم ہو جائیں گے۔ اگر کمپنی پیداوار روک دیتی ہے تو کوئی متغیر لاگت نہیں ہوگی۔ مثال کے طور پر، عملے کو دی جانے والی یومیہ اجرت، خام مال کی ادائیگی، ایندھن اور برقی۔

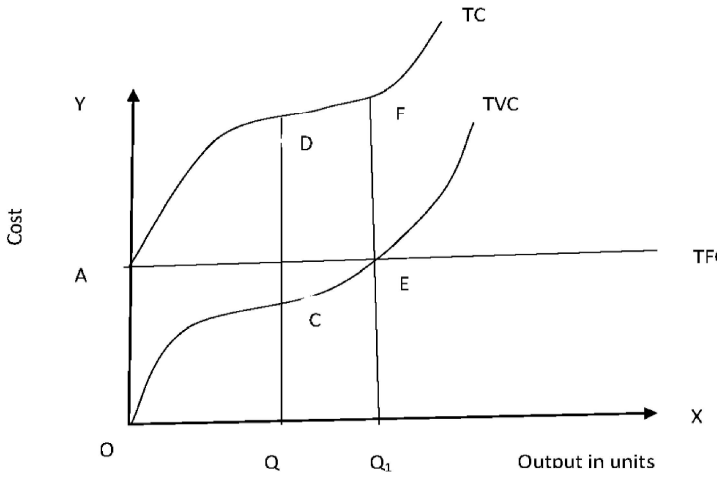
6.4.3 مختصر مدتی لاگتی جھکاؤ کی نوعیت

ایک فرم کے مختلف اقسام کے مختصر مدتی لاگتوں کی نوعیت اور پیداوار کے عمل میں ان کی نوعیت تفصیل سے نیچے تختہ 6.2 میں دی گئی ہے۔

جدول:2 مختصر مدتی لاگتیں

سال	جملہ مقررہ لاگت (ٹی ایف سی)	جملہ متغیر لاگت (ٹی وی سی)	جملہ لاگت (ٹی سی)	اوسط لاگت (اے سی)	متوسط لاگت (ایم سی)
0	100	--	100	100	--
1	100	20	120	120	0
2	100	38	138	69	18
3	100	52.5	152.5	50.8	14.5
4	100	66	166	41.5	13.5
5	100	80	180	36	14
6	100	99	199	33.2	19
7	100	140	240	34.3	41
8	100	184	284	35.5	44

جیسا کہ جدول 6.2 میں دکھایا گیا ہے، ایک پیداوار کنندہ مقررہ لاگتوں کو تبدیل کیے بغیر متغیر لاگت کو تبدیل کر کے مختصر مدت میں نکاسی کو تبدیل کر سکتا ہے۔ لہذا قلیل مدت میں مقررہ لاگت اور متغیر لاگت دونوں ہوتے ہیں۔ اگر کوئی فرم اپنی پیداوار میں اضافہ کرتی ہے تو جملہ متغیر لاگتیں بڑھ جائیں گے۔ پیداوار کو کم کرنے سے جملہ متغیر لاگتیں کم ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جملہ متغیر لاگت پیداوار کے حجم کے ساتھ بدل جاتی ہے۔ جدول میں جملہ مقررہ لاگت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیداوار بڑھنے یا کم ہونے کے باوجود جملہ مقررہ لاگت 100 روپے رہتی ہے۔ لیکن جیسے جیسے پیداوار بڑھتی ہے، متغیر لاگت بڑھ جاتی ہے۔ تاہم، یہ شروع میں تیزی سے بڑھی اور پھر بڑھتے ہوئے منافع کے قانون کی وجہ سے گرتی ہوئی شرح سے بڑھی۔ اس کے بعد وہ شرح جس پر کم ہونے والے منافع کے قانون کی وجہ سے جملہ متغیر لاگت میں اضافہ ہوتا ہے۔

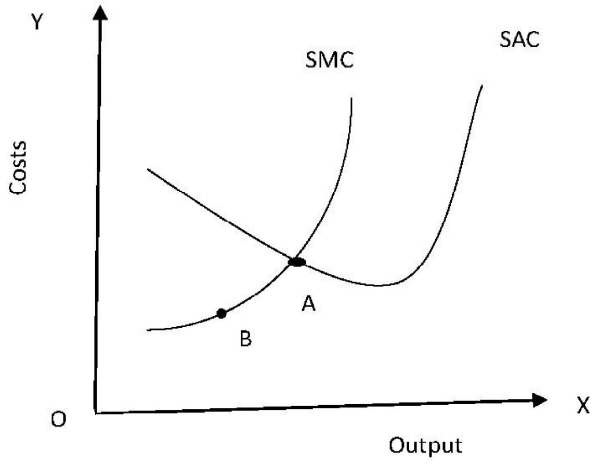


TC=TFC+TVC۔ مذکورہ بالا مساوات میں TC = جملہ لاگت، TFC = جملہ مقررہ لاگت، TVC= جملہ متغیر لاگت ہے۔

مندرجہ بالا چارٹ میں، ہم OX۔محور پر پیداوار اور OY۔محور پر لاگت کی پیمائش کرتے ہیں۔ TFC خط جملہ مقررہ لاگت کو ظاہر کرتا ہے، TVC خط جملہ متغیر لاگت کو ظاہر کرتا ہے اور TC خط جملہ لاگت کو ظاہر کرتی ہے۔ TFC خط X محور کے متوازی ہے کیونکہ جملہ مقررہ لاگت مختصر مدت میں مستقل رہتی ہے۔ TVC منحنی نقطہ O سے شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ جب نکاسی صفر ہوتی ہے تو TVC بھی صفر ہوتا ہے۔ پیداوار میں اضافہ کے ساتھ وہ بڑھتا ہے۔ تاہم، یہ شروع میں تیزی سے بڑھی اور پھر بڑھتے ہوئے منافع کے قانون کی وجہ سے گرتی ہوئی شرح سے بڑھی۔ اس کے بعد جس شرح سے جملہ متغیر لاگت میں کمی کے قانون کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے جملہ لاگت بھی شروع میں گھٹتی ہوئی شرح سے بڑھ جاتی ہے اور پھر پیداوار کی ایک خاص سطح کے بعد یہ بھی بتدریج بڑھتی ہوئی شرح سے بڑھ جاتی ہے۔

6.4.4 اوسط اور مختتم لاگتوں کے درمیان تعلق

مختصر مدت میں اوسط لاگت جملہ لاگت سے زیادہ اہم ہے۔ فرم کو فی یونٹ لاگت یا اوسط لاگت کا علم ہونا چاہیے۔ اگر ہم شئے کی قیمت جانتے ہیں، تو ہمیں یہ جاننے کے لیے مختصر مدت کی اوسط لاگت جاننے کی ضرورت ہے کہ آیا فرم پیداوار کی دی گئی سطح پر منافع یا نقصان کرے گی۔ مختصر مدتی اوسط لاگت (SAC) پیداوار کی فی یونٹ لاگت ہے۔ لہذا، SAC=TC/Q اور اوسط مقررہ لاگت AFC=TFC/Q اور AVC=TFC/Q کے برابر ہے۔ لہذا، اوسط لاگت مساوات کو مندرجہ ذیل طور پر ظاہر کیا جا سکتا ہے SAC=TC/Q=TVC+TFC/Q=AFC+AVC۔ مندرجہ بالا مساوات کے مطابق مختصر مدت کا SAC اوسط مقررہ اور متغیر لاگتوں سے متاثر ہوتا ہے۔ مختتم لاگت پیداوار کے ایک اور یونٹ کی پیداوار سے کل لاگت میں اضافہ ہے۔ مختتم لاگت MC=TC/Q۔



شکل 6.4 اے سی اور ایم سی کے درمیان تعلق

مختصر مدتی مختتم لاگت جھکاؤSMC اور مختصر مدتی اوسط لاگت جھکاؤSAC ابتدائی طور پر U شکل کے ہیں جیسا کہ شکل 6.4 میں دکھایا گیا ہے۔ ابتدائی طور پر SMC اور SAC وکر نیچے کی طرف بائیں سے دائیں طرف جاتا ہے۔ اس مقام پر SAC وکر SMC وکر سے نیچے ہے۔ SMC وکر SAC منحنی خطوط سے پہلے ایک کم از کم نقطہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد SMC اور SAC دونوں بڑھ رہے ہیں۔ بڑھتی ہوئی SMC وکر SAC وکر کو اس کے نچلے ترین مقام پر کاٹتی ہے اور اوپر جاتی ہے۔ پھر SMC وکر SAC وکر کے اوپر ہے۔ SAC کم از کم پوائنٹ کے بائیں طرف SMC<SAC اور دائیں SMC>SAC۔

6.5 آمدنی کا تجزیہ

اشیاء اور خدمات کی فراہمی ان کی پیداواری لاگت پر منحصر ہے۔ اشیاء کی طلب اور سربراہی مل کر اشیا کی قیمت کا تعین کرتے ہیں۔ آمدنی وہ رسیدیں ہیں جو کسی فرم کے ذریعہ مختلف قیمتوں پر اشیاء کی ایک خاص مقدار فروخت کر کے حاصل کی جاتی ہیں۔ فرم پیداواری لاگت کو کم سے کم رکھ کر زیادہ سے زیادہ منافع کمانا چاہتی ہے۔ لہذا، پیداوار کی لاگت کے ساتھ ساتھ فرموں کی آمدنی کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

6.5.1 آمدنی کے مختلف تصورات

آمدنی وہ رسیدیں ہیں جو کسی فرم کے ذریعہ مختلف قیمتوں پر اشیاء کی ایک خاص مقدار فروخت کر کے حاصل کی جاتی ہیں۔ یہاں آمدنی کے تین تصورات ہیں

1۔ جملہ آمدنی: جملہ آمدنی فرم کی مکمل آمدنی ہے ایک شئے کو ایک دی گئی قیمت پر فروخت کرنے کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر فرم 50 کتابیں فی کس 20 روپے میں فروخت کرتی ہے تو اس کی جملہ آمدنی 1000 روپے ہوگی۔

جملہ آمدنی (TR) = شئے کی قیمت (P) x مقدار (Q)

2۔ اوسط آمدنی: اوسط آمدنی پیداوار کی ایک اکائی کی قیمت ہے۔ اوسط آمدنی فروخت کی گئی اشیاء کی جملہ آمدنی کو تقسیم کر کے حاصل کی جاتی ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک کمپنی 50 کتابیں فروخت کرتی ہے اور جملہ آمدنی 1000 روپے حاصل ہوتی ہے تب اوسط آمدنی = 20 روپے ہوگی۔

$$\text{اوسط آمدنی} = \frac{\text{جملہ آمدنی}}{\text{مقدار}} \quad (\text{یا}) \quad \frac{AR=TR\Delta Q}{\Delta Q} \quad \frac{PxQ=P\Delta Q}{\Delta Q}$$

3۔ مختتم آمدنی: مختتم آمدنی زائد آمدنی ہوتی ہے جو شئے کی ایک اکائی کو فروخت کر کے کمائی جاتی ہے' بہ الفاظ دیگر ایک شئے کی زائد اکائی کو فروخت کرنے سے جملہ آمدنی میں جو تبدیلی آتی ہے اس کو مختتم آمدنی کہا جاتا ہے۔

$$\text{مختتم آمدنی} = \frac{\text{جملہ آمدنی میں تبدیلی}}{\text{مقدار میں تبدیلی}} \qquad MR = \frac{TR}{\Delta Q}$$

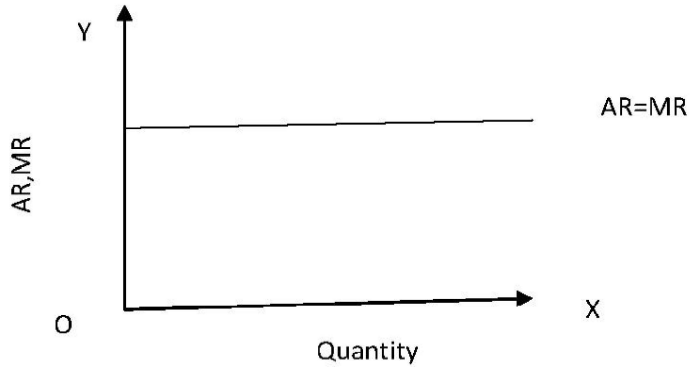
6.5.2 کامل مسابقت میں اوسط اور مختتم آمدنی کے جھکاؤ

کامل مسابقتی مارکٹ کے تحت' بڑی تعداد میں خریدار اور فروخت کنندے' تمام اشیاء ایک جیسی ہوتی ہیں۔ اشیاء کی قیمتوں کا تعین ان کی سربراہی اور طلب کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ صنعت کی تمام فرمس کی قیمتیں اس صنعت میں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ کامل مسابقتی مارکٹ کے تحت قیمتیں تبدیل نہیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اوسط آمدنی اور مختتم آمدنی مساوی ہوتے ہیں۔

جدول۔5: جملہ آمدنی' اوسط آمدنی اور مختتم آمدنی کامل مسابقتی مارکٹ میں

مقدار(Q)	قیمت(P)	جملہ آمدنی (TR)	اوسط آمدنی (AR)	مختتم آمدنی (MR)
1	15	15	15	15
2	15	30	15	15
3	15	45	15	15
4	15	60	15	15
5	15	75	15	15
6	15	90	15	15
7	15	105	15	15
8	15	120	15	15
9	15	135	15	15
10	15	150	15	15

کامل مسابقتی مارکٹ کے تحت شئے کی قیمت 15 روپئے مقرر کی گئی ہے۔ کسی بھی مقدار میں انھیں اس قیمت پر فروخت کیا جاسکتا ہے۔ اوسط آمدنی' مختتم آمدنی مساوی ہوتے ہیں کیونکہ قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔



شکل 6.4 کامل مسابقت میں اے آر ایم آر

6.6 خلاصہ

سربراہی کی اصطلاح ایک مقررہ وقت پر ایک مقررہ قیمت پر مارکیٹ میں فروخت کے لیے دستیاب اشیاء کی مقدار کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ قیمت میں اضافہ ہوگا گی تو سربراہی بڑھے گی۔ سربراہی کا اصول بتاتا ہے کہ قیمت میں کمی سے سربراہی کم ہو جائے گی۔ اگر قیمت میں تبدیلی کے بغیر سربراہی کے فیصلہ کن عناصر میں تبدیلیاں آتی ہیں، تو سربراہی جھکاؤ میں بھی تبدیلیاں ہوں گی۔ پیداواری لاگت ایک اچھی چیز کی پیداوار کے عمل میں مختلف عوامل کو ادا کردہ کل معاوضہ ہے۔ لاگت کو بنیادی طور پر تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ وہ رقمی لاگت، حقیقی لاگت اور مختتم لاگت ہیں۔ آمدنی مختلف قیمتوں پر سامان فروخت کر کے فرم کے ذریعہ حاصل کردہ آمدنی ہے۔ آمدنی کے تصورات کی تین اقسام ہیں۔ وہ ہیں 1۔ جملہ آمدنی 2۔ اوسط آمدنی 3۔ مختتم آمدنی۔ کامل مسابقت میں AR اور MR خطوط X محور کے متوازی ہیں۔

6.7 مثالی امتحانی سوالات

I۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 5-4 سطروں میں دیجئے

1۔ سربراہی کی کرکردگی کی وضاحت کیجئے۔

2۔ سربراہی کے قانون کو بیان کیجئے۔

3۔ سربراہی کے نظام الاوقات کی وضاحت کیجئے۔

4۔ مقررہ قیمت کیا ہے؟

5۔ متغیر قیمت کیا ہے؟

6۔ جملہ آمدنی کیا ہے؟

II۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک جواب 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ سربراہی کے فیصلہ کن عناصر کے بارے میں بتائے۔

2۔ سربراہی میں تبدیلی کی وضاحت کیجئے۔

3۔ لاگت کے اقسام کی درجہ بندی کیجئے۔

4۔ اوسط لاگت اور مختتم لاگت کے درمیان تعلق کی وضاحت کیجئے۔

5۔ آمدنی کے مختلف تصورات کی وضاحت کیجئے۔

III۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 20-16 سطروں میں دیجئے۔

1۔ گراف کی مدد سے مختصر مدتی لاگت جھکاؤ کی نوعیت کو بیان کیجئے۔

2۔ ایک کامل مسابقت میں اوسط آمدنی اور مختتم آمدنی جھکاؤ کی نوعیت کی وضاحت کیجئے۔

6.8 فرہنگ

- سربراہی: شئے کی وہ مقدار جو تیار کنندے کی جانب سے ایک دی گئی قیمت پر ایک دیئے گئے وقت میں فروخت کے لئے تیار ہے اس کو اشیاء کی سربراہی کہا جاتا ہے۔
- سربراہی کا قانون: سربراہی کا قانون فروخت کے لئے پیش کردہ قیمت اور مقدار کے درمیان تعلق کو بیان کرتا ہے۔
- رقمی لاگت: ایک شئے کی تیاری میں فرم جو رقم خرچ کرتی ہے اس کو رقمی لاگت کہا جاتا ہے۔
- مقررہ قیمت: مقررہ قیمت وہ اخراجات ہیں جو مختصر مدت کے لئے پیداوار میں کمی کے ساتھ تبدیل نہیں ہوتی ہے۔
- جملہ آمدنی: جملہ آمدنی فرم کی مکمل آمدنی ہے جو ایک شئے کو ایک دی گئی قیمت پر فروخت کر کے حاصل کی گئی ہے۔

6.9 حوالہ جات

1۔ مائکرو اکنامکس۔ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی

2۔ مائکرو اکنامکس۔بی اے سال اول تلنگو اکیڈیمی

3۔ مائکرو اکنامکس۔تھیوری ایم ایل جھنگن

باب
7

مارکٹ تجزیات

7.0 مقاصد
7.1 تعارف
7.2 مارکٹس: معنی اور درجہ بندی
7.2.1 مارکٹ کے معنی
7.2.2 مارکٹ کی درجہ بندیاں
7.2.2(A) وقت پر مبنی مارکٹ
7.2.2(B) علاقہ پر مبنی مارکٹ
7.2.2(C) مسابقت پر مبنی مارکٹ
7.3 کامل مسابقت: معنی، درجہ بندی اور قیمتوں کا تعین
7.3.1 کامل مسابقت کے معنی
7.3.2 کامل مسابقت
7.3.3 کامل مسابقت میں قیمتوں کا تعین
7.4 غیر کامل مسابقت: اجارہ داری، کامل مسابقت اور اجارہ داری کے درمیان تقابل، اجارہ داری پر مبنی مسابقت، چند جارہ اور دو جارہ
7.4.1 اجارہ داری
7.4.1 (A) اجارہ داری کے معنی
7.4.1 (B) اجارہ داری کی خصوصیات
7.4.2 کامل مسابقت اور اجارہ داری کے درمیان تقابل
7.4.3.1 (A) اجارہ دارانہ مسابقت کے معنی
7.4.3.2 (B) اجارہ دارانہ مسابقت کی خصوصیات
7.4.4 چند جارہ داری
7.4.4.1 چند جارہ داری کے معنی
7.4.4.2 چند جارہ داری کی خصوصیات
7.4.5 دو جارہ داری
7.4.5.1 دو جارہ داری کے معنی
7.4.5.2 دو جارہ داری کی خصوصیات
7.5 خلاصہ
7.6 مثالی سوالات
7.7 فرہنگ
7.8 حوالہ جات

7.0 مقاصد

- مارکٹ کے تصور کو سمجھنا
- کامل مسابقت کے معنی اور اس کی خصوصیات کو جاننا
- کامل مارکٹ مسابقت کے تحت قیمتوں کے تعین کو سمجھنا
- اجارہ داری کے معنی اور اس کی خصوصیات کی وضاحت
- اجارہ دارانہ مسابقت کے معنی اور اس کی خصوصیات کو سمجھنا
- چند جارہ داری کے معنی اور اس کی خصوصیات کو سمجھنا
- دو جارہ داری کے معنی اور اس کی خصوصیات کو سمجھنا



7.1 تعارف

جیسا کہ ہم جانتے ہیں ہر لین دین مارکٹ میں کیا جاتا ہے۔ اس مقام پر اشیاء اور خدمات کا ایک دوسرے سے تبادلہ کیا جاتا ہے۔ اس یونٹ میں ہم مارکٹ' معنی اور درجہ بندی' کامل مسابقت' معنی اور خصوصیات اور قیمتوں کا تعین اور غیر کامل مسابقت' اجارہ داری' کامل مسابقت اور اجارہ داری' اجاراہ دارانہ مسابقت' چند جارہ داری اور دو جارہ داری کے درمیا تقابل پر بحث کریں گے۔

7.2.1 مارکٹ کے معنی

ایڈورڈ نے مارکٹ کو ایک ایسا میکانزم قرار دیا ہے جس کے ذریعہ سے خریدار اور فروخت کنندے ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں۔ مارکٹ وہ مقام ہے جہاں خریدار اور فروخت کنندے ایک مقام پر ملتے ہیں۔ عام طور سے لفظ 'مارکٹ' کا استعمال ایسے مقامات کے لئے کیا جاتا ہے جیسے ترکاری مارکٹ' پھل مارکٹ' بلین مارکٹ' شیر مارکٹ وغیرہ۔ حالیہ وقتوں میں 'خریدار اور فروخت کنندے جدید ٹکنالوجی کی وجہ سے آن لائن پلیٹ فارمس کے ذریعہ اشیاء کا تبادلہ کرتے ہیں۔ ہم غور کر سکتے ہیں کہ لوگ موبائیل فون / موبائیل ایپ اور انٹرنیٹ سہولتوں کے ذریعہ اشیاء اور خدمات کی خرید و فروخت آن لائن کر رہے ہیں۔

7.2.2 مارکٹ کی درجہ بندی

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ مارکٹ وہ مقام ہے جہاں خریدار اور فروخت کنندے معاشی لین دین میں مشغول ہونے کے لئے ملاقات کرتے ہیں۔

مارکٹ کی درجہ بندی تین عوامل کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ وہ ہیں:

i) وقت پر مبنی مارکٹ

ii) علاقہ پر مبنی مارکٹ

iii) مسابقت پر مبنی مارکٹ

7.2.2(A) وقت پر مبنی مارکٹ

اس مارکٹ میں وقت کی اہمیت ہوتی ہے۔ اشیاء کی تیاری کے وقت کی بنیاد پر' اشیاء کی سربراہی کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔ وقت کی بنیاد پر' مارکٹ کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یعنی طویل مدتی مارکٹ' مختصر مدتی مارکٹ اور انتہائی مختصر مارکٹ

i۔ **طویل مدتی:** طویل مدتی مارکٹ میں' سربراہی طلب میں اضافہ کو پورا کرسکتی ہے۔ پیداوار کنندہ طویل مدت میں تمام ان پٹس میں تبدیلی کرسکتا ہے جس کا انحصار طلب پر ہوتا ہے۔ طویل مدت میں سربراہی میں درکار تبدیلیاں کرنا ممکن ہے۔

ii۔ **مختصر مدتی:** مختصر مدتی مارکٹ میں' سربراہی کو کسی حد تک تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ مختلف متغیر ان پٹس جیسے محنت میں تبدیلی کے ذریعہ یہ ممکن ہے۔

iii۔ **مارکٹ مدت یا انتہائی مختصر مدتی:** انتہائی مختصر مدتی مارکٹ میں' پیداوار کنندہ وقت کی کمی کی وجہ سے اشیاء کی پیداوار میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا ہے۔ چنانچہ' سربراہی مقرر ہوتی ہے۔ خراب ہونے والی اشیاء اس نوعیت کی مارکٹ رکھتے ہیں۔

7.2.2(B) علاقہ پر مبنی مارکٹ

علاقہ پر مبنی مارکٹ کی درجہ بندی مقامی' قومی' بین الاقوامی مارکٹوں میں کی جاتی ہے۔ یہ مارکٹ ہمیں اشیاء کی فروخت کے لئے مارکٹ کے رقبہ یا وسعت کے بارے میں بتاتے ہیں۔ ان مارکٹوں کا رقبہ اشیاء کی طلب' حمل ونقل کی سہولتوں اور اشیاء کی پائیداری وغیرہ پر منحصر ہوتا ہے۔

i۔ **مقامی مارکٹ:** مقامی مارکٹ وہ مقام ہے اشیاء کو اسی علاقہ میں فروخت کیا جاتا ہے جہاں وہ پیدا ہوتی ہیں۔ ان اشیاء کی پائیداری کم ہوتی ہے۔ جلد خراب ہوجانے والی اشیاء جیسے ترکاریاں' پھول' پھل وغیرہ' اسی علاقہ میں اگائے اور فروخت کئے جاتے ہیں۔

ii۔ **قومی مارکٹ:** اگر اشیاء کی پورے ملک میں طلب اور سربراہی ہے اسے قومی مارکٹ کہا جاتا ہے مثلاً: گیہوں، چاول ، کپاس وغیرہ۔

iii۔ **بین الاقوامی مارکٹ:** اگر اشیاء کی خرید وفروخت دنیا میں ہوتی ہے تو اس کو بین الاقوامی مارکٹ کہا جاتا ہے۔ مثلاً: سونا ، چاندی، پٹرول وغیرہ۔

7.2.2(C): مسابقت پر مبنی مارکٹ

مسابقت کی نوعیت کی بنیاد پر، مارکٹوں کی درجہ بندی کامل مسابقت اور غیر کامل مسابقت میں کی جاتی ہے۔

i۔ **کامل مسابقت:** ایک کامل مسابقت مارکٹ کا وہ مطالعہ ہے جہاں بڑی تعداد میں خریدار اور فروخت کنندے ایک مقامی طور پر تیار کردہ اشیاء کی مارکٹ کی جانب سے مقرر کی گئی ایک قیمت پر خرید وفروخت میں مصروف رہتے ہیں۔

ii۔ **غیر کامل مسابقت:** اس غیر کامل مارکٹ مسابقت میں، خریداروں اور فروخت کنندوں دونوں میں مسابقت بہتر نہیں ہوتی ہے۔ اشیاء کی قیمتیں مختلف ہوتی ہیں۔ غیر کامل مسابقت مارکٹ کی درجہ بندی اجارہ داری، اجارہ دارانہ مسابقت، چند جارہ داری، دو جارہ داری میں کی جاتی ہے۔

7.3 کامل مسابقت: معنی، خصوصیات اور قیمتوں کا تعین

7.3.1 کامل مسابقت کے معنی

کامل مسابقت کو اس کی خصوصیات کی بنیاد پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ کامل مسابقت وہ مارکٹ ہے جہاں بڑی تعداد میں خریدار اور فروخت کنندے ایک مقررہ قیمت پر لین دین کرتے ہیں۔

7.3.2 کامل مسابقت کی خصوصیات

کامل مسابقت کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

1۔ **خریداروں اور فروخت کنندوں کی بہت بڑی تعداد:** مارکٹ میں خریداروں اور فروخت کنندوں کی بہت بڑی تعداد ہوتی ہے۔ خریدار اور فروخت کنندے مارکٹ، اشیاء کی مقدار اور قیمت پر اثر انداز نہیں ہوتے ہیں۔ مارکٹ قیمت مقرر کرسکتا ہے۔

2۔مقامی اشیاء: صنعت کی تمام فرمس مقامی اشیاء تیار کرتی ہیں۔اشیاء کی مقدار، حجم، پیاکنگ اور لین دین وغیرہ میں اپنی پہچان ہوتی ہے۔یہ خصوصیت پورے مارکٹ میں قیمتوں میں یکسانیت کو یقینی بناتی ہے۔

3۔فرم قیمت لینے والی ہوتی ہے: فرم کو اشیاء کو اس قیمت پر فروخت کرنا ہوتا ہے جس کو صنعت طے کرتی ہے کیونکہ قیمت پر فرم کا کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ہے۔مارکٹ یا صنعت مارکٹ کی طلب اور مارکٹ کی سربراہی کی بنیاد پر اس قیمت کا تعین کرتے ہیں۔ اس لئے صنعت قیمت طے کرتی ہے اور فرم قیمت لیتی ہے۔

4۔داخلہ اور نکاسی مفت: بہترین مسابقت مارکٹ میں فرمس کا مارکٹ میں داخلہ اور مارکٹ سے نکاسی کسی بھی وقت مفت ہوتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک نئی فرم کے داخلہ یا نکاسی پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

5۔کامل معلومات: خریداروں اور فروخت کنندوں دونوں کو اشیاء اور ان کی قیمتوں کے بارے میں مارکٹ کی مکمل معلومات ہوتی ہیں۔ایک فرم کے لئے مختلف قیمت تبدیل کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔یہ خصوصیت خریداروں کے لئے یکساں قیمت اور پیداوار کنندوں کے لئے یکساں قیمت کارکرد کو یقینی بناتی ہے۔

6۔کامل حمل ونقل: پیداواری عوامل (زمین، مزدور، سرمایا اور تنظیم) کی نقل وحرکت کامل ہوتی ہے) ایک فرم سے دوسری فرم میں آزادانہ) کیونکہ کوئی قانونی یا رقمی پابندی (اشیاء کے حمل ونقل کے اخراجات) نہیں ہوتی ہے۔یہ خصوصیت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ پوری مارکٹ میں قیمتوں کے رجحان میں یکسانیت رہے۔

7۔فروخت کی کوئی لاگت نہیں: کامل مارکٹ مسابقت میں فروخت کی کوئی لاگت نہیں ہوتی ہے، کیونکہ مقامی اشیاء کے بارے میں معلومات اور توقعات مکمل ہوتی ہیں۔پیداوار کنندہ اشتہاری لاگت نہیں رکھتا ہے۔

7.3.3 کامل مسابقت میں قیمتوں کا تعین

کامل مسابقت میں، صنعت مارکٹ طاقتوں یعنی طلب اور سربراہی کی مدد سے قیمتوں کا تعین کرتی ہیں اور فرمس کو ان قیمتوں کی پابندی کرنا پڑتا ہے۔فروخت کنندے اور خریدار قیمت لینے والے ہوتے ہیں نہ کہ قیمت مقرر کرنے والے۔نیچے تختہ اور شکل طلب اور سربراہی کی وجہ سے مارکٹ میں یکساں قیمت کے تعین میں تبدیلیوں کو سمجھنے میں مدد کریں گے۔

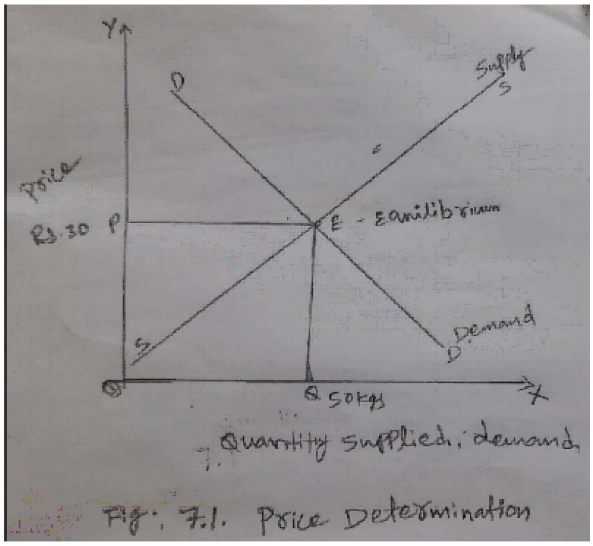
تختہ۔1: طلب اور سربراہی کا شیڈول

قیمت (روپئے میں)	مقدار طلب (کیلوگرام میں)	مقدار سربراہی (کیلوگرام میں)
10	70	30
20	60	40
30	50	50
40	40	60
50	30	70

مذکورہ بالا تختہ شئے کی طلب اور سربراہی کو دکھاتا ہے۔ قیمت میں تبدیلی طلب کی مقدار اور سربراہی کی مقدار میں ازخود تبدیلی لاتی ہے۔ قیمت اور طلب کا تعلق الٹا ہوتا ہے۔ اگر قیمت میں اضافہ ہوتا ہے تو طلب گھٹتی ہے۔ اگر قیمت میں اضافہ ہوتا ہے تو سربراہی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں قیمت اور سربراہی کا مثبت تعلق ہے۔

اگر کسی شئے کی قیمت -/10 روپئے ہے، طلب کی مقدار 70 کیلوگرام ہے اور سربراہی کی مقدار 30 کیلوگرام ہے۔ جب قیمت میں -/10 روپئے سے -/20 روپئے تک کا اضافہ ہوتا ہے طلب کی مقدار 60 کیلوگرام اور سربراہی 40 کیلوگرام ہے۔ جب قیمت -/20 روپئے سے -/30 روپئے ہوجاتی ہے تو طلب اور سربراہی مساوی 50 کیلوگرام پر ہیں۔ جب قیمت -/30 روپئے سے بڑھ کر -/40 روپئے ہوگئی طلب کی مقدار گھٹ کر 40 کیلوگرام اور سربراہی کی مقدار بڑھ کر 60 کیلوگرام ہوجاتی ہے۔ جب قیمت -/40 روپئے سے بڑھ کر -/50 روپئے ہوگئی طلب کی مقدار گھٹ کر 30 کیلوگرام اور سربراہی کی مقدار بڑھ کر 70 کیلوگرام ہوجاتی ہے۔ دکھایا گیا ہے کہ شئے کی قیمت اور مقدار میں الٹا یا منفی تعلق ہے (اگر قیمت میں اضافہ 50 روپئے ہوجاتا ہے تو طلب گھٹ کر 30 کیلوگرام ہوجاتی ہے) اور شئے کی قیمت اور شئے کی سربراہی کے درمیان تعلق مثبت ہے (اگر قیمت بڑھ کر 50 روپئے ہوجاتی ہے تو سربراہی بڑھ کر 70 کیلوگرام ہوجاتی ہے)۔

اس عمل کو نیچے تصویر میں دکھایا گیا ہے۔



شکل 7.1 قیمت کا تعین

شکل 7.1 میں ایک شئے کی طلب اور سربراہی کو ''X'' محور پر دکھایا گیا ہے اور شئے کی قیمت ''Y'' محور پر ہے۔ شکل میں SS سربراہی جھکاؤ اور DD طلب جھکاؤ ہے۔ 'E' ایک مساویانہ نقطہ ہے جہاں سربراہی اور طلب کے جھکاؤ ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں۔ OP قیمت مساویانہ قیمت (-/30 روپئے) ہے اور OQ مقدار سربراہی اور طلب کی مساوات ہے (50 کیلوگرام)۔

7.4 غیر کامل مساوات

کامل مارکٹ حقیقی دنیا میں دستیاب نہیں ہوتی ہے۔ یہ صرف خیالی حالات رکھتی ہے۔ آیئے ہم ایک اور مارکٹ یعنی غیر کامل مارکٹ کے بارے میں غور کریں۔ غیر کامل مارکٹ کی خصوصیات' کامل مسابقتی مارکٹ کے برعکس ہیں۔ فروخت کنندوں کے حجم کی بنیاد پر اس کی چار اقسام میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔ وہ ہیں (i) اجارہ داری (ii) اجارہ دارانہ مسابقت (iii) چند جارہ داری (iv) دو جارہ داری۔

7.4.1 اجارہ داری: معنی اور خصوصیات

7.4.1 (A) اجارہ داری کے معنی

اجارہ داری کی خصوصیات کامل مسابقتی مارکٹ سے مختلف ہیں۔ لفظ ''مونو'' کا مطلب واحد اور ''پولی'' کا مطلب فروخت کنندہ ہے۔ اجارہ داری مارکٹ کی ایک ایسی ساخت ہے جس میں ایک واحد فروخت کنندہ ہے' یہاں اس شئے کا کوئی قریبی متبادل نہیں ہے جس کو فرم تیار کرتی ہے اور داخلہ کے لئے رکاوٹیں ہیں۔

مثال کے طور پر: انڈین ریلوے جس کو حکومت ہند چلاتی ہے۔ اجارہ داری کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب مسابقت نہیں ہوتی ہے۔

7.4.1 (B) اجارہ داری کی خصوصیات

اجارہ داری کی خصوصیات: اجارہ داری کی خصوصیات میں ہیں:

1۔ **واحد فروخت کنندہ:** اجارہ داری میں صرف ایک ہی فرم شئے تیار کرتی ہے۔ پوری صنعت اسی ایک واحد فرم پر مشتمل ہوتی ہے۔

2۔ **کوئی قریبی متبادل نہیں ہوتا:** یہ اخذ کرلیا جاتا ہے کہ شئے کا کوئی قریبی متبادل نہیں ہے۔

3۔ اجارہ داری مضبوط حد بندی رکھتی ہے اور یہ کسی نئی فرم کے مارکٹ میں داخلہ تک موجود رہتی ہے۔

4۔ اجارہ داری کے تحت، فرم اور صنعت دونوں یکساں ہوتے ہیں۔

5۔ اجارہ دار ایک وقت میں کسی ایک کو ہی کنٹرول کرسکتا ہے یعنی شئے کی قیمت یا شئے کی مقدار۔ وہ ایک وقت میں دونوں کو کنٹرول نہیں کرسکتا ہے۔

6۔ اجارہ دار ہمیشہ منافع حاصل کرتا ہے۔ اجارہ دار کا مقصد کم سے کم لاگت اور زیادہ سے زیادہ منافع ہوتا ہے۔

7.4.2 کامل مسابقت اور اجارہ داری کے درمیان فرق

کامل مسابقت اور اجارہ داری کے درمیان فرق

کامل مسابقت	اجارہ داری
	1۔ واحد فروخت کنندہ اور خریدار کئی
	2۔ کوئی قریبی متبادل نہیں
	3۔ اجارہ داری مضبوط حد بندی رکھتی ہے۔ داخلہ اور نکاسی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔
	4۔ فرم اور صنعت ایک اور یکساں ہوتے ہیں۔
	5۔ پیداوار کنندہ یا تو قیمت یا پیداوار کی قمدار کا تعین کرتا ہے لیکن دونوں نہیں۔
	6۔ قیمت طلب پر منحصر ہو کر مختلف ہوتی ہے۔
	7۔ اشیاء مقامی طور پر تیار ہوسکتی ہیں اور نہیں بھی ہوسکتی۔
	8۔ AR، MR جھکاؤ مختلف ہیں، جھکاؤ نیچے کی طرف ہونگے P=AR MR۔

7.4.3 اجارہ دارانہ مسابقت

7.4.3.1(A) اجارہ دارانہ مسابقت کے معنی

اجارہ دارانہ مسابقت مارکٹ کی وہ ساخت ہے جس میں ایک شئے کی مارکٹ میں بڑی تعداد میں فروخت کنندے ہوتے ہیں، لیکن ہر ایک فروخت کنندے کی شئے دوسرے فروخت کنندے کی شئے سے کسی نہ کسی لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ اجارہ دارانہ مسابقت میں اشیاء میں فرق ہوتا ہے۔ جے ایس بینس کے مطابق ''اجارہداارانہ مسابقت ایک ایسی مارکٹ ساخت ہے جہاں بڑی تعداد میں فروخت کنندے ہوتے ہیں مختلف اشیاء فروخت کرتے ہیں لیکن قریبی متبادل اشیاء۔

مثال کے طور پر: ریسٹورینٹ، ٹوتھ پیسٹ کا مارکٹ وغیرہ

7.4.3.1(B) اجارہ دارانہ مسابقت کی خصوصیات

1۔فرمس کی بڑی تعداد: اجارہ دارنہ مسابقت میں بڑی تعداد میں فرمس قریبی متبادل اشیاء فروخت کرتے ہیں، لیکن کامل مسابقتی مارکٹ سے کم۔

2۔شئے میں فرق: شئے میں فرق اجارہ دارانہ مسابقت کی سب سے اہم خصوصیت ہے۔ یہ فرق مقدار، پیاکیج، رنگ وغیرہ کی بنیاد پر ہوسکتا ہے یا یہ فرق صرف سمجھ کا معاملہ بھی ہوسکتا ہے۔

مثال کے طور پر، آپ نے مختلف برانڈس کے صابن دیکھے ہونگے۔ اگر چہ وہ مختلف رنگوں میں ہونے کی وجہ سے الگ دکھائی دیتے ہیں، اس شئے کا استعمال ایک ہی ہے۔

3۔فروخت کی لاگت: اجاراہداارانہ مسابقت میں فرمس اپنی شئے کی تشہیر پر بہت زیادہ خرچ کرتے ہیں تا کہ گاہکوں کو راغب کر کے اپنی شئے فروخت کرسکیں۔ ہر فرم اپنی شئے کو اشتہار کے ذریعہ ترقی دینا چاہتی ہے اس کے لئے اس کو کچھ زیادہ لاگت برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اس کو فروخت کی کاگت کہا جاتا ہے۔

4۔غیر۔ قیمت مسابقت: اجارہ دارانہ مسابقت میں، بعض اوقات فرمس قیمتوں میں تبدیلی کئے بغیر ایک دوسرے سے مسابقت کرتے ہیں۔ وہ مختلف ترغیبی اسکیمات، تحائف کی اسکیمات شروع کرسکتے ہیں یا اشتہار وغیرہ کی صورت میں مقابلہ کرسکتے ہیں۔ چنانچہ، فرمس ہر ممکنہ طریقہ سے کاہگ کو راغب کرتے ہیں اور مارکٹ کے زیادہ سے زیادہ ممکنہ حصے کو حاصل کرتے ہیں۔

5۔ فرمس کے داخلہ اور اخراج کی آزادی: طویل عرصہ میں نئی فرمس صنعت میں داخل ہوسکتی ہیں اور صنعت سے باہر جاسکتی ہیں۔

6۔ **طلب کے جھکاؤ کی نوعیت:** اجارہ داری کی طرح' اجارہ دارانہ مسابقت بھی نیچے آتا ہوا طلب کا جھکاؤ رکھتی ہے ۔تاہم مارکٹ میں مسابقت کنندوں کی موجودگی کی وجہ سے' جھکاؤ کی ڈھلوان کا درجہ کچھ کم ہوتا ہے' جس سے طلب کی بڑی قیمت لچکداری کی عکاسی ہوتی ہے اور اجارہ داری کے مقابلہ میں فرم کا کنٹرول کم ہوتا ہے۔

7.4.4 چند جارہ داری

7.4.4.1 چند جارہ داری کے معنی

لفظ ''چند جارہ داری'' یونان کے لفظ ''اولیگوس'' سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں چند اور ''پولین'' کے معنی ہیں فروخت کرنا۔ چند جارہ داری غیر مسابقتی مارکٹ کی ایک اہم شکل ہے۔ چند جارہ داری اس وقت موجود ہوتی ہے جب چند فرمس شئے کو فروخت کرتے ہیں۔ ڈبلیو ایچ فیلنر نے چند کارہ داری پر ایک کتاب ''چند کے درمیان مسابقت'' کے عنوان سے لکھی ہے۔ ای ایچ کیمبرلین' ہال اینڈ ہچ اور پال ایم سویزی نے چند جارہ داری کے نظریات تیار کئے ہیں۔ چند جارہ داری کو آسان الفاظ میں اس طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے کہ چند فرمس کے درمیان مسابقت۔ ان فرمس کی اشیاء میں یا تو قریبی تعلق ہوتا ہے یا وہ مقامی طور پر تیار کی جاتی ہیں۔

مثال: موبائیل خدمات فراہم کرنے والے' کار کی صنعت' ایرلائنز وغیرہ۔

7.4.4.2 چند جارہ داری کی خصوصیات

چند جارہ داری کی درج ذیل خصوصیات ہوتی ہیں۔

1۔ چند جارہ داری مارکٹ میں شئے کے فروخت کنندے محدود (چند) ہوتے ہیں۔

2۔ آزادی: فرمس ان میں آزاد ہوتی ہیں۔

3۔ فروخت لاگت: چند جارہ دار فرمس اشتہارات پر رقم خرچ کرتے ہیں۔ یہ فرمس فروخت لاگت رکھتے ہیں۔

4۔ گروپ رویہ: تمام پیداوار کنندے ایک ساتھ ہوجاتے ہیں اور مسابقت سے بچنے کے لئے ایک گروپ تشکیل دیتے ہیں۔

5۔ قیمت کی سختی: چند جارہ مارکٹ میں' قیمت فرموں کی جانب سے طے کی جاتی ہے۔ یہ تبدیل نہیں ہوتی ہے۔

7.4.5 دو جارہ داری

7.4.5.1 دو جارہ داری کے معنی

دو جارہ داری (یونان کا لفظ ڈاؤ (دو) + پولی (فروخت) دو جارہ داری کی ایک مخصوص نوعیت ہے جہاں مارکٹ میں صرف دو ہی پیداوار کنندے ہوتے ہیں۔ دو جارہ داری ایک ایسی مارکٹ ہے جہاں صرف دو ہی پیداوار کنندے ہوتے ہیں۔ یہ چند جارہ داری مارکٹ کی ایک محدود شکل ہے۔ دو جارہ داری ماڈل کو فرانس کے ماہر معاشیات اگسٹین کورناٹ نے تیار کیا ہے۔

7.4.5.2 دوجارہ داری کی خصوصیات

1۔ مارکٹ میں دو پیداوارکنندے موجود ہوتے ہیں۔

2۔ اشیاء مقامی ہوتی ہیں۔

3۔ پیداواری لاگت صفر ہوتی ہے۔

4۔ پیداوارکنندے اپنی آزادی کونہیں جانتے ہیں۔



7.5 خلاصہ

اس سبق میں ہم نے مارکٹ کے معنی' مارکٹوں کی درجہ بندی' مسابقت پرمبنی مارکٹس' کامل مسابقت مارکٹ اور غیر کامل مسابقت مارکٹ یعنی اجارہ داری' اجارہدارانہ مارکٹ' چند جارہ داری اور دوجارہ داری پر بحث کی ہے۔



7.6 مثالی امتحانی سوالات

I۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہرایک کا جواب 5-4 سطروں میں دیجئے۔

1۔ مارکٹ کو بیان کیجئے۔

2۔ علاقہ پرمبنی مارکٹ پرنوٹ لکھئے۔

3۔ وقت پرمبنی مارکٹ پرنوٹ لکھئے۔

4۔ مسابقت پرمبنی مارکٹ پرنوٹ لکھئے

5۔ کامل مسابقت کیا ہے؟

6۔ اجارہ داری کو بیان کیجئے۔

7۔ اجارہ دارانہ مسابقتی مارکٹ کیا ہے؟

8۔ چند جارہ داری کو بیان کیجئے۔

9۔ دوجارہ داری کیا ہے؟

10۔ یکساں قیمت کی وضاحت کیجئے۔

11۔ فروخت قیمت کیا ہے؟

II۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ وقت اور علاقہ پر مبنی مارکٹ کی درجہ بندی کی وضاحت کیجئے۔

2۔ کامل مسابقتی مارکٹ کے تحت فرمس میں مساوات کی وضاحت کیجئے۔

3۔ اجارہ داری کیا ہے؟ اس کی کیا خصوصیات ہیں؟

4۔ چند جارہ داری کیا ہے؟ اس کی کیا خصوصیات ہیں؟

5۔ دو جارہ داری کے تصور اور اس کی خصوصیات کی وضاحت کیجئے۔

6۔ کامل مسابقت اور اجارہ داری کا تقابل کیجئے۔

III۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 20-16 سطروں میں دیجئے۔

1۔ مارکٹوں کی درجہ بندی کی وضاحت کیجئے۔

2۔ کامل مسابقت کی کیا خصوصیات ہیں؟

3۔ کامل مسابقت کے معنی سمجھایئے۔ کامل مسابقت کے تحت قیمتوں کے تعین کی وضاحت کیجئے۔

7.7 فرہنگ

- مارکٹ: مارکٹ ایک میکانزم ہے جہاں اشیاء وخدمات کی خرید وفروخت کی سرگرمیاں انجام پاتی ہیں۔
- کامل مسابقت: کامل مسابقت وہ مارکٹ ہے جہاں بڑی تعداد میں خریدار اور فروخت کنندے موجود ہوتے ہیں۔ تمام اشیاء مقامی ہوتی ہیں اور ایک ہی قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں۔
- اجارہ داری: اجارہ داری وہ مارکٹ ہے جس میں ایک ہی پیداوار کنندہ ہوتا ہے اور شئے کا کوئی قریبی متبادل نہیں ہوتا ہے۔
- شئے کا فرق: مختلف فرمس کی جانب سے تیار کی جانے والی اشیاء میں معمولی فرق ہوتا ہے۔ ان کی طلب کی لچک مختلف ہوتی ہے۔
- فروخت لاگت: فرمس اپنی فروخت میں اضافہ کرنے کے لئے اشتہارات پر خرچ کرتے ہیں۔ یہ اخراجات فروخت لاگت کہلاتے ہیں۔
- اجارہ دارانہ مسابقت: وہ مارکٹ ہے جہاں کئی فرمس معمولی فرق کے ساتھ ایک ہی شئے تیار کرتے ہیں۔ یہاں اشتہارات ہوتے ہیں۔

- چند جارہ داری: چند جارہ داری وہ مارکٹ ہے جہاں چند فرمس اشیاء تیار کرتے ہیں۔ شئے کی قیمت کا تعین فرمس کی جانب سے آزادانہ کیا جاتا ہے یا اجتماعی طور پر کیا جاتا ہے۔
- دوجارہ داری: دوجارہ داری وہ مارکٹ ہے جہاں مارکٹ میں صرف دو ہی پیداوار کنندے ہوتے ہیں۔ یہ چند جارہ داری کی محدود شکل ہے۔
- مساوی قیمت: مساوی قیمت وہ قیمت ہے جہاں مارکٹ میں طلب وسربراہی مساوی ہوتے ہیں۔



7.8 حوالہ جات

1۔ انٹرمیڈیٹ سال اول معاشیات کی نصابی کتاب، تلگوا کیڈیمی سے۔
2۔ سینئر سکنڈری کورس اکنامکس (318) نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکول۔
3۔ بی اے سال دوم مائکرو اکنامکس تلگوا کیڈیمی۔
4۔ مائکرو اکنامکس ایم ایل سیٹھ، لکشمی نارائن اگروال کی جانب سے شائع کردہ۔

باب
8

تقسیم کے نظریات

8.0 مقاصد
8.1 تعارف
8.2 آمدنی کی تقسیم
8.2.1 عملی تقسیم یا عملی طور پر تقسیم
8.2.2 شخصی/انفرادی تقسیم
8.3 تعین قیمت کا جُز
8.4 جُزوی پیداواریت کا نظریہ تقسیم
8.4.1 نظریہ
8.4.2 مفروضات نظریہ
8.5 کرائے کے معنی: کرائے کے تصوّرات، کرائے کا رکارڈین نظریہ
8.5.1 معنی
8.5.2 تصوّرات کرایہ
8.5.3 کرائے کے بارے میں رکارڈین تصور
8.6 اجرتیں، تصوّرات، اقسام
8.6.1 اجرتوں کے بارے میں نظریہ
8.6.2 اجرتوں کی اقسام
8.6.3 حقیقی اجرتوں کے تعیّن کنندگان
8.7 سود کے تصورات
8.7.1 سود
8.7.2 سود کے بارے میں تصورات
8.8 نفع کے تصوّرات
8.8.1 نفع کی نوعیت
8.9 خلاصہ
8.10 نمونے کے امتحانی سوالات
8.11 جوابات کا نمونہ
8.12 فرہنگ
8.13 حوالہ جات



8.0 مقاصد

☆ آمدنی کی تقسیم کے اقسام کی درجہ بندی

☆ جزوی پیداواریت نظریئے کی وضاحت

☆ رکارڈو کے نظریۂ کرایہ کی وضاحت

☆ مفادات کے تصوّرات کی وضاحت

☆ منافع کے تصوّرات کی وضاحت



8.1 تعارف

کسی بھی چیز کو تیار کرنے کیلیئے پیداواری اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً زمین، مزدور، سرمایہ اور تنظیم۔ ان کو پیداواری اجزاء کہا جاتا ہے۔ پیداواری عمل میں اُن کے ادا کردہ حصّے اور خدمات کے لحاظ سے اُن کو صلہ دیا جانا ضروری ہوتا ہے۔ زمین کے لیئے ادا کیا جانیوالا معاوضہ جو کہ پیداواری عمل کا ایک اہم اور بنیادی جُز ہے' کرایہ کہلاتا ہے' مزدور کو دیئے جانے والے معاوضے کو اُجرت کہا جاتا ہے اور خدمات کیلیئے فراہم کردہ سرمائے کو دی جانیوالی اہمیت کو مفاد یا سود کہا جاتا ہے اور سرمایہ لگانے والے یا کاروبار قائم کرنے والے شخص کو اُسکے ادا کردہ کردار اور فراہم کردہ خدمات کیلیئے دیئے جانے والے صلے یا انعام کو منافع کہا جاتا ہے قومی آمدنی پیداواری عمل کے ذریعے حاصل ہونے والے تمام فوائد کا مجموعہ ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ اکائی اِس بات کو دکھائی ہے کہ پیداواری عمل کے اجزاء کے درمیان آمدنی کو کسطرح تقسیم کیا جاتا ہے۔

8.2 آمدنی کی تقسیم

آمدنی کی تقسیم کی دو اقسام ہیں۔

1۔ عملی تقسیم 2۔ شخصی تقسیم

8.2.1 عملی تقسیم:

پیداواری اجزاء کی خدمات کیلیئے دیئے جانے والے انعامت کی تقسیم کو عملی طور پر کارکرد یا بالفعل تقسیم کہا جاتا ہے۔ اس میں زمین کا کرایہ، مزدوروں کی اُجرت، لگائے جانے والے سرمائے پر ادا کیا جانیوالا سود اور صنعتکار/ کاروباری کو حاصل ہونے والا منافع شامل ہوتا ہے۔ تقسیم کا جُزوی پیداواری نظریہ تقسیم کو کاموں کے لحاظ سے بیان کرتا ہے۔ کاموں کی بنیاد پر کی جانیوالی تقسیم کو دو قسموں میں درجہ بند کیا جاسکتا ہے۔ 1۔ جزوی تقسیم 2۔ کلی تقسیم

1۔ **جزوی تقسیم**: جزوی تقسیم یہ بیان کرتی ہے کہ پیداوار کے مختلف اجزاء کیلیئے انعامات کی شرح کا کسطرح سے تعیّن کیا جاتا ہے۔ یہ پیداواری اجزاء کی تناسبی قیمتوں کا تعیّن کرتی ہے، یعنی زمین کا کرایہ، مزدور کی اُجرت، سرمائے کیلیئے ادا کیا جانے والا سود اور کاروبار جمانے والے کو حاصل ہونے والا نفع۔

2۔ **کلی تقسیم**: بڑی تقسیم کا مطلب قومی آمدنی میں مختلف اجزاء کا تناسبی حصہ ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرتی ہیکہ قومی آمدنی میں کرایوں اور اُجرتوں کا حصّہ کتنا اور کیسا ہے۔

8.2.2 شخصی تقسیم

افراد کے درمیان قومی آمدنی کی تقسیم کو شخصی یا انفرادی تقسیم کہا جاتا ہے۔ یہ افراد کے درمیان غیر مساوی آمدنی کی وجوہات کا تجزیہ کرتی ہے۔

8.3 اجزاٗ کی قیمتوں کا تعیّن

حالانکہ مصنوعات کی قیمتوں کے تعین کی طرح اجزاٗ کی قیمتوں کا تعین بھی سربراہی اور مانگ کی قوٗتوں پر مبنی ہوتا ہے لیکن اسکے باوجود اِن دونوں کے درمیان بنیادی تفرقات ہوتے ہیں جو اجزاٗ کی قیمتوں کے تعیّن کو ایک واضح طور پر نظر آنے والا نظریہ بناتا ہے۔

i) کسی بھی مصنوع کی مانگ اور اُسکے پیداواری جُز کی مانگ کی نوعیت میں فرق ہوتا ہے۔ کسی بھی مصنوع کی مانگ اُسکے جُزوی استعمال اور جُزوی افادیت کی راست مانگ پر مبنی ہوتی ہے جبکہ کسی بھی جُز کی مانگ ایک اخذ کردہ مانگ ہوتی ہے جو اُس کے ذریعے پیدا کے جانیوالی مصنوع سے ماخوذ ہوتی ہے۔

(ii) کسی بھی مصنوع کی سربراہی اُسکی پیداواری لاگت پر خرچ ہونے والی رقم پر منحصر ہوتی ہے، جبکہ کسی بھی جُز کی سربراہی کا انحصار اُسکی دستیابی کے مواقع کی لاگت پر ہوتا ہے۔ اس میں وہ اقل ترین آمدنی شامل ہوتی ہے جس کو اس کے اگلے بہترین متبادل کو استعمال کرتے ہوے کمایا جاسکتا ہے۔

(iii) مزدور اور آجر جیسے اجزاء کی قیمتوں کے تعیّن پر سماجی اور انسانی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں، جبکہ مضوعات کی قیمتوں کے تعیّن پر ان عوامل کا بہت کم اثر ہوتا ہے۔

8.4 معمولی پیداواریت کی تقسیم کا نظریہ

8.4.1 نظریہ:-

نظریہ معمولی پیداواریت کے مطابق کسی بھی پیداواری جُز کی قیمت کا تعیّن اُس کی جُزوی پیداواری صلاحیت کے لحاظ سے کیا جاتا ہے۔ کسی بھی جُز کی اضافی اکائی کو استعمال کرتے ہوے مجموعی پیداوار میں ہونے والے اضافہء تدریجی کے لحاظ سے

دیگر تمام پیداواری عوامل کو مستقبل رکھنے کے عمل کو معمولی پیداواری صلاحیت کہا جاتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق کسی بھی پیداواری جُز کی قیمت اُسکی معمولی پیداواری صلاحیت کے مساوی ہوتی ہے۔ یہ نظریہ جے۔ بی۔ کلارک کی جانب سے فروغ دیا گیا تھا جو یہ بیان کرتا ہے کہ کسی بھی پیداواری جُز کو استعمال کرتے ہوے کی جانیوالی اضافی پیداوار کو جُزوی یا معمولی پیداواری صلاحیت کہا جاتا ہے۔

بالفاظ دیگر معمولی پیداوار دراصل کسی اضافی جُز کو استعمال کرتے ہوے مجموعی پیداوار میں کیئے جانے والے اضافے کو کہا جاتا ہے۔ چونکہ پیداواری عوامل ہم متجّانس ہوتے ہیں، اسی لیئے کسی ایک جُز کی جگہ دوسرے جُز کو استعمال کیا جاسکتا ہے تا کہ پیداوار کنندہ ایک جُز کی جگہ دوسرا جُز استعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ پیداوار کے تمام عوامل کی معمولی پیداوار مساوی ہو جاتی ہے۔ ذیل میں دی گئی مثال کے ذریعے اس اصول کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ فرض کیجیئے کہ دس مزدور سو کتابیں تیار کرتے ہیں۔ ایک اور اضافی مزدور سے کام لیتے ہوئے، یعنی گیارھویں مزدور کے ذریعے مجموعی پیداوار میں اضافہ کرتے ہوئے اگر 110 کتابیں تیار کی جاتی ہیں تو مجموعی پیداوار میں 10 کتابوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مجموی پیداوار میں اس اضافہ کو معمولی جُزوی پیداوار کہا جاتا ہے۔ اِس معمولی طبعی پیداوار کو یا اِس اضافی پیداوار کو اِس پیداوار کی لاگت سے ضرب دیا جائے تو ہمیں اِس اضافی جُزوی پیداوار کی قیمت یا جُزوی معمولی پیداوار کی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

جب بھی کسی پیداواری جُز کی اضافی اکائی کو استعمال کیا جاتا ہے تو اِس سے جملہ محاصل یا آمدنی میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے اُس کو جُزوی معمولی پیداواری آمدنی کہا جاتا ہے۔ قطعی دُرست مسابقت میں جُزوی آمدنی اُسکی قیمت کے مساوی ہوتی ہے۔ ہر ایک کاروباری ادارہ جُزوی معمولی عوامل کی لاگت کا تقابل اُسکو حاصل ہونے والی جُزوی معمولی آمدنی سے کرتا ہے خاص طور پر اُس وقت جب وہ پیداواری عمل کے دوران اضافی پیداواری عوامل کو استعمال کرتا ہے پیداواری عمل میں پیداواری اجزاء کو اس حد تک استعمال کیا جاتا ہے کہ جُزوی اضافی آمدنی اُس جُزوی معمولی جُز کی لاگت سے نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ طویل مدّت کے دوران کاروباری ادارے اُس وقت مزید پیداوارس اجزاء کے استعمال کو ترک کر دیتے ہیں جب اضافی جُز کی لاگت اُس سے حاصل ہونے والی اضافی آمدنی کے اور مصنوعات کی اوسط آمدنی کے مساوی ہو جاتی ہے۔ یعنی کاروباری ادارے اُس وقت توازن حاصل کر لیتے ہیں جب (جُز کی لاگت کا اوسط = جُز کی لاگت = مصنوع کی جُزوی آمدنی = مصنوع کی آمدنی کا اوسط) طویل مدّت کے دوران مساوی ہو جاتی ہے۔

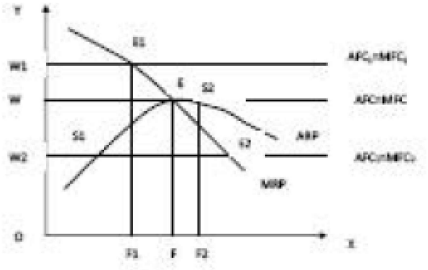


Fig 9.1 Firm's Equilibrium in the factors market

جب کاروباری ادارہ کے نقطے E تک پہنچ جاتا ہے تب جُز کی لاگت کا اوسط (AFC) مساوی ہوتا ہے اضافی جُز کی لاگت (MFC) کے اور مصنوع کی آمدنی کا اوسط (ARP) اور مصنوع کی اضافی آمدنی (MRP) ایک دوسرے کے مساوی ہوتے ہیں۔ اس نقطے پر کاروباری ادارہ جُز کی اکائی کیلیئے OW قیمت ادا کرتا ہے۔ اگر پیداواری لاگت OW سے بڑھکر OW1 ہوجائے تو تب کاروباری ادارے کو EISI کی رقم میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ پیداواری عوامل کیلیئے ادا کردہ قیمت F1E1 ہوتی ہے۔ یہ F1S1 سے زیادہ ہوتی ہے۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ پیداوار کی لاگت کا اوسط اُس سے زیادہ ہوجاتی ہے۔ اس طرح کے حالات میں کاروباری ادارہ صنعت کاری کو ترک کردیگا۔ چنانچہ OW کے مقام پر پیداواری عمل کی لاگت جُز کی لاگت کے اوسط (AFC) سے کم تر ہو جاتی ہے اور کاروبار توازن حاصل کرلیتا ہے۔ اگر پیداواری لاگت OW2 کی حدتک گر جاتی ہے تو تب کاروباری ادارے کو S2E2 منافع حاصل ہوگا اس نقطے پر جدید کاروباری ادارے صنعت میں داخل ہونگے اور جُز کی لاگت کے اوسط (AFC) میں OW سطح تک اضافہ ہوگا اور کاروباری ادارہ نقطہ E پر توازن میں آجائیگا۔ اس OW قیمت پر مصنوع کی آمدنی کا اوسط اور مساوی ہوگا مصنوع کی اضافی آمدنی کے جو مساوی ہوگا جُز کی لاگت کے اوسط اور جُز کی لاگت کے یعنی (ARP=MRP=AFC=MFC)

8.4.2 نظریہ کے مفروضات

1) مصنوع کی منڈی اور جُز کی منڈی میں بے عیب مسابقت ہوتی ہے۔
2) پیداواری عوامل کا بھرپور استعمال ہوتا ہے۔
3) کسی بھی جُز کی تمام اکائیاں ہم متجانس ہوتی ہیں۔
4) عوامل کی حرکت بے عیب کامل ہوتی۔
5) پیداواری عوامل کو ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل کیا جاسکتا ہے۔
6) پیداواری عمل کے لحاظ سے پیداواری اجزاء کی تقسیم کی جاسکتی ہے۔
7) ٹیکنالوجی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔
8) یہ نظر طویل مدّت کیلیئے قابل اطلاق ہوتا ہے۔

8.4.3 تنقید

1) پیداواری عوامل کی اکائیاں ہم متجانس نہیں ہوتیں۔
2) پیداواری اجزاء کامل طور پر متحرک نہیں ہوتے۔
3) پیداواری اجزاء کی منڈی میں کامل بے عیب مسابقت نہیں ہوتی۔
4) پیداواری عوامل کا بھرپور استعمال نہیں ہوتا۔
5) پیداواری اجزاء ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ قابل تبدیلی نہیں ہوتے۔
6) ٹیکنالوجی میں ہونیوالی تبدیلیوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔
7) مختصر مدّت کیلیئے یہ نظریہ قابل اطلاق نہیں ہوتا۔
8) پیداواری اجزاء قابل تقسیم نہیں ہوتے۔
9) اس نظریہ کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ یہ سربراہی کو نظر انداز کرتا ہے۔

8.5 کرایہ کا مطلب: تصورات اور کرایہ کا ریکارڈین نظریہ

8.5.1 کرایہ کا معنی:

عام زبان میں لفظ کرایہ کا مطلب ہے وہ رقم جو مالکان کو زمین، مکان، دکان وغیرہ کے استعمال کے لیے ادا کی جاتی ہے۔ پروفیسر مارشل کے مطابق، ''زمین کی ملکیت اور مفت تحائف سے حاصل ہونے والی آمدنی۔ فطرت کو عام طور پر کرایہ کہتے ہیں۔''

8.5.2 کرایہ کا تصور

کرایہ کے تصورات ہیں۔ 1 معاہداتی کرایہ 2 معاشی کرایہ

1) معاہداتی کرایہ:- متعینہ مدّت کیلیئے زمین، عمارت اور مشینری جیسی خدمات کے استعمال کیلیئے پہلے سے طئے شدہ معاہدے کے تحت مالک کو ادا کی جانیوالی رقم کو معاہداتی کرایہ کو مجموی کرایہ بھی کہا جاتا۔ اس میں اثاثوں میں بہتری لانے کیلیئے خرچ کردہ سرمائے پر ادا کیا جانیوالا سود، انتظامیہ کو دی جانیوالی اُجرت مرمت اور دیکھ بھال پر ہونیوالے اخراجات کی کٹوتی اور خطرہ مول لینے کے طور پر حاصل ہونیوالا منافع شامل ہوتا ہے۔

2) معاشی کرایہ:- معاشی کرایہ کا کلاسیکی تصوّر زمینی خدمات کیلیئے ادا کی جانیوالی رقم یا انعام ہے۔ رکارڈو کے مطابق معاشی کرایہ دراصل زرخیز زمینوں کیلیئے ادا کی جانیوالی اضافی قیمت ہوتی ہے جو کم زرخیز یا حاشیئے کی زمینوں کے مقابل زیادہ ہوتی ہے۔

8.5.3 کرائے کا رکارڈین نظریہ

ڈیویڈ رکارڈو 19 ویں صدی کا سب سے زیادہ مشہور ماہرِ معاشیت تھا جو انگلینڈ کا باشندہ تھا اُس نے کرائے کا کلاسیکی نظریہ پیش کیا تھا۔

رکارڈو کی اصطلاح کے مطابق ''کرایہ زمیندار کو ادا کی جانیوالی رقم کا وہ حصہ ہوتا ہے جو زمین کی اصلی اور ناقابل تباہی طاقت کو استعمال کرنے کیلیئے ادا کیا جاتا ہے''

1) وضاحت:

رکارڈو نے ایک مثال کی مدد سے یہ وضاحت کی ہے کہ کسطرح زمین کے فرق کے لحاظ سے کرایہ اُبھرتا ہے۔ زمین کی زرخیزی کے معیار کی بنیاد پر اوّل، دوم، سوّم میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔ فرض کیجیئے کہ کچھ لوگ آبادی میں اضافے کی وجہ سے غذائی ضروریات کی تکمیل کیلیئے کسی نئی جگہ منتقل ہوتے ہیں۔ پہلے آنیوالا فرد علاقے کی سب سے زیادہ زرخیز اوّل درجہ کی زمین پر کاشتکاری کرتا ہے۔ مزدور اور سرمایہ کی شکل میں اُس کی پیداواری لاگت 4500 روپے ہوتی ہے اور وہ اناج کے

250 بورے پیدا کرتا ہے۔اس میں کوئی اضافی آمدنی نہیں ہوتی کیونکہ فصل کو بیچنے پر حاصل ہونیوالی رقم پیداواری لاگت کے مساوی ہوتی ہے۔اسطرح اوّل درجے کی زمین کوئی کرایہ نہیں رکھتی۔گزرتے وقت کے ساتھ جب آبادی میں ضافہ ہوتا جاتا ہے اور مزید کچھ اور لوگ اس علاقے میں ہجرت کر کے آبستے ہیں تو تب غذائی اجناس کی مانگ میں اضافہ ہو جایگا نتیجتاً دوّم درجے کی زمین پر بھی اُسی رقم یعنی 4500 روپے کی سرمایہ کاری کی جاتی ہے اور دوّم درجے کی زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار کی مقدار اناج کے صرف 200 بورے ہوتی ہے۔اسطرح اوّل درجے کی زمین میں پیداوار کی اضافی مقدار 50 بورے ہوگی۔آبادی میں اضافے کی وجہ سے،اگر کچھ اور لوگ اس علاقے میں منتقل ہونگے تو تب زمین کی مانگ میں میدا اضافہ ہوگا اور وہ لوگ سوّم درجے کی زمین پر کاشت کرنے پر مجبور ہونگے۔اگر وہ لوگ سوّم درجے کی اس زمین میں 4500 روپے کی سرمایہ کاری کر کے صرف 150 بورے اناج پیدا کرتے ہیں تو اُن کی مجموعی پیداواری لاگت 4500 روپے ہی ہوگی اور مجموعی آمدنی مساوی ہوگی اور درجۂ سوّم کی اراضی کے کرایہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔خودسوم درجے کی زمین کو حاشیئے کی زمین کہا جاتا ہے۔ اس کی وضاحت ایک جدول کی مشکل میں کی گئی ہے۔

زمین کا درجہ	پیداواری لاگت	پیداوار تھیلوں میں	طبعی شکل میں کرایہ	مالی قدر
اوّل	4500	250	100	3000
دوّم	4500	200	50	1500
سوّم	4500	150	-----	-----

اوپر دیئے گئے جدول درجۂ سوم کی زمین ایک حاشیائی زمین ہے یا بنا کرایہ زمین ہے جہاں مجموعی پیداواری لاگت مجموعی آمدنی کے مساوی ہوتی ہے۔سوم درجے کی زمین میں ایک تھیلہ اناج کی لاگت 30 روپئے ہوتی ہے(450/150=30) چنانچہ اوّل درجے کی زمین 100 تھیلوں کی اضافی پیداوار دیتی ہے یا 3000 روپے کی اضافی رقم دلاتی ہے(30X100=300)۔اسی طرح دوم درجے کی زمین 50 تھیلے اضافی اناج پیدا کرتی ہے یعنی 1500 روپے کی اضافی رقم ہے(30X50=1500)۔

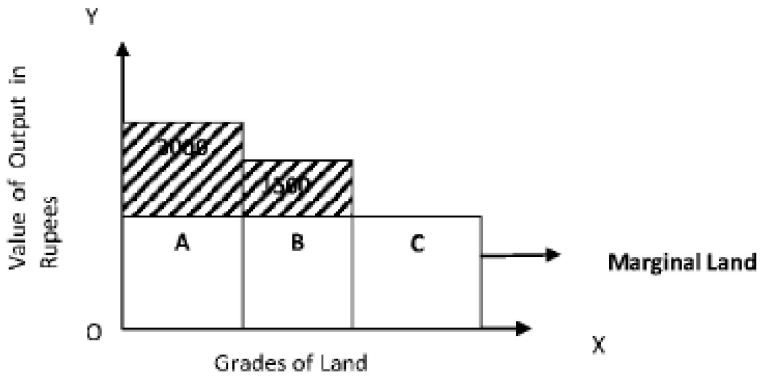


Fig 8.2 Rent determination

زمین کے کرایہ یا اضافہ رقم کا فرق دکھلایا گیا ہے۔ درجۂ سوم پر کرایہ نہیں حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ ایک معمولی یا حاشیائی زمین ہے۔

2) مفروضات نظریہ

1) منڈی میں کامل مسابقت ہے۔
2) زمین کی دستیابی محدود ہے۔
3) زمین کی مٹی کی زرخیزی میں تفرقات ہیں۔
4) زمین میں فطری طور پر نا قابل تباہی قوّتیں ہیں۔
5) زمین انحطاط پذیر آمدنی کے قانون کی تابع ہوتی ہے۔
6) صرف زمین ہی کیلیئے کرایہ لاگو ہوتا ہے۔
7) گزرتے وقت کے ساتھ طویل مدّت کے دوران کرایہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

3) تنقید

1) منڈی میں کوئی کامل مسابقت نہیں ہوتی۔
2) زمین میں کوئی نا قابل تباہی قوت نہیں ہوتی۔
3) اس نظریہ میں فرض کیا گیا ہے کہ پہلے بہترین زمین پر ہی کاشت کی جائیگی لیکن یہ ہمیشہ سچ نہیں ہوتا ہے۔
4) یہ فرض کرتا ہے کہ کرایہ سرف زمین پر ہی لاگو ہوتا ہے، لیکن معاشی کرایہ ایک ایسا عنصر ہے جو چاروں عوامل کی آمدنی میں موجد ہوتا ہے۔

8.6 اجرتیں، تصورات اور اقسام

8.6.1 اُجرتوں کا تصور

اُجرتیں دراصل وہ رقمی ادائیگی ہوتی ہے جو آجر مزدور کو اُس کی خدمات کے عوض ادا کرتا ہے۔ مزدور کی محنت جسمانی محنت ہوسکتی ہے یا پھر دماغی محنت۔ کام کرنے والے افراد کو اُنکی خدمات کے صلے میں اُجرت کی شکل میں معاوضہ مل سکتا ہے مزدوروں کو حاصل ہونے والی اُجرت اُنکے کام یا اُن کی ضرورت کے لحاظ سے روزانہ یا ماہانہ اور بعض صورتوں میں سالانہ بھی ہوسکتی ہے۔ ان کو مئوقتی اُجرتیں کہا جاتا ہے۔ اُجرتیں مزدور کی جانب سے کیئے جانے اوالے کام کی نوعیت اور مقدار کے لحاظ سے بھی ادا کی جاتی ہیں جسکو عددی اُجرت کہا جاتا ہے۔ مثلاً کسی درزی کو تیار ملبوسات کے کارخانے میں عدد کے حساب سے اُجرت دی جاتی ہے یا کوئی گاہک درزی کی دکان پر کپڑے کا ایک عدد جوڑا سینے کیلیئے 400 روپے بطور اُجرت دیتا ہے۔

8.6.2 اُجرتوں کی اقسام

اُجرتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ 1۔ رقمی اُجرتیں 2۔ حقیقی اُجرتیں

1) **رقمی اُجرتیں:-** رقمی اجرتوں کا مطلب کسی مزدور کو اُسکی ادا کردہ خدمات کے صلے کے طور پر ادا کی جانیوالی نقد رقومات ہیں جنکو رقمی یا نقد اُجرتیں کہا جاتا ہے۔

2) **حقیقی اُجرتیں:-** حقیقی اُجرتوں کا مطلب کام کرنے والے افراد کو حاصل ہونیوالی رقم کی قوّت خرید ہے۔

8.6.3 حقیقی اُجرتوں کے تعین کنندگان

1) **قیمتوں کی سطح:** پیسے کی قوّتِ خرید کا انحصار قیمتوں کی سطح پر ہوتا ہے۔ اگر قیمتوں کی سطح اونچی ہوجاتی ہے تو پیسے کی قوتِ خرید کم ہوجاتی ہے۔ قیمتوں کی سطح جتنی کم ہوتی جاتی ہے تو پیسے کی قوتِ خرید اُتنی ہی بڑھتی جاتی ہے۔

2) **نقد اُجرتیں:** ایسی صورت میں جب دیگر چیزیں غیر متبدّل ہوتی ہیں تو تب نقد اُجرتوں اور حقیقی اُجرتوں کے درمیان راست تعلق ہوتا ہے۔ اگر نقد اُجرتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو حقیقی اُجرتوں میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ نقد اُجرتوں میں کمی واقع ہونے پر حقیقی اُجرتوں میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔

3) **ملازمت میں استقلال:** اگر ملازمت مستقل ہو تو ایسی صورت میں نقد اُجرت کم ہونے کے باوجود ملازم کی حقیقی اُجرت اونچی ہوگی۔ عارضی ملازمت کی صورت میں اُسکی حقیقی اُجرت کم ہوسکتی ہے لیکن نقد اُجرت اونچی ہوتی ہے۔

4) **کام کی نوعیت:** اگر کام میں جوکھم زیادہ ہو تو ایسی صورت میں مزدور کی حقیقی اُجرت تو کم تر ہوگی لیکن نقد اُجرتیں کافی اونچی ہوسکتی ہیں۔

5) **مستقبل کے امکانات:** ایسی صورت میں جب ملازم ایسی ملازمت حاصل کرلیتا ہے جس کے اندر مستقبل میں ترقی پانے اور اعلیٰ تر عہدہ حاصل کرنے کے امکانات ہوتے ہیں تب اُس کی حقیقی اُجرتیں اعلیٰ تر ہونگی۔ ایسی صورت میں جب ملازمت میں ترقی پانے کے کوئی امکانات نہیں ہوتے تب حقیقی اُجرتیں کم ہوسکتی ہیں۔

6) **اضافی آمدنی:** چند مخصوص پیشوں میں نقد تنخواہ کم ہونے کے باوجود ملازم کو اضافی رقم کمانے کا موقع حاصل ہوسکتا ہے۔ مثلاً انجینر، داکٹر، ٹیچرز وغیرہ۔ اس سے اُن کی حقیقی اُجرت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

7) **سماجی وقار:** بعض ملازمتیں سماج میں عزت وقار اور مرتبہ دلاتیں ہیں جس کے نتیجے میں بظاہر اُن کی نقد رقمی اُجرتیں کم لگتی ہیں لیکن اُن کی حقیقی اُجرتیں کافی اونچی ہوتی ہیں۔ حالانکہ کسی بینک ملازم اور کسی عدالت کے جج کی رقمی اُجرتیں یا تنخواہیں مساوی ہوتی لیکن ایک جج کی حقیقی اُجرت اُس کے سماجی رُتبے کی وجہ سے اعلیٰ تر ہوتی ہے۔

8) **ادائیگی کا طریقہ:** عام طور کام کرنے والے لوگوں کو نقد اُجرتیں دی جاتی ہیں۔لیکن بعض وقت اُنہیں مفت رہائیش، مفت علاج اور آنے جانے کیلیئے مفت سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور ساتھ ہی اُنہیں نقد اُجرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

8.7 سود کے تصورات

8.7.1 سود

سود وہ مخصوص ادائیگی ہوتی ہے جو قرض دینے والے شخص یا ادارے کو اُسکی جانب سے لیئے گئے قرض پر متعینہ مدّت اور شرح سے اُس وقت تک ادا کرتا رہتا ہے جب تک ادا کرتا رہتا ہے جب تک کہ قرض بیباق نہ ہو جائے۔عام طور پر اسکی شرح فی صد روپیہ فی سال کے طور پر ظاہر کی جاتی ہے۔لیکن معاشیات کے نقطۂ نظر سے سود کو ایک ایسی ادائیگی کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو سرمائے کی خدمات سے استفادہ حاصل کرنے کے بدلے میں کی جاتی ہے۔(Mill)مِل نامی ماہر معاشیت کے مطابق سود صرف احتراز ہا پر ہنر کیلیئے ایک معاوضہ ہے۔مارشل سود کو دراصل انتظار کا صلہ سمجھتا تھا۔Keynes نے کہا تھا کہ سود پیسے کی نقد دستیابی کو ترک کرنے کا انعام ہے۔

8.7.2 سود کے تصورات:

سود کے بارے میں دو قسم کے تصورات ہیں۔1۔مجموعی سود 2۔نقد سود

1) مجموعی سود: اصل رقم کو چھوڑ کر قرضداری کی جانب سے ادا کی جانیوالی رقم کو مجموعی سود کہا جاتا ہے۔اس میں حسب ذیل ادائیگیاں شامل ہوتی ہیں۔

i) نقد سود: یہ وہ ادائیگی ہوتی ہے جو صرف سرمائے کے استعمال کیلیئے ہی کی جاتی ہے۔

ii) جوکھم مول لینے کا صلہ/خطرہ اُٹھانے کا انعام: جب بھی کوئی قرض دینے والا شخص یا ادارہ کسی کو کوئی رقم بطور قرض دیتا ہے تو وہ رقم گنوا دینے کا خطرہ بھی اُٹھاتا ہے۔اس میں ہمیشہ یہ جوکھم موجود ہوتا ہے کہ دیا گیا قرضہ واپس نہیں بھی آسکتا ہے۔ اس طرح قرضہ دینے والا اضافی آمدنی حاصل کرنا چاہتا ہے۔خطرے کا اندیشہ جتنا زیادہ ہوگا سود کی مجموعی شرح میں اُتنا ہی اضافہ ہوسکتا ہے۔غیر محفوظ یا بغیر ضمانت کے قرضوں میں زیادہ خطرات ہوتے ہیں اسی لیئے اُن کی شرح سود محفوظ اور ضمانتی قرضوں کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔

iii) تکلیف اُٹھانے کیلیئے انعام/زحمت کا صلہ: جب بھی کوئی قرض دینے والا شخص یا ادارہ کو قرضہ دیتا ہے تو قرض کی مدت کے دوران وہ شخص یا ادارہ اس رقم کو استعمال کرنے کے حق کو کھو دیتا ہے۔وہ بے چینی اور بے آرامی محسوس کرتا ہے۔ہوسکتا ہے کہ جب خود اس کو اسکی ضرورت تب پیسہ واپس ہی نہ آئے۔ایسی صورت میں اُسکو دوسروں سے قرض لینا پڑسکتا ہے۔سود کی شرح مقرر کرتے وقت قرض دینے والا ان تمام اندیشوں اور زحمتوں کا صلہ حاصل کرنے کا مقصد اسمیں شامل ضرور رکھتا ہے تا کہ مکمل اصل رقم نہ سہی اُسکا کچھ مقررہ حصہ سود کی شکل میں اسکو مل جائے۔

iv) کاروبار چلانے کا انعام/انتظامیہ کا صلہ: قرض دینے والا قرض خواہون کے کھاتوں کا حساب رکھنے کے تیئں دیکھ بھال کیلیئے بھی کچھ اخراجات کا بار اُٹھاتا ہے مثلاً عملے کی تنخواہیں۔بعض وقت اُس کو قرض پر دی گئی رقم کو حاصل کرنے کیلیئے عدالت میں مقدمہ بھی دائیر کرنا پڑسکتا ہے۔ان تمام اخراجات کو سنبھالنے کیلیئے قرض دہندہ کچھ مخصوص رقم کو بطور اخراجات انتظامیہ وصول کرتا ہے۔اس کو مجموعی شرح سود میں بھی رکھا جاتا ہے۔

2) نقدسود: نقدسود دراصل وہ رقم ہے جوقرض دہندہ کے پاس جوکھم اُٹھانے، زحمت اُٹھانے اور کاروبار چلانے کیلیئے افراد کوادا کردہ معاوضوں کی ادائیگی بعدرہ جاتی ہے۔

8.8 منافع کے تصورات:

ایک کاروباری شخص مختلف اشیاء استعمال کرتے ہوے کوئی ایک موضوع تیار کرتا ہے۔ جب ان موضوعات کومنڈی میں بیچا جاتا ہےتوان سے اُسے آمدنی ہوتی ہے۔ان موضوعات کی تیاری میں استعمال ہونے والی اشیاءاور دیگر پیداواری عوامل کی خدمات کیلیئے ادائیگی کرنے کے بعد جورقم اُس کے پاس بچ رہتی ہے اُس رقم کومنافع کہا جاتا ہے۔ جب کاروباری شخص کی آمدنی اُس مصنوع کی تیاری کی لاگت پرخرچ کردہ رقم سے زائید ہوتو اُسی اضافی رقم کویعنی پیداواری کی لاگت منہا کرنے کے بعد بچ رہنے والی رقم اُس شخص کا منافع کہلاتی ہے۔

8.8.1 منافع کی نوعیت:

ماہرین معاشیات نے منافع کی مختلف طریقوں سے وضاحت کی ہے۔تاسنگ(Taussing) نے منافع کا مطلب بیان کرتے ہوےاس کو''وہ ملی جلی اور پریشانی اُٹھا کرحاصل ہونیوالی آمدنی'' بتایا ہے۔ویبلن اور ہاسبن کا کہنا ہے کہ''منافع وہ آمدنی ہے جوبغیرکسی ذاتی محنت کے کمائی جاتی ہے''اوراُنہوں نے اس کو چندایک سرمایہ داروں کی جانب سے قائیم کردہ ادارہ جاتی اجارہ داری کے وجود سے تعبیر کیا ہے''۔Clark کے علاوہ Knight اور Schumpeter کا کہنا ہے کہ یہ ایک ایسی آمدنی ہے جوایک متحرک دُنیامیں پیدا ہونیوالی تبدیلی، بےیقینی اوراختراعات کے ذریعے پیدا کی جاتی ہے۔

8.8.2 منافع کے تصورات:

منافع کے بارے میں مختلف تصورات ہیں۔مجموعی منافع،نقدمنافع، عام طبعی منافع اورزیادہ سے زیادہ منافع

i) مجموعی منافع: کسی بھی کاروباری شخص کی مجموعی کمائی کومجموعی منافع یا Gross profit کہا جاتا ہے۔مجموعی آمدنی اور مجموعی لاگت کے درمیان پائے جانیوالے فرق کومجموعی منافع سمجھا جاتا ہے۔مجموعی منافع میں حسب ذیل پہلوشامل ہوتے ہیں ۔الف) اگرکاروباری شخص خوداپنی ذاتی زمین یا عمارت کواپنے کاروبارکیلیئے ادا کی جانیوالی ادائیگیوں کومجموعی منافع میں شامل رکھا جاتا ہے۔ب) استعمال کے باداُس کی قدر میں واقع ہونے والی کمی اوراشیاء کی تیاری کیلیئے ادا کی جانیوالی رقومات بشمول مزدوروں کی اجرتوں کوبھی مجموعی منافع میں شامل رکھا جاتا ہے۔ج) اُس کے اپنے کاروبار میں لگائے گئے خود کے سرمائے پر عائد ہونے والےسودکوبھی مجموعی آمدنی کاحصہّ مانا جاتا ہے۔

ii) نقدمنافع یا Net Profit: کسی بھی کاروباری شخص کی جانب سے اُسکی کاروباری کارکردگیوں اورخصوصی محنت کے صلے کےطور پر جوانعام یا معاوضہ حاصل ہوتا ہے اُس کونقدمنافع کہا جاتا ہے۔نقدمنافع کوخالص نفع بھی کہا جاتا ہے۔نقدمنافع میں حسب ذیل اشیاءشامل ہوتی ہیں۔

i۔ نقدمنافع وہ صلہ یاانعام ہے جوکاروباری امورکی انجام دہی کیلیئے خطرات اُٹھانے اور بےیقینیوں کاسامنا کرنے پرحاصل ہوتا ہے۔

ii۔ کاروباری شخص کی قابلیت اورصلاحیت کے بہترین استعمال کے صلے کےطور پرحاصل ہونیوالی رقم۔

iii۔ مناسب تناسب میں پیداواری عوامل اوراجزاکےارتباط کیلیئے حاصل ہونیوالا انعام۔

iv۔ یہ اختراع کو متعارف کرنے کا انعام ہے مثلاً کسی جدید پیداواری طریقے کو متعارف کروانا۔

v۔ یہ فوائد افراط زر دیگر کاروباری اداروں کے بند ہو جانے اور قدرتی آفات وغیرہ کے میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ نقد منافع کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔

iii) عام منافع یا نارمل پرافٹ: کسی بھی کاروباری شخص کو اپنا کاروبار مناسب ڈھنگ سے چلانے پر منافع کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ عام منافع کو پیداوار کی لاگت یا اشیاء کی قیمتوں میں شامل رکھا جاتا ہے۔ جب عام یا نارمل نفع حاصل ہوتا ہے تو نہ ہی کوئی جدید ادارہ اس صنعت میں داخل ہوتا ہے اور نا ہی کوئی موجودہ کاروباری ادارہ صنعت چھوڑ کر جاتا ہے۔

iv) غیر صحت مند منافع یا ابنارمل پرافٹ: اگر کاروباری ادارے کی آمدنی پیداوار کی مجموعی لاگت سے زیادہ ہو تو کمپنی کو غیر صحت، غیر معمولی یا ابنارمل منافع حاصل ہوتا ہے۔



8.9 خلاصہ

تقسیم کا نظریہ پیداوار کے مختلف عوامل اور اُن کے انعامات کو بیان کرتا ہے۔ عام طور پر پیداوار کے کسی بھی جُز کی قیمت کا تعیّن مانگ اور سربراہی کو قوّتوں سے کیا جاتا ہے۔ حاشیائی یا جُزوی اضافی پیداواریت کی صلاحیت کے نظریہ تقسیم کا اطلاق پیداواری عمل میں شامل تمام اجزاء کی قیمتوں کا تعیّن کرنے کیلیئے کیا جاسکتا ہے۔ یہ نظریہ اس بات کو بیان کرتا ہے کہ پیداوار کے کسی بھی جُز کی قیمت کو اُس کے حاشیائی یا جُزوی اضافی آمدنی کے برابر یا مساوی ہونا چاہیئے۔ ڈیویڈ رکارڈو کے مطابق مٹی میں پائے جانے والے تفرقات کی وجہ سے کرایہ پیدا ہوتا ہے۔ اُجرتیں دراصل مزدوروں کی محنت کا ایک صلہ یا انعام ہوتی ہیں۔ حقیقی اُجرتیں رقمی اُجرتوں سے زیادہ اہم ہوتی ہیں۔ سرمائے کے مالک کو وصول ہونیوالی آمدنی کو سود کہا جاتا ہے۔ منافع وہ معاوضہ ہے جو کسی بھی کاروباری شخص کو پیداواری عمل میں اُسکی محنت اور خدمات کے صلے میں حاصل ہوتا ہے۔



8.10 مثالی امتحانی سوالات

I۔ ذیل دیئے گئے سوالات کا 4 تا 5 سطروں میں جواب دیجئے۔

1۔ معاشی کرایہ کیا ہے؟

2۔ موقتی اُجرتیں کیا ہیں؟

3۔ نقد سود یا Net Interest کیا ہے؟

4۔ نقد منافع یا Net Profit کیا ہے؟

II۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کا 8 تا 10 سطروں میں جواب لکھیئے۔

1۔ آمدنی کی تقسیم کی اقسام کی درجہ بندی کیجیئے۔

2۔ رقمی اُجرتوں اور حقیقی اُجرتوں کے درمیان فرق کو بیان کیجیئے۔

3۔ مجموعی منافع یا Gross Profit کی وضاحت کیجیئے۔

III۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کا جواب 16 تا 20 سطروں میں دیجیئے

1۔ کرایہ کا رکاڈین نظریہ کہا ہے؟ تنقیدی طور پر بیان کیجیئے۔

2۔ حقیقی اُجرتیں کیا ہیں؟ حقیقی اُجرتوں کا تعیّن کرنیوالے عوامل کیا ہیں۔

3۔ منافع کیا ہے؟ منافع کے بارے میں پیش کیئے گئے مختلف تصوّرات بیان کیجیئے۔

8.11 فرہنگ

کلی تقسیم یا Marco Ditribution: کلی تقسیم کا مطلب قومی آمدنی میں مختلف عوامل کا تناسبی حصہ ہے۔یعنی یہ اس بات کو دکھاتا ہے کہ قومی آمدنی میں اُجرتوں اور کرایوں کا حصہ کتنا اور کسطرح ہے۔معاہداتی کرایہ یا کنٹراکٹ رینٹ: زمین، عمارت اور مشینری کا ایک معینہ مدت کیلیئے استعمال کرنے کیلیئے مالک کو ادا کی جانیوالی رقم کے بارے میں پہلے ہی سے طے شدہ معاہدہ کنٹراکٹ رینٹ کہلاتا ہے۔

نقد سود یا انٹرسٹ: نقد سود وہ رقم ہے جو قرض دینے والے شخص کی جانب سے خطرہ اُٹھانے، زحمت مول لینے اور مجموعی طور پر انتظامیہ کی ادائیگیاں کرنے کے بعد بچ رہتی ہے۔

غیر طبعی یا غیر معمولی پرافٹ: اگر کسی کاروباری ادارے کی جملہ آمدنی اُس کی جملہ لاگت سے زیادہ ہو تو وہ کاروباری ادارہ غیر طبعی یا ابنارمل منافع کماتا ہے۔

8.13 حوالہ جات

1۔ مائیکر واکنامکس۔ڈاکٹر بی۔آر۔امبیڈکر اوپن یونیورسٹی

2۔ مائیکر واکنامکس۔بی۔اے۔فرسٹ ایئر تلگو اکاڈمی

3۔ مائیکر واکنامکس تھیوری۔ایم۔آئ۔جھنگم M.I.JHINGAM

باب
9

قومی آمدنی کا تجزیہ

9.0 مقاصد
9.1 تعارف
9.2 قومی آمدنی کی اصطلاحی تعریف
9.3 قومی آمدنی کا تعیّن کرنے والے عوامل
9.4 قومی آمدنی کے تصوّرات
9.4.1 منڈی کی قیمتوں پر مجموعی قومی پیداوار
9.4.2 جز کی لاگت پر مجموعی قومی پیداوار
9.4.3 مجموعی قومی پیداوار
9.4.4 منڈی قیمتوں پر نقد قومی پیداوار
9.4.5 جز کی لاگت پر نقد قومی پیداوار
9.4.6 شخصی آمدنی
9.4.7 قابل ترک/ قابل خرچ آمدنی
9.4.8 قومی آمدنی
9.4.9 حقیقی قومی آمدنی
9.4.10 مجموعی جمع کردہ قدر
9.4.11 فی کس آمدنی
9.5 قومی آمدنی کے اجزاء
9.6 قومی آمدنی کی پیمائش کے طریقے
9.6.1 پیداوار کا طریقہ
9.6.2 آمدنی کا طریقہ
9.6.3 خرچ کا طریقہ
9.7 قومی آمدنی کی اہمیت اور مشکلات
9.7.1 قومی آمدنی کے اعداد و شمار کی اہمیت
9.8 ہندوستان میں قومی آمدنی کا تخمینہ
9.9 خلاصہ
9.10 امتحانی سوالات کا نمونہ
9.11 فرہنگ
9.12 حوالہ جات



9.0 مقاصد

- قومی آمدنی کے معنوں کو سمجھنا
- مجموعی آمدنی اور نقد آمدنی کے درمیان فرق کو سمجھنا
- قومی آمدنی کا تعیّن کرنے والے عوامل کو سمجھنا
- درمیانی اشیاء اور حتمی اشیاء کے درمیان فرق کو سمجھنا
- قومی آمدنی کے مختلف تصوّرات کو سمجھنا
- قومی آمدنی کے مختلف اجزاء کی وضاحت کرنا
- منڈی قیمتوں، مجموعی عوامل اور جمع کردہ اعظم ترین قدر کے درمیان فرق کرنا
- معیشت کے مختلف شعبوں کو جاننا
- قومی آمدنی کی اہمیت کو جاننا



9.1 تعارف

کلی معیشت یا Macro Economics کے تجزیوں میں سب سے اہم اور معنی خیز تصور قومی آمدنی کا تصوّر ہے۔ ساری معیشت کی مجموعی کارکردگی کے مظاہرے کی پیمائش کا ایک اہم پیمانہ ہے۔ اس کا تجزیہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کسطرح کسی ملک کی اوسط آمدنی کا حساب لگایا جاسکتا ہے۔ یہ ہمیں مختلف اصطلاحی تعریفوں، تصورات، اجزاء کا اور اُنکا حساب کتاب کرنے کے طریقوں اور قومی آمدنی کا حساب کرنے کی اہمیت کا معائنہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔

9.2 قومی آمدنی کی تعریفات

قومی آمدنی کو مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ قومی آمدنی دراصل کسی بھی ملک کی ملیاتی سال کے دوران پیدا کی جانیوالی اشیاء اور فراہم کردہ خدمات کی حتمی قدر ہوتی ہے۔ دیگر طریقے سے اس کو اسطرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ دی گئی مدت کے دوران پیدا کی جانیوالی تمام اشیاء اور فراہم کردہ تمام خدمات کی جملہ رقمی قدر کو قومی آمدنی ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر کسی بھی پیداواری سال کے دوران پیدا کی جانیوالی آمدنی کے تمام تر عوامل کے مجموعے کو قومی آمدنی کہا جاتا ہے یعنی کرایہ، اُجرت، سود اور منافع کی شکل میں پیداواری عوامل کے ذریعے کمائی گئی جملہ آمدنی کو قومی آمدنی قرار دیا جاسکتا ہے۔

مختلف ماہرین معاشیات نے قومی آمدنی کی مختلف اصطلاحی تعریف بیان کی ہے جن میں سب سے زیادہ جدید اصطلاحی تعریف سائمن کزنیٹ نے بیان کی ہے۔

Simon Kuznett کے مطابق قومی آمدنی کو ''کسی بھی ملک کے پیداواری نظام کے ذریعے ایک سال کے دوران پیدا کی جانیوالی خدمات اور اشیاء کی وہ پیداوار جو حتمی صارفین کے ہاتھوں میں پہنچتی ہے'' کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے

9.3 قومی آمدنی کا تعین کرنے والے عوامل

کسی بھی ملک میں قومی آمدنی پر اثر انداز ہونے والے متعدد عوامل ہیں جو اُس کے حجم کا تعیّن کرتے ہیں ان عوامل کے اثرات کی وجہ سے ہی کوئی ایک ملک دوسرے ملک کے مقابل زیادہ آمدنی پیدا کرتا ہے یا حاصل کرتا ہے۔

الف) قدرتی اور انسانی وسائل

کسی بھی ملک کے وسائل کی مقدار اور اُن کا معیار ہی شائد وہ چیز ہے جو کسی بھی ملک کی قومی آمدنی پر اثر انداز ہونے والے عوامل میں سب سے زیادہ اہم اثر ڈالتے ہیں۔ مثلاً زرخیز زمین، طاقت کے تیار ذرائع، سازگار موسمی حالات، کشتی رانی کے قابل دریاہ وغیرہ کسی بھی ملک کے پیداواری گنجائش پر فائیدہ مند اثر ڈالتے ہیں۔

کاروباری صلاحیت : قومی آمدنی میں مزدوروں کے کام کرنے کے معیار کی بھی اہمیت ہوتی ہے۔ مثلاً ذہانت، کاروباری مہارتیں، فیصلہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

سرمایہ کی تشکیل : سرمائے کا معیار اور اُسکی مقدار ہی وہ چیز ہے جو جملہ پیداوار پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔

ب) ٹیکنالوجی کی حالت :

قومی آمدنی پر اثر انداز ہونے والے اہم عوامل میں سے یہ ایک اور عنصر ہے۔ کوئی بھی ایسا ملک جو جدید ٹیکنالوجی کے معاملے میں عملی اور تکنیکی معاملات میں پسماندہ، دقیانوس اور کمزور حالت میں وہ اپنی قومی آمدنی کو بڑھا نہیں سکتا کیونکہ وہ اپنے وسائل کا ممکنہ حد تک بہترین استعمال کرنے کی حالت میں نہیں رہتا۔

ج) سیاسی استحکام :

معاشی پیداوار کو اعلیٰ ترین سطح پر برقرار رکھنے کیلیئے ملک میں سیاسی استحکام نہایت لازمی اور بنیادی ضرورت ہے۔ کوئی بھی ملک اگر سیاسی طور پر مستحکم ہو تو تب ہی قومی آمدنی میں اضافہ ممکن ہوتا ہے۔

9.4 قومی آمدنی کے تصورات

اب ہم قومی آمدنی کے بارے میں مختلف تصوّرات پر بحث کرینگے۔مختلف تصوّرات کو سمجھنے کیلیئے ہمیں دو اہم تصوّرات کے بارے میں جاننا چاہیئے۔

الف) منڈی کی قیمتیں=جز کی لاگت+بالراست محصولات-مالی رعایتیں

ب) جز کی قیمت=جز کی لاگت+رعایتیں- بالراست محصولات

9.4.1 منڈی کی قیمتوں پر مجموعی قومی پیداوار(GNP at MP)

منڈی یا بازار کی قیمتوں پر مجموعی قومی پیداوار دراصل کسی بھی ملک میں پیدا ہونیوالی تمام حتمی اشیاء اور فراہم کردہ خدمات کی اوسط بازاری قدر ہے جو اُس ملک میں ایک سال کی مدّت کے دوران پیدا ہونیوالی تما حتمی اشیاء کیلیئے طئے کی جاتی ہے۔اس میں بیرونی مالک سے کمائی ہوئی جملہ آمدنی کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور اس میں غیر ملکی افراد کی جانب سے بھیجی گئی رقومات کو منہا کیا جاتا ہے۔

GNPatMP=C+I+G+(X-M)R-P مجموعی قومی پیداوار بازاری قیمتوں پر=جملہ صرفہ+جملہ سرمایہ کاری+سرکاری خرچx(برآمدات-درآمدات)بیرونی ممالک حاصل ہونیوالی آمدنی-غیر کی ملکیوں کی جانب سے بھیجی گئی رقومات۔

اوپر دیئے گئے ضابطے میں (C) دراصل ملک میں ہونیوالا مکمل صرف،(I) کا مطلب مجموعی سرمایہ کاری،(G) مساوی ہے سرکاری خرچ کے اور (X) کا مطلب مجموعی برآمدات ہے جبکہ (M) جملہ درآمدات کی علامت ہے اور (R) بیرونی مملک سے حاصل ہونے والی مجموعی آمدنی ہے اور (P) کا مطلب غیر ملکی باشندوں کی جانب سے بھیجی گئی رقومات ہیں۔

9.4.2 جز کی لاگت پر مجموعی قومی پیداوار

جز کی لاگت پر مجموعی قومی پیداوار کا مطلب کسی بھی ملک میں ایک سال کے دوران تمام پیداواری عوامل کے ذریعے کمائی گئی آمدنی کا مجموعہ ہے جس میں زمین،مزدور۔سرمایہ اور تنظیم سب ہی شامل ہوتے ہیں۔

9.4.3 مجموعی قومی یا گھریلو پیداوار(GDP)

کسی بھی ملک میں ایک مالیاتی سال کے دوران پیدا ہونے والی تمام تر حتمی اشیاء اور فراہم کردہ خدمات کی جملہ رقمی قدر کو مجموعی گھریلو پیداوار کہا جاتا ہے۔

GDP=GNP-Net income from abroad مجموعی گھریلو پیداوار= مجموعی قومی پیداوار-بیرونی مملک سے حاصل شدہ جملہ آمدنی یا GDP=C+I+G+Z جہاں (C) مساوی ہے سرمایہ کاری کے اور (G) کا مطلب سرکاری خرچ ہے اور (Z) کا مطلب جملہ برآمدات ہے۔

اگر جملہ برآمدات مثبت ہوں تو تب مجموعی گھریلو پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور اگر برآمدات منفی ہوں تو تب مجموعی گھریلو پیداوار میں کمی ہوجاتی ہے۔

9.4.4 منڈی قیمتوں جملہ نقد قومی پیداوار (NNP at MP)

کسی بھی مالیاتی سال کے دوران جب اشیاء اور خدمات کی پیداوار کی جاتی ہے تو تب مقررہ سرمائے (fixed capital) یعنی زمین، مشینری وغیرہ میں ٹوٹ پھوٹ واقع ہوسکتی ہے۔ مقررہ اثاثوں میں واقع ہونے والی اس ٹوٹ پھوٹ کو صرفہ کہا جاتا ہے جس کی وجہ ان کی قدر و قیمت میں کمی واقع ہوتی ہے جسکو depriciation کہا جاتا ہے۔ قیمت میں واقع ہونے والی اس کمی کو ہم اگر مجموعی گھریلو پیداوار میں سے منہا کردیں تو تب ہمیں جملہ قومی پیداوار یعنی (NNP) حاصل ہوتی ہے۔

جملہ قومی پیداوار بازاری قیمت پر = مجموعی قومی پیداوار بازاری قیمت پر - کمی (مقررہ سرمائے کا صرفہ)

9.4.5 جز کی لاگت پر جملہ قومی پیداوار

جز کی لاگت پر جملہ قومی آمدنی کو جملہ قومی پیداوار بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وسائل سربراہ کرنے والوں کی جانب سے زمین، مزدور، سرمائے اور کاروباری صلاحیتوں کی سرمایہ کاری کے ذریعے کمائی ہوئی تمام تر آمدنی کا مجموعہ ہوتی ہے جو ایک سال کی جملہ پیداوار میں شامل ہوتی ہے۔

NNP at Factor Cost=GNP(FC) Factor Cost-Depreciation

NNP at Factor Cost=NNP at Market Price-Indirect taxes+Subsidies

9.4.6 شخصی آمدنی Personal Income (P.I)

شخصی آمدنی کو ذاتی آمدنی بھی کہا جاتا ہے جو دراصل کسی بھی دیئے گئے سال کے دوران افراد یا گھرانوں کی جانب سے حقیقی معنوں میں حاصل کی گئی تمام تر آمدنی کا مجموعہ ہوتی ہے۔

چندہ- کاروباری محصول- غیر تقسیم شدہ کاروبارہ منافع + منتقل شدہ ادائیگیاں

9.4.7 قابل ترک / قابل خرچ آمدنی Disposable Income (DI)

ذاتی محصولات مثلاً انکم ٹیکس، جائیداد ٹیکس وغیرہ کی شکل میں حکومت کو اپنی ذاتی آمدنی کا اچھا خاصہ حصہ دیدینے کے بعد کسی بھی شخص کے پاس جو رقم باقی رہ جاتی ہے اس کو ذاتی آمدنی کا قابل ترک یا قابل خرچ آمدنی کہا جاتا ہے۔

قابل خرچ آمدنی = ذاتی آمدنی - ذاتی محصولات

قابل خرچ آمدنی = ذاتی آمدنی - ذاتی محصولات

9.4.8 برائے نام آمدنی National Income

برائے نام آمدنی کو موجودہ قیمتوں پر قومی آمدنی بھی کہا جاتا ہے۔ جب قومی آمدنی کا حساب موجودہ قیمتوں پر لگایا جاتا ہے تو تب اس کو برائے نام آمدنی کہا جاتا ہے۔

9.4.9 حقیقی قومی آمدنی Real National Income

حقیقی قومی آمدنی کو مستقبل قیمتوں پر قومی آمدنی کہا جاتا ہے۔ کسی بھی ملک کی حقیقی آمدنی کی پیائش کیلیئے کسی ایک ایسے سال کو بنیاد قرار دیا جاتا ہے جس میں قیمتوں کی عام سطح نا تو بہت زیادہ اونچی ہوتی ہے اور نا ہی بہت ہی کم۔ بنیاد بنائے گئے سال کی قیمتوں کی سطح کو 100 فرض کرلیا جاتا ہے۔ موجودہ بنیاد بنایا گیا سال 2011-12 کا مالیاتی سال ہے۔

9.4.10 مجموعی جمع شدہ قدر Gross Value Added (GVA)

جمع شدہ قدر کو دراصل حتمی پیداوار کی تناسبی قدر میں سے درمیانی اشیاء یا بنیادی مادّی اشیاء کی قدر کو منہا کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔

جمع شدہ قدر = پیداوار کی قدر - درمیانی اشیاء کی قیمت

9.4.11 فی کس آمدنی Per Capita Income

کسی مخصوصی سال میں کسی بھی ملک کے جملہ آمدنی کے اوسط کو فی کس آمدنی یا Per Capita Income کہا جاتا ہے۔ فی کس آمدنی کا حساب کتاب لگانے کیلیئے قومی آمدنی کو ملک کی آبادی سے تقسیم کیا جاتا فی کس آمدنی = قومی آمدنی/آبادی

9.5 قومی آمدنی کے اجزاء Components of National Income

کسی بھی ملک کی قومی آمدنی کی حقیقی سطح (٦) حسب ذیل پانچ اجزاء ہیں۔

(1) صرفہ (C) (2) سرمایہ کاری (I) (3) سرکاری اخراجات (4) برآمدات (5) درآمدات (M)

اسطرح کسی بھی معشیت میں قومی آمدنی کی حقیقی سطح کو حسب ذیل انداز میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

$$Y=C+S+G+(X-M)$$

قومی آمدنی = صرفہ + سرمایہ کاری + سرکاری خرچ + (برآمدات - درآمدات)

صرفہ (C) Consumption:- اشیاء اور خدمات کے حصول کیلیئے کیئے جانے والے جملہ خرچ کو صرفہ کہتے ہیں

اورخرچ کر کے اشیاء کو استعمال کرنے والے کو صارف یا Consumer کہا جاتا ہے۔صرفہ کی سطح دراصل آمدنی پر منحصر ہوتی ہے۔ جب لوگ آمدنی حاصل کرتے ہیں تو اہ اسکا زیادہ تر حصہ خرچ کرتے ہیں اور اس کا کچھ حصہ بچا لیتے ہیں۔اس طرح ہم کہ سکتے ہیں کہ آمدنی(I) مساوی ہے صرفہ (C) جمع بچت(S)

آمدنی=صرفہ+بچت Y=C+S

سرمایہ کاری:- سرمایہ کاری دراصل اُنا شیاء ی خریداری ہے جس کو موجودہ وقت میں صرفہ نہیں کہا جاتا بلکہ اس کو مستقبل میں دولت پیدا کرنے کیلیئے استعمال کیا جاتا ہے۔مثلاً بنیادی ڈھانچے کی سہولیات وغیرہ پر کیا جانیوالا خرچ۔

سرکاری اخراجات/حکومتی اخراجات:- حکومت کی جانب سے عوامی سہولیات فراہم کرنے کیلیئے کئے جانے والے خرچ کو سرکاری یا حکومتی اخراجات کہا جاتا ہے اور یہ خرچ معاشرے کے استعمال کیلیئے بنائی جانیوالی عوامی سہولیات پر کیا جاتا ہے۔ مثلاً محکمہ پولیس،فوج،محکمہ عمارات وشوارع اور ریلوے وغیرہ پر کیا جانیوالا خرچ۔

برآمدات:- کسی بھی ملک کے کاروباری اداروں کی جانب سے پیدا کی جانیوالی اشیاء اور فراہم کی جانیوالی ایسی خدمات جو ایک مقررہ مدّت میں پیدا اور فراہم کی جاتی ہیں اور جنکو ملک سے باہر فروخت کیا جاتا ہے، برآمدات کہلائے جاتے ہیں۔

درآمدات:- ایسی اشیاء اور خدمات جن کو کسی بھی ملک کے باشندے بیرونی مملک سے خریدنے والے شخص یا ادارے کے اپنے ملک میں نہیں بنی ہوتی ہیں بلکہ باہر وے لایا جاتا ہے یا منگوایا جاتا ہے۔

بیرونی مملک سے حاصل ہونیوالی جملہ آمدنی(X-M):- کسی بھی ملک کی قومی آمدنی کا حساب لگانے کیلیئے اُس کی برآمدات اور درآمدات کی قدر و قیمت میں پائے جانے والے فرق کو دیکھا جاتا ہے۔قومی آمدنی کو مضبوط اور توانا بنانے والے امور میں سرمایہ کاری(I)، برآمدات(E) اور سرکاری اخراجات(G) شامل ہوتے ہیں اور قومی آمدنی میں واقع ہونیوالے بچھر یا کمی میں بچت(S)، درآمدات(I) اور محصولات(T) شامل ہوتے ہیں۔

9.6 قومی آمدنی کی پیائش کے طریقے

قومی آمدنی کی پیائش کرنے کیلیئے حسب ذیل تین طریقے ہیں۔

الف) پیداواری طریقہ یا آؤٹ پُٹ میتھڈ (Output Method)

ب) آمدنی کا طریقہ یا جُز کی لاگت کا طریقہ

ج) اخراجاتی طریقہ یا آؤٹ لے میتھڈ

9.6.1 پیداواری طریقہ یا Output Method

اس طریقے کو جمع شدہ قدر کا طریقہ، جمع بندی یا ذخیرہ کرنے کے حساب کتاب کا طریقہ یا اشیاء صارفین کی خدمات کا طریقہ کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔اس طریقے میں اشیاء کی حتمی قدر و قیمت کا اندازہ لگاتے ہوئے اس کو سال بھر کے دوران معیشت مختلف شعبوں کے ذریعے پیدا کیجانیوالی اشیاء اور فراہم کردہ خدمات کو بازاری قیمتوں سے ضرب دیا جاتا ہے تا کہ مجموعی قومی پیداوار GNP کا حساب لگایا جاسکے۔

GNP=(Q1PQ+Q2P2+---------+QnPn+Net income from abroad)

جہاں GNP مساوی ہے مجوعی قومی پیداوار کے اور

Q= اشیاءاورخدمات کی مقدار

P= اشیاءاورخدمات کی قیمت

1,2,3.....n معیشت کے مختلف شعبے جات

درمیانی اشیاءاورخدمات کی قدر و قیمت کو بھی اس میں شامل کیا جانا چاہیئے ۔اشیاءاورخدمات کی صرف حتمی قدر و قیمت ہی کو حساب کتاب میں شامل کیا جانا چاہیئے ۔

9.6.2 آمدنی کا طریقہ

اس طریقے کو جز کی لاگت کا طریقہ بھی کہا جاتا ہے یا پھر اسے تقسیم شدہ طریقے کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔اس طریقے میں آمدنی کے تمام عوامل اور اجزاء کا اوسط نکال کر قومی آمدنی کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔اس میں اُجرتیں، کرائے، سود اور منافع جات شامل ہوتے ہیں جو مالک کو ادا کیئے جاتے ہیں جو زمین، مزدوروں کی تنخواہ، سرمائے کی فراہمی اور کاروبار کو منظّم انداز میں چلانے کے صلے کو طور پر مالک کو حاصل ہوتے ہیں۔اسکا حساب ملک کے اندرونی علاقوں میں ایک سال کے دوران کیا جاتا ہے۔اسطرح ملک میں موجود تمام افراد کی آمدنیوں کو جمع کر کے قومی آمدنی کا حساب لگایا جاتا ہے۔

قومی آمدنی= کرایہ+اجرتیں+سود+ نفع

National Income=R+W+I+P

جہاں (R) مساوی ہے کرایہ کے، (W)=اجرتوں کے اور (I)=سود کے اور (P)=منافع کے

منتقلی کے ذریعہ کی جانیوالی ادائیگیوں کو اس میں شامل نہیں کیا جاتا ہے۔یہ طریقہ تقسیمی حصّوں یا Distributive Shares کے مطابق قومی آمدنی کی وضاحت کرتا ہے۔

9.6.3اخراجاتی طریقہ:-

اس طریقے کو اختصاصی طریقہ یا قابل ترک طریقہ یا جدید طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔اس طریقے میں جملہ معاشرے کی جانب کئے جانے والے تمام تر اخراجات بشمول انفرادی شخصی صرفہ یا استعمال، گھریلو اخرجات، کاروباری اداروں کے اخراجات، حکومت کی جانب سے اشیاءاورخدمات کے حصول کیلیئے کیا جانیولا خرچ اور جملہ برآمدات شامل ہوتے ہیں۔

N.I.=EH+EF+EG+Net Exports

جہاں (NI)= قومی آمدنی کے، EH= گھرانوں کا گھریلو خرچ، EF= کاروباری اداروں کے اخراجات اور EG= سرکاری حکومتی اخراجات یہ طریقہ اس مفروضے پر مبنی ہے کہ قومی آمدنی مساوی ہوتی ہے قومی خرچ کے۔

ہم نے اوپر قومی آمدنی کی تین متبادل طریقوں کی وضاحت کی ہے۔قومی آمدنی کا درست حساب لگانے کا بہترین طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ ان تمام طریقوں کو استعمال کیا جائے تا کہ اُن کا تقابلی جائیزہ لیتے ہوئے درست جانچ کرنے کی گنجائش ہو اور تفصیلات پر مزید روشنی ڈالی جا سکے۔

9.7 قومی آمدنی کی پیائش میں حائل مشکلات

جب بھی ہم کسی بھی ملک کی قومی آمدنی کی پیائش کا آغاز کرتے ہیں تو تب چند ایسے تصوّراتی یا نظریاتی مسائل سامنے آتے ہیں جو قومی آمدنی کی پیائش میں مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ان میں چند مسائل کو ذیل میں درج کیا گیا ہے۔

الف) زرعی پیداوار کی پیائش نہایت ہی مشکل کام ہے کیونکہ پیداوار کا نصف یا اس اے زیادہ یا کم حصہّ ہی منڈی میں آتا ہے بقیہ پیداوار کو کسان خود اپنے ذاتی استعمال کیلیئے رکھ لیتا ہے۔

ب) دیہی کسان اکثر و بیشتر ناخواندہ ہوتے ہیں اور وہ پیداوار کی درست مقدار کے بارے میں اطلاع دینے سے ہچکچاتے ہیں یا دینا نہیں چاہتے ہیں۔

ج) گھریلو خواتین کی اپنے خاندان کے لیئے انجام دی جانیوالی خدمات اور کھیت سے حاصل ہونیوالی پیداوار کا وہ حصہّ جو گھر پر استعمال،صرف یا خرچ کیا جاتا ہے اسکی پیائش کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔

د) اشیاء کی دہری گنتی کے بھی بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں کیونکہ اشیاء مختلف شکلوں میں مختلف ہاتھوں سے بار بار گزرتی ہیں۔

ہ) غیر قانونی سرگرمیوں سے کمائی ہوئی آمدنی کو بھی قومی آمدنی میں شامل نہیں کیا جاتا۔

و) مفت فراہم کی جانیوالی خدمات کو بھی مجموعی قومی آمدنی میں شامل نہیں کیا جاتا ہے لیکن انہیں بہبود بدلا جاتا ہے۔

9.7.1 قومی آمدنی کے اعداد و شمار کی اہمیت

قومی آمدنی کے اعداد و شمار کے کئی ایک اہم استعمالات ہیں۔معمول کے مطابق باضابطہ انداز میں کاموں کی انجام دہی کیلیئے ان کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔قومی آمدنی کے تخمینہ جات نہ صرف قومی آمدنی کا واحد عدد دکھاتے ہیں بلکہ قومی آمدنی کے مختلف اجزاء کے بارے میں تفصیلی آنکڑے فراہم کرتے ہیں۔

قومی آمدنی کے اندازوں کے حسب ذیل اہم استعمالات ہیں

الف) قومی آمدنی کے اعداد و شمار معیشت کے مختلف شعبوں کی مجموعی پیداواری کارکردگی کے مظاہروں کا انکشاف کرتے ہیں۔

ب) فی کس آمدنی کے آنکڑے ہمیں لوگوں کے معیارِ حیات کے اوسط کے بارے میں اندازہ لگانے میں مدد کرتے ہیں۔

ج) معاشی فلاح و بہبود کا انحصار بڑی حد تک قومی آمدنی کی سطح اور لوگوں کے معیارِ حیات پر ہوتا ہے۔

د) ایک مخصوص مدت کے دوران قومی آمدنی کا تقابل کرنے کے ذریعے ہم یہ جان سکتے ہیں کہ آیا معیشت ترقی کر رہی ہے یا زوال پزیر ہے یا اس پر جمود طاری ہے۔

ہ) قومی آمدنی کے تخمینہ جات موازنہ جاتی اختصاصات کے سلسلے میں زیادہ کارآمد اور مفید ہوتے ہیں۔

و) قومی آمدنی کے تخمینہ جات آمدنی کے مختلف زمرہ جات مثلاً اُجرتوں، منافعوں، کرایوں اور سودی ادائیگیوں کے درمیان قومی آمدنی کی تقسیم پر روشنی ڈالتے ہیں۔

9.8 ہندوستان میں قومی آمدنی کا تخمینہ

ہندوستان میں آزادی کے حصول سے قبل ہی دادا بھائی نوروز جی وہ پہلی شخصیت تھے جنھوں نے 1867 تا 1868 کے دوران قومی آمدنی کا حساب لگایا تھا۔ اُس کے بعد کئی ایک ماہرین معاشیات مثلاً ولیم ڈیگبی، فیڈلی شِرّاس، کے۔ٹی۔شاہ، کھمباٹا اور آر۔سی۔دیسائی وغیرہ نے دیگر اور لوگوں کی طرح قومی آمدنی کا حساب لگایا تھا۔ سال 32-1931 میں وی۔کے۔آر۔راؤ نے پہلی بار سائینسی انداز میں قومی آمدنی کا حساب لگایا تھا۔آزادی کے بعد اگست 1949 میں حکومت ہند نے قومی آمدنی تخمینہ کمیٹی (NIEC) کی تشکیل پروفیسر پی۔سی۔مہندرا کی زیرِ صدارت کی تھی تاکہ وہ قومی آمدنی کا تخمینہ لگانے کے سلسلے میں اپنی سفارِشات پیش کرے۔ اس کمیٹی کے دیگر ارکان میں ڈاکٹر گیڈگل اور ڈاکٹر کے۔وی۔آر۔راؤ شامل تھے۔موجودہ وقتوں میں ''قومی شماریات دفتر، یعنی (NSO) کو قومی آمدنی کے تخمینہ جات کی تیاری کی ذمہ داری دی گئی ہے۔

ہندوستان میں قومی آمدنی کا حساب دو طریقوں سے لگایا جاتا ہے (1) پیداوار کی جملہ مقدار کا طریقہ یعنی آؤٹ پُٹ میتھڈ (2) آمدنی کا طریقہ یعنی انکم میتھڈ۔ ہندوستان میں قومی آمدنی کا اندازہ لگانے کے مقصد سے مختلف معاشی سرگرمیوں کی 13 شعبوں میں درجہ بندی کی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

1) زرعی بشمول مویشی پالن شعبہ، 2) سمکیات، 3) جنگلاتی شعبہ، 4) معدنیات اور کانکنی، 5) مینوفیکچرنگ (رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ) شعبہ، 6) تعمیراتی شعبہ، 7) برقی، گیس اور سربراہیٔ آب کا شعبہ، 8) ٹرانسپوٹ ذخیرہ گاہ اور مواصلاتی شعبہ، 9) ہوٹل اور ریسٹورانٹ، 10) بینکنگ اور انشورنس، 11) جائیداد یعنی Real Estate کے علاوہ مکانات اور کاروباری خدمات کی ملکیت، 12) عوامی نظم ونسق اور دفاع کا شعبہ، 13) دیگر خدمات

9.9 خلاصہ

قومی آمدنی دراصل بڑی معیشت کے تجزیئے یعنی Macro Economic Analysis کا سب سے زیادہ معنی خیز اہمیت کا حاصل تصوّر رہے۔ یہ معیشت کارکردگی کی پیائش کا ایک اہم پیمانہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ دراصل ایک قدر و قیمت کا تصوّر اور بہاؤ کا تصوّر رہے۔ قومی آمدنی کی پیائش کے تین طریقے ہیں جس میں جدید طریقہ یعنی ماڈرن میتھڈ کا طریقہ مانا جاتا ہے۔ قومی آمدنی کی پیائش کے تین طریقے ہیں جس میں جدید طریقہ یعنی ماڈرن میتھڈ کا طریقہ بہترین طریقہ مانا جاتا ہے۔ قومی آمدنی کی پیائش کے ذریعے ہم ملک کے باشندوں کے معیار حیات کو سمجھ سکتے ہیں۔

9.10 مثالی امتحانی سوالات

I۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کا 4 تا 5 سطروں میں جواب دیجیئے۔

1) مجموعی قومی پیداوار (GNP) کیا ہے؟
2) فی کس آمدنی کی وضاحت کیجیئے۔
3) جُز کی لاگت پر جملہ قومی پیداوار یعنی NNP at Factor Cost کیا ہے۔؟
4) شخصی یا ذاتی آمدنی یعنی پرسنل انکم کیا ہے۔؟
5) اخراجاتی طریقہ یعنی Expenditure Method کیا ہے۔؟
6) مالی رعایتیں یعنی Subsidies کیا ہیں۔؟
7) درمیانی اشیاء یعنی Intermediate goods کیا ہیں؟
8) برائے نام قومی آمدنی یعنی Nominal National Income کیا ہوتی ہے؟

II۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کا 8 تا 10 سطروں میں جواب دیجیئے۔

1) قومی آمدنی کا تعیّن کرنیوالے عوامل کیا ہیں؟
2) ذاتی آمدنی اور قابل خرچ آمدنی کے درمیان فرق کیجیئے۔
3) قومی آمدنی کے اجزاء کے بارے میں لکھیئے۔
4) مجموعی قومی پیداوار منڈی قیمت یعنی GNP Market Price اور مجموعی قومی آمدنی جُز قیمت یعنی GNP Factor Price کے درمیان پائے جانے والے فرق کی وضاحت کیجیئے۔
5) برائے نام قومی آمدنی اور حقیقی قومی آمدنی کے درمیان فرق کو بیان کیجیئے۔
6) قومی آمدنی کا حساب لگانے کی اہمیت پر لکھیئے۔

III۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کا 16 تا 20 سطروں میں جواب دیجیئے۔

1) قومی آمدنی کی اصطلاحی تعریف بیان کیجیئے۔قومی آمدنی کے بارے میں پیش کیئے گئے تصوّرات کی وضاحت کیجیئے۔

2) قومی آمدنی کا حساب لگانے کے مختلف طریقوں کو بیان کیجیئے۔

3) ہندوستان میں قومی آمدنی کا حساب کتاب کرنے کی راہ میں حائل مشکلات کی وضاحت کیجیئے۔

4) ہندوستان میں قومی آمدنی کا حساب کسطرح سے کیا جاتا ہے۔؟

9.11 فرہنگ

1) قومی آمدنی: کسی بھی مالیاتی سال کے دوران کسی بھی ملک میں پیدا کی جانیوالی تمام اشیاء اور فراہم کی جانیوالی تمام تر خدمات کی جملہ رقمی قدر کو قومی آمدنی کہا جاتا ہے۔

2) درمیانی اشیاء: ایسی اشیاء جو پیداواری عمل کا ایک حصہّ ہوتی ہیں۔

3) قدر میں کٹوتی Depriciation: مقررہ سرمائے میں ٹوٹ پھوٹ یا گھساؤ کی وجہ سے یا استعمال کی وجہ واقع ہونیوالی کمی۔

4) جز کی لاگت Factor Cost: یہ پیداوار میں استعمال ہونے والے اجزا کی قیمت کی ایک شکل ہوتی ہے۔

5) جملہ قومی پیداوار (NNP) یعنی نٹ نیشنل پروڈکٹ: مجموعی قومی پیداوار میں سے اشیاء کے استعمال سے قیمت میں واقع ہونے والی کمی کو منہا کرنے پر جملہ قومی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

6) مجموعی گھریلو پیداوار یا Gross Domestic Product: ایک مالیاتی سال کے دوران ملک کی سرحدوں کے اندر پیدا کی جانیوالی تمام حتمی اشیاء اور خدمات کی جملہ مالیاتی یا رقمی قدر کو مجموعی گھریلو پیداوار کہا جاتا ہے۔اس میں بیرونی ممالک سے حاصل ہونے والی آمدنی کو شامل نہیں کیا جاتا ہے۔

7) فی کس آمدنی: یہ عوام کی اوسط آمدنی ہوتی ہے۔اس کا حساب قومی آمدنی کو ملک کی آبادی سے تقسیم کرکے لگایا جاتا ہے۔

8) مجموعی جمع شدہ قدر: پیداوار کی قیمت میں سے درمیانی اشیاء کی قیمت نکال دینے سے مجموعی جمع شدہ قدر معلوم ہوتی ہے۔

9.12 حوالہ جات

1) پرنسپلز آف اکنامکس۔سی۔رنگاراجن، بی۔ایچ ڈھولکیہ

2) ماڈرن اکنامکس تھیوری۔کے۔کے۔ڈیویٹ

3) میاکروا کنامک تھیوری۔ایم۔سی۔وائش

باب
10

نظریہ ملازمت

10.0 مقاصد

10.1 تعارف

10.2 آمدنی اور ملازمت کا کلاسیکی نظریہ

10.2.1 مفروضات

10.2.2 اشیاء اور پیسے کی منڈی کا توازن۔ سے کا منڈی قانون

10.2.3 پیسہ منڈی کا توازن

10.2.4 مزدور منڈی کا توازن

10.2.5 اُجرت کی قیمتوں میں لچک

10.2.6 ملازمت کے کلاسیکی نظریئے کے اہم پہلو

10.2.7 نظریئے کے حدود اور تنقید

10.3 آمدنی اور ملازمت کا Keynesian نظریہ

10.3.1 اوسط سربراہی

10.3.2 اوسط مانگ

10.3.3 مئوثر مانگ

10.3.4 Keynesian نظریہ آمدنی اور ملازمت کے اہم پہلو

10.4 خلاصہ

10.5 امتحانی سوالات کا نمونہ

10.6 فرہنگ



10.0 مقاصد

- ملازمت کے کلاسیکی نظریئے کی وضاحت
- اوسط مانگ، اوسط سربراہی اور مئوثر مانگ کے معنوں کی وضاحت
- Keynesian نظریۂ آمدنی اور روزگار کی وضاحت



10.1 تعارف

معاشیات کا کلاسیکی مکتبۂ فکر ہی دراصل معاشیات کا جدید مکتبۂ فکر ہے۔ کلاسیکی ماہرین معاشیات کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ آزاد منڈیاں اپنے آپ کو خود ہی قابو میں رکھ سکتی ہیں۔ سے کا منڈی قانون ہی دراصل کلاسیکی نظریئے کی اساس ہے جس کو مارشل اور پیگو جیسے کلاسیکی ماہرین معاشیات نے مزید آگے بڑھایا تھا۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ کسطرح پیداوار اور ملازمت کا تعین مزدوروں، اشیاء اور پیسوں کیلیئے افراد میں تقسیم ہوتے ہیں۔ اس باب میں ہم اشیاء اور پیسہ منڈی کے توازن پر بحث کرینگے۔ Say کا منڈی قانون، مزدور منڈی کے توازن کی بات کرتا ہے۔ اس کے علاوہ پیگو کی اُجرت میں کٹوتی کی پالیسی اور Keynesian کا نظریۂ آمدنی اور ملازمت کے بارے میں بھی اس باب میں بحث کی گئی ہے۔

10.2 آمدنی اور ملازمت کا کلاسیکی نظریہ

کلاسیکی ماہرین معاشیات کے مطابق کوئی بھی ملک متوازن سطح پر مکمل روزگار اور ملازمت دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ اس بات پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ مکمل آزادی اور خود اختیاری معیشت میں بھرپور روزگار اور سبکو ملازمت فراہم کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ طویل مدّت کے دوران ملک میں کوئی بھی بیروزگار نہیں رہیگا کیونکہ معیشت سبکو روزگار یا ملازمت فراہم کرنے کے مئوقف میں آجائیگی۔ اُن کی نظر میں مکمل روزگار اور سبکو ملازمت کی دستیابی ایک عام قسم کی صورتحال ہوگی اور اس سے کسی بھی طرح کا انحرا کو غیر طبعی، خراب اور غیر معمولی سمجھا جاتا تھا۔ کلاسیکی نظریئے کی اساس دراصل Say کا منڈی قانون ہے جسکو مارشل اور پیگو جیسے کلاسیکی ماہرین معاشیات آگے لیکر چلے تھے۔ اس نظریئے میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے یا یہ سمجھایا گیا ہے کہ پیداوار اور روزگار کا تعیّن انفرادی منڈیوں میں تقیم کردیا جاتا ہے تاکہ مزدور اُن کی مزدوری حاصل کرسکیں اور اشیاء کی تیاری اور فروت سے پیسہ کمایا جاسکے۔

10.2.1 مفروضات

- منڈی قیمت کے آزاد نظام موجود ہیں۔
- افراط زر کے بغیر بھی معیشت میں بھرپور ملازمت کے مواقع ہوتے ہیں۔

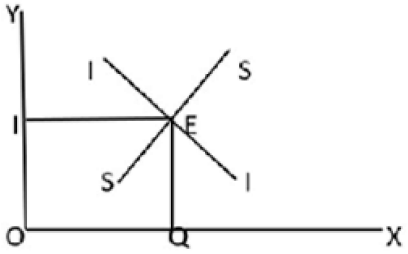
- مزدور منڈی اور پیداواروں کی منڈی میں بے عیب مسابقت ہوتی ہے۔
- مزدوروں کی قوّت یعنی لیبر فورس ہم متجانس ہوتی ہے۔
- معیشت کی جملہ پیداوار کو دو حصّوں میں تقسیم کرنا ہوتا ہے یعنی صرفہ اور سرمایہ کاری۔
- طویل مدّت کے دوران توازن جاری رہیگا۔
- منڈی کا پھیلاؤ محدود نہیں ہوتا یہ پھیلتی جاتی ہے

10.2.2 اشیاء اور پیسہ منڈی توازن: Say کا منڈی قانون

جین باپٹیسٹ سے (Jean Baptist Say) 19 ویں صدی کے اوائل کا ایک فرانسیسی ماہرِ معاشیات تھا جس نے مشہورِ زمانہ منڈی قانون پیش کیا تھا یعنی ''سربراہی اپنی خود کی طلب پیدا کرتی ہے۔'' جے۔بی۔سے کے مطابق سربراہی خود اپنی طلب کرتی ہے اور سربراہی ہمیشہ مانگ کے مساوی ہوتی ہے (S=D) جبکہ معیشت میں پیدا کی گئی اشیاء کیلیئے قطعی درست مسابقت کے حالات ہوتے ہیں۔ پیداوار پیدا کی گئی اشیاء کیلیئے منڈی پیدا کرتی ہے۔فروخت اپنی فروخت کے وقت خریدی بھی ہوتی ہے، جو مزید پیداوار کیلیئے راہ ہموار کرتی ہے۔ پیداوار کے مسلسل جاری رہنے والے عمل میں کرایہ، اُجرتوں اور منافع کی شکل میں آمدنی پیدا کی جاتی ہے۔یہی آمدنی مزید طلب کا باعث ہوتی ہے۔کوئی بیروزگاری نہیں ہوتی۔معیشت میں بھرپور روزگار رہوتا ہے۔لہٰذا ضرورت سے زیادہ پیداوار ہو ہی نہیں سکتی اور معیشت میں بیروزگاری کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔اگر معیشت میں عمومی طور پر ضرورت سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے تو تب بعض مزدوروں کو ملازمت چھوڑ کر چلے جانے کیلیئے کہا جاسکتا ہے۔مختصر مدت کے دوران معیشت میں بیروزگاری کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔طویل عرصے کے دوران معیشت خود بخود بھرپور رہزگار کے تئیس رجحان اُس وقت پیدا کرلیگی جب اشیاء کی مانگ اور سربراہی مساوی ہوجائیگی۔

10.2.3 پیسہ منڈی توازن

اشیاء منڈی کا توازن پیسہ منڈی کے توازن کا باعث ہوتا ہے اور مزدور منڈی میں بھی توازن لانے کا سبب بنتا ہے۔اس بات کو سمجھایا جاتا ہے کہ زیادہ تر آمدنی ایسے پیداواری عوامل سے آتی ہے جو آمدنی کا صلہ فراہم کرتے ہیں۔آمدنی کو صرفہ اور بچت کے ذریعے استعمال کی جاتی ہے۔ جب بچتوں کی آمدنی کو سرمایہ کاری کی اشیاء یعنی زمین، کارخانہ، مشینری کی خریدی پر خرچ کیا جاتا ہے تو اس کو سرمایہ کاری کہا جاتا ہے۔بچت اور سرمایہ کاری کے درمیان تعلق مثبت اور مساوی ہوتا ہے (S=I) لچکدار شرح سود پیسہ منڈی یعنی Money Market میں توازن لانے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔



Savings/Investment

شکل 10.1 پیسہ منڈی توازن

مندرجہ بالا خاکہ یہ وضاحت کرتا ہے کہ بچت اور سرمایہ کاری کے ساتھ پیسہ منڈی توازن مساوی ہوتا ہے۔(S=I)۔OX محور بچت/سرمایہ کاری دکھاتا ہےاور OY محور شرح سود کو دکھاتا ہے۔بچت اور سرمایہ کاری O شرح سود پر مساوی ہوتی ہے۔E توازن کا نقطہ ہوتا ہے۔شرح سود میں خود بخود تبدیل ہوجاتی ہے اور بچت کے علاوہ سرمایہ کاری بھی نقطۂ توازن کے لحاظ سے تبدیل ہوتی ہے۔

10.2.4 مزدور منڈی توازن

مزدور منڈی میں مزدوروں کی مانگ اور سربراہی پیداوار اور روزگار کی سطح متعین کرتی ہے۔کلاسیکی ماہرین معاشیات مزدوروں کیلیئے مانگ کو حقیقی اُجرت کی شرح کے ایک عمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔

DN=F(W/P) where DN=demand for labour,W=wage rate and P=price level.

Dividing Wage rate (W) by price level (P) we get the real wage (W/P)

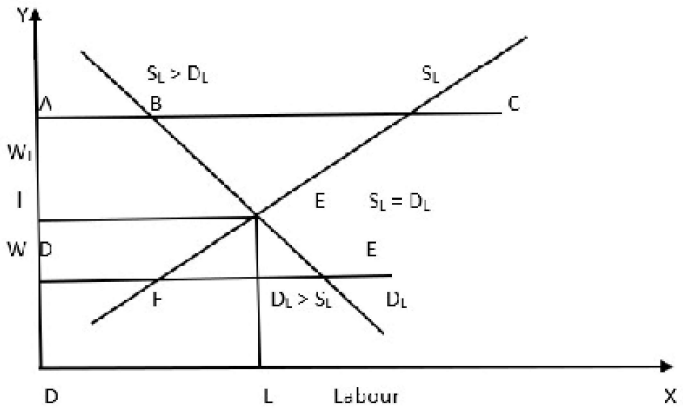
جہاں مزدوروں کیلیئے مانگ=F(W/P)‘اُجرت=W‘قیمت کی سطح=P‘شرح(W) کو قیمت کی سطح(P) سے تقسیم کرنے پر ہمیں حقیقی اُجرت(W/P) حاصل ہوتی ہے۔

10.2.5 اُجرت کی قیمت میں لچکدای

کلاسیکی ماہرین معاشیات کا یہ ماننا تھا کہ معیشت میں ہمیشہ بھرپور روزگار رہوتا ہے۔کلاسیکی ماہرین معاشیات کی یہ پختہ رائے تھی اُجرتوں کی اونچی شرح ہی بیروزگای کی وجوہات میں سب سے بڑی اور اہم وجہ ہوتی ہے۔بیروزگاری بڑھ جانے کی صورت میں اُجرتوں میں عمومی کٹوتی معیشت کو بھرپور روزگار اور ملازمت کی فراہمی کی سطح پر لے جائیگی۔یہ بحث اس مفروضے کی بنیاد پر کی جاتی ہے کہ پیسہ اور اُجرتوں کے علاوہ حقیقی اُجرتوں کے درمیان ایک راست تناسبی رشتہ ہوتا ہے۔

پیگو کی اُجرت کٹوتی کا نظریہ جسکا نام ماہر معاشیات آرتھر سی۔پیگو کے نام پر رکھا گیا ہے،ایک ایسا معاشی نظریہ ہے جو یہ تجویز کرتا ہے کہ معیشت کے زوال پذیر ہونے کے وقت اگر اُجرتوں میں کٹوتی کی جاتی ہے تو یہ کٹوتی بیروزگاری کم کرنے اور

روزگار کے مواقع کو جگانے میں مدد کرسکتی ہے۔ یہ نظریہ اس خیال پر مبنی ہے کہ بیروزگاری کی بنیادی وجہ دراصل اُجرتوں اور قیمتوں کے درمیان پایا جانیوالا فرق ہے۔ پیگو کے نظریئے کے مطابق اگر اُجرتوں کو زیادہ لچکدار رکھا جائے اور اُن کو کم ہونے کی اجازت دی جائے تو تب ہم آہنگی اور مطابقت کا عمل زیادہ رواں ہوگا۔ اُجرتوں کا کم کیا جانا کمپنی یا کاروباری ادارے کی لاگت کو کم کریگا جو آگے چل کر قیمتوں میں کمی باعث ہوگا اور اسطرح اشیاء اور خدمات کی مانگ میں اضافہ ہوگا۔ مانگ میں ہونے والا یہ اضافہ مزید مزدوروں کو کام پر رکھنے کیلیئے ملیاتی اضافہ پیدا کریگا اور اسطرح بیروزگاری میں کمی واقع ہوگی۔



Real Wage Rate / اُجرتوں کی حقیقی شرح

شکل 10.2: مزدور منڈی توازن اُجرت کٹوتی پالیسی

اوپر دیئے گئے خاکہ 10.2 یہ وضاحت کرتا ہے کہ مزدوری منڈی توازن میں ہے۔ محور OX کو بطور مزدور لیا جاتا ہے اور محور OY کو اُجرتوں کی حقیقی شرح کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر اُجرتوں کی شرح OW2 ہو تو تب مزدوروں کی مانگ میں زبردست اضافہ ہوگا اور سربراہی میں کمی واقع ہوگی (DL>SL)۔ چنانچہ اُجرتوں کی شرح گر جائیگی۔ اُجرتوں کی OW شرح پر مزدوروں کی سربراہی اور مزدوروں کیلیئے مانگ مساوی ہوگی (SL=DL)۔ مزدوروں کی سربراہی اور مانگ دونوں ہی جب مساوی ہوجاتے ہیں تب ہی یہ بھرپور روزگار کے ساتھ متوازن ہونے کا باعث ہوتے ہیں۔

10.2.6 کلاسیکی نظریئے کے اہم پہلو:

- بھرپور روزگار کی اہمیت
- غیر رضا کارانہ بیروزگاری غیر موجود ہوتی ہے
- بے عیب مسابقت کے تحت عمومی بیروزگاری ممکن نہیں ہوتی
- Say کے منڈی قانون کے مطابق اُجرت اور قیمتیں لچکداری واقع ہوتی ہے

- Say کے منڈی قانون کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ پیداوار اور عمومی بیروزگاری قطعی نہیں ہوتی
- لوگ اپنی ساری آمدنی کو اشیاء صارفین کے خریدنے اور سرمایہ کاری کرنے کیلیئے خرچ کر سکتے ہیں
- بچتیں سرمایہ کاری کے مساوی ہوتی ہیں
- بچتوں اور سرمایہ کاریوں کو مساوی کرنے کیلیئے سود کی شرحوں کو تبدیل کیا جاسکتا ہے

10.2.7 نظریئے کے حدود اور تنقید

- حقیقی دُنیا میں کلاسیکی نظریئے کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا
- بھرپور روزگار یا ہر شخص کو ملازمت یا کام کی فراہمی کا خیال غیر حقیقی یا ناقابل عمل چیز ہے
- سربراہی خود اپنی مانگ پیدا کرتی ہے یہ چیز ہمیشہ ممکن نہیں ہوتی
- عمومی ملازمتوں میں اُجرتوں کی پالیسی کو روبعمل نہیں لایا جاسکتا۔ یہ بات ممکن ہی نہیں ہے۔
- کلاسیکی ماہرین معاشیات کی یہ بحث کہ بیروزگاری دراصل اُجرتوں کے غیر لچکدار ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، قطعی دُرست نہیں ہے۔
- کسی بھی معیشت میں پیداوار اور روزگار کی مقدار کا تعیّن کرنے میں پیسہ ایک نہایت اہم اور نازک کردار ادا کرتا ہے۔ ایک جدید معیشت میں پیسے کی سربراہی اور مانگ کے درمیان توازن کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔
- کلاسیکی ماہرین معاشیات یہ بحث کرتے ہیں کہ بچتیں سرمایہ کاری اور سرمائے کی جمع بندی کا باعث ہوتی ہیں اور معاشی ترقی کو چلاتی ہیں۔ تاہم ایک ایسی متضاد صورتحال بھی پیدا ہوسکتی جہاں بچتیں لازمی طور پر اضافہ شدہ ورمایہ کاری اور اوسط مانگ میں تبدیل نہ ہوں۔ ایسا اس لیئے ممکن ہے کیونکہ بچت کے نتیجے میں صرفہ اور خرچ میں کمی بھی واقع ہوسکتی ہے جو مجموعی معاشی سرگرمیوں کے زوال کا باعث ہوسکتی ہے۔
- کلاسیکی ماہرین معاشیات معشیت میں حکومت کی اقل ترین مداخلت کی وکالت کرتے ہیں اور آزاد منڈیوں کے اپنے خود سے مطابقت پیدا کرنے کے طریقہء کار پر انحصار کو اہم مانتے ہیں۔ تاہم آج کی موجود فلاحی حکومتوں میں ایسا ممکن نہیں ہوتا۔

10.3 آمدنی اور روزگار کا Keynesian نظریہ

برطانوی ماہر معاشیات جان میناڈ کینیز John Maynard Keynes کی جانب سے 1930 عیسوی میں پیش کردہ نظریہ آمدنی اور روزگار، ملازمت اور روزگار کے کلاسیکی نظریئے کا ایک متبادل تناظر فراہم کرتا ہے۔ یہ یہی وقت تھا جب جے۔ایم۔کینیز نے اپنی مشہور زمانہ کتاب 'عمومی نظریہ' تصنیف کی تھی۔ اس کتاب میں کینیز نے 1930 میں واقع ہونیوالی

بھیانک کساد بازاری کے بارے میں ایک وضاحت پیش کی تھی اور اس خطرناک مسئلے کو حل کرنے کیلیئے درکار اقدامات تجویز کیئے تھے۔اُس نے اپنا خود کا ایک آمدنی اور روزگار کا نظریہ بھی پیش کیا تھا۔اس نظریئے میں مجموعی مانگ اور منڈی کے ناکام ہونے کے ایسے امکانات اور اندیشوں پر توجہ مکوز کی گئی ہے جو غیر رضا کارانہ بیروزگاری کا باعث ہو سکتے ہیں۔

10.3.1 مجموعی سربراہی

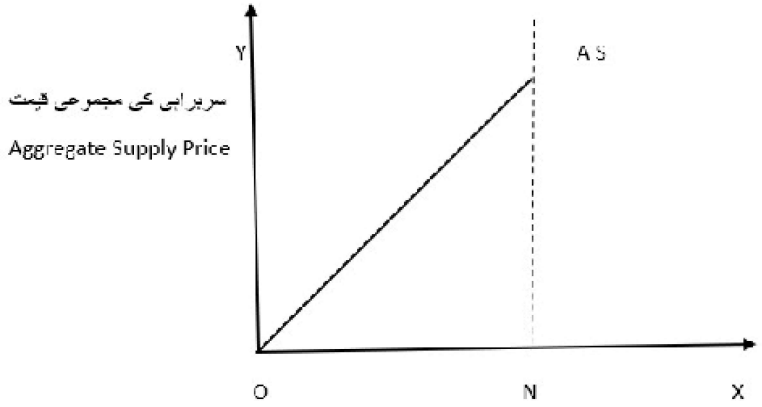
مجموعی سربراہی دراصل کسی بھی معیشت میں تمام پیداوار کنندگان یا کاروباری اشخاص اور اداروں کی جانب سے پیدا کردہ تمام اشیاء کی مجموعی سربراہی کو ملا کر حاصل کرنے والی ایک مخصوص سطح ہوتی ہے۔جیسے جیسے ملازمت اور روزگار می اضافہ ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے پیداوار کی مقدار میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔چونکہ جملہ پیداوار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔چنانچہ مجموعی سربراہی روزگار اور ملازمت کی سطح پر منحصر ہوتی ہے۔پیداوار کنندگان کو پیداوار جاری رکھنے کیلیئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اپنی لاگت کا احاطہ کر سکیں اس کو سربراہی کی قیمت یا Supply Price کہا جاتا ہے۔اس طرح سربراہی کی مجموعی قیمت دراصل وہ کم سے کم یا اقل ترین رقم ہوتی ہے جو اُس کی لاگت کے مساوی ہوتی ہے جس کو کسی معیشت میں پیداوار کنندہ کو حاصل ہونا چاہیئے تا کہ وہ اس کو فروخت کر کے پیدا کردہ اشیاء کے ذریعے روزگار کی ایک مخصوص سطح تک پہنچ سکے۔

سربراہی کی مجموعی قیمت دراصل وہ جملہ رقم ہے جو کسی کاروباری شخص یا ادارے کو اُسکی جانب سے کام پر لگائے گئے لوگوں کی جانب سے پیدا کردہ اشیاء کے فروخت سے وصول ہونا چاہیئے۔سربراہی کی مجموعی قیمت کو ''کسی دی گئی سطح پر مزدوروں کو کام پر لگانے کے بعد پیدا کی جانیوالی تمام اشیاء کی مجموعی سربراہی کی قیمت وہ جملہ رقم ہوتی ہے جس کو معیشت میں مصروف کار تمام کاروباری افراد یا ادارے اُس پیداوار کو فروخت کر کے حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں جو صرف اُسی صورت میں سربراہی کی مجموعی قیمت کے طور پر مانی جاسکتی ہے جب یہ رقم اسقدر ہو کہ اُسکی مقدار اُن کام پر لگائے گئے لوگوں کی اُجرت کو جائیز قرار دے سکے۔

جدول۔1۔مجموعی سربراہی قیمت کا لائحہ عمل

روزگار/ ملازمت کی سطح(N) لاکھوں میں	مجموعی سربراہی قیمت (کڑوڑوں میں)
10	250
12	300
14	350
16	400
18	450
20	500

مندرجہ بالا جدول میں اس بات کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ ملازمت یا روزگار فراہم کرنے کی سطح میں اضافہ ہونے کے ساتھ ہی سربراہی کی قیمتوں میں اضافہ واقع ہوتا ہے۔10 لاکھ مالازمت کی سطح پر پیداوار کنندہ کو لازمی طور پر 250 کڑوڑ روپیئے وصول ہونا چاہیئے۔جب 12 لاکھ مزدوروں کو کام پر لگایا جاتا ہے تو تب اُنکی جانب سے پیدا کردہ پیداوار کو فروخت کرنے کے بعد پیداوار کنندہ شخص یا ادارے کو 300 کڑوڑ روپیئے وصول ہونا چاہیئے۔اسی طرح جب پیداوار کنندہ پیداوار کی جملہ فروخت سے بالترتیب 350 کڑوڑ روپے، 400 کڑوڑ روپے، 450 کڑوڑ روپے اور 500 کڑوڑ روپے حاصل کرنیکی توقع کرتا ہے تو تب اُسے بالترتیب 14 لاکھ مزدور، 16 لاکھ مزدور، 18 لاکھ مزدور اور 20 لاکھ مزدور کام پر لگانا ہوگا۔یہ فرض کیا جاتا ہے کہ 20 لاکھ لوگوں کو کام پر لگانا بھرپور یا مکمل روزگار کی نمائندگی کرتا ہے۔اس کا مطلب یہ کہ پیداوار میں اس سطح سے مزید اضفہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔



روزگار/ ملازمت

مندرجہ بالا خاکہ پیداوار کی مجموعی سربراہی قیمت کو محور OY پر لیا جاتا ہے اور ملازمت کی سطح کو یا کام کرنے والوں کی تعداد کو OX محور پر لیا جاتا ہے۔جیسے جیسے ملازمت کی سطح میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اور ON سے ON1 ہوجاتی ہے تو اُس کے ساتھ ساتھ مجموعی سربراہی قیمت میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے اور یہ OP سے OP1 ہوجاتی ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ جیسے جیسے کام کرنے والے ملازمین کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے ہی مجموعی سربراہی قیمت کی رقم میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

10.3.2 مجموعی طلب

مجموعی مانگ پیداوار اور ملازمت کا تعیّن کرتی ہے۔کینیز نے یہ بحث کی تھی کہ مجموعی مانگ صرفہ (C)، سرمایہ کاری (I)، سرکاری اخراجات (G) پر مشتمل ہوتی ہے اور جملہ برآمدات کسی بھی معیشت میں پیداوار اور ملازمت کی سطح کا تعیّن کرنے میں اہم اور کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔مجموعی مانگ میں واقع ہونیوالی کمی بیشی یا اُتار چڑھاؤ معاشی سرگرمیوں میں تبدیلی لانے کا باعث ہوسکتے ہیں جو آگے چل کر بیروزگاری اور اگر اطزر کی اونچی سطح کا دور لانے کا سبب بن سکتے ہیں۔

مجموعی مانگ = صرفہ + سرمایہ کاری / AD=C+I

جدول۔2: مجموعی مانگ قیمت کالائحہ عمل

ملازمت کی سطح(N)لاکھوں میں	مجموعی مانگ کی قیمت (کڑوڑوں میں)
10	325
12	350
14	375
16	400
18	425
20	450

اوپر دیا گیا جدول ملازمت کی سطح اور مجموعی مانگ کے درمیان رشتے کی وضاحت کرتا ہے۔جب ملازمت کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے تو تب کاروباری شخص یا ادارے کو اُس سے حاصل ہونیوالی رقم کی مقدار میں اضافے کی بھی توقع ہوتی ہے اور پھر مانگ کی مجموعی قیمت میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔اگر کاروباری افراد کے پاس کام کرنے والوں کی تعداد 10 لاکھ ہوتی ہے تو وہ ان 10 لاکھ افراد کے ذریعے پیدا کی گئی اشیاء کے فروخت سے 325 کڑوڑ روپے حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے۔کاروباری لوگ اُس وقت 16 لاکھ لوگوں کو ملازمت دینے کے خواہش مند ہوسکتے ہیں جب اُنہیں اُن مازمین کے ذریعے پیدا کی گئی اشیاء کے فروخت سے 400 کڑوڑ روپیئے حاصل ہوں نے کی توقع ہو۔



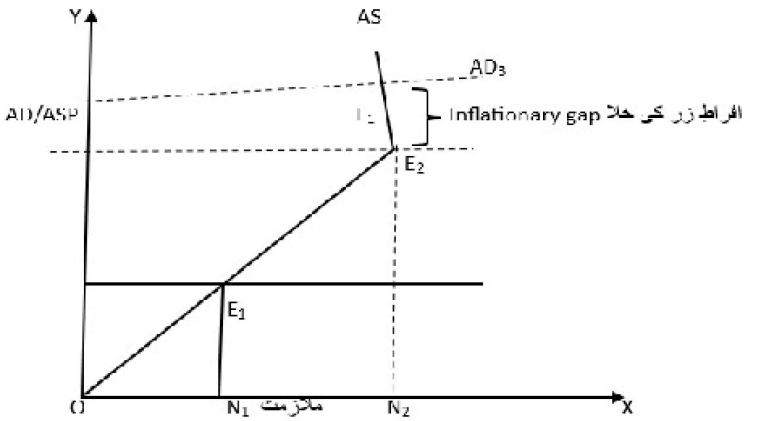
مندرجہ بالا ترسیم میں مجموعی مانگ کی قیمت کو OY محور پر لیا گیا ہے اور ملازمت کی سطح کو OX محور پر لیا گیا ہے۔مانگ کی مجموعی قیمت دراصل ملازمت کی سطح کا ایک عمل ہے۔ON کی سطح پر مجموعی مانگ کی قیمت لینی وہ رقم جو کاروباری فرد یا ادارہ حاصل کرنے کی توقع رکھتا ہے OD ہوتی ہے،اور ملازمت کی سطح ON1 پر متوقع رسائد OD1 ہوتے ہیں۔اسطرح ملازمت کی سطح میں اضافے کے ساتھ ہی مجموعی مانگ کی قیمت میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔

10.3.3 موثر طلب Effective Demand

موثر طلب کے تصور کا ماہر معاشیات جان مینارڈ کینیز کے کاموں سے قریبی تعلق ہے۔ کینیز نے یہ بحث کی تھی کہ کسی بھی معیشت میں روزگار اور پیداوار کی سطح کو معیّن کرنے کیلیئے مئوثر مانگ کی کلیدی اہمیت ہے۔ مئوثر مانگ دراصل علامتی یا امکانی مانگ سے مختلف ہوتی ہے جو اشیاء اور خدمات کیلیئے افراد کی خواہش اور دلچسپی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ان کی قوّت خرید یا اُن اشیاء کو خرید سکنے کی قابلیت اور اہلیت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا ہے یا اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ مئوثر مانگ کا تعیّن مجموعی مانگ اور مجموعی سربراہی کے لحاظ سے کیا جاتا ہے جہاں مجموعی مانگ اور مجموعی سربراہی ایک نقطے پر مساوی ہو جاتی ہے جس کو مئوثر مانگ کہا جاتا ہے۔ مئوثر مانگ ملازمت اور روزگار کی سطح کا تعیّن کریگی۔ اس نقطے پر وصول ہونیوالی متوقع رقم اور وہ رقومات جو لازمی طور پر کاروباری شخص یا ادارے کو وصول ہونا چاہیئے مساوی ہوتی ہیں۔ اس نقطے پر کروباری افراد اور ادارے عام اور معمول کے مطابق نفع کماتے ہیں۔

ملازمت کی سطح (N) لاکھوں میں	مجموعی سربراہی قیمت (کڑوڑں میں)	مجموعی مانگ کی قیمت (کڑوڑوں میں)
10	250	325
12	300	250
14	350	375
16	400	400
18	450	425
20	500	450

مندرجہ بالا جدول لاکھوں میں مزدوروں۔ مجموعی سربراہی قیمت اور مجموعی مانگ کی قیمتوں کی مختلف سطوحات کو دکھاتا ہے۔ جب متوقع رقم (مجموعی مانگ قیمت) اور وہ رقم جو لازمی طور پر وصول ہونا چاہیئے (مجموعی سربراہی قیمت) 400 کڑوڑ روپے کے مساوی ہوتی ہے تو تب ملازمت کی سطح 16 لاکھ کارکن ہوتی ہے۔ یہ نقطہ مئوثر مانگ کی نشان دہی کرتا ہے۔



اوپر دیئے گئے خاکے میں مجموعی مانگ کی قیمت کا جھکاؤ(ADP)اور مجموعی سربراہی کی قیمت کا جھکاؤ(ASP)ایک دوسرے کونقطہ (E) پر کاٹتے ہیں۔ یہ نقطۂ توازن کو دکھاتا ہے۔ ملازمت کی(ON) سطح پر توازن حاصل ہوجاتا ہے۔ یہ فرض کیا جاتا ہے کہ اوپر دیئے گئے خاکے میں (ON) معیشت میں بھرپور یا مکمل روزگار اور ملازمت کی نشان دہی نہیں کرتا کیونکہ معیشت پیداوار کے غیر سرگرم عوامل رکھتی ہے۔Keynesian تجزیئے میں اس کو کم ملازمت توازن سمجھا جاتا ہے۔

کینیز کا نظریۂ ملازمت یہ بیان کرتا ہے کہ مکمل یا بھرپور ملازمت کی سطح حاصل کرنے کیلیئے مجموعی مانگ کے جھکاؤ میں اوپر کی جانب تبدیلی درکار ہوتی ہے۔ ایسا معیشت میں سربراہ کردہ اشیاء اور خدمات پر سرکاری اخراجات کرکے کیا جاسکتا ہے۔ ایسا اُس وقت کیا جاسکتا ہے جب خانگی کاروباری ادارے سرمایہ لگانے میں دلچسپی ظاہر نہیں کرتے۔ اس کے ساتھ ہی AD جھکاؤ(C+I) تبدیل ہوتا ہے کیونکہ اس جدید نقطے پر مئوثر مانگ AD مساوی ہوتی ہے(C+I+G) کے۔ یہ وہ سطح ہوتی ہے جب معیشت ملازمت کی بھرپور سطح یعنی(ON) تک پہنچ جاتی ہے۔ E سے آگے، مئوثر مانگ(AD) میں اضافہ افراط زر کا باعث ہوجاتا ہے (قیمتوں کی عمومی سطح میں اضافہ)، کیانکہ تمام وسائل کو امکانی طور پر استعمال کیا جا چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ E اور، E کے درمیان موجاد خلا یا فاصلے کو افراط زر کا خلایا Inflationary Gap کہا جاتا ہے۔

10.3.4 کینیز کے نظریۂ آمدنی اور روزگار کے اہم پہلو

1) پیداوار، ملازمت اور آمدنی ایک دوسرے سے تبدیل کی جاسکنے والی اصطلاحات ہیں۔
2) ملازمت اور آمدنی کا انحصار مئوثر مانگ پر ہوتا ہے۔
3) مئوثر مانگ کو مجموعی مانگ اور مجموعی سربراہی کے ذریعے قابو میں رکھا جاتا۔
4) مختصر مدّت کے دوران چونکہ مجموعی سربراہی مستقل ہوتی ہے اسی لیئے کینیز مجموعی مانگ پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔
5) دوشعبہ جات پر مبنی معیشت یعنی گھرانوں اور کاروباری اداروں پر مبنی معیشت کا تعیّن صرفہ اخراجات اور سرمایہ کاری اخراجات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

10.4 خلاصہ

ایڈم اسمتھ، ریکارڈو، جا۔بی۔سے، جے۔ایس مِل اور این سینیز جیسے قدیم کلاسیکی ماہرین معاشیات یہ مانتے تھے کہ کسی بھی معاشی سرگرمی میں سرکاری مداخلت جتنی کم ہو اتنا اچھا ہوتا ہے بلکہ حکومت کی معیشت میں کسی بھی قسم کی مداخلت نہ ہونا معیشت کیلیئے بہترین ثابت ہوتا ہے۔ یعنی معاشی سرگرمیوں میں مکمل آزادی اور خودمختاری کے وہ حامی تھے۔ انہیں خیالات اور افکارات کے زیر اثر انہوں نے اپنے انداز میں اور ملازمت کے کلاسیکی نظریئے کو فروغ دیا تھا۔ اس نظریئے میں یہ بیان کیا گیا

ہے کہ سرمایہ دارنہ معیشت میں مکمل روزگار اور بھرپور ملازمت ایک عام سی بات ہے۔ ملازمت اور روزگار کا کلاسیکی نظریہ کسی بھی آزاد منڈی معیشت میں پیروزگاری کی موجودگی کے امکانات یا اندیشوں کو قطعی مسترد کرتا ہے۔ اُن کا یہ ماننا ہے کہ اگر معاشی سرگرمیوں کی انجام دہی میں مکمل آزادی عطا کی جاتی ہے تو معیشت میں ہمیشہ مکمل اور بھرپور ملازمت اور روزگار کا توازن قایئم رہیگا۔ جان مینارڈ کینیز نے اپنی شاہکار تصنیف ''دی جنرل تھیوری آف ایمپلائمنٹ انٹرسٹ اینڈ منی'' میں جسکی شاعت 1936 میں ہوئی تھی ایک جامع نظریہ پیش کیا تھا تا کہ مجموعی آمدنی اور معیشت میں پیداوار کے توازن کا تعیّن کرنے طریقۂ کار کی وضاحت کی جاسکے۔

10.5 مثالی امتحانی سوالات

I- ذیل میں دیئے گئے سوالات کا 4 تا 5 سطروں میں جواب دیجیئے۔

1) کلاسیکی معاشیات کے معنی؟
2) اشیاء منڈی توازن کیا ہے؟
3) پیسہ منڈی توازن کیا ہے؟
4) مزدور منڈی توازن کیا ہے؟
5) اُجرت کٹوتی پالیسی سے آپ کیا مطلب نکالتے ہیں؟
6) بھرپور ملازمت اور مکمل روزگار سے آپ کا کیا مطلب ہے؟
7) مجموعی سربراہی یا Aggregate Supply کیا ہے۔؟
8) مجموعی طلب یعنی Aggregate Demand کیا ہے۔؟
9) موثر طلب (Effective Demand) کیا ہے؟

II ذیل میں دیئے گئے سوالات کا 8 تا 10 سطروں میں جواب دیجیئے۔

1) جے بی سے کا قانون ''سربراہی اپنی خود کی طلب پیدا کرتی ہے'' کی وضاحت کیجئے۔
2) روزگار کے کلاسیکی نظریئے کا تنقیدی جائیزہ لیجیے۔
3) کینیز ین نظریۂ ملازمت کے بارے میں مختصر وضاحت کیجئے۔

III ذیل میں دیئے گئے سوالات کا 16 تا 20 سطروں میں جواب دیجیئے۔

1) کلاسیکل نظریہ برائے ملازمت کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔
2) Keynesian نظریہ برائے ملازمت کی مختصر وضاحت کیجئے۔

10.6 فرہنگ

1) اجرت کٹوتی پالیسی/ Wage Cut Policy: اے۔سی پیگو کا یہ ماننا تھا کہ اُجرتوں کی شرح کو کم کرنے سے پیداواری لاگت میں کمی واقع ہوتی ہے جو قیمتوں کو کم کرنے اور مانگ میں اضافہ کرنے کا باعث ہوسکتا ہے۔

2) مکمل روزگار/ Full Employment: ایسی صورتحال جس میں وہ تمام کارکن اور مزدور جو ملازمت حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں اور کام کرنے کی قابلیت، اہلیت، صلاحیت اور طاقت رکھتے ہیں اُن کو کام مل جاتا ہے۔

3) مجموعی سربراہی قیمت/ Aggregate Supply Price: مجموعی سربراہی قیمت دراصل وہ جملہ رقم ہوتی ہے جس کے وصول ہونے کے بارے میں معیشت میں کاروباری امور انجام دینے والے تمام تر افراد اور ادارے اپنی اپنی پیداواروں کو فروخت کرنے کے بعد حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں جو اُنہوں نے افراد کی ایک مخصوص تعداد کی منت کے ذریعے پیدا کی تھی اور حاصل ہونے والی رقم اُن افراد کو ملازمت فراہم کرنے اور اُجرت دینے کو جائیز قرار دے سکے۔

4) مجموعی طلب قیمت/ Aggregate Demand Price: کسی بھی مقدار کی پیداوار کیلیئے مجموعی مانگ قیمت دراصل وصول ہونے والی وہ جملہ رقم ہے جو مزدوروں کی ایک مخصوص تعداد کو کام پر لگا کر پیدا کی گئی مصنوعات کے فروخت سے حاصل ہونیکی توقع ہوتی ہے۔

5) موثر طلب Effective Demand: مجموعی مانگ اور مجموعی سربراہی کے ذریعے مئوثر مانگ کا تعیّن کیا جاتا ہے۔ مؤثر مانگ دراصل اُس نقطے کو کہا جاتا ہے جہاں مجموعی مانگ اور مجموعی سربراہی مساوی ہوجاتے ہیں۔

10.7 حوالہ جات

1) معاشیات کی درسی کتاب برائے انٹرمیڈیٹ سال اوّل شائعے کردہ تلگوا کاڈمی۔

2) سینیئر سکنڈری کورس اکنامکس (318) نیشنل انسٹیٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ۔

3) بی۔اے سال دوّم میا کروا کنامکس شائع کردہ تلگوا کاڈمی۔

4) میا کروا کنامکس ایم۔ایل سیٹھ شائع کردہ منجانب لکشمی نارائن اگروال۔

باب
11

عوامی مالیہ اور بجٹ

11.0 مقاصد

11.1 تعارف

11.1.1 عوامی مالیہ کا تصور

11.2.2 عوامی مالیہ کے اجزاء

11.2.3 بازادائیگی کے طریقے

11.2 مرکز۔ریاست مالیاتی تعلقات

11.3 وفاقی مالیہ

11.4 مالیاتی کمیشن

11.5 بجٹ

11.5.1 بجٹ کے اقسام

11.5.2 بجٹ کے اجزاء

11.5.3 خسارہ بجٹ

11.6 خلاصہ

11.7 امتحانی سوالات کا نمونہ

11.8 حواشی/حوالہ جات



11.0 مقاصد

- عوامی مالیہ کی وضاحت
- عوامی مالیہ کے شاخوں کی فہرست
- عوامی مال/آمدنی
- عوامی اخراجات
- عوامی قرض
- مرکز۔ریاست مالیاتی تعلقات
- وفاقی مالیہ۔مالیاتی کمیشن
- بجٹ



11.1 تعارف

معاشیات کی شاخوں میں سے ایک عوامی مالیہ ہے۔عوامی مالیہ کے معنی کو سمجھنے کے لیے پیشگی شرط یہ ہے کہ "عوامی اور مالیات" کے الفاظ کا کچھ علم ہو۔لفظ عوامی ایک اجتماعی اصطلاح ہے جو افراد کے جمع کرنے کے لئے کھڑا ہے اور یہ کمیونٹی کے تمام ممبروں سے بھی مراد ہے اور مالیات رقم کے وسائل یا محصولات ہیں۔ پبلک فنانس کا مطلب عوامی اتھارٹی کے وسائل ہیں۔ پبلک فنانس کا لفظ پہلی بار انگلینڈ کے ملک میں استعمال ہوا ہے۔

11.1.1 پبلک فنانس کا تصور

عوامی مالیہ، حکومتی حکام کی آمدنی اور اخراجات سے متعلق ہے۔عوام کا لفظ ریاست یا حکومت کے مرکزی، ریاستی اور مقامی اداروں کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔عوامی مالیہ سماج کو پولیس اسٹیٹ سے ویلفیئر اسٹیٹ میں تبدیل کرنے میں سماج کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے مال یا رقم اکٹھا کرنے اور خرچ کرنے کے مقاصد کے طریقوں اور اثرات کا مطالعہ کرتا ہے۔

ہیوڈالٹن کے مطابق "اس کا تعلق حکومتی حکام کی آمدنی اور اخراجات سے ہے اور اس میں ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔

آدم سمتھ کے مطابق "عوامی مالیہ مملکت کے محصولات اور اخراجات کی نوعیت اور اصولوں کی تحقیقات ہے"۔

جدید طرز کی حکومتیں معاشی اور سماجی انفراسٹرکچر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ بنیادی ڈھانچے کی سہولیات پر کافی رقم خرچ کرتے ہیں۔ پہلے کی حکومتیں اپنی آبادی کے غریب اور پچھڑے طبقوں کی مشکلات کو کم کرنے کے لیے مختلف فلاحی اقدامات پر بھاری رقم خرچ کرتی رہی ہیں۔

حکومت کی جانب سے شروع کئے گئے سرگرمیوں کا اثر آمدنی، پیداوار، روزگار اور معیشت کی عام قیمت کی سطح پر پڑے گا۔ حکومت کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے ریونیو کی ضرورت ہوتی ہے اور مختلف قسم کے محصولات لگاتے ہیں۔ اگر ضروری ہوا تو رقم بھی ادھار لیتا ہے، بعض اوقات خسارے کی مالی امداد کا سہارا لیا جاتا ہے۔ حکومت مختلف معاشی اور سماجی سرگرمیوں پر رقم خرچ کرتی ہے۔ لہٰذا، عوامی آمدنی، عوامی اخراجات اور عوامی قرضوں سے متعلق آگہی ضروری ہے جو کہ مل کر عوامی مالیہ تشکیل دیتے ہیں جو کہ کلی معیشت کے اہم پہلوؤں میں سے ایک ہے۔

11.1.2 عوامی مالیہ کے اجزاء

a) عوامی مالگزاری/آمدنی

عوامی مالگزاری کا مطلب ہے ٹیکس/محصول لگا کر ریونیو کی وصولی اور بہت سی دوسری قسم میں لوگوں سے رقم وصول کرنا ہے۔ حکومت کو مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی کو عوامی مالگزاری کہا جاتا ہے۔ عوامی آمدنی کو وسیع طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ 1) محصولی آمدنی 2) غیر محصول آمدنی

1. محصولی آمدنی

عوام سے محصول یا ٹیکس کی صورت میں حاصل ہونے والی آمدنی کو ٹیکس ریونیو یا محصولی آمدنی کہا جاتا ہے۔ ریاستی اور مرکزی حکومتوں کے ذریعہ عوام سے وصول کیے جانے والے ٹیکس دو قسم کے ہوتے ہیں، یعنی راست ٹیکس اور بالراست ٹیکس۔

☆ **راست ٹیکس:** آمدنی اور اخراجات کی بنیاد پر افراد اور کمپنیوں پر عائد ٹیکس۔ مثال کے طور پر: شخصی انکم ٹیکس، سودی ٹیکس اور اخراجات ٹیکس۔

☆ افراد اور کمپنیوں کی جائیداد اور سرمایہ کے اثاثوں پر عائد ٹیکس۔

مثال کے طور پر: ویلتھ ٹیکس، گفٹ ٹیکس، اسٹیٹ ڈیوٹی۔

☆ بالراست ٹیکس: وہ ٹیکس جن کا بوجھ حتمی ٹیکس دہندگان کو منتقل کیا جاسکتا ہے انہیں بالراست ٹیکس کہا جاتا ہے یعنی اشیاء اور خدمات پر لگائے جانے والے ٹیکس۔ مثال کے طور پر: ایکسائز ڈیوٹی، کسٹم ڈیوٹی، سروس ٹیکس، سیلز ٹیکس۔

☆ **اشیاء اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی):** اشیاء اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) ایک بالراست ٹیکس ہے جس نے ہندوستان میں بہت سے انفرادی ٹیکسوں کی جگہ لے لی ہے۔ فرانس پہلا ملک تھا جس نے 1954 میں جی ایس ٹی متعارف کرایا۔ گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) ایکٹ 29 مارچ 2017 کو پارلیمنٹ میں (122 ویں ترمیمی ایکٹ) منظور کیا گیا۔ یہ ایکٹ یکم جولائی 2017 کو نافذ العمل ہوا۔ جی ایس ٹی جامع، ملٹی اسٹیج، ڈیسٹینیشن بیسڈ ٹیکس جو ہر ویلیو ایڈیشن پر لگایا جاتا ہے۔ آسان الفاظ میں جی ایس ٹی ایک بالراست ٹیکس ہے جو اس نظام کے تحت اشیاء اور خدمات کی فراہمی پر لگایا جاتا ہے۔ جی ایس ٹی کی شرحوں کے لیے چار (4) مرحلے مقرر کیے گئے ہیں یعنی 5%، 12%، 18% اور 28%۔

اس نظام کے تحت 3 قسم کے ٹیکس آتے ہیں۔

1) سی جی ایس ٹی (مرکزی جی ایس ٹی): اس جی ایس ٹی جو مرکزی حکومت کی جانب سے نافذ کیا جاتا ہے۔
2) ایس جی ایس ٹی (ریاستی جی ایس ٹی): اس جی ایس ٹی کو ریاستی حکومت کی جانب سے نافذ کیا جاتا ہے۔
3) آئی جی ایس ٹی (مربوط جی ایس ٹی): اس جی ایس ٹی کو مرکز اور ریاستی حکومت کی جانب سے مشترکہ طور پر نافذ کیا جاتا ہے۔

پہلے بالراست ٹیکس کے نظام میں، ریاست اور مرکز دونوں کی طرف سے بہت سے بالراست ٹیکس لگائے جاتے تھے۔ ریاستیں بنیادی طور پر ویلیو ایڈڈ ٹیکس (VAT) کی شکل پر ٹیکس جمع کرتے تھے۔ ہر ریاست کے الگ الگ اصول وضوابط تھے۔ مرکز کے ذریعہ اشیاء کی بین ریاستی فروخت پر ٹیکس لگایا گیا تھا۔

غیر ٹیکس محصول

حکومت ٹیکس کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی محصول وصول کرتی ہے اور اس طرح کی آمدنی کو نان ٹیکس ریونیو کہا جاتا ہے۔ نان ٹیکس ریونیو کے ذرائع درج ذیل ہیں:

a) انتظامی محصول: حکومت کو بعض انتظامی خدمات کے لیے رقم ملتی ہے۔ مثال کے طور پر: لائسنس فیس، ٹیوشن فیس جرمانہ، خصوصی تشخیص وغیرہ۔

b) **تجارتی آمدنی:** جدید حکومتیں چند اشیاء تیار کرنے اور چند خدمات پیش کرنے کے لیے پبلک سیکٹر یونٹ قائم کرتی ہیں۔ انہوں نے قیمتوں کا تبادلہ کیا۔ لہٰذا ایسے یونٹس اپنی مصنوعات فروخت کر کے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر: IOL، BSNL، BHEL، TSRTC، انڈین ریلوے، ایئر انڈیا وغیرہ۔

c) **قرضے اور ایڈوانسز:** جب حکومت کو ٹیکسوں اور غیر ٹیکس ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی حکومتی اخراجات کے سربراہوں کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں ہوتی ہے تو اسے ملک کے اندر کام کرنے والے مالیاتی اداروں اور عوام سے بھی قرضے مل سکتے ہیں۔ جدید حکومت غیر ملکی حکومتوں اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے بھی قرض حاصل کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر: IBRD، IMF، ADB، وغیرہ۔

d) **گرانٹس ان ایڈ:** گرانٹس ان ایڈ کا مطلب ہے واپسی کی کسی شرط کے بغیر وصول کرنا۔ ان کی ادائیگی نہیں کی جاتی۔ ریاستی حکومتیں مرکزی حکومت سے ایسی گرانٹ حاصل کرتی ہیں۔ مرکزی حکومت غیر ملکی حکومتوں یا کسی بین الاقوامی فنڈنگ ایجنسی سے ایسی گرانٹ حاصل کر سکتی ہے۔ گرانٹس دو قسم کے ہوتے ہیں۔

i) عام گرانٹ (مالی مدد): جب کوئی گرانٹ کسی مقصد کی وضاحت کیے بغیر عام طور پر فنڈز کی کمی کو پورا کرنے کے لیے دی جاتی ہے تو اسے عام گرانٹ کہا جاتا ہے۔

ii) مخصوص گرانٹ (مالی مدد): جب گرانٹ کسی خاص مقصد کے لیے دی جاتی ہے تو اسے مخصوص گرانٹ کہا جاتا ہے۔ اسے کسی اور مقصد پر خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر: ایجوکیشن گرانٹ، ہیلتھ گرانٹ، فلڈ گرانٹ۔

B) عوامی اخراجات

عوامی اخراجات وہ اخراجات ہیں جو شہریوں کی اجتماعی ضروریات یا ان کی معاشی اور سماجی بہبود کو فروغ دینے کے لیے عوامی حکام یعنی مرکزی و ریاستی کے ذریعہ صرف کیے جاتے ہیں۔ سرمایہ کے جمع کرنے میں عوامی اخراجات کا کردار اہم ہے جو پیداواری صلاحیت میں ترقی کی شرح کو کنٹرول کرتا ہے۔

عوامی اخراجات ایک ایسا صرفہ ہے جو حکومت مختلف معاشی سرگرمیوں کو انجام دینے میں صرف کرتی ہے۔ عوامی اخراجات معاشرے کو رقم منتقل کرتے ہیں۔ اگر عوامی اخراجات میں اضافہ ہوگا تو کمیونٹی کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ اس لیے ملک میں ترقی ہوتی ہے۔ اگر عوامی اخراجات کم ہوں گے تو آمدنی کی سطح بھی کم ہو جائے گی جس کے نتیجے میں ملک میں کوئی ترقی نہیں ہوگی۔

c) **عوامی قرض**

حکومت عوامی قرض کا انتخاب کرسکتی ہے جب اس کے اخراجات اس کی آمدنی سے زیادہ ہوں۔اس صورتحال میں حکومت ملک کے اندر یا بیرون ملک سے مختلف ذرائع سے فنڈ زلیتی ہے۔اس سے عوامی قرضہ پیدا ہوتا ہے۔

سرکاری قرضوں کی اقسام: ذرائع کی بنیاد پر،عوامی قرض کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے:

i) داخلی قرض: داخلی عوامی قرض سے مراد وہ فنڈ ہے جس سے حکومت نے قرض لیا ہے۔اس کے شہری، مالیاتی ادارے اور ملک کے اندر دیگر ایجنسیوں سے۔

ii) خارجی قرض: خارجی قرضوں سے مراد حکومت کی طرف سے غیر ملکی سرمایہ کاروں، ایجنسیوں، مالیاتی اداروں، کثیر القومی، جغرافیائی علاقے سے باہر حکومت کی طرف سے غیر ملکی بینکوں، غیر ملکی سرکاری بین الاقوامی مالیاتی اداروں جیسے IMF،IBRD،IFC وغیرہ سے لیے گئے قرضے ہیں۔

عوامی قرض کی خلاصی: خلاصی کا مطلب قرض کی واپسی ہے۔جس طرح خانگی فرد یا ادارے نے قرض ادا کرنا ہے،اس نے قرض لیا ہے اور اسی طرح حکومت کو بھی عوامی قرض پر نہ صرف سود ادا کرنا ہوگا بلکہ مقررہ تاریخ پر اصل رقم بھی ادا کرنا ہوگی۔

ادائیگی کے درج ذیل فوائد ہیں۔

i) سب سے پہلے یہ حکومت کو دیوالیہ ہونے سے بچاتا ہے۔

ii) دوم یہ حکومت کے اسراف خرچ کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

iii) تیسرا یہ قرض دہندگان کا اعتماد برقرار رکھتا ہے۔

iv) یہ آنے والی نسل کو قرضوں کے بوجھ سے بچاتا ہے۔

11.1.3 بازادائیگی کے طریقے

1. عاق کرنا Repudiation: اس سے مراد حکومت کی طرف سے قرض ادا کرنے سے انکار کرنا ہے۔1917 میں صرف سوویت روس نے اس طریقے پر عمل کیا لیکن جدید جمہوری دور میں یہ طریقہ ممکن نہیں کیونکہ معاہدوں کو قبول اور احترام کرنا پڑتا ہے۔
2. رقم کی واپسی Refunding: رقم کی واپسی وہ عمل ہے جس کے ذریعے پختہ ہونے والے بانڈز کو نئے بانڈز سے بدل دیا جاتا ہے۔
3. تبدیلی Conversion: عوامی قرض کی تبدیلی کا مطلب پرانے قرضوں کے لیے نئے قرض کا تبادلہ ہے۔تبدیلی کا عمل عوامی قرض کو زیادہ سے کم شرح سود پر مشتمل یا تبدیل کرنے پر مشتمل ہوتا ہے۔

4. حقیقی ادائیگی: عوامی قرضوں کی حقیقی ادائیگی کے لیے درج ذیل طریقوں پر عمل کیا جاتا ہے۔

a) ڈوبنے والا فنڈ: اس طریقہ کار میں، ایک فنڈ بنایا جاتا ہے جس میں بقایا قرض کی ادائیگی کے لیے ہر سال محصول کی ایک مخصوص رقم جمع کی جاتی ہے۔ ڈالٹن کے مطابق ایک ڈوبنے والا فنڈ خزانے کی موجودہ آمدنی سے بنایا جانا چاہیے نہ کہ قرضوں سے۔

b) سرپلس ریونیو: سرکاری قرضوں کی بتدریج صفائی کے لیے سالانہ اضافی بجٹ کی پالیسی پر عمل کیا جا سکتا ہے بجائے اس کے کہ اس کی پختگی پر ادائیگی کے لیے کوئی فنڈ بنایا جائے۔ لیکن حالیہ برسوں میں، عوامی اخراجات میں اضافے کی وجہ سے سرپلس بجٹ ایک غیر معمولی رجحان ہے۔

c) سالانہ معیادی رمیقاتی: ایک حکومت ہر سال تقسیم ہونے والے سیریل آرڈر کے مطابق ہر سال سالانہ معیاری (ٹرمینل اینیوٹی) جاری کر سکتی ہے، جو کہ میچور کا ایک حصہ ہے۔ اس طریقہ کار میں ہر سال قرض ادا کیا جاتا ہے اس لیے ریاست کا بوجھ بھی بہت کم ہوتا ہے۔

d) کیپٹل لیوی: کیپٹل لیوی سے مراد جائیداد اور دولت پر بہت بھاری ٹیکس ہے۔ یہ مخصوص قیمت سے زیادہ سرمایہ دارانہ اثاثوں پر عائد تمام ٹیکسوں کے لیے ایک بار ہے۔ درحقیقت غیر پیداواری جنگی قرضوں کی وجہ سے جنگ کے فوراً بعد کیپٹل لیوی کو تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

11.2 مرکز ریاست مالیاتی تعلقات

ہندوستان ایک وفاقی ڈھانچہ کا حامل ملک ہے۔ مرکز اور ریاستی مالیاتی تعلقات کو تقریباً تمام فیڈریشنوں میں بہت اہم تسلیم کیا جاتا ہے۔ جدید آئین کے آرٹیکل 263 سے 281 میں وسیع تر انتظامات کیے گئے ہیں جو ریاستوں کے درمیان مالی وسائل کی تقسیم سے متعلق مرکز کو ہدایات فراہم کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ جدید دور میں وفاقی ڈھانچہ والے ممالک میں اقتصادی ترقی کے حصول میں مرکزی حکومت اہم اور کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ ہندوستان کو آزادی کے بعد ایک وفاق بنایا گیا تھا، دفعات۔ اس طرح ہندوستانی آئین میں ضروری دفعات شامل کی گئیں۔ وفاق کے وجود کے لیے مرکزی ریاست کے مالیاتی تعلقات وفاقی مالیاتی تعلقات کے زیر انتظام ہیں۔ لہذا، مالیاتی منتقلیوں کو تفصیل سے جاننا ضروری ہے جو مرکز اور ریاست کے درمیان مالیاتی ایڈجسٹمنٹ کرتے ہیں۔ جب کہ یونین پارلیمنٹ مخصوص اشیاء پر یونین کی فہرست کے مطابق ٹیکس عائد کرتی ہے، ریاستی مقنّنہ ریاستی فہرست کے مطابق مخصوص اشیاء پر ٹیکس عائد کرتی ہے۔

i) مرکزی حکومت کا خصوصی اختیار: یونین حکومت کو ٹیکس لگانے کے خصوصی اختیارات حاصل ہیں۔

1) کارپوریشن ٹیکس

2) کسٹم ٹیکس

3) کیپٹل گین ٹیکس

4) انکم ٹیکس پر سرچارج

5) ریلوے کرایہ

6) تمباکو پر ایکسائز ڈیوٹی

7) سامان وغیرہ پر ٹرمینل ٹیکس۔

ریاستی حکومتوں کے خصوصی اختیارات: ریاستی حکومت کے پاس ٹیکس لگانے کے خصوصی اختیارات ہیں۔

1) لینڈ ریونیو

2) سٹیمپ ڈیوٹی

3) اسٹیٹ ڈیوٹی

4) انٹری ٹیکس

5) سیلز ٹیکس

6) گاڑیوں اور لگژریز وغیرہ پر ٹیکس۔

7) جائیداد اور عمارتوں پر ٹیکس

8) زرعی زمینوں پر اسٹیٹ ڈیوٹی

مرکزی حکومت مالی طور پر خود مختار ہے کیونکہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ رقم ہے۔ اس کے برعکس ریاستی حکومت مالی طور پر منحصر ہے کیونکہ ان کے پاس ضرورت سے زیادہ رقم نہیں ہے۔ ریاستی حکومتیں امن و امان، تعلیم، صحت وغیرہ کی دیکھ بھال کے لیے براہ راست ذمہ دار ہیں۔

ہندوستانی آئین میں ریاستی حکومتوں کو مالی طور پر خودمختار بنانے کے لیے گرانٹ ان ایڈ فراہم کرتا ہے آرٹیکل 275 کچھ ریاستوں میں قبائلی بہبود کی ترقی کے لیے امداد فراہم کرتا ہے۔ اگر کوئی قدرتی آب وہوا جیسے سیلاب یا خشک سالی ہوتی ہے تو اس صورت میں بھی ریاستوں کو امداد فراہم کی جاتی ہے۔

متفرق طاقتیں: متفرق طاقتوں میں درج ذیل شامل ہیں۔

1) آئین کی 73 ویں اور 74 ویں ترمیم کے بعد منجمد فنڈ کی تشکیل کے لیے ایک انتظام کیا گیا ہے جس سے میونسپلٹیوں اور گاؤں پنچایتوں کو وسائل فراہم کیے جاتے ہیں۔

2) آرٹیکل 360 کے مطابق صدر مملکت کو مالیاتی ایمرجنسی کے اعلان کے وقت مالی اختیارات دے سکتے ہیں۔ ٹیکس محصولات کی تقسیم کے علاوہ، مرکزی حکومت ریاستوں کے مالی وسائل کو شامل کرنے کے لیے دو دیگر ذرائع اختیار کرتی ہے۔

i) مرکزی قرضوں کی ترقی اور

ii) ریاستوں کو دی جانے والی امداد

11.3 وفاقی خزانہ

وفاقی مالیات مرکزی اور ریاستی حکومتوں اور ان کے تعلقات کی مالیات کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس مالیاتی نظام کے تحت آمدنی اور اخراجات کی تمام اشیاء مرکزی میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ ریاستی اور مقامی حکومتیں۔

وفاقی مالیات سے مراد وفاقی اور ریاستی حکومتوں کی مالیات اور دونوں کے درمیان تعلقات ہیں۔ .R.N. بھارگو

وفاقی مالیات کی خصوصیات:

1) آئین کی بنیاد پر، آمدنی کے ذرائع اور اخراجات کے سربراہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو دیئے گئے ہیں۔

2) وفاقی نظام میں مرکزی حکومت کی طرف سے ریاستوں کی مالی مدد کی جاتی ہے۔

3) اگر چہ ریاست میں خود کی حکومتیں ہوتی ہے۔لیکن وہ مرکزی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں۔

4) اگر مرکزی اور ریاستی حکومت کے درمیان کوئی تنازعہ ہے تو وہ آئینی دفعات کے مطابق حل کیا جاتا ہے۔

وفاقی حکومت کی کامیاب کارکردگی کی شرط:

1) تمام حکومتوں کے پاس آمدنی کے آزاد ذرائع اور آمدنی پیدا کرنے اور وسائل کو متحرک کرنا ضروری ہے۔

2) تمام حکومتیں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اپنے وسائل پر مکمل اختیار رکھتی ہیں۔

وفاقی مالیاتی نظام کا ارتقاء اور دفعات:

ہندوستانی ایکٹ 1935 کی بنیاد پر، وفاقی مالیاتی نظام کو ہندوستان میں برطانوی حکومت نے تیار کیا تھا۔ یہ ایکٹ صوبوں کے لیے مالی آزادی کے بنیادی اصول فراہم کرتا ہے۔

1) مالی طور پر مضبوط مرکز کا حصول:

i) مرکز آمدنی کا زیادہ لچکدار اور زیادہ پیداوار دینے والا ذریعہ رہا ہے۔

ii) مرکز کو کرنسی پرنٹنگ اور بینکنگ کے اہم موضوعات اور خسارے کی مالی امداد کا سہارا لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔

iii) مرکزی حکومت کو آمدنی کے کچھ خاص ذرائع فراہم کیے گئے ہیں۔

iv) بقایا اختیارات مرکز کے پاس ہیں۔

2) موثر افعال اور مالی طاقت مختص کرنے کے لیے:

آئین نے فنکشن کو تین قسم کی فہرستوں میں درجہ بندی کیا ہے یعنی یونین لسٹ، اسٹیٹ لسٹ اور کنکرنٹ لسٹ۔

3) وسائل کی منتقلی فراہم کرنا:

وسائل کی منتقلی کے لیے آئین نے تین طرح کے ذرائع فراہم کیے ہیں، وہ ہیں ٹیکس شیئرنگ، گرانٹس اور لون۔

4) وسائل کی منتقلی میں لچک فراہم کرنے کے لیے:

مالیاتی کمیشن ہر سال مرکز سے ریاست میں وسائل کی تبدیلی کی سفارش کرتا ہے۔

11.4 مالیاتی کمیشن

مالیاتی کمیشن ایک نیم عدالتی ادارہ ہے۔اس کا قیام 1951 میں ہوا تھا۔ یہ ہندوستان کے صدر کے ذریعہ ہندوستانی دستور کی دفعہ 280 کے تحت قائم کیا گیا ہے۔کمیشن ہر 5 سال کے لیے مقرر کیا جاتا ہے اور اس میں ایک چیئرمین، سیکرٹری اور 4 اراکین ہوتے ہیں۔اب تک 15 مالیاتی کمیشن مقرر کیے جا چکے ہیں۔15 ویں مالیاتی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر این کے سنگھ ہیں۔

فنانس کمیشن کے افعال:

i) ٹیکسوں کی خالص آمدنی کا فیصد جو مرکز اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

ii) ریاستوں کے درمیان اس طرح کے ٹیکسوں کی آمدنی کا حصہ مختص کرنا۔

iii) وہ اصول جو ریاستوں کے درمیان حکومت ہند کے کنسولیڈیٹ فنڈ سے گرانٹ ان ایڈ کی تقسیم کے لیے دیے جائیں گے۔

iv) قبائلی علاقوں کے لیے گرانٹ ان ایڈ اور مختص۔

v) کسی خاص ریاست کے لیے خصوصی گرانٹس۔

15 واں مالیاتی کمیشن

حکومت ہند نے 27 نومبر 2017 کو 15 ویں مالیاتی کمیشن کا تقرر کیا جس کے چیئرمین این کے سنگھ تھے۔2011 کی مردم شماری کے اعداد و شمار کو حساب کے لیے بنیاد کے طور پر استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ یہ پہلا کمیشن ہے جس نے جی ایس ٹی کے نفاذ کے بعد سفارشات پیش کی ہیں۔

11.5 بجٹ

بجٹ کا تصور: لفظ 'بجٹ' فرانسیسی لفظ 'baguette' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے چمڑے کا چھوٹا بیگ۔ بجٹ ایک سالانہ بیان ہے جو کسی مالی سال (1 اپریل تا 31 مارچ) کے لیے حکومت کی آمدنی اور اخراجات کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بجٹ ڈویژن، اقتصادی امور کے محکمہ نے تیار کیا ہے۔اگرچہ بجٹ لفظ کا آئین میں کوئی تذکرہ نہیں ہے، لیکن آرٹیکل 112 میں یہ لازمی ہے کہ مرکزی حکومت پارلیمنٹ کے سامنے حکومت کی تخمینی وصولیوں اور اخراجات کا "سالانہ مالیاتی بیان" پیش کرے گی۔ بجٹ ہندوستان کے وزیر خزانہ پارلیمنٹ میں پیش کرتے ہیں۔ بجٹ کی تیاری ہر سال ستمبر کے مہینے میں کی جاتی ہے۔

بجٹ مشتمل ہوتا ہے:

1. پچھلے سال کے اصل اعداد و شمار
2. موجودہ سال کے لیے بجٹ اور نظر ثانی شدہ اعداد و شمار
3. اگلے سال کے بجٹ کا تخمینہ۔

حکومت ہر سال اس کی منظوری کے لیے مقنّنہ کو سالانہ بجٹ پیش کرتی ہے۔ بعض اوقات حکومت کی طرف سے وائس آن اکاؤنٹ بجٹ پیش کیا جاتا ہے جب مکمل بجٹ پیش کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ آئین کے آرٹیکل 266 کے مطابق حکومت کے لیے لازمی ہے کہ وہ ہندوستان کے کنسولیڈیٹ فنڈز سے کوئی بھی فنڈ اکٹھا کرنے سے پہلے پارلیمنٹ سے منظوری حاصل کرے۔ اکاؤنٹ پر ووٹ کا بجٹ 2 ماہ تک رہتا ہے تاہم اسے بڑھایا جا سکتا ہے۔ انتخابی سال کی صورت میں اسے 6 ماہ تک بڑھایا جا سکتا ہے۔

مقاصد:

بجٹ کا بنیادی مقصد ٹیکس تجاویز اور مختلف سرکاری سرگرمیوں کے لیے وسائل مختص کرنے کے لیے مقنّنہ سے منظوری حاصل کرنا ہے۔

i. وسائل کی تقسیم
ii. وسائل کی تقسیم
iii. ملکی معیشت کا استحکام
iv. آمدنی اور دولت کی دوبارہ تقسیم
v. وسائل کی دوبارہ تقسیم
vi. استحکام کے ساتھ معاشی ترقی
vii. عوامی اداروں کا انتظام

11.5.1 بجٹ کے اجزاء

بجٹ کے تین اہم اجزاء ہیں i) رسیدیں ii) اخراجات اور iii) خسارے۔

i) **رسیدیں:** رسیدیں حکومت کی طرف سے مختلف ذرائع سے جمع ہونے والی آمدنی کا حوالہ دیتی ہیں۔ رسیدیں دو قسم کی ہوتی ہیں یعنی محصول کی رسیدیں اور سرمائے کی رسیدیں محصولات کی وصولیاں: محصولات کی وصولیاں حکومت کی آمدنی ہیں۔ مثال کے طور پر: انکم ٹیکس، کارپوریشن ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی وغیرہ۔

کیپٹل رسیدیں: کیپٹل رسیدیں وہ رسیدیں ہیں جو ایک ذمہ داری پیدا کرتی ہیں یا حکومتی اثاثوں میں کمی کا سبب بنتی ہیں۔ مثال کے طور پر: قرضوں، قرضوں اور ڈس انویسٹمنٹ کی رسیدوں کی وصولی۔

ii) **بجٹ کے اخراجات:** بجٹ کے اخراجات سے مراد مختلف سرمائے کے اخراجات اور محصولات کے اخراجات کے تحت حکومت کی طرف سے کیے گئے تخمینی اخراجات ہیں۔

سرمایہ خرچ: اس اخراجات میں سڑکوں، پلوں، عمارتوں وغیرہ کی تعمیر کے اخراجات شامل ہیں۔

آمدنی کے اخراجات: اس اخراجات میں تنخواہ، سود، ادائیگیاں، پنشن، سبسڈی وغیرہ شامل ہیں۔

iii) **خسارے:** بجٹ خسارہ حکومت کے محصولات اور سرمائے کے کھاتے دونوں میں تمام وصولیوں اور اخراجات کے درمیان فرق ہے۔

11.5.2 بجٹ کی اقسام

آمدنی اور اخراجات کے درمیان فرق کے لحاظ سے 3 قسم کے بجٹ ہوتے ہیں۔

1) متوازن بجٹ: اس قسم میں تخمینہ آمدنی اور تخمینہ خرچ برابر ہے (E=R)۔

2) سرپلس بجٹ: اس قسم میں، تخمینہ شدہ حکومتی آمدنی تخمینی اخراجات (R>E) سے زیادہ ہوگی۔

3) خسارے کا بجٹ: اس سے مراد وہ بجٹ ہے جس میں کل اخراجات کل محصول (R<E) سے زیادہ ہیں۔

11.5.3 بجٹ خسارے

بجٹ خسارہ ایسی صورت حال سے مراد ہے جہاں حکومت کے بجٹ کے اخراجات اس کی بجٹ رسیدوں سے زیادہ ہوں۔ بجٹ خسارے کی چار اقسام ہیں۔ وہ ہیں:

1. ریونیو خسارہ: جب ریونیو کے اخراجات محصول کی آمدنی سے زیادہ ہوں۔ پھر ریونیو خسارہ پیدا ہوتا ہے۔

ریونیو خسارہ = ریونیو انکم - ریونیو اخراجات

2) **بجٹ خسارہ:** کل وصولیوں اور کل اخراجات کے درمیان فرق کو بجٹ خسارہ کہا جاتا ہے۔

3) **مالیاتی خسارہ:** بجٹ خسارے اور بازار کے قرضوں کے مجموعے کو مالیاتی خسارہ کہا جاتا ہے۔

4) **بنیادی خسارہ:** مالیاتی خسارہ اور سود کی ادائیگی کے درمیان فرق کو بنیادی خسارہ کہا جاتا ہے۔



11.6 خلاصہ

جمہوری حکومت میں عوامی مالیات حکومت کے ذریعہ آمدنی اور اخراجات ہوتے ہیں۔ ہر سال حکومت آمدنی اور اخراجات کے اہداف تک پہنچنے کے لیے پارلیمنٹ/ اسمبلی میں بجٹ پیش کرتی ہے۔ بجٹ آمدنی اور اخراجات کے لیے ایک اہم جز ہے۔



11.7 مثالی امتحانی سوالات

I. ان سوالات کے جوابات 4 تا 5 سطروں میں دیجئے۔

1. عوامی مالیات کی تعریف کریں۔
2. عوامی اخراجات سے کیا مراد ہے؟
3. عوامی قرض کیا ہے؟
4. کیپٹل لیوی کیا ہے؟
5. وفاقی مالیات کیا ہے؟
6. بجٹ کیا ہے؟
7. مالیاتی خسارہ کیا ہے؟
8. جی ایس ٹی کیا ہے؟

II. ان سوالات کے جوابات 8 تا 10 سطروں میں دیجئے۔

1. عوامی مالیات کے ذرائع کیا ہیں؟
2. عوامی قرضوں کی تلافی کے طریقوں کی وضاحت کریں۔
3. مالیاتی کمیشن کی وضاحت کریں۔
4. بجٹ خسارے کی وضاحت کریں۔

III. ان سوالات کے جوابات 16 تا 20 سطروں میں دیجئے۔

1. ہندوستان میں مرکزی ریاست کے مالی تعلقات کا تجزیہ کریں۔
2. وفاقی مالیات پر ایک مضمون لکھیں۔
3. بجٹ کے تصور اور اجزاء کی وضاحت کریں۔
4. عوامی قرض کی اقسام کی وضاحت کریں۔

11.8 فرہنگ

1. پبلک فنانس: یہ سرکاری حکام (مرکزی، ریاستی اور مقامی حکومت) کی آمدنی اور اخراجات سے متعلق ہے۔
2. کیپٹل لیوی: یہ سرمایہ دارانہ اثاثوں اور املاک پر عائد تمام ٹیکسوں کے لیے ایک بار ہے۔
3. عوامی اخراجات: سرکاری حکام کے ذریعہ کیے جانے والے اخراجات۔
4. عوامی قرض: حکومت کا اندرونی اور بیرونی ذرائع سے حاصل کردہ کل قرضہ۔
5. قرض کی تلافی: سود کی ادائیگی اور حکومت کی طرف سے اصل رقم کی ادائیگی۔
6. مالیاتی پالیسی: اس سے مراد حکومت کے فیصلوں، اردگرد، اخراجات اور ٹیکس لگانا ہے۔
7. بجٹ: ایک مقررہ مدت کے لیے آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ۔
8. بجٹ خسارہ: بجٹ خسارہ اس وقت ہوتا ہے جب حکومت کے اخراجات اس کی آمدنی سے زیادہ ہوتے ہیں۔

9. **وفاقی مالیات**: اس کا مطلب مرکزی، ریاستی اور مقامی حکومتوں کے درمیان آمدنی اور اخراجات کے مختلف سربراہوں کی تقسیم اور رابطہ ہے۔

10. **متوازن بجٹ**: متوازن بجٹ وہ بجٹ ہے جس میں کل وصولیاں اور کل اخراجات برابر ہوں۔

11.9 حوالہ جات

1. B.P. Thyagi: Public Finance
2. R. SundarsanaRao: Federal Fiscal Transfers in India.
3. Dr. BRAOU: Public Finance BA 420 CO-E
4. Telugu Academy: Board of Intermediate Textbook
5. Indian Budget 2022

باب
12

رقم

12.0 مقاصد

12.1 تعارف

12.2 رقم کا تصور

12.3 رقم کی اختراع

12.4 بارٹر کا نظام

12.5 رقم کی اصطلاحات

12.6 رقم سے متعلق تصورات

12.7 رقم کے اقسام

12.8 رقم کی کارکردگی

12.8.1 رقم کے بنیادی کام

12.8.2 رقم کے ثانوی کام

12.8.3 رقم کے امکانی کام

12.8.4 رقم کے جامد اور حرکیاتی کام

12.9 رقم کی سربراہی کے اجزاء

12.10 خلاصہ

12.11 مثالی امتحانی سوالات

12.12 فرہنگ

12.13 حوالہ جات

12.0 مقاصد

- رقم کی اختراع کی وضاحت
- بارٹر نظام کی مشکلات کا تجزیہ
- رقم کے تصور کو بیان کرنا
- رقم کی اقسام کی درجہ بندی
- رقم کی کارکردگی کی وضاحت
- رقم کے اہم تصورات کو بیان کرنا۔

12.1 تعارف

رقم کو عام طور سے تبادلہ کے ایک ذریعہ کے طور پر قبول کیا گیا ہے۔ معاشی زندگی میں رقم خصوصی مقام رکھتی ہے۔ انسان نے تجربات سے سیکھا کہ وہ رقم اپنی بقا کے لئے کماتا ہے اور کمائی ہوئی رقم اشیاء اور خدمات پر خرچ کرتا ہے۔ ایک شخص کی معیار زندگی کا انحصار رقم کی قوت خرید پر ہوتا ہے۔ قوت خرید کا مطلب ان اشیاء اور خدمات کی تعداد ہے جو وہ ایک دیئے گئے وقت میں خرید سکتا ہے۔ قیمتوں میں تبدیلی رقم کی قوت خرید میں تبدیلی لاتی ہے۔ جیسے رقم کی قوت خرید میں تبدیلی آتی ہے، چند طبقات کو فائدہ ہوتا ہے اور چند طبقات کو نقصان ہوتا ہے۔ رقم لوگوں کے درمیان اشیاء اور خدمات کے کم جدوجہد اور کسی تاخیر کے بغیر تبادلہ کا موقع فراہم کرتی ہے۔

اس یونٹ میں، آپ رقم کی کارکردگی اور تصور کے بارے میں سیکھیں گے۔

12.2 رقم کا تصور

آج ہم رقم کے بغیر زندگی کا تصور نہیں کر سکتے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ایک فرد بہت زیادہ رقم رکھتا ہے۔ ہمارا عام طور سے یہی مطلب ہوتا ہے کہ وہ دولت مند ہے چاہے مرد ہو یا عورت۔ مختلف ماہرین معاشیات نے رقم کی اصطلاح کا استعمال مزید مخصوص طریقہ سے کیا ہے۔ ایک ماہر معاشیات کے لئے رقم کا مطلب تمام دولت نہیں بلکہ اس کی ایک قسم ہے۔ جدید معاشروں میں، رقم اثاثہ جات کا ذخیرہ ہے جس کو روزمرہ کے لین دین کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

12.3 رقم کی اختراع

'منی (رقم)' کی اصطلاح روم کی دیوی جونو مونیٹا کے نام سے ماخوذ ہے۔قدیم زمانے میں،لوگ دوسری اشیاء کے لئے اشیاء کا تبادلہ کرتے تھے . یہ براہ راست تبادلہ نظام بارٹر سسٹم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ چونکہ بارٹر سسٹم کام کرنے میں انتہائی تکلیف دہ تھا، باہمی تبادلے کے لیے قدر کا ایک عام پیمانہ،یعنی رقم کو،متعارف کرایا گیا۔ سکے متعارف ہونے سے پہلے، مختلف قسم کی اشیاء کو رقم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔مثال کے طور پر، بہت ابتدائی دور سے،اناج' سیپی کے خول'اور مویشیوں کو پیسے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا . اس کے بعد دھاتی سکوں کا استعمال شروع ہوا' سونے، چاندی،تانبے کے سکے' رومن دور میں 'بیسنٹ' ایک سونے کا سکہ،موریا دور میں 'پانا' چاندی کا سکہ معیاری رقم کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔آج کل ہمارے پاس کاغذی کرنسی ہے۔جدید معیشت میں حالیہ تبدیلیوں میں ڈرافٹ، چیک، پلاسٹک رقم' کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈز اور ڈیجیٹل رقم' آن لائن لین دین وغیرہ کی شکل میں کریڈٹ رقم ہے۔

12.4 بارٹر سسٹم

رقم کی عدم موجودگی میں تبادلے کو ناممکن نہ سمجھا جائے۔رقم کے وجود میں آنے سے پہلے بارٹر سسٹم رائج تھا۔ ہمارے ملک میں بارٹر کا یہ نظام اب بھی دیہاتوں میں کسی حد تک رائج ہے۔اشیاء کے بدلے اشیاء کے براہ راست تبادلے کو بارٹر سسٹم کہا جاتا ہے۔ بڑے پیمانے پر پیداوار کے ان دنوں میں یہ طریقہ ٹھیک سے کام نہیں کر رہا ہے۔ایسے افراد کو ڈھونڈنے میں کئی دن لگ سکتے ہیں۔ یہ طریقہ نہ صرف وقت ضائع کرتا ہے بلکہ کئی مشکلات کا باعث بھی بنتا ہے۔

بارٹر سسٹم کی مشکلات

بارٹر سسٹم کی مشکلات حسب ذیل ہیں:

(i) دوہری خواہش کا فقدان: جب اشیا کا براہِ راست تبادلہ کرنا ہوتا ہے تو یہ ضروری ہے کہ خریدار اور بیچنے والے دونوں کی خواہشات ایک ساتھ ہوں۔مثال کے طور پر ایک شخص کے پاس بکریاں ہیں اور وہ آلو کا تبادلہ کرنا چاہتا ہے اسے کوئی دوسرا شخص تلاش کرنا ہوگا جس کے پاس آلو ہو اور اس کے بدلے میں اس دوسرے شخص کو بکریوں کی ضرورت ہو۔

(ii) ذخیرہ کی قدر میں کمی: اشیاء کو زیادہ دیر تک ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا۔ان کی قدر میں کمی ہو جاتی ہے۔ان میں سے کچھ' کچھ عرصے بعد مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ چونکہ لوگ مویشیوں، اناج اور دیگر چیزوں کی تجارت کرتے ہیں،اس لیے ایسی خراب ہونے والی اشیاء کی قیمت کو طویل عرصے تک ذخیرہ کرنا بہت مشکل ہے۔

(iii) اشیاء کا نظر نہ آنا: ایک اور مشکل یہ ہے کہ کچھ اشیاء کو چھوٹے حصوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ اناج جیسی اشیاء کو کئی حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور جس چیز کو ہم چاہتے ہیں اس کا تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن تمام اجناس قابل تقسیم نہیں ہیں۔ فرض کریں کہ اگر جانور جیسے گائے، بکری اور گھریلو اشیاء، کوٹ وغیرہ کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ان کی قیمت ختم ہو جائے گی۔

(iv) قدر کی مشترکہ پیمائش کی عدم موجودگی: بارٹر سسٹم میں پیمائش کی کوئی عام قدر نہیں ہے۔ تمام اجناس یکساں اقدار کے مالک نہیں ہیں۔ تبادلے کی شرائط طے کرنا مشکل ہے۔ فرض کریں کہ ایک بکری کو چاول کے بدلے دینا ہے تو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ایک بکری کے بدلے میں چاول کی مقدار کتنی ہوگی۔

(v) مختلف ادائیگیوں کو کرنے میں مشکلات: بارٹر سسٹم کے تحت، اشیاء کو ادھار لیا جانا چاہیے اور واپسی اشیاء میں کی جانی چاہیے۔ اگر قرض لینے اور قرض کی ادائیگی کے وقت کے درمیان سامان کی قیمت بدل جاتی ہے، تو قرض دہندہ یا قرض لینے والے کو نقصان ہو سکتا ہے۔ اگر کسی شے کی قیمت کم ہو جائے تو قرض دینے والے کو نقصان ہوگا، اگر یہ بڑھ جائے تو قرض لینے والے کو نقصان ہوگا۔

چنانچہ بارٹر سسٹم کے تحت درپیش مختلف مشکلات نے رقم کی راہ ہموار کی۔

12.5 رقم کی تعریفات

رقم ایک تصور ہے جسے کئی ماہرین اقتصادیات نے بیان کیا ہے۔ رقم کے بارے میں کچھ اہم خیالات درج ذیل ہیں۔

(i) رابرٹسن نے رقم کی تعریف 'ایسی کسی بھی شئے کے طور پر کی ہے جو اشیاء کی ادائیگی یا دیگر قسم کی کاروباری ذمہ داریوں کی ادائیگی میں بڑے پیمانے پر قبول کی جاتی ہے۔

(ii) کراؤتھر نے رقم کو 'ہر ایسی چیز کے طور پر بیان کیا جو عام طور پر تبادلے کے ذریعہ کے طور پر قابل قبول ہو اور جو ایک ہی وقت میں قدر کے ایک پیمائش اور ذخیرہ کے طور پر کام کرتی ہو۔

(iii) واکر کے مطابق رقم وہی ہوتی ہے جو رقم کرتی ہے۔

(iv) سلگمیان رقم کی تعریف 'ایک ایسی چیز کے طور پر کرتا ہے جو عام قبولیت کی حامل ہو۔

رقم کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسے عام طور پر معاشرے کے تمام افراد کے لیے قابل قبول ہونا چاہیے جو اسے استعمال کرتے ہیں۔ رقم کو کھاتہ کی اکائی کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ ہر ملک کے کھاتہ اور کرنسی کی اپنی رقمی اکائی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں روپیہ، امریکہ میں ڈالر وغیرہ۔ تمام اثاثوں کی قدر ہمارے ملک میں روپیہ کے طور پر ظاہر کی جاتی ہے۔

12.6 رقم سے متعلق تصورات

رقم سے متعلق مختلف تصورات ہیں۔ وہ ہیں کرنسی، لیکویڈیٹی اور نیئر منی۔

(i) کرنسی: کرنسی اشیاء اور خدمات کے تبادلے کا ذریعہ ہے۔ مختصراً یہ کہ یہ رقم ہے، سکوں اور کاغذی نوٹوں کی شکل میں، جو عام طور پر حکومت اور مرکزی بینک جاری کرتے ہیں۔ رقم نہ صرف کرنسی پر مشتمل ہوتی ہے بلکہ بینکوں کے ڈیمانڈ اور وقتی ڈپازٹس پر بھی مشتمل ہوتی ہے۔

(ii) لیکویڈیٹی: اس سے مراد وہ کارکردگی ہے جس کے ساتھ کسی اثاثے کو رقم میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ سب سے زیادہ مائع اثاثہ خود پیسہ ہے۔

(iii) نیئر منی: پیسے کے متبادل کی اصطلاح انتہائی مائع اثاثوں پر مشتمل ہے جو رقم نہیں ہیں لیکن آسانی سے رقم میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ درج ذیل اثاثہ جات رقم کے قریبی متبادل ہیں۔ اس لیے انہیں قریب یا نصف رقم کہا جاتا ہے۔ قریبی رقم کی مثالوں میں شامل ہیں (a) کمرشیل بینکوں میں بچت اور وقتی ڈپازٹس (b) ڈاکخانوں اور پوسٹ آفس بانڈز میں بچت ڈپازٹس (c) منی مارکیٹ فنڈز (d) سرکاری خزانے کے بلز (e) UTI کی اکائیاں (f) سرکاری سیکیورٹیز (g) مشترکہ اسٹاک کمپنیوں کے حصص۔

12.7 رقم کی اقسام

وسیع طور پر کہا جائے تو رقم کی دو اصل اقسام ہیں (a) دھاتی رقم یا سکہ اور (b) کاغذی رقم۔ ان کی مزید مختلف اقسام میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔

(i) شئے رقم اور نمائندہ رقم: یہ رقم کی وہ شکل ہے جس میں ظاہری قدر رقم کی اندرونی قدر کے مساوی ہوتی ہے۔ اس کو مکمل مجسم رقم کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر: سکے۔ وہ رقم جس کی ظاہری قدر اس کی اندرونی قدر سے زیادہ ہے اس کو نمائندہ رقم کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر: کاغذی رقم۔

(ii) قانونی جائز رقم اور متبادل رقم: قانونی جائز رقم جو قانونی منظوریاں رکھتی ہے، یعنی کوئی بھی اس کو ادائیگی کے ذریعہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار نہیں کرسکتا۔ ایک ملک میں ہر کوئی اسے قبول کرتا ہے۔ مثال کے طور پر: ریزور بینک آف انڈیا کی جانب سے جاری کردہ رقم۔ متبادل رقم میں اس کے پیچھے کوئی قانونی پابندیاں نہیں ہوتی ہیں۔ لیکن اس کو اعتماد اور یقین پر قبول کیا جاتا ہے۔ تمام اقسام کے چیکس، ڈرافٹس، حصص، کریڈٹ کارڈس اور ایسے دیگر متبادل رقم ہیں۔

(iii) دھاتی رقم اور کاغذی رقم: دھاتی رقم کا حوالہ اس رقم کے لئے دیا جاتا ہے جس کو دھات سے جیسے سونا' چاندی' پیتل وغیرہ سے بنایا گیا ہے۔ کاغذی رقم وہ رقم ہے جو کاغذی کرنسی نوٹ کی شکل میں ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر 10 روپئے' 20 روپئے' 50 روپئے' 100 روپئے کے نوٹ۔

(iv) میعاری رقم اور علامتی رقم: میعاری رقم وہ رقم ہے جس کی اندرونی قدر اس کی ظاہری قدر کے مساوی ہے۔ علامتی رقم وہ رقم ہے جس کی اندرونی قدر اس کی ظاہری قدر سے کم ہے۔ مثال کے طور پر: 1' 2 اور 5 روپئے کے سکے۔

(v) کریڈٹ رقم: کریڈٹ رقم کو بینک ڈپازٹس کے طور پر بھی جانا جاتا ہے جس کو لوگ بینکوں میں جمع رکھتے ہیں جو طلب کرنے پر قابل ادا ہوتی ہے اور ایک فریق سے دوسرے کو چیکس کے استعمال کے ذریعہ سے منتقل کی جاسکتی ہے۔ چیک ایک ذریعہ ہے جس کو بینک ڈپازٹس کو منتقل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ رقم کے طور پر کچھ سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

12.8 رقم کی کارکردگی

جدید معیشت میں رقم اہم کام کرتی ہے جن کی درجہ بندی ڈیوڈ کنلی نے حسب ذیل کی ہے۔

کارکردگی کی درجہ بندی اس طرح کی گئی ہے (i) بنیادی کام (ii) ثانوی کام (iii) امکانی کام اور (iv) جامد اور حرکیاتی کام

12.8.1 رقم کے ابتدائی کام

رقم کے بنیادی کام دو طرح کے ہوتے ہیں:

(i) تبادلہ کا ذریعہ: رقم کو تبادلہ کے ایک ذریعہ کے طور پر اشیاء کی خرید و فروخت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی ہمارے پاس دستیاب رقم کا تبادلہ کر کے اشیاء و خدمات حاصل کرسکتا ہے۔ اس طریقہ سے' رقم نے دوطرفہ طلب اتفاقی کے مسئلہ کو دور کر دیا ہے' جس کا سامنا بارٹر سسٹم میں ہوتا تھا اور لین دین میں وقت اور توانائی کی بھی بچت ہوتی ہے۔

(ii) قدر کی پیمائش: رقم اشیاء اور خدمات کی قدر کی پیمائش کرتی ہے تاکہ اشیاء و خدمات کے خرید و فروخت میں سہولت دی جائے۔ رقم نے قدر کے ایک مشترک پیمانہ کے طور پر بارٹر سسٹم کی ایک اور مشکل بھی دور کر دی ہے۔ مختلف اشیاء کی قدروں کو رقم کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کو قیمت کہا جاتا ہے۔ 40 روپئے فی کیلو۔ 20 روپئے میں ایک درجن وغیرہ' قدر کی پیمائش کو ظاہر کرتے ہیں۔ رقم نے قدر کی پیمائش کے طور پر لین دین کو آسان اور سادہ بنا دیا ہے۔

12.8.2 رقم کے ثانوی کام

رقم کے بنیادی کام کے علاوہ رقم کے کچھ اور کام بھی ہیں، جن کو ثانوی کام کہا جاتا ہے۔ ثانوی کاموں کا اظہار نیچے کیا گیا ہے:

(i) قدر کا ذخیرہ: رقم قدر کے ذخیرہ کے طور پر کام کرتی ہے۔ چونکہ رقم قدر رکھتی ہے لوگ رقم کی شکل میں اپنی آمدنی کے کچھ حصہ کی بچت کرتے ہیں تاکہ کوئی بھی شئے خریدنے کے لئے کسی بھی وقت اس کا استعمال کیا جاسکے۔

(ii) ادائیگی سے گریز کا میعار: ادائیگی سے گریز کا مطلب مستقبل میں ادائیگی کرنا ہے۔ رقم ایک وقت کے گذرنے کے بعد بھی اشیاء اور خدمات کے لئے ادائیگی میں مددگار رہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رقم کی مدد سے لوگ صرف عہد پر اشیاء اور خدمات کی خرید و فروخت کرسکتے ہیں، ادائیگی مستقبل میں اقساط کی شکل میں کی جاسکتی ہے۔ تنخواہوں کی ادائیگی، اقساط، قرض وغیرہ، مختلف ادائیگیوں کی مثالیں ہیں۔

(iii) قدر کی منتقلی: رقم کی قدر کو ایک فرد سے دوسرے فرد کو اور ایک مقام سے دوسرے مقام کسی بھی وقت منتقل کیا جاسکتا ہے۔ منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں کی خرید و فروخت رقم کی مدد سے کی جاسکتی ہے۔

12.8.3 رقم کا امکانی استعمال

بنیادی اور ثانوی کاموں کے علاوہ رقم کے کچھ امکانی کام بھی ہیں جن کا تعلق عام طور سے جدید معشیت سے ہے۔ یہ کام ہیں:

(i) قومی آمدنی کی تقسیم: رقم ملک کے مختلف حصوں میں قومی آمدنی کی تقسیم کی پیائش میں مددگار رہوتی ہے۔ رقم قومی آمدنی کو پیداوار کے مختلف عوامل، زمین، مزدور، سرمایہ میں تقسیم اور پیداوار کے ایک کام میں تعاون کو منظّم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

(ii) متوسط استعفادہ/پیداوار کی مساوات: تصورات جیسے استعفادہ یا پیداوار کی پیائش رقم کے اصطلاح میں کی جاتی ہے۔ ایک صارف ساتھ ہی ساتھ ایک پیداوار کنندہ مختلف اشیاء کے استعمال اور پیداوری عوامل کی پیائش رقم کی مدد سے کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ طمانیت یا زیادہ سے زیادہ منافع کی کوشش کرتا ہے۔

(iii) قرض کی بنیاد: تجارتی سرگرمیوں میں پیشرفت ملک کے قرض کے نظام سے مربوط ہوتی ہے۔ قرض کے نظام کی جملہ طاقت رقم پر مبنی ہوتی ہے۔ بینک کریڈٹ رقم تیار کرتے ہیں۔ رقم کی سربراہی ملک کے قرض کے نظام کو متاثر کرتی ہے۔

(iv) لیکویڈیٹی: کسی بھی اثاثہ کی تبادلہ کے ایک ذریعہ کے طور پر کام آنے کی قابلیت لیکویڈیٹی کہلاتی ہے۔رقم تمام اثاثہ جات کا انتہائی لیکویڈ ہے یعنی رقم کسی مشکل کے بغیر اشیاء اور خدمات کے لئے تبادلہ کرنے تیار رہتی ہے۔

12.8.4 رقم کے جامد اور حرکیاتی کام

پال انزنگ نے رقم کے کاموں کو دو زمروں میں تقسیم کیا ہے جنھیں جامد اور حرکیاتی کام کہا جاتا ہے۔

(i) جامد کام: رقم کے بنیادی اور ثانوی کام تبادلہ کا ذریعہ، قدر کی پیمائش، قدر کا ذخیرہ اور مختلف ادائیگیوں کو جامد کام کہا جاتا ہے۔ ایک ملک کی معاشی ترقی جامد کاموں سے متاثر نہیں ہوتی ہے۔

(ii) حرکیاتی کام: حرکیاتی کام وہ ہیں جو معاشی حالات میں تبدیلیاں لاتے ہیں، جیسے قیمتوں کی سطح، پیداوار کی سطح، کھپت، تقسیم، عام قیمت کی سطح اور ملازمت وغیرہ۔

12.9 رقم کی سربراہی کے اجزاء

رقم کی سربراہی کا مطلب جملہ رقم جو ایک معشیت میں ایک مخصوص وقت میں عوام کے پاس ہوتی ہے۔ یہ ذخیرہ اندوزی کا تصور ہے۔رقم کی سربراہی کے اجزاء مختلف ممالک میں الگ الگ ہوسکتے ہیں۔رقم کی سربراہی درج ذیل پر مشتمل ہوتی ہے۔

1۔مرکزی بینک کی جانب سے جاری کی گئی کرنسی: کرنسی سکہ اور کاغذی رقم پر مشتمل ہوتی ہے۔کسی بھی ملک میں عام طور سے مرکزی بینک کرنسی جاری کرتے ہیں ۔ ہندوستان میں ریزور بینک آف انڈیا مرکزی بینک ہے۔ یہ 2000، 500، 200، 100، 50، 20اور 10 روپئے مالیتی تمام نوٹس جاری کرتا ہے۔مرکزی حکومت کی وزارت خزانہ ایک روپئے کے نوٹ اور سکے جاری کرتی ہے۔

2۔مرکزی بینک کی جانب سے تشکیل دیئے گئے طلب ذخائر: بینک کے ڈپازٹس رقم کی سربراہی کا ایک اہم جزو ہے۔کمرشیل بینکس عوام سے وصول کئے گئے ڈپازٹس میں سے قرض تیار کرتے ہیں۔بینکوں کی جانب سے بنیادی ڈپازٹس سے جو انھیں جو ڈپازٹس تیار کئے جاتے ہیں انھیں ماخوذ ڈپازٹس کہا جاتا ہے۔

رقم کا مجموعہ: آر بی آئی کی جانب سے رقم کی سربراہی کے لئے چار متبادل پیمائشوں کے لئے اعداد و شمار جاری کرتا ہے۔جو ہیں M0,M1,M2اور M3، انھیں نیچے بیان کیا گیا ہے۔

M_0: گشت میں موجود کرنسی + آر بی آئی کے پاس بینکرس کے ڈپازٹس + آر بی آئی کے پاس دیگر ڈپازٹس

M1: کرنسی عوام کے پاس + بینک سسٹم میں طلب ڈپازٹس + آر بی آئی کے پاس دیگر ڈپازٹس

M_2: M_1 + بینک سسٹم کے ساتھ بچت ڈپازٹس کا وقتی ذمہ داری کا حصہ + بینک کی جانب سے جاری کردہ ڈپازٹ سرٹیفکٹس + میعادی ڈپازٹس جو ایک سال کے اندر پورے ہو جائیں گے (سی ڈیز شامل نہیں)

M_3: M_2 + معیادی ڈپازٹس ایک سال سے زیادہ مدت کے لئے + بینکوں کے کال/ٹرم قرض

ذریعہ: آر بی آئی رپورٹ۔www.rbi.org.in/scripts



12.10 خلاصہ

- رقم کو ایک ایسی شئے کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جو عام طور پر تبادلے کے ایک ذریعہ کے طور پر قبول کیا جاتا ہے.
- رقم میکرو اکنامکس کا ایک اہم پہلو ہے۔
- کسی شخص کا معیار زندگی رقم کی قوت خرید پر منحصر ہے۔
- قوت خرید سے مراد سامان یا خدمات کی تعداد ہے جن کو رقم کی ایک خاص مقدار میں ایک مقررہ وقت پر خرید سکتے ہیں۔
- کرنسی اور سکوں کے متعارف ہونے سے پہلے، مختلف قسم کی اشیاء کو رقم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا . مثلاً اناج، مویشی وغیرہ،
- اشیاء کے بدلیا اشیاء کے تبادلے کو بارٹر سسٹم کہا جاتا ہے۔
- بارٹر سسٹم کے تحت درپیش مشکلات نے رقم کو جنم دیا۔
- رقم سے متعلق تصورات کرنسی، لیکویڈیٹی اور نیئر منی ہیں۔
- بڑے پیمانے پر کہا جائے تو رقم کی دو اہم اقسام ہیں یعنی دھاتی رقم یا سکے اور کاغذی رقم۔
- ان کو مزید مختلف اقسام میں درجہ بند کیا گیا ہے جیسے اشیاء رقم، لیگل ٹینڈر، اختیاری، ٹوکن منی اور کریڈٹ منی وغیرہ،
- رقم کی کارکردگی کو کو بنیادی کام، ثانوی کام' امکانی کام اور جامد اور حرکیاتی کامم کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے۔
- تبادلہ کا ذریعہ' قدر کی پیمائش' ذخیرہ کی قدر' ادائیگی سے گریز کا میعار اور قدر کی منتقلی رقم کے اہم کام ہیں۔

- رقم کی سربراہی مرکزی بینک کی جانب سے جاری کرنسی اور طلب ڈپازٹس پر مشتمل ہوتی ہے جس کو کمرشیل بینکس تیار کرتے ہیں۔



12.11 مثالی امتحانی سوالات

I۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 5-4 سطروں میں دیجئے۔

1۔ بارٹر سسٹم کیا ہے؟

2۔ علامتی رقم کا کیا مطلب ہے؟

3۔ آپ ادائیگی کے گریز کے میعار کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟

4۔ رقم کے جامد اور حرکیاتی کاموں میں کیا فرق ہے؟

5۔ رقم کے اجزاء کیا ہیں؟

II۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ بارٹر سسٹم کی وجہ سے ہونے والی مشکلات کیا ہیں؟

2۔ رقم کی اصطلاحات کو مختصر بیان کیجئے۔

3۔ رقم سے متعلق تصورات کیا ہیں؟

III۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 20-16 سطروں میں دیجئے۔

1۔ رقم کے مختلف اقسام کے درمیان فرق۔

2۔ رقم کے اہم کاموں کو بیان کیجئے۔



12.12 فرہنگ

- رقم: رقم وہ شئے ہے جو عام طور سے ادائیگی کے ایک ذریعہ کے طور پر قبول کی جاتی ہے۔
- بارٹر سسٹم: اشیاء کے لئے اشیاء کا راست تبادلہ بارٹر سسٹم کہلاتا ہے۔
- کرنسی: کرنسی اشیاء وخدمات کے تبادلہ کا ایک ذریعہ ہے۔ مختصر یہ کہ رقم سکہ اور کاغذی نوٹ کی شکل میں ہوتی ہے۔

- لیکویڈیٹی: کسی بھی اثاثے کیتبادلہ کے ایک دریعہ کےطور پر کام کرنے کی قابلیت لیکویڈیٹی کہلاتی ہے۔
- قانونی جائز رقم: قانونی جائز رقم وہ رقم ہے جس کوادائیگی کے ایک ذریعہ کےطور پر قانونی منظوری حاصل ہوتی ہے۔
- کریڈٹ رقم: کریڈٹ رقم وہ رقم ہے جو بینک میں جمع کی جاتی ہے جوطلب کرنے پر قابل ادا ہےاورایک حصہ سے دوسرے میں کسی بھی وقت منتقل کی جاسکتی ہے۔



12.13 حوالہ جات

- انٹرمیڈیٹ تلگوا کیڈمی نصابی کتاب
- بی اے مائکرو اکنامکس

باب
13

بینکنگ

13.0 مقاصد

13.1 تعارف

13.2 بینکنگ کا تصور

13.3 تجارتی بینکوں کی اصطلاح

13.4 تجارتی بینکوں کی کارکردگی

13.4.1 ڈپازٹس وصل کرنا

13.4.2 قرض اور پیشگی

13.4.3 قرض کی تشکیل

13.4.5 عام استعفادہ کی خدمات

13.5 نیٹ بینکنگ

13.6 مرکزی بینک یا ریزور بینک آف انڈیا

13.6.1 ریزور بینک آف انڈیا کے مقاصد

13.6.2 ریزور بینک آف انڈیا کی کارکردگی

13.7 خلاصہ

13.8 مثالی امتحانی سوالات

13.9 فرہنگ

13.10 حوالہ جات



13.0 مقاصد

- بینکنگ کے تصور کی وضاحت
- تجارتی بینکوں کی کارکردگی کی درجہ بندی
- نیٹ بینکنگ کے فائدوں کی وضاحت
- بچت اور وقتی ڈپازٹس میں فرق
- ریزور بینک آف انڈیا کی کارکردگی کی وضاحت



13.1 تعارف

بینکنگ ایک تجارتی سرگرمی ہے۔ بینک عوام سے ڈپازٹس وصول کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کو قرض دیتے ہیں۔ جدید دور میں، بینکنگ ایک معشیت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ملک کے مالیاتی نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔

13.2 بینکنگ کا تصور

لفظ ''بینکنگ'' یونانی زبان کے لفظ ''بینک'' سے لیا گیا ہے جس کا مطلب بنچ ہے۔ قدیم یونان میں ایفیسس، ڈیلفی اور اولمپس کے مشہور منادر کو امانتیں (ڈپازٹس) رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ منادر رقمی لین دین کے مراکز تھے۔ ہندوستان میں، کاغذی رقم کو ہنڈی کہا جاتا تھا جس کو بنگال کے جگت سیٹھ، پٹنہ کے شاہ، مدراس کے چھتری، جاری کرتے تھے جس کو ملک بھر میں اور بیرون ملک بھی قبول کیا جاتا تھا۔ 1606 میں ایمسٹرڈم کے تاجروں نے ایک بینک بنایا جو شہر کی ملکیت تھا۔ اس بینک نے دو صدیوں تک کامیابی کے ساتھ بینکنگ لین دین چلایا۔ 17 ویں صدی کے دوران لندن کے گولڈ اسمتھ (سنار) بینکرس بن گئے۔ صرف 19 ویں صدی میں دنیا میں جدید تجارتی بینکنگ نظام تیار ہوا۔

13.3 تجارتی بینکوں کی اصطلاح

ایک بینک مالیاتی ادارہ ہوتا ہے جو عوام سے امانتیں (ڈپازٹس) حاصل کرتا ہے اور قرض لینے والوں کو قرض فراہم کرتا ہے۔ بینک جمع کی گئی رقم کو خاندانوں، فرمس اور حکومتوں کو قرض دینے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ لوگ اپنی فاضل رقم بینکوں میں دو وجوہات کی بناء پر جمع کرتے ہیں۔ رقم کی حفاظت اور کچھ سود کی رقم سے آمدنی۔

آر ایس سائیرس کے مطابق ''بینک ادارے ہیں جن کے قرض عام طور سے دوسرے لوگوں کے قرض کی یکسوئی کے لئے قبول کئے جاتے ہیں۔

کروتھر کہتا ہے ''ایک تجارتی بینک ان لوگوں سے رقم جمع کرتا ہے جو فاضل رکھتے ہیں یا جو اپنی آمدنی کے لئے اس کی بچت کرتے ہیں اور ان لوگوں کو قرض دیتے ہیں جن کو اس کی ضرورت ہے۔''

ہر برڈ ایل لوتھر بینکر کو اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ وہ جو تجارت کی عام نوعیت میں ان چیکس کا احترام کرتا ہے جو افراد کی جانب سے اس پر یا ان کے لئے نکالے گئے ہیں جن سے وہ کرنٹ اکاؤنٹ (کھاتہ) پر رقم حاصل کرتا ہے''۔

بینکنگ قواعد قانون 1949 کے مطابق ''ایک بینک ایک مالیاتی ادارہ ہے جو عوام کی جانب سے جمع کی رقم کو قرض یا سرمایا کاری کے لئے وصول کرتا ہے جس کو طلب پر یا بصورت دیگر واپس کرنا ہوتا ہیاور چیک' ڈرافٹ' پے آڈر یا بینک کے دائرہ کار میں آنے والے دیگر طریقوں سے نکالا جاسکتا ہے۔''

13.4 تجارتی بینکوں کی کارکردگی

ایک تجارتی بینک ایک منظّم مالیاتی ادارہ ہے جو عوام سے رقومات قبول کرتا ہے اور صنعت' تجارت' زراعت اور صارفین وغیرہ کو رقم قرض پر دیتا ہے اور متعدد خدمات فراہم کرتا ہے جو اس کے گاہکوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ بینکوں کا مالیاتی شعبہ میں ایک منفرد کردار ہے۔ بینک اس حقیقت کی وجہ سے ملک کی پیداوار کی مقدار طے کرنے کا اختیار رکھتے ہیں کہ گشت میں موجود رقم کا ایک بڑا حصہ بینک کے کنٹرول میں ہوتا ہے۔ تجارتی بینک کے اہم مقاصد ہیں (الف) لوگوں اور اداروں سے ڈپازٹس کو متحرک کرنا اور (ب) قرض کی توسیع یعنی ضرورت مندوں کو منافع کمانے کے خیال سے پیشگی قرض دینا۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے تجارتی بینکس عام طور سے ڈپازٹس وصول کرتے ہیں اور قرض دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک تجارتی بینک کے دو اہم کام ہیں (1) ڈپازٹس قبول کرنا (2) قرض اور پیشگی کی ادائیگی۔

13.4.1 ڈپازٹس قبول کرنا

ڈپازٹس کا مطلب وہ رقم ہے جو لوگ بینکوں میں رکھتے ہیں۔ بینک چار اقسام کے ڈپازٹس عوام سے وصول کرتے ہیں اور درج ذیل کھاتوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

i) کرنٹ/ڈیمانڈ ڈپازٹس: یہ ڈپازٹس خاص طور سے تجارتی لوگوں کے لئے ہوتے ہیں جو بڑی رقومات کا بار بار لین دین کرتے ہیں۔ یہ کسی اطلاع (نوٹس) کے بغیر طلب پر قابل واپسی ہوتے ہیں۔ عام طور سے ان پر کوئی سود ادا نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن

گاہکوں سے مختلف خدمات کی فراہمی کے لئے دیکھ بھال کی ایک فیس وصول کی جاتی ہے۔ اوور ڈرافٹ کی سہولت دستیاب ہے۔

ii) **سیونگ ڈپازٹ:** یہ ڈپازٹس عام عوام کے لئے سہولت بخش ہوتے ہیں جیسے چھوٹے تاجرین، ملازمین اور کم ومتوسط آمدنی رکھنے والے لوگ۔ لوگ رقم کسی بھی وقت جمع کر سکتے ہیں اور نکال سکتے ہیں۔ بینک ایک مخصوص وقت کی مدت میں رقم کی نکاسی کی تعداد پر ایک حد مقرر کرتا ہے۔ شرح سود فکسڈ ڈپازٹس کے مقابلہ میں کم ہوگا۔

iii) **فکسڈ ڈپازٹس:** یہ ڈپازٹس مقررہ مدت کے لئے قبول کئے جاتے ہیں جیسے 7 دن، 46 دن، 90 دن، 1 سال، 2 سال اور ایسے ہی آگے۔ شرح سود رقم جمع کرنے کی مدت کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ ڈپازٹس کو صرف مدت مکمل ہونے کے بعد ہی نکالا جاسکتا ہے۔ تاہم ایسے ڈپازٹس پر قرض حاصل کیا جاسکتا ہے یا انھیں منسوخ کر کے رقم حاصل کی جاسکتی ہے جس کے لئے سود سے مکمل یا جزوی طور پر دستبرداری اختیار کرنا ہوگا۔

iv) **ریکرنگ ڈپازٹس:** یہ ڈپازٹس فکسڈ ڈپازٹس کے اقسام ہیں۔ لوگ ایک مقررہ رقم وقتاً فوقتاً ایک مخصوص مدت کے لئے جمع کرتے ہیں۔ رقم بڑھتی رہتی ہے۔ ان ڈپازٹس پر ادا کیا جانا والا سود نسبتاً بچت کھاتوں سے زیادہ اور فکسڈ ڈپازٹس سے کم ہوتا ہے۔

13.4.2 قرض اور پیشگی کی ادائیگی

ایک بینک اپنے ڈپازٹس سے احتیاط کے ساتھ استعفادہ کرتا ہے۔ چونکہ تمام رقم جمع کرنے والے ایک ساتھ اپنے ڈپازٹس نہیں نکالتے ہیں، بینک ان ڈپازٹس کے ساتھ کاروبار کرتا ہے۔ یہ مرکزی بینک کی ہدایت کے مطابق ڈپازیٹرس کی طلب کو پورا کرنے کے لئے کچھ نقد رقم ہمیشہ رکھتا ہے اور منصوبہ بندی کرتا ہے۔

A) **طلبی قرض:** ایک ایسا قرض جس کو طلب پر واپس لیا جاسکتا ہے اس کو طلبی قرض (ڈیمانڈ لون) کہا جاتا ہے۔ اس کی کوئی مقررہ میچوریٹی نہیں ہوتی ہے۔ قرض کی پوری رقم قرض حاصل کرنے والے کی قرض کی رقم میں کریڈٹ کی جاتی ہے۔ ایسے افراد جیسے سیکوریٹی بروکرس جن کی قرض کی ضرورت عام طور سے بدلتی رہتی ہے، شخصی ضمانت اور مالیاتی اثاثے جات پر ایسے قرض حاصل کرتے ہیں۔

B) **مختصر۔ مدتی قرض:** مختصر مدتی قرض مالیاتی کارگذار سرمایا کے لئے کچھ ضمانتوں پر دیئے جاتے ہیں جیسے شخصی قرض (پرسنل لون)۔ پوری رقم کو ایک قسط یا قرض کی مدت کے دوران اقساط کی ایک تعداد میں ادا کرنا ہوتا ہے۔

C) **کیاش کریڈٹس (نقد جمع):** یہ تجارتوں کو فراہم کیا جانا والا قرض کا ایک اور طریقہ ہے۔ اس نظام کے تحت منظورہ رقم کو ایک وقت میں نہیں دیا جاتا ہے' بلکہ ایک کھاتہ کھولا جاتا ہے اور قرض حاصل کرنے والے کو جب بھی ضرورت ہو رقم نکالنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بینک سود صرف اسی رقم پر عائد کرتا ہے جس سے قرض حاصل کرنے والا استعفادہ کرتا ہے نہ کہ منظور کی گئی قرض کی مکمل رقم پر۔

D) **اوورڈرافٹ:** بینک منتخب گاہکوں کو اوورڈرافٹ کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ گاہک اپنے ڈپازٹس سے زیادہ رقم حاصل کر سکتے ہیں' لیکن اس زائد رقم پر انھیں سود ادا کرنا ہوگا جس کو ایک مقررہ مدت میں واپس کرنا ہوتا ہے۔ اجازت یافتہ اوورڈرافٹ کی رقم قرض حاصل کرنے والے کے مالیاتی موقف کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ اوورڈرافٹ صرف کرنٹ اکاؤنٹ کے ضمن میں ہی کیا جا سکتا ہے۔

E) **تبادلہ کے بلز کا ڈسکاؤنٹ:** بینک تبادلہ بلز رکھنے والوں کو تبادلہ بلز کو بطور ضمانت رکھتے ہوئے کچھ رقم نکالنے کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ پوری رقم نہیں دیتے بلکہ اس کو ڈسکاؤنٹ کرتے ہیں یعنی اصل قدر سے کم ادائیگی کرتے ہیں۔ جب بل کی میعاد مکمل ہو جاتی ہے' وہ فریق کو اس کی ادائیگی کے لئے بھیجتے ہیں اور جمع کرنے والے کو اپنا کمیشن کاٹنے کے بعد بقیہ رقم ادا کر دیتے ہیں۔ تبادلہ کے بلز 90 دن کی مدت کے لئے جاری کئے جاتے ہیں۔

F) **کریڈٹ کارڈس:** ایک کریڈٹ کارڈ بنیادی طور سے ادائیگی کا ایک میکانزم ہے جو اس کے رکھنے والے کو خریداری کرنے کا موقع دیتا ہے۔ بینک گاہکوں کو کریڈٹ کارڈس جاری کرتے ہیں۔ اس کارڈ کے ساتھ' کارڈ رکھنے والے کسی بھی دوکان سے قرض پر اشیاء خرید سکتے ہیں۔ کریڈٹ کارڈ مختلف شرائط کی بنیاد پر دوکانوں سے اشیاء خریدنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بل کی رقم ان بینکوں سے وصول کی جاتی ہے جو کریڈٹ کارڈس جاری کرتے ہیں۔ مثلاً ایس بی آئی' کارڈ ایلائیٹ' ایچ ڈی ایف سی ریگالیا کریڈٹ کارڈ وغیرہ۔

13.4.3 کریڈٹ کی تشکیل:

بینک عوام سے ڈپازٹس کی شکل میں جو حاصل کرتے ہیں اس میں سے اپنے گاہکوں کو قرض کی فراہمی کے ذریعہ کریڈٹ تشکیل دیتے ہیں۔ تمام تجارتی بینکوں کو مرکزی بینک کے پاس اپنے نقد محفوظات کا ایک تناسب رکھنا ضروری ہے۔ بینک قرض اور پیشگی رقم اپنے بنیادی ڈپازٹس کی جملہ رقم کے ایک حصہ سے ادا کرتے ہیں۔ جب بینک ایک گاہک کو قرض منظور کرتا ہے' وہ نقد رقم ادا کرنے کے بجائے اس قرض کو جمع کھاتہ میں جمع کرتا ہے۔ چنانچہ اخذ کردہ ڈپازٹس تشکیل پاتے ہیں۔

13.4.4 ایجنسی کی کارکردگی

تجارتی بینکس اپنے گاہکوں کے لئے ایک ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں اور ایجنسی کی کارکردگی کے لئے اس طرح سے کمیشن حاصل کرتے ہیں۔

A) ایک تجارتی بینک سبسکرپشن، پریمیم، کرایہ وغیرہ کے لئے اپنے گاہکوں کی ہدایت کے مطابق ادائیگی کرتا ہے۔

B) یہ اپنے گاہکوں کے چیکس، تبادلہ کے بلز، ڈیمانڈ ڈرافٹس، پرامیسری نوٹس وغیرہ کے ذریعہ دیگر بینکوں سے فنڈس جمع کرتا ہے۔

C) اپنے گاہکوں کے مشورہ پر اپنے گاہکوں کی جائیداد کے ایک ''ٹرسٹی'' اور ''ایگزیکیٹیو'' کے طور پر کام کرتا ہے۔

D) یہ اپنے گاہکوں کی طرف سے سونے، چاندی اور حصص کی خرید وفروخت کرتا ہے۔

E) اپنے گاہکوں کی طرف سے ڈیویڈنٹس، شیئرس پر سود اور ڈیبنچرس جمع کرتا ہے۔

13.4.5 عام استعفادہ کی خدمات

A) فنڈس کی منتقلی: یہ ڈیمانڈ ڈرافٹ، میل ٹرانسفرس، ٹیلی گرافک منتقلی کے ذریعہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو فنڈس کی سستی اور آسان ادائیگی کے لئے سہولت فراہم کرتا ہے۔

B) بینک قرض کا مکتوب، مسافر چیک اور تحفہ چیکس جاری کرتا ہے۔

C) یہ اپنے گاہکوں کے مالیاتی موقف کی معلومات تاجروں کو دیتا ہے اور اسی طرح سے اپنے تاجروں کی معلومات اپنے گاہکوں کو دیتا ہے۔

D) بینک اپنے گاہکوں کو قیمتی زیورات اور اہم دستاویزات حفاظت کے ساتھ رکھنے کے لئے لاکرس کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

E) حکومت، عوامی اور خانگی اداروں کی جانب سے انڈر رائیٹنگ سیکوریٹیز جاری کی جاتی ہیں۔

F) غیر ملکی زرمبادلہ سے نمٹنا۔

G) اے ٹی ایمس (آٹومیٹک ٹلر مشینیں) قائم کرنا تاکہ گاہک مخصوص حد تک رقم جمع اور نکال سکیں۔ گاہک کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ استعمال کر کے بھی اے ٹی ایم کی سہولت کا استعمال کر سکتے ہیں۔

تجارتی بینک ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ سرمایا کی تشکیل کے لئے بچتوں کو متحرک کرتے ہیں۔ بینکس دیہی اور پسماندہ علاقوں میں شاخیں کھول کر معشیت میں رقمی لین دین کے عمل کو فروغ دے سکتے ہیں۔ وہ نہ صرف صنعتوں کو مالیہ فراہم کرتے ہیں بلکہ سرمایا مارکٹ کی تیاری میں بھی مدد کرتے ہیں۔ وہ مرکزی بینک کی مالیاتی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ایک ملک کی معاشی ترقی میں مدد کرتے ہیں۔

13.5 نیٹ بینکنگ

آج کل کئی بینکوں میں' انسانی اور انسانوں کے ذریعہ چلائے جانے والے ٹلر کاؤنٹرس کی جگہ خودکار ٹلر مشین (اے ٹی ایم) نے لے لی ہے۔ بینک کی سرگرمیوں کو کمپیوٹرس' انٹرنیٹ اور مواصلات کے دیگر الکٹرانک طریقوں کی مدد سے چلایا جارہا ہے جس کو نیٹ بینکنگ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ نیٹ بینکنگ کو انٹرنیٹ بینکنگ یا آن لائن بینکنگ یا ویب بینکنگ بھی کہا جاتا ہے۔

انٹرنیٹ بینکنگ گاہکوں کو وہ تمام خدمات فراہم کرتی ہے جو روایتی طور پر مقامی شاخ میں دستیاب ہوتی ہیں بشمول رقم جمع کروانا ،منتقلی اور آن لائن بلز کی ادائیگی۔ خیالی طور پر ہر بینکنگ ادارہ آن لائن بینکنگ کی کوئی نہ کوئی شکل رکھتا ہے' جو ڈیسک ٹاپ اور موبائیل ایپ دونوں پر دستیاب ہوتی ہیں۔ آن لائن بینکنگ کے ساتھ گاہک کو اپنی بینکنگ معاملات کی تکمیل کے لئے بینک کی کسی شاخ پر جانے کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ وہ یہ تمام معاملات اپنی سہولت سے جہاں چاہے کرسکتے ہیں جیسے گھر پر' کام کی جگہ یا کام کے لئے آتے اور جاتے ہوئے' تاہم گاہک کو اس سہولت سے استعفادہ کرنے کے لئیا نٹرنیٹ کے ساتھ ایک کمپیوٹر کی ضرورت ہے۔ نیٹ بینکنگ کی مثالیں ہیں نیشنل الکٹرانک فنڈس ٹرانسفر (این ای ایف ٹی)' رئیل ٹائم گراس سٹلمنٹ (آر ٹی جی ایس)' الکٹرانک کلیئرنگ سسٹم (ای سی ایس) وغیرہ۔ ان خدمات کو حاصل کرنے کے لئے گاہک کو اپنے بینک کی آن لائن بینکنگ خدمات کے لئے رجسٹر کروانا ہوتا ہے۔

موبائیل بینکنگ (ایم۔ بینکنگ) ایک جدید بینکنگ خدمات ہیں جو ایک موبائیل مواصلاتی آلہ جیسے موبائیل فون کے ذریعہ بینک کی خدمات پیش کرتی ہیں۔ موبائیل بینکنگ میں ایک گاہک اس وقت بینک کی خدمات حاصل کرسکتا ہے جب وہ گھوم پھر رہا ہے یعنی وہ کسی ایک مقام پر نہیں ہے۔ اس کا ہندوستان میں آغاز 2002 میں ہوا۔ کئی بینک جیسے ایس بی آئی' ایچ ڈی ایف سی ' ایکسس اور آئی سی آئی سی آئی بینک وغیرہ انٹرنیٹ پر مالیاتی لین دین کررہے ہیں۔

انٹرنیٹ بینکنگ کے فائدے

گاہک اس سہولت کا استعمال رقمی اور غیر رقمی معاملات کے لئے کرسکتا ہے جس میں شامل ہیں:

a) آن لائن کھاتہ کھولنا اور اسے چلانا آسان ہے۔

b) گاہک اپنے کھاتہ کا بیان دیکھ سکتا ہے۔

c) یہ 24x7 خدمات ہیں۔

d) گاہک متعلقہ بینک کی جانب سے دی گئی ایک مدت کے لئے لین دین کی تاریخ دیکھ سکتا ہے۔

e) بینک اسٹیٹمنٹس ،مختلف قسم کے فارمس، درخواستیں ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

f) گاہک فنڈس منتقل کر سکتے ہیں، کسی بھی قسم کے بل ادا کر سکتے ہیں، موبائیل، ڈی ٹی ایچ کنکشن وغیرہ ری چارج کروا سکتے ہیں۔ یہ وقت اور ڈاک خرچ دونوں کی بچت کرتا ہے۔

g) گاہک ای۔کامرس پلیٹ فارمس پر خرید و فروخت کر سکتا ہے۔

h) گاہک سرمایا کاری اور تجارت کر سکتا ہے۔

i) گاہک حمل و نقل، سفری پیا کیجس، طبی پیا کیجس کی بکنگ کر سکتا ہے۔

j) مالیاتی لین دین کے لئے یہ ایک محفوظ اور مستحکم طریقہ ہے۔

k) انٹرنیٹ بینکنگ کے ساتھ گاہک سفر، کاغذی کام کی پریشانیوں سے بچ جاتا ہے۔

آج کل انٹرنیٹ بینکنگ، بینکنگ نظام میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ گاہک اس سہولت کا استعمال اپنے موبائیل فون پر وائی فائی، 3جی یا 4جی کنکشن استعمال کر کے کر سکتے ہیں۔

13.6 مرکزی بینک یا ریزور بینک آف انڈیا

ایک مرکزی بینک ملک کے بینکنگ اور مالیاتی اداروں میں اعلی ترین ادارہ ہے۔ یہ ایک ملک کے بینک کاری نظام کو منظّم، با قاعدہ بنانے، نگرانی اور ترقی دینے میں ایک رہنمایانہ کردار ادا کرتا ہے۔ ہر ملک ایک مرکزی بینک رکھتا ہے جس کو مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ریزور بینک آف انڈیا ہمارا مرکزی بینک ہے ۔ریزور بینک آف انڈیا کو یکم اپریل 1935 میں 5 کروڑ روپئے کے حصص سرمایا کے ساتھ قائم کیا گیا۔ ابتداء میں یہ خانگی حصہ داروں کی ملکیت میں تھا لیکن حکومت ہند نے 1949 میں اسے قومیایہ۔ یہ اب حکومت ہند کی ملکیت ہے۔ آر بی آئی قانون 1934 کے مطابق یہ مرکزی بینک کے تمام کام انجام دیتا ہے۔

13.6.1 ریزور بینک آف انڈیا کے مقاصد

a) ہندوستان میں مالیاتی استحکام کا حصول

b) بینک نوٹوں کی اجرائی کو با قاعدہ بنانا

c) کرنسی اور قرض کے نظام کو چلانا

d) ایک ابھرتی پیچیدہ معشیت کے تقاضوں سے نمٹنے کے لئے ایک جدید مالیاتی پالیسی فریم ورک رکھنا۔

e) ترقی کے مقاصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے قیمتوں میں استحکام کو برقرار رکھنا۔

f) قومی مقاصد کی مدد کے لئے مالیاتی شعبہ کی مضبوط نگرانی کی ذمہ داری۔

13.6.2 ریزور بینک آف انڈیا کے افعال

ریزور بینک آف انڈیا متعدد اہم کام انجام دیتا ہے جن پر نیچے روشنی ڈالی جارہی ہے۔

a) عام افعال

1۔ کرنسی کی اجرائی: ریزور بینک آف انڈیا کو ملک میں کرنسی نوٹ جاری کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ریزور بینک آف انڈیا کی جانب سے جاری کئے جانے والے کرنسی نوٹ اور سکے قانونی طور پر قابل قبول ہیں۔ وزارت خزانہ' حکومت ہند کی جانب سے صرف ایک روپیہ کا سکہ جاری کیا جاتا ہے اس سے کم قدر کا نہیں۔ ریزور بینک آف انڈیا کو کم سے کم 200 کروڑ روپئے محفوظ رکھنا ضروری ہے جس میں سونا 115 کروڑ روپئے سے کم نہیں ہونا چاہئے۔

2۔ حکومت کے لئے بینکر: ریزور بینک آف انڈیا حکومت کے لئے ایک ایجنٹ' ایک مشیر اور ایک بینکر کے طور پر کام کرتا ہے۔ ریزور بینک آف انڈیا حکومت کی طرف سے نقدی' چیکس اور ڈرافٹس وصول کرتا ہے۔ یہ حکومت کو مختصر مدتی قرض فراہم کرتا ہے اور حکومت کی جانب سے غیر ملکی کرنسیوں کی خرید و فروخت کرتا ہے۔ یہ عوامی قرض کا انتظام بھی کرتا ہے۔ نئے قرض جاری کرتا ہے' ان قرضوں کے لئے درخواستیں وصول کرتا ہے' ان پر سود ادا کرتا ہے اور آخر میں ان قرضوں کو واپس کرتا ہے۔ مرکزی بینک حکومت کے لئے مالیاتی مشیر کا کام بھی کرتا ہے۔ ایک مشیر کے طور پر یہ حکومت کو تمام بینکنگ لین دین پر وقت بہ وقت مشورے بھی دیتا ہے۔

3۔ بینکرس کا بینک: ریزور بینک آف انڈیا تجارتی بینکوں کے لئے قواعد و ضوابط طے کرتا ہے جیسے رقم جس کو ہمیشہ انھیں رکھنا ہے۔ یہ تناسب زر محفوظ تناسب کہلاتا ہے۔ یہ تجارتی بینکوں کے بلز پر رعایت بھی دیتا ہے۔ یہ تمام بینکوں کو رہنمائی فراہم کرتا ہے اور ان کی سرگرمیوں کو باقاعدہ بناتا ہے۔ بعض اوقات ریزور بینک آف انڈیا تجارتی بینکوں کا معائینہ کرتا ہے اور بہتری کے لئے راستوں اور طریقوں کو اختیار کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔

4۔ **آخری چارہ کار**: ریزور بینک آف انڈیا آخری چارہ کار کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ تمام بینکوں کو منظور وضمانتوں اور ضمنی قرض اور پیشگیوں پر رعایت کے ذریعہ مالیات کی حتمی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

5۔ **منظوریوں کا گھر**: ریزور بینک آف انڈیا تجارتی بینکوں کے باہمی دعوؤں کی یکسوئی اور منتقلی کے لئے ایک منظوریوں کے گھر (کلیئرنگ ہاؤز) کے طور پر کام کرتا ہے۔ چونکہ تجارتی بینک اپنا محفوظ زر ریزور بینک کے پاس رکھتے ہیں، ریزور بینک آف انڈیا کی جانب سے ان کے کھاتوں میں منتقلی کے ذریعہ ان کے دعوؤں کی یکسوئی آسان ہوتی ہے۔

6۔ **غیر ملکی محفوظات کا نگران**: ریزور بینک آف انڈیا ہمارے غیر ملکی محفوظات کے نگران کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ روپیہ کی بیرونی قدر کو برقرار رکھتا ہے۔ یہ غیر ملکی زرمبادلہ کی وصولی اور ادائیگی دونوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ مارکٹ میں غیر ملکی کرنسیوں کی خرید وفروخت کے ذریعہ شرح مبادلہ کے استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔

7۔ **قرض کا کنٹرولر**: ریزور بینک آف انڈیا کا انتہائی اہم کام تجارتی بینکوں کی جانب سے دستیاب کروائے گئے قرض کو کنٹرول کرنا ہے۔ یہ سود کی شرحیں، قرض کا حجم اور مختلف شعبوں کو قرض کی سربراہی کو طے کرتا ہے۔ ریزور بینک آف انڈیا معشیت میں قرض کو کنٹرول کرنے کے لئے مقداری اور میعاری طریقوں کو اختیار کرتا ہے۔ مقداری طریقوں کا مقصد قرض کی دستیابی اور لاگت کو کنٹرول کرنا ہے، جبکہ طریقے قرض کے استعمال اور سمت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

B) نگران کار کے طور پر افعال

ریزور بینک آف انڈیا کو ہمارے ملک میں بینکنگ اور مالیاتی نظام کو منظّم اور باقاعدہ بنانے کا اختیار دیا گیا ہے۔

1۔ ریزور بینک آف انڈیا بینکوں کو لائسنس منظور کرتا ہے۔

2۔ بینکوں سے اثاثوں اور ذمہ داریوں کے مختلف اجزاء پر وقفہ جاتی معلومات طلب کر کے ان کی تنقیح کرتا ہے۔

3۔ ہدایات جاری کرتا ہے اور غیر۔ بینک مالیاتی اداروں کو کنٹرول کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

C) فروغ اور ترقیاتی افعال

ریزور بینک آف انڈیا قومی مقاصد میں مدد کے لئے وسیع تر فروغ اور ترقیاتی افعال انجام دیتا ہے۔ یہ زر اور سرمایہ مارکٹ کی ترقی میں مدد کرتا ہے۔

1۔ یہ دیہی اور شہری علاقوں میں تجارتی برانچ بینکنگ سہولتوں کی توسیع کے لئے منصوبہ بندی کرتا ہے۔

2۔ یہ مخصوص گروپس کی ضروریات کی تکمیل کے لئے خصوصی ایجنسیاں تشکیل دیتا ہے۔اہم ایجنسیاں ہیں (i) نیشنل بینک فار اگریکلچر اینڈ رورل ڈیولپمنٹ (نبارڈ) تاکہ زرعی شعبہ کی ضرورتوں کی تکمیل ہوسکے۔(ii) انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف انڈیا (آئی ڈی بی آئی) تاکہ صنعتوں کی ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے اور (iii) مرکز اور ریاست کی سرپرستی میں مالیاتی کارپوریشن (آئی ایف سی آئی، ایس ایف سی) تاکہ صنعتوں کو طویل مدتی قرض فراہم کیا جاسکے۔

13.7 خلاصہ

بینکنگ چھوٹی معیشت کا ایک اہم پہلو ہے۔ بینکنگ ایک کاروباری سرگرمی ہے جہاں عوام سے رقمی ڈپازٹس جمع کی جاتی ہیں، اور یہ ڈپازٹس ایک شخص سے دوسرے شخص کو منتقل کیے جاسکتے ہیں۔تجارتی بینک ایک مالیاتی ادارہ ہے۔تجارتی بینکوں کے اہم کام ڈپازٹس کی منظوری اور قرضوں کو آگے بڑھانا ہے۔کمرشل بینک چار قسم کے ڈپازٹس کو قبول کرتے ہیں یعنی کرنٹ، سیونگ، فکسڈ اور ریکرنگ ڈپازٹس۔ کمرشل بینک عوام کے مختلف طبقوں کو مختلف قسم کے قرض پیش کرتے ہیں، یعنی طلب پر قرض، مختصر مدتی قرض، کیش کریڈٹ، اوورڈرافٹ، رعایتی بل آف ایکسچینج وغیرہ۔ بینک بنیادی ذخائر سے قرض تشکیل دیتے ہیں۔نیٹ بینکنگ کے تحت، تمام بینکنگ لین دین انٹرنیٹ پر کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان کا مرکزی بینک ریزرو بینک آف انڈیا ہے۔ یہ تمام مالیاتی اداروں کا سب سے بڑا بینک ہے۔ریزرو بینک آف انڈیا کا بنیادی مقصد ملک میں مالیاتی استحکام حاصل کرنا ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا کو ہمارے ملک میں کرنسی نوٹ جاری کرنے کی اجارہ داری حاصل ہے۔ریزرو بینک آف انڈیا تجارتی بینکوں کو رہنمائی فراہم کرتا ہے اور قومی مقاصد کی حمایت کے لیے ان کی نگرانی کرتا ہے۔

13.8 مثالی امتحانی سوالات

I۔ ذیل میں دیے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب تقریباً 5-4 سطروں میں دیجئے۔

1۔ اوورڈرافٹ کے کیا فائدے ہیں؟

2۔ کریڈٹ کارڈس کس طرح سے گاہکوں کی مدد کرتے ہیں؟

3۔ ریزرو بینک آف انڈیا کے کیا مقاصد ہیں؟

4۔ منظوری گھر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

5۔ ریزرو بینک آگ انڈیا کے ترقیاتی افعال کی وضاحت کیجئے۔

II۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب تقریباً 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ تجارتی بینکوں کی جانب سے وصول کئے جانے والے مختلف اقسام کے ڈپازٹس کے بارے میں لکھیں۔

2۔ کمرشیل بینکوں کے ایجنسی افعال کیا ہیں؟

3۔ کیاش کریڈٹ اور اوورڈرافٹ میں کیا فرق ہے؟

4۔ نیٹ بینکنگ کے فائدوں کی نشاندہی کیجئے۔

III۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب تقریباً 20-16 سطروں میں دیجئے۔

1۔ تجارتی بینکوں کی اصل کارکردگی بیان کیجئے۔

2۔ ریزور بینک آف انڈیا کے افعال کی وضاحت کیجئے۔



13.9 فرہنگ

- بینکنگ: بینکنگ ایک کاروباری سرگرمی ہے جہاں عوام سے رقم جمع کی جاتی ہے اور بدلے میں ضرورت مند لوگوں جیسے تاجر، کسان، صنعت کار وغیرہ کو قرضے فراہم کیے جاتے ہیں۔
- ڈپازٹس: ڈپازٹس سے مراد وہ رقم ہے جسے لوگ بینکوں میں رکھتے ہیں۔
- ریکرنگ ڈپازٹ: فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹس کی ایک قسم ریکرنگ ڈپازٹ اکاؤنٹ ہے۔ ایک شخص مساوی وقفوں پر ایک باقاعدہ مدت میں ادائیگی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک شخص پانچ سال کی مدت کو میچوریٹی کی مدت کے طور پر منتخب کر سکتا ہے اور پانچ سال تک ہر ماہ ایک مخصوص رقم کما سکتا ہے۔ ان ڈپازٹس پر سود کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔
- چیک: ایک چیک ایک کاغذ ہے جس میں بینک کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ شخص کے کھاتہ سے اس شخص کو ایک مخصوص رقم ادا کرے جس کے نام پر یہ چیک بنایا گیا ہے۔
- اوورڈرافٹ: منتخب گاہکوں کو بینک اوورڈرافٹ کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ بینک ایسے گاہکوں کو اپنے کھاتہ اور ان کے ڈپازٹس سے زیادہ رقم نکالنے کی اجازت دیتا ہے۔ تاہم گاہکوں کو اوورڈرا کی گئی رقم پر سود ادا کرنا ہوتا ہے۔



13.10 حوالہ جات

- تلنگوا کیڈیمی کی انٹرمیڈیٹ کی نصابی کتب
- بی اے مائکرو اکنامکس

باب
14

افراط زر اور تجارتی چکر

14.0 مقاصد

14.1 تعارف

14.2 افراط زر کی اصطلاح

14.3 افراط زر کے اقسام

14.4 افراط زر کی وجوہات

14.5 افراط زر کے اثرات

14.6 افراط زر پر قابو پانے کے اقدامات

14.7 تجارتی چکر

14.8 تجارتی چکروں کی خصوصیات

14.9 تجارتی چکروں کے مراحل

14.10 خلاصہ

14.11 مثالی امتحانی سوالات

14.12 فرہنگ

14.13 حوالہ جات



14.0 مقاصد

- افراط زر اور اس کے اقسام کو بیان کرنا
- افراط زر کے اثرات کی نشاندہی
- افراط زر کے اثرات کی وضاحت
- افراط زر پر قابو پانے کے لئے انسدادی اقدامات کا مشورہ
- قیمتوں میں استحکام کی ضرورت کو سمجھنا
- تجارتی اتار چڑھاؤ کے مراحل کو سمجھنا
- تجارتی اتار چڑھاؤ کے اثرات کا تجزیہ



14.1 تعارف

معاشیات میں، افراط زر ایک معیشت میں اشیاء اور خدمات کی عام قیمتوں میں ایک مدت کے دوران مسلسل اضافہ ہے۔

مثلا: ایک شئے کی قیمت ایک موسم میں بڑھتی رہتی ہے تاہم مقدار وہی رہتی ہے۔

جدول:1

شئے کا نام	قیمتوں میں 6 ماہ کی مدت میں فرق					
	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون
پیٹرول (فی لیٹر)	90	95	98	100	102	105

شئے کی قیمت میں اضافہ کے نتیجہ میں عام آدمی کی قوت خرید کم ہوجاتی ہے۔ یہ کئی طرح سے لوگوں کی معاشی زندگی اور بہبودی کو متاثر کرتی ہے۔ افراط زر پر قابو پانے کے لئے اشیاء کی قیمتوں کو طویل مدت کے لئے مستحکم کیا جانا چاہئے تا کہ ایک معشیت کے بڑھنے اور ترقی پانے کا موقع دیا جاسکے۔

اونچا افراط زر ملک کے معاشی مظاہرے پر کئی طرح سے غلط اثرات مرتب کرتا ہے۔اس لئے افراط زر کی نشاندہی اور اس کو طے کرنا انتہائی اہم ہے۔افراط زر قیمتوں کے میکانزم میں خلل ڈالتا ہے' بچتوں اور سرمایا کاری سے روکتا ہے' مقررہ آمدنی والے گروپس اور قرض دہندوں پر غلط اثرات مرتب کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔

14.2 افراط زر کی اصطلاح

''افراط زر'' کا مطلب ایک وقت کی مدت میں عام قیمتوں کی سطح میں اضافہ ہے۔پیگو کے مطابق افراط زر اس وقت ہوتا ہے جب رقمی آمدنی' کمائی کی سرگرمیوں میں اضافہ کے تناسب سے زیادہ وسعت حاصل کرتی ہے۔''

سامیولسن کے مطابق ''افراط زر قیمتوں کی عام سطح میں اضافہ کا اشارہ کرتا ہے۔''

14.3 افراط زر کے اقسام

افراط زر کے اقسام کی قدر کی بنیاد پر۔

1۔ **رینگنے والا افراط زر:** جب قیمتوں میں اضافہ بہت سست اور کم ہوتا ہے' اس کو رینگنے والا افراط زر کہا جاتا ہے۔یہ سالانہ 3 فیصد سے زیادہ تجاوز نہیں کرتا۔

2۔ **چلنے والا افراط زر:** یہ افراط زر کا دوسرا مرحلہ ہے۔جب قیمتوں کی سطح میں اضافہ سالانہ 3 فیصد سے 10 فیصد کے درمیان ہوتا ہے تو اس کو چلنے والا افراط زر کہا جاتا ہے۔

3۔ **دوڑنے والا افراط زر:** جب قیمتوں کی سطح میں اضافہ 10 فیصد سے 20 فیصد سالانہ ہوجاتا ہے اس کو دوڑنے والا افراط زر کہا جاتا ہے۔یہ معشیت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

4۔ **سرپٹ دوڑتا افراط زر:** اگر افراط زر کی شرح سالانہ 20 فیصد سے تجاوز کرتی ہے تو اس کو سرپٹ دوڑتا افراط زر کہا جاتا ہے۔یہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔

5۔ **بے قابو افراط زر:** یہ اس وقت ہوتا ہے جب قیمتوں میں اضافہ انتہائی تیزی کے ساتھ دو ہندسوں یا تین ہندسوں میں ہوتا ہے۔ڈبلیو پی آئی (ٹھوک قیمتوں کی فہرست) کو ہندوستان میں افراط زر کی پیمائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

طلب کی وجہ سے افراط زر اور لاگت کی وجہ سے افراط زر

طلب کی وجہ سے افراط زر کا مطلب یہ ہے کہ مجموعی سربراہی پر اشیاء کے لئے مجموعی طلب میں اضافہ کے ذریعہ افراط زر' یہ طلب کی وجہ سے افراط زر ہے۔ لاگت کی وجہ سے افراط زر تب ہوتا ہے جب پیداوار کی لاگت میں اضافہ ہوتا ہے۔

14.4 افراط زر کی وجوہات

افراط زر کی اصل وجوہات درج ذیل ہیں:

- حکومت کے منصوبہ جاتی اور غیر۔منصوبہ جاتی اخراجات میں اضافہ۔
- حکومت کی جانب سے مالیاتی خسارہ۔
- ترقیاتی پراجکٹس پر بھاری سرمایا کاری طویل مدتی عمل کے ساتھ۔
- غیر ثمر آور معاشی سرگرمیوں کے لئے قرض کی آسانی سے دستیابی۔
- آبادی میں اضافہ کی زیادہ شرح۔
- راست ٹیکس میں کمی' ایک معشیت میں زر کی سربراہی میں اضافہ۔

14.5 افراط زر کے اثرات

الف) پیداوار پر: افراط زر کے پیداوار پر منفی اور مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ اس کا انحصار افراط زر کے اقسام پر ہوتا ہے۔

- متوسط افراط زر تاجروں کے منافع کے مارجن میں اضافہ کرتا ہے۔ اس لئے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔
- زیادہ یا بہت زیادہ افراط زر پیداوار کو روکتا ہے۔

ب) تقسیم پر:

- افراط زر کے اثرات تمام طبقات کے عوام پر یکساں نہیں ہوتے ہیں۔ یہ مختلف طبقات کے عوام پر غلط اثر ڈالتا ہے۔
- افراط زر کے دوران قرض دہندے کا نقصان ہوتا ہے۔ مقروض کا بطور ایک گروپ فائدہ ہوگا۔
- پیداوار کنندہ کا فائدہ ہوگا کیونکہ انھیں ان کی اشیاء فروخت کر کے زیادہ قیمت ملے گی۔ لیکن ملازم کا نقصان ہوگا کیونکہ ان کی قوت خرید افراط زر کی مدت کے دوران کم ہو جائے گی۔
- قرض دہندہ' ملازمین' وظیفہ یابان' صارفین اور حکومت زیادہ افراط زر کی وجہ سے نقصان میں ہونگے۔ مقروض 'سرمایا کار' تاجر اور کاشت کار کو افراط زر سے فائدہ ہوگا۔

14.6 افراط زر پر قابو پانے کے اقدامات

- رقمی اقدامات: ایک ملک کا مرکزی بینک زر اور قرض کی سربراہی کو محدود کر کے افراط زر پر قابو پا سکتا ہے۔
- مالیاتی اقدامات: مالیاتی اقدامات کا مطلب، ٹیکس، حکومت کے اخراجات اور عوام کی جانب سے حاصل کئے جانے والے قرض ہیں۔ تا کہ افراط زر کو نیچے لایا جا سکے۔
- راست اقدامات: اس میں شامل ہے قیمتوں پر قابو اور لازمی اشیاء کو متناسب بنانا۔

14.7 تجارتی چکر

مجموعی معاشی سرگرمیوں میں اتار چڑھاؤ جس کا ایک معشیت ایک وقت کی مدت میں تجربہ کرتی ہے یعنی خوشحالی کے ایام معاشی انحطاط کے دور کے ساتھ متبادل ہیں انھیں ''تجارتی چکر'' کہا جاتا ہے۔ تجارتی چکر معاشی سرگرمیوں کے وہ ادوار ہیں جو ایک دوسرے کے پیچھے، ترقی اور زوال کے ساتھ آتے ہیں۔ تجارتی اتار چڑھاؤ کی مدت عموماً 5 سے 8 برس ہوتی ہے۔ یہ توسیع اور کھنچاؤ کے مرحلوں کے چکر میں ہوتے ہیں اور اسی طریقہ سے بار بار آتے رہتے ہیں۔ ایک اچھی تجارت پر، ایک تجارتی چکر قیمتوں میں اضافہ، کم بے روزگاری کی سطح پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، تجارت پر ایک تجارتی چکر قیمتوں میں گراوٹ اور زیادہ بے روزگاری کی سطحوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تجارتی چکر پیداوار، روزگار اور قیمتوں کی سطح میں اتار چڑھاؤ ہے جو ایک ساتھ آتا ہے۔ علاوہ ازیں اجرتوں کی شرحیں، سود کی شرحیں، ٹیکس، برامدات، درامدات، بچتیں، بینک ڈپازٹس اور رقمی لین دین کی رفتار سب بدل جاتے ہیں۔

14.8 تجارتی چکروں کی خصوصیات

a) تجارتی چکر وقتاً فوقتاً آتے ہیں اگر چہ وہ اس میں باقاعدگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔

b) ان چکروں کی مدت مختلف ہوتی ہے۔

c) تجارتی چکر پھیلاؤ، بلندی، تنگی اور پستی کے منفرد مراحل رکھتے ہیں۔

d) تجارتی چکر عام طور سے آزاد منڈی معشیتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

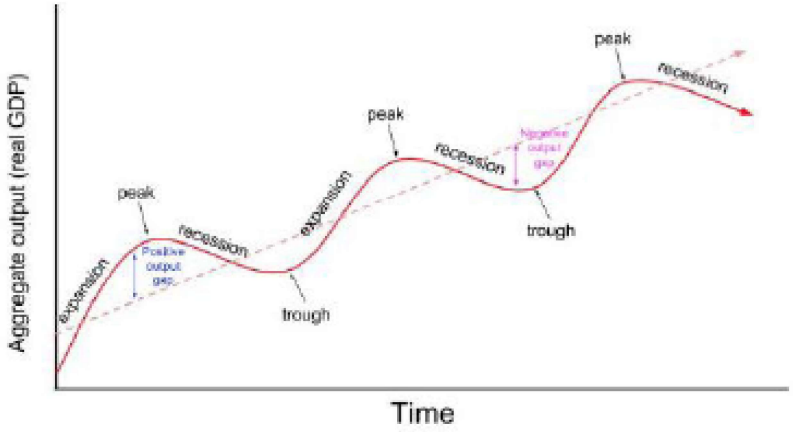
e) یہ پھیلتے بھی ہیں۔ ایک یا دو شعبوں کو متاثر کرتے ہیں اور تمام دیگر شعبوں میں آسانی سے منتقل ہو جاتے ہیں۔

f) زرعی شعبہ کے مقابلہ میں، صنعتی شعبہ پر تجارتی چکروں کے منفی اثرات مرتب ہونے کا زیادہ خطرہ رہتا ہے۔

g) تجارتی چکروں کی ان کے ظاہر ہونے سے پہلے درست پیش قیاسی کرنا بہت مشکل ہے۔

ط) تجارتی چکروں کے سماج کی بہبودی پر سنگین نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

14.9 تجارتی چکروں کے مراحل



a) **پھیلاؤ:** پھیلاؤ کے مرحلہ کی خصوصیات کو قومی پیداوار، روزگار، مجموعی طلب، سرمایا اور صارف کے اخراجات، فروخت، نفع، حصص کی بڑھتی قیمتیں اور بینک قرض کے ذریعہ بیان کیا جاتا ہے۔ قیمتیں اور لاگتیں بھی تیزی سے بڑھتی ہیں۔ تمام اقسام کی اشیاء اور خدمات کے لئے طلب بڑھ جاتی ہے۔ منجملہ خوشحالی بڑھ جاتی ہے اور لوگ اعلی معیار زندگی کا لطف لیتے ہیں۔

کچھ وقت کے بعد تجارتی سرگرمیاں اس کے نتیجہ میں بلندی پر پہونچ جاتی ہیں۔

b) **بلندی:** لفظ بلندی کا مطلب اونچائی یا تجارتی چکر کا سب سے اونچا نقطہ ہے۔ پیداواری قیمتیں بھی تیزی سے بڑھتی ہیں جس کے نتیجہ میں رہائش کی لاگت بڑھ جاتی ہے اور مقررہ آمدنی کمانے والوں پر بہت زیادہ دباؤ پڑتا ہے۔ حقیقی طلب جمود کا شکار ہو جاتی ہے۔

c) **تنگی:** معشیت لامتناہی ترقی جاری نہیں رکھ سکتی۔ تنگی کے دور میں سرمایا کاری اور روزگار کے سطحوں میں گراوٹ آتی ہے۔ پیداوار کنندے اپنی قیمتیں کم کر دیتے ہیں تا کہ اپنی اختراع کی نکاسی کر سکیں اور اپنی مالیاتی ذمہ داریوں کو پورا کر سکیں۔ صارف اپنی خریداری ملتوی کر دیتے ہیں۔ سرمایا کاری کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

د) **پستی اور مندی:** مندی' کساد بازاری کی سنگین شکل ہے اور اس کی خصوصیات کو انتہائی سست معاشی سرگرمیوں کے ذریعہ بیان کیا جاسکتا ہے۔ تجارتی چکر کے اس مرحلہ کے دوران' ترقی شرح منفی ہوجاتی ہے اور قومی آمدنی اور اخراجات کی سطح تیزی سے گرنے لگتی ہے۔ اشیاء وخدمات کی طلب کم ہوجاتی ہے' قیمتیں اپنی سب سے کم سطح پر آجاتی ہیں اور تیزی سے گرتی ہیں۔ شرح سود میں کمی ہونے لگتی ہے۔ صنعتیں اضافی گنجائش کی وجہ سے متاثر ہوتی ہیں۔ مندی کی گہرائی میں تمام معاشی سرگرمیاں نیچے چلی جاتی ہیں اور پستی کا مرحلہ آجاتا ہے۔

ر) **بحالی:** معیشت لامتناہی زوال جاری نہیں رکھ سکتی ہے۔ یہ معاشی سرگرمیوں کی نچلی ترین سطح پر پہونچ جاتی ہے جس کو پستی کہتے ہیں اور اس کے بعد بحالی شروع ہوجاتی ہے۔ وسیع بے روزگاری مزدوروں کو موجودہ شرحوں سے کم اجرتیں قبول کرنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ پیداوار کنندے کم لاگت بہتر تجارتی ماحول کے لئے کوشاں ہوجاتے ہیں۔

تجارتی اعتماد آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ نئے اقسام کی مشینوں اور اصل اشیاء میں تازہ سرمایا کاری کے لئے ٹکنالوجی کی ترقی ضروری ہوجاتی ہے۔ بینکنگ نظام اب آہستہ آہستہ تجارتی اعتماد کی موزونیت کے ساتھ قرض پھیلانا شروع کرتا ہے ۔جیسے سرمایا کاری بڑھتی ہے' پیداوار' روزگار' ادائیگیاں' آمدنی' صارف کے اخراجات' مجموعی طلب وغیرہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ مجموعی طلب سے نمٹنے کے لئے مزید اشیاء وخدمات پیدا ہوتی ہیں۔

14.10 خلاصہ

دنیا کے کئی ممالک کو آج افراط زر کے مسئلہ کا سامنا ہے۔ افراط زر نہ صرف معاشی زندگی اور لوگوں کی بہبودی کو متاثر کرتا ہے بلکہ بعض معاملات میں حکومت کے استحکام کو بھی چیالنج کرتا ہے۔ جدید حکومتیں افراط زر کی صورتحال پر قابو پانے کے لئے پالیسی اقدامات کررہی ہیں۔ ایک معشیت افراط زر کی معتدل شرح کے ساتھ قابل قبول ہے۔ پیداوار میں مقداری تبدیلی کی وجہ سے قیمتوں میں کوئی اضافہ افراط زر نہیں ہے۔ معشیت کی عام قیمتوں کی سطح میں مستقل اضافہ زر کی قدر میں مسلسل گراوٹ افراط زر کو پیدا کرتی ہے۔ ڈبلیو پی آئی (ہول سیل پرائز انڈیکس) کو ہندوستان میں افراط زر کی پیمائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جب قیمتیں خام مال کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے پیداواری لاگت بڑھنے سے بڑھتی ہیں اس کو لاگت کی وجہ سے افراط زر کہا جاتا ہے۔ قلت زر' افراط زر کا الٹا ہے۔ جب صارفین کی اشیاء کی قیمتیں گھٹنے لگتی ہیں۔ قومی آمدنی اور پیداوار میں اضافہ یا تیز رفتار ترقی بحالی زر کہلاتا ہے۔ جمود ایک ایسی حالت ہے جہاں افراط زر اور بے روزگاری دونوں ایک معشیت میں بڑھنے لگتے ہیں۔



14.11 مثالی امتحانی سوالات

I۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 5-4 سطروں میں دیجئے۔

1۔ رینگنے والا افراطزر

2۔ چلنے والا افراطزر

3۔ دوڑنے والا/سرپٹ افراطزر

4۔ بے قابو افراطزر

II۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ افراطزر سے آپ کی کیا مراد ہے؟

2۔ افراطزر کے اقسام کیا ہیں؟

3۔ افراطزر کی اصل وجوہات کیا ہیں؟

4۔ افراطزر سے کس کو فائدہ ہوتا ہے؟

5۔ افراطزر کو آپ کس طرح روکیں گے؟

6۔ تجارتی چکر کی کیا خصوصیات ہیں؟

7۔ پستی/مندی کیا ہے؟

8۔ کس طرح بحالی اگلے مرحلہ کی توسیع کی نمائندگی کرتی ہے؟

III۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 20-16 سطروں میں دیجئے۔

1۔ تجارتی چکر کو بیان کیجئے۔ تصویر کی مدد سے تجارتی چکر کے مراحل کی وضاحت کیجئے۔

2۔ لوگوں کے رہن سہن کے اخراجات پر افراطزر کے اثرات کا تجزیہ کیجئے اور افراطزر کو قابو میں کرنے کے لئے انسدادی اقدامات کا مشورہ دیجئے۔

14.12 فرہنگ

- افراط زر: بہت زیادہ رقم چند اشیاء کے تعاقب میں۔
- لاگت کی وجہ سے افراط زر: یہ پیداواری لاگت میں اضافہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔
- جمود: ایسی حالت جہاں معشیت میں افراط زر اور بے روزگاری دونوں بڑھتے ہیں۔

14.13 حوالہ جات

- مائکرو اکنامک انالیسس: ایڈورڈ شپیرو
- مائکرو اکنامک تھیوری: ایم ایل جھنگن
- اڈوانسڈ اکنامک تھیوری: ایچ ایل آہوجہ

باب
15

ہندوستان میں معاشی ترقی

15.0 مقاصد
15.1 تعارف
15.2 ہندوستان میں معاشی ترقی
15.3 ترقی یافتہ/ترقی پذیر ملکوں کی درجہ بندی کا فہم
15.3.1 2019 کے مطابق درجہ بندی
15.4 ترقی یافتہ معیشتوں کی خصوصیات
15.4.1 اعلیٰ خام گھریلو پیداوار اور فی کس آمدنی (PCI)
15.4.2 انسانی ترقی کا اشاریہ (HDI)
15.4.3 صنعتی اور خدمات کے شعبے کی اہمیت
15.4.4 بہتر معیار زندگی
15.4.5 ٹکنالوجی کی ترقی اور جدیدیانا
15.4.6 آبادی میں کم تر اضافہ
15.5 ترقی پذیر ملکوں کی امتیازی خصوصیات
15.5.1 کم تر فی کس آمدنی
15.5.2 آبادی میں اضافے کی اونچی شرح
15.5.3 سرمایے کی تشکیل کی کم تر سطح
15.5.4 بے روزگاری کی اعلیٰ سطح
15.5.5 پیداوار کی کم تر سطح
15.5.6 انفرااسٹرکچر کی ناکافی سہولتیں
15.5.7 ناخواندگی
15.5.8 معیار زندگی کی کم تر سطح
15.5.9 دہری معیشت
15.6 خلاصہ
15.7 تمثیلی امتحانی سوالات
15.8 فرہنگ
15.9 حوالہ جات



15.0 مقاصد

- ترقی یافتہ/ترقی پذیر ملکوں کی امتیازی خصوصیات سے واقف ہونا
- ہندوستانی معیشت کے جمود اور زیر ترقی ہونے کے لیے ذمہ دار عوامل کا تجزیہ کرنا
- فی کس آمدنی کی بنیاد پر ملکوں کی درجہ بندی کرنا
- ہندوستانی معیشت کے مسائل کی وضاحت کرنا
- ترقی پذیر ملکوں کی پسماندگی کے اسباب کی وضاحت کرنا



15.1 تعارف

یہ باب ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ملکوں کی امتیازی خصوصیات، خصوصاً ہندوستانی معیشت کی بنیادی خصوصیات سے روشناس کروانے کے لیے ہے۔ سابقہ ابواب میں ہم معاشی نمو اور معاشی ترقی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم حالیہ برسوں کے دوران ہندوستانی معیشت میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں بحث کریں گے۔ ہندوستان میں برطانوی حکومت نے جن معاشی پالیسیوں پر عمل کیا وہ زیادہ تر ان کے ملک کے مفادات کی ترقی اور تحفظ کے لیے تھیں۔ ان پالیسویں نے ہندوستانی معیشت کو نقصان پہنچایا۔ جب کہ ہندوستان برطانوی دور حکومت سے پہلے ایک آزاد معیشت تھی۔ ملک کے اکثر لوگوں کا پیشہ زراعت تھا۔ اس کے باوجود ملک کی معیشت میں کئی قسم کی پیداواری کارکردگیاں جاری تھیں۔ گذشتہ چند دہائیوں کے دوران اپنے اصلاحی اقدامات کے ذریعے ہندوستان نے نشوونما کی شرحوں میں قابل قدر پیش قدمی کی ہے۔

15.2 ہندوستان میں معاشی ترقی

برطانوی دور حکومت میں ہندوستان میں پسماندہ زرعی شعبہ اور زیر ترقی صنعتی شعبہ پایا جاتا تھا۔ 1950-51 میں فی کس آمدنی نہایت کم تھی اور ناخواندگی عام تھی۔ پیدائش اور اموات دونوں کی شرحیں کافی اونچی تھیں۔ اس کا سبب طب اور صحت کی خدمات کی کمی اور غربت کی وجہ سے موجود تغذیے کی کمتر سطح تھی۔ آزادی کے وقت ہندوستانی معیشت ایک غریب اور زراعت پر منحصر معیشت تھی۔ صنعتی کارکردگیاں بہت کم تھیں اور ایک غیر متوازن صنعتی ترقی کے حالات تھے۔ کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کے لیے مضبوط انفرااسٹرکچر سہولتوں جیسے بنکنگ، انشورنس، حمل ونقل، مواصلات اور توانائی وغیرہ ضروری ہیں۔

پچاس سالہ منصوبہ بندی کے دوران ہندوستانی معیشت کی ساخت میں کافی واضح تبدیلی آئی ہے۔قومی آمدنی کی ترکیب میں ساختی تبدیلی معاشی نمو کے عمل کا نتیجہ ہے۔البتہ ساختی تبدیلیاں دھیمی رفتار سے رونما ہورہی ہیں۔ ہندوستان میں بعض گہری تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں جو واضح کرتی ہیں کہ معیشت کی بنیادیں کافی مضبوط ہیں۔ ہندوستان میں بچت اور سرمایہ کاری کی شرح اس سطح تک پہنچ چکی ہے جسے صرف دس برس پہلے تک یہ کہہ کر مسترد کردیا جاتا تھا کہ یہ ملک کے لیے ایک ناممکن بات ہے۔اس اہم رخ سے ہندوستان اب دنیا کی تیز رفتار نمو پانے والی معیشتوں میں شامل ہو چکا ہے۔ ہندوستان کو ہمہ اقسام کی پیداوار کے لیے ایک بڑے بازار کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ ہندوستان میں منصوبہ بندی کی بدولت ممکن ہوا ہے۔ابتداء کے آٹھ منصوبوں کے دوران عوامی شعبے کی ترقی اور بنیادی اور بھاری صنعتوں میں کثیر سرمایہ کاری پر زور دیا گیا۔لیکن 1997ء میں نویں منصوبے کے نفاذ کے بعد سے عوامی شعبے پر زور کم ہوا اور ملک میں منصوبہ بندی کے بارے میں حالیہ سوچ یہ ہے کہ ہندوستان دسویں منصوبے کے اختتام تک تیز رفتاری سے نمو پانے والی معیشتوں میں سے ایک بن کر ابھرا ہے۔

1991ء میں ہندوستان میں پی وی نرسمہا راؤ کی قیادت میں نئی معاشی پالیسی کو نافذ کیا گیا۔نئی معاشی اصلاحات نے ہندوستانی معیشت کو ایک نئی سمت اور رخ عطا کیا ہے۔اس پالیسی نے پہلی بار ہندوستانی معیشت کے دروازوں کو دنیا کے لیے کھولا ہے۔اس نئی معاشی پالیسی میں پی وی نرسمہا راؤ کی حکومت نے درآمدات پر ٹیکسوں میں کمی کی، محفوظ شعبوں میں خانگی افراد کے داخلے کی اجازت دی اور برآمدات میں اضافہ کے لیے ہندوستانی کرنسی کی قیمت کو کم کیا۔اسے نمو کا LPG Model بھی کہا جاتا ہے۔نئی معاشی پالیسی معاشی آزادیانے یا درآمدات کی شرحوں میں چھوٹ، بازار کے قواعد میں نرمی یا بازاروں کو خانگی اور بیرونی افراد کے لیے کھولنا اور ملک کی معاشی وسعت کے لیے ٹیکسوں میں کمی سے متعلق ہے۔

ہندوستان کا منصوبہ بندی کمیشن ملک کی معاشی ترقی کے حصول کے لیے پانچ سالہ منصوبوں کی نگرانی کرتا ہے۔ البتہ 2014 میں اس 65 سالہ قدیم منصوبہ بندی کمیشن کو تحلیل کردیا گیا اور ایک مجلس فکر (Think tank) ۔NITI آیوگ (National Institution for Transforming India) نے اسکی جگہ لے لی۔ یہ وزیر آعظم کی صدارت میں کام کرتی ہے۔ چونکہ یہ حکومت کے لیے تھنک ٹینک کے طور پر یا ایک ہدایتی اور پالیسی محرک کے طور پر کام کرتی ہے، اس لیے مرکز اور ریاستوں کی حکومتوں کے لیے حکمت عملی اور پالیسی امور پر مشورے دیتی ہے۔مزید یہ کہ اس میں ملکی اور بین الاقوامی اہمیت کے حامل معاشی معاملات بھی شامل ہوتے ہیں۔

15.3 ترقی یافتہ/ترقی پذیر ملکوں کی درجہ بندی کا فہم

ایک ترقی پذیر ملک کی تعریف عام طور پر اس کے معاشی ماحصل کے مخصوص درجے سے کی جاتی ہے۔ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں کے درمیان کہاں خط کھینچا جائے اس پر ایک طویل بحث پائی جاتی ہے اور کسی تعریف پر ایک عمومی اتفاق نہیں پایا جاتا ہے۔ لہذا ایسا کوئی مقبول عام پیمانہ نہیں ہے جو ان کی ترقی کی سطح کے مطابق ان کی درجہ بندی کرنے کے معقول اصول کی وضاحت کرے۔

بین الاقوامی ترقیاتی پروگرام (UNDP) کا ملکوں کی درجہ بندی کا نظام انسانی ترقی کے اشاریے (HDI) پر مبنی ہے جو ترقی کے کئی ایک عوامل کی پیمائش کو شامل کرتا ہے۔ ورلڈ بنک کی جانب سے دنیا کی معیشتوں کی درجہ بندی فی کس خام قومی آمدنی کے تخمینے پر مبنی ہوتی ہے۔ ورلڈ بنک کی جانب سے جاری کردہ عالمی ترقی کی رپورٹ میں ملکوں کی درجہ بندی کے لیے حسب ذیل معیار اپنایا گیا۔

15.3.1 2019 کے مطابق درجہ بندی

(i) **زیادہ آمدنی والا گروپ:** وہ ممالک جن کی فی کس آمدنی (PCI) سالانہ 12965 امریکی ڈالر اور اس سے زیادہ ہو۔ مثلاً ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، فرانس، سنگاپور وغیرہ۔

(ii) **بالائی درمیانی آمدنی والا گروپ:** وہ ممالک جن کی فی کس آمدنی 4096 امریکی ڈالر اور 12964 امریکی ڈالر کے درمیان ہو۔ مثلاً ارجنٹائنا، کیوبا، جنوبی افریقہ، مالدیپ جزائر وغیرہ۔

(iii) **کمتر درمیانی آمدنی والا گروپ:** وہ ممالک جن کی فی کس آمدنی 1046 امریکی ڈالر اور 4095 امریکی ڈالر کے درمیان ہو۔ مثلاً ہندوستان، فلپائن، انگولا، پاکستان، بھوٹان وغیرہ

(iv) **کم آمدنی والا گروپ:** وہ ممالک جن کی آمدنی 1045 امریکی ڈالر یا اس سے کم ہو۔ مثلاً افغانستان، سوڈان، نائجر، یوگنڈا، ایتھیوپیا وغیرہ

ترقی یافتہ ممالک وہ معیشتیں ہی جو اپنی معیشتوں اور صنعتیانے میں ترقی یافتہ ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں کو جدید ممالک بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ خود مکتفی اقوام ہیں۔ ترقی پذیر ممالک ملک بھر میں صنعتوں کو قائم کرنے کے لیے ترقی یافتہ ممالک پر انحصار کرتے ہیں۔

15.4 ترقی یافتہ معیشتوں کی خصوصیات

وہ ملک جو اپنے شہریوں کے لیے دولت کی وافر مقدار اور وسائل رکھتا ہے ایک ترقی یافتہ ملک کہلاتا ہے۔ترقی یافتہ معیشت اس ملک کے معاشی اور غیر معاشی عوامل کے بہتر نتائج کے اظہار کا رجحان رکھتی ہے۔

ترقی یافتہ معیشتوں کی حسب ذیل خصوصیات ہوتی ہیں۔

- اعلیٰ خام گھریلو پیداوار اور فی کس آمدنی(PCI)
- صنعت اور خدمات کے شعبوں کی اہمیت
- معیار زندگی کی بہتر سطح
- ٹکنالوجی کی ترقی اور جدید یانا
- آبادی میں اضافہ کی کمتر شرح
- دہری معیشت

15.4.1 اعلیٰ خام گھریلو پیداوار اور فی کس آمدنی(PCI)

خام گھریلو پیداوار(GDP) فی کس آمدنی ایک ملک کے معاشی پیداوار کی پیمائش کا آلہ ہے جو اس کے عوام کے لیے ہوتی ہے۔وہ ملک کی خام گھریلو پیداوار کو اس کی آبادی سے تقسیم کرتا ہے۔ترقی یافتہ ممالک کی کثیر خام گھریلو پیداوار ہوتی ہے۔جیسے جیسے خام گھریلو پیداوار بڑھتی ہے دستیاب اشیاء اور خدمات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔اس لیے اعلیٰ پیداوار یا ماحصل اعلیٰ انفرادی آمدنیوں سے مربوط ہوتا ہے۔ہر سال ترقی یافتہ ممالک میں فی کس آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اتنی کافی آمدنی حاصل کر رہے ہیں جسے وہ اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ کسی کاروبار میں سرمایہ لگا سکتے ہیں یا مستقبل کے لیے بچت کر سکتے ہیں۔یہ بچتیں اور سرمایہ کاریاں ملکوں کی معیشتوں کا سہارا دیتی ہیں۔ترقی یافتہ ممالک اکثر مختلف میدانوں جیسے صحت کی بہتر سہولتوں، زائد تعلیمی سہولتوں اور انفراسٹرکچر وغیرہ میں مثبت نتائج کے ساتھ سے مربوط ہوتے ہیں۔

جدول۔1: قوت خرید کی یکسانیت(PPP) پر مبنی فی کس خام قومی آمدنی(GNI) (2020)

ملک	قوت خرید کی یکسانیت(PPP) پر مبنی فی کس خام قومی آمدنی(GNI) امریکی ڈالروں میں
ریاستہائے متحدہ امریکہ	70480
برطانیہ	49420
سوئٹزرلینڈ	75860
جرمنی	59680
ہندوستان	7270
چین	19170

ذریعہ: ttps://data.worldbank.org/indicator/NY.GNP.PCAP.PP.CD

15.4.2 انسانی ترقی کا اشاریہ (HDI)

انسانی ترقی کا اشاریہ تعلیم، متوقع عرصہ حیات اور حقیقی خام گھریلو پیداوار فی کس آمدنی پر مبنی ہوتا ہے۔ ایک ترقی یافتہ ملک میں تعلیم بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ بلند خواندگی کی شرح، تعلیم تک رسائی ہوتی ہے اور لوگوں کو زیادہ سالوں تک اسکولی تعلیم کا موقع رہتا ہے۔ بہتر صحت تک رسائی بھی ہوتی ہے اور شیر خواروں میں اموات کی شرح کم ہوتی ہے۔ خام گھریلو پیداوار فی کس آمدنی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ تمام عوامل انسانی ترقی کا اشاریہ (HDI) کے تعین میں مفید ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ ممالک HDI میں اچھے نشانات حاصل کرتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک عام طور پر انشانی ترقی کے اشاریہ (HDI) میں اعلیٰ نشانات حاصل کرتے ہیں جو عموماً 0.8 سے زیادہ ہوتے ہیں۔

جدول۔2: 2020 میں انسانی ترقی کے اشاریہ کے مطابق ملکوں کے نشانات اور درجے

ملک	HDI کی قدر	درجہ
ناروے	0.957	1
برطانیہ	0.932	13
ریاستہائے متحدہ امریکہ	0.926	17
جنوبی افریقہ	0.709	114
برازیل	0.765	84
بھارت	0.645	131
پاکستان	0.557	154

ذریعہ: https://hdr.undp.org/data-center/country-insights#/ranks

مندرجہ بالا جدول سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ترقی یافتہ ممالک انسانی ترقی کے اشاریہ کی قدر میں اچھے نشانات اور اچھا درجہ رکھتے ہیں۔ 0.957 کی قدر رکھتے ہوئے ناروے اعلیٰ مقام پر ہے، جبکہ بھارت ایک ترقی پذیر ملک ہے جو 0.645 انسانی ترقی کی قدر رکھتا ہے اور 131 ویں درجے کا حامل ہے۔

15.4.3 صنعتی اور خدمات کے شعبے کی اہمیت

ترقی یافتہ ملکوں میں خام گھریلو پیداوار میں خدمات کے شعبے کا حصہ زیادہ ہوتا ہے۔ ان معیشتوں کی خام گھریلو پیداوار میں ہم کو ابتدائی شعبہ یعنی زراعت کا حصہ بہت کم نظر آئے گا۔ معاشی ترقی کے حصول کے لیے خدمات اور صنعت کے شعبوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ان شعبوں میں ہونے والی نمو اور وسعت بے روزگار لوگوں کو روزگار فراہم کر رہی ہے۔ جس سے لوگوں کی آمدنیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر 2020ء میں فرانس نے اپنی خام گھریلو پیداوار کا 71.16% حصہ صنعت سے اور 16.45 حصہ خدمات کے شعبے سے حاصل کیا۔ صرف 1.6% حصہ ہی زراعت کے شعبے سے حاصل کیا گیا۔ روزگار کے پہلو سے دیکھیں تو صرف 2.53% فیصد روزگار زراعت سے حاصل ہوا جب کہ 20.43% صنعت سے اور 77.04% خدمات کے شعبے سے اندراج کیا گیا۔

ہندوستان میں خام گھریلو پیداوار میں خدمات کے شعبے کا حصہ 53.89% اور صنعت کا حصہ 25.92% درج کیا گیا جبکہ زراعت کا حصہ 20.19% رہا۔اسی طرح ہندوستان میں روزگار کے پہلو سے دیکھیں تو خدمات 32.28%، صنعتیں 25.12% اور زراعت کے شعبہ سے 42.6% روزگار کی فراہمی درج کی گئی۔ مذکورہ بالا مثال سے ہم یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ ترقی یافتہ ملکوں میں ابتدائی شعبہ میں آمدنی اور روزگار کم ہوتا ہے۔ جیسے جیسے ملک ترقی یافتہ ہوتا ہے، خدمات کا شعبہ روزگار اور پیداوار کی فراہمی میں بڑا حصہ ادا کرنے لگتا ہے۔

15.4.4 بہتر معیار زندگی

معیار زندگی ایک اصطلاح ہے جو آمدنی کی سطح، ضروریات تعیّشات اور دیگر اشیاء اور خدمات کو بیان کرتی ہے جو عام طور پر لوگوں لیے فوری طور پر دستیاب ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں میں معیار زندگی بلند ہوتا ہے۔ ایک ملک کا معیار زندگی عام طور پر دولت، آسائشات، مادی اشیاء اور اسکے عوام کی ضروریات سے متعلق ہوتا ہے۔ یہ ممالک اپنے عوام کو جدید سہولتیں مہیا کرتے ہیں۔ ایک بہتر معیار کی زندگی کا معیار زندگی سے گہرا تعلق ہوتا ہے جس سے لوگوں کی متوقع عرصہ حیات میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان ملکوں میں لوگوں کی قوت خرید زیادہ ہوتی ہے۔

وہ ممالک جن کا معیار زندگی بلند تر ہوتا ہے اپنے شہریوں کو ایک خوشحال زندگی فراہم کرتے ہیں۔ ان ملکوں میں بہتر صحت کی نگہداشت کا نظام، مفت تعلیم اور ترقی یافتہ سہولتیں پائی جاتی ہیں جس سے سارے شہری استفادہ کر سکتے ہیں۔

15.4.5 ٹکنالوجی کی ترقی اور جدیدیانا

ٹکنالوجی سے مراد سائنسی معلومات جیسے ٹکنیکی مہارتوں، طریقوں کا عملی میدانوں جیسے اشیاء اور خدمات کی پیداوار میں استعمال کرنا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک ہر میدان میں جدید ٹکنالوجی کے استعمال میں آگے ہوتے ہیں۔ وہ پیداوار، تعلیم، صحت کی خدمات، حمل ونقل وغیرہ کے لیے ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں۔ نئی ٹکنالوجی کے استعمال سے صنعتوں میں پیداوار کے معیار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ٹکنالوجی کی ترقی قدرتی وسائل کے بہتر سے بہتر استعمال کی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے۔ یہ ممالک ٹکنالوجی کی ترقی کے حصول کے لیے تحقیق پر زیادہ سرمایہ خرچ کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ جرمنی اور جاپان نے محدود قدرتی وسائل رکھنے کے باوجود جدید ٹکنالوجی کو استعمال کر کے تیزی سے ترقی حاصل کی ہے۔ یہ دو ممالک دوسری عالمی جنگ میں تباہ و تاراج ہو گئے

تھے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، فرانس، جاپان اور دیگر صنعتی طور پر ترقی یافتہ ملکوں نے جدید ٹکنالوجی کے استعمال صنعتی قوت اور برتری حاصل کی ہے۔ درحقیقت، معاشی ترقی کا دارومدار پیداوار کے جدید طریقوں کو اپنانے پر ہے۔

ترقی یافتہ ممالک اختراعات اور مستقبل میں کارآمد اشیاء پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ان ملکوں کے لوگ مختلف میدانوں میں جدید ٹکنالوجی کی تلاش و تحقیق میں مشغول ہوتے ہیں۔

15.4.6 آبادی میں کم تر اضافہ

ترقی یافتہ ملکوں میں نیوکلیر خاندانوں (چھوٹے خاندانوں) کی حوصلہ افزائی کا تصور آبادی میں کم تر اضافہ کی شرحوں کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ اپنی کم آبادی کی بناء پر ترقی یافتہ ممالک اپنے وسائل کا بہتر استعمال کر سکتے ہیں۔ یہاں وسائل کی قلت نظر نہیں آتی ہے۔ صحت کی بہتر خدمات، اعلیٰ سطح کی تعلیم اور ایک بہتر معیار زندگی کی وجہ سے آبادی میں اضافے کی کمتر شرح پائی جاتی ہے۔ ان ملکوں کی اعلیٰ فی کس آمدنی اور خوشحالی کا سبب آبادی میں اضافے کی کمتر شرحیں اور بچت یا سرمایے کی تشکیل کی اعلیٰ شرحیں ہیں۔ آبادی میں اضافے کم شرحوں کی وجہ سے ان ملکوں میں اوسط متوقع عرصہ حیات زیادہ ہوتی ہے۔

15.5 ترقی پذیر ملکوں کی امتیازی خصوصیات

15.5.1 کم تر فی کس آمدنی

ترقی پذیر ملکوں کی ایک اہم ترین خصوصیت کم تر فی کس حقیقی آمدنی ہوتی ہے۔ ایک اوسط درجے کا آدمی اس قدر رقم حاصل نہیں کر پاتا کہ وہ کہیں سرمایہ لگائے یا بچت کر سکے۔ وہ اپنی کمائی ہوئی ساری آمدنی ضروریات کی تکمیل کے خرچ کر دیتے ہیں۔ اس لیے وہ نہ بچت کر سکتے ہیں اور نہ ہی سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ جس سے غربت کا ایک چکر وجود میں آتا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں مکمل غربت کے شکار (کم آمدنی والے) لوگوں کا فیصد زیادہ ہوتا ہے۔

2017-18 کے اعداد و شمار کے مطابق ہندوستان میں خام گھریلو پیداوار 115224 روپیے اور فی کس آمدنی 87586 روپیے تھی۔ اور یہی 2018-19 میں بالترتیب 134186 روپیے اور 94566 روپیے تھے۔ جب ہم ان کا تقابل ترقی یافتہ ممالک کے اعداد سے کرتے ہیں تو یہ نہایت کم ہیں۔

15.5.2 آبادی میں اضافے کی اونچی شرح

اکثر ترقی پذیر ملکوں میں آبادی میں اضافہ کی شرح 2% اور 4% سالانہ کے درمیان نظر آتی ہے۔ طبی سہولتوں میں اضافے کی وجہ سے اموات کی شرح میں کافی گراوٹ ہوئی لیکن پیدائش کی شرحوں اسی طرح کمی نہیں ہوئی۔ جس سے ان

ملکوں میں آبادی میں تیز رفتار اضافہ ہورہا ہے۔ کثیر آبادی کا مطلب کم تر GNP فی کس آمدنی، غربت اور بے روزگاری میں اضافہ وغیرہ ہیں۔

آزادی کے بعد ہندوستان کی آبادی میں اضافے کی شرح کافی اونچی تھی۔ 1951 سے 1981 کے دوران سالانہ 2.14% اضافے کی شرح کے ساتھ ہندوستان کی آبادی 361 ملین سے بڑھ کر 683 ملین ہوگئی۔ 1981 سے 2011 کے دوران اضافے کی شرح کم ہوکر 1.8% ہوگئی۔ حالانکہ آبادی میں اضافے کی شرح میں کمی ہوئی ہے لیکن کثیر آبادی کی وجہ سے ہندوستان ابھی تک ایک ترقی پذیر ملک ہے۔

15.5.3 سرمایے کی تشکیل کی کم تر سطح

ترقی پذیر ملکوں میں آمدنی کی کمتر سطحوں اور خرچ کی اونچی شرحوں کی وجہ سے سرمایے کی تشکیل یا بچت کی سطحیں کم تر ہوتی ہیں۔ ان ملکوں کو اکثر ''سرمایے کی کمی'' والی معیشتیں کہا جاتا ہے۔ ان ملکوں میں نہ صرف یہ کہ سرمایہ کا ذخیرہ بے حد کم ہوتا ہے بلکہ سرمایے کی تشکیل کی جاری شرح بھی کمتر ہوتی ہے۔ جب سرمایے کی تشکیل کم ہوتی ہے تو صنعتوں اور خدمات میں توسیع کی گنجائش نہیں ہوتی ہے۔ یہ کیفیت پیداوار اور روزگار کی کم تر سطح کا باعث بنتی ہے۔ لہذا یہ ایک زہریلا چکر بن جاتا ہے۔

2021 کی ریزرو بنک آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق خام گھریلو بچت (GDS) کی شرح 29.4% ہے اور خام گھریلو سرمایہ کاری (GDI) کی شرح 32.5% ہے۔ یہ شرحیں ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلے میں نہایت کم تر ہے۔

15.5.4 بے روزگاری کی اعلیٰ سطح

ترقی پذیر ملکوں میں بے روزگاری کے مسائل زیادہ عام ہوتے ہیں۔ شہری اور دیہی دونوں علاقے بے روزگاری کے مسئلہ سے دوچار ہوتے ہیں۔ اگر نئی صنعتیں قائم نہ کی گئیں اور خدمات کے نئے مواقع فراہم نہ کئے گئے تو آبادی میں اضافہ کی وجہ سے ان ملکوں میں بیروزگاری مزید شدید ہوجاتی ہے۔ دیہی علاقوں میں زراعت پر منحصر رہنے والے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے اس لیے ان میں سے اکثر لوگ روزگار کی تلاش میں شہری علاقوں کو نقل مقامی کر جاتے ہیں جہاں ان کے لیے کافی مقدار میں روزگار کے مواقع دستیاب نہیں ہوتے۔

ہندوستان میں شہریانے اور تعلیم کی وسعت کے سبب بے روزگاری میں اضافہ ہورہا ہے۔ صنعت کا شعبہ مزدوروں کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ وسعت پانے میں ناکام رہا ہے۔ ہندوستان میں بے روزگاری ساختی ہوتی ہے اور سرمایہ کی قلت کا نتیجہ ہے۔

15.5.5 پیداوار کی کم تر سطح

ٹکنالوجی میں پسماندگی، کثیر مزدوروں کی موجودگی، انفرااسٹرکچر کی قلت اور فرسودہ پیداواری طریقے یہ وہ عوامل ہیں جو ترقی پذیر ملکوں میں پیداوار کی کمتر سطحوں کا سبب بنتے ہیں۔ تعلیم اور تربیت کے شعبے میں سرمایہ کاری کی کمی ہونے کی وجہ سے پیداوار کے قدیم طریقے ہی جاری رہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ کم تر پیداوار اور قدرتی وسائل کے غلط استعمال کی صورت میں نکلتا ہے۔

ہندوستان میں چھوٹے سائز کے بازار، سرمایہ کی کمی، انفرااسٹرکچر سہولتوں کی کمی اور ٹکنالوجی میں پسماندگی وہ عوامل ہیں جو کم پیداواری کا سبب ہوتے ہیں۔

15.5.6 انفرااسٹرکچر کی ناکافی سہولتیں

انفرااسٹرکچر میں عمارتیں، سڑکیں، پل، حمل ونقل کی سہولتیں، توانائی کی رسد، ٹیلی کمیونیکیشن وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ یہ سہولتیں صنعت اور خدمات کی ترقی کے لیے لازمی ہوتے ہیں۔ لیکن ترقی پذیر ممالک میں یہ تمام سہولتیں ناکافی ہوتی ہیں۔

ہندوستان میں سرمایہ کی کمی اور ٹکنالوجی میں پسماندگی کی وجہ سے انفرااسٹرکچر کی سہولتیں کم اور ناکافی ہوتی ہیں۔

15.5.7 ناخواندگی

ترقی پذیر ممالک میں ناخواندہ افراد کی کثیر تعداد ہوتی ہے۔ ناخواندگی کئی سماجی اور معاشی مسائل کا سبب ہوتی ہے۔ ٹکنالوجی کی مہارتوں اور ٹکنالوجی کے علاوہ مہارتوں کے حصول کے لیے ایک کم از کم سطح کی تعلیم ضروری ہوتی ہے۔ تعلیم انسانی ترقی کے اشاریہ (HDI) کا ایک اہم جز اور خصوصیت ہے۔

آزادی کے بعد سے ہندوستان میں ناخواندگی کی شرح میں کمی ہوئی ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کی شرح 74% ہے۔ ہندوستان میں تعلیم وتربیت کے معیار میں کمی نظر آتی ہے۔ خواندگی ہندوستان میں بے روزگاری کی اونچی شرح پر راست اثر انداز ہوتی ہے۔ بے روزگار نوجوانوں کی کثیر تعداد ناخواندگی کی وجہ سے نوکریوں کے حصول سے محروم ہوتے ہیں۔

15.5.8 معیار زندگی کی کم تر سطح

ترقی پذیر ملکوں میں معیار زندگی کی سطح کم ہوتی ہے۔ معیار زندگی کی یہ کم تر سطح معیار اور مقدار کے اعتبار سے کم آمدنیوں، طبی سہولتوں کی کمی، محدود تعلیم کی سہولتوں اور رہائش کی ناکافی سہولتوں اور کئی معاملوں میں بحران کے عمومی خوف اور ناامیدی کی شکل میں نظر آتی ہے۔

ہندوستان میں دیہی اور شہری زندگی کے معیاروں میں کافی فرق نظر آتا ہے۔ یہاں تک شہری علاقوں میں مشروم کی طرح پھیلنے والی گندی بستیوں میں بھی یہ کم تر معیار زندگی نظر آتی ہے۔

15.5.9 دہری معیشت

ایک دہری معیشت سے مراد روایتی اور پسماندہ شعبوں کے متوازی جدید اور ترقی یافتہ شعبوں کی موجودگی ہے۔ شہری اور دیہی علاقوں میں پیداوار کے جدید اور روایتی طریقوں کی باہم موجودگی مقصد ہوتا ہے۔ یہاں ایک طرف دولتمند اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے ساتھ کثیر تعداد میں ناخواندہ کام کرتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف بہت ہی اعلیٰ معیار زندگی کے ساتھ ساتھ کم تر معیار زندگی بھی موجود نظر آتی ہے۔

ہندوستانی معیشت میں بھی دہری خصوصیت موجود نظر آتی ہے کیونکہ اس میں دونوں طرح کی معیشتوں یعنی زیر ترقی اور ترقی یافتہ معیشتوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ معیشت کا ایک بڑا حصہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جو زیر ترقی ہیں اور پسماندہ طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو معیشت کے دیہی اور زرعی شعبوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ دوسری طرف لوگوں کا ایک چھوٹا حصہ معیشت میں دولتمند اور ترقی یافتہ ہوتا ہے۔ اور ان میں شہری اور صنعتی شعبے سے متعلق لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ہندوستانی معیشت کا ایک حصہ نئے بین الاقوامی معاشی نظام کو قبول کرنے کے لیے تیار نظر آتا ہے تو دوسرا حصہ بہت پسماندہ اور پچھڑا ہوا ہے۔

15.6 خلاصہ

دنیا کی معیشتوں کو ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معیشتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہندوستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ ہندوستانی معیشت آزادی کے وقت جمود کی شکار اور منحصر معیشت تھی۔ فی کس آمدنی کم تھی۔ بیرونی تجارت انگلینڈ کی صنعتوں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے کی جاتی تھی۔ لوگوں کا زراعت پر بہت زیادہ انحصار تھا اور بے شمار لوگ بے روزگار تھے۔ خواندگی کی شرح بھی کم تھی۔ جبکہ شرح پیدائش اور شرح اموات اونچی تھیں، صحت کے نشاندہندے اکثر کمتر تھے اور وبائیں عام تھیں۔ منصوبہ بندی کے دور میں ہندوستانی معیشت کی ترقی بلاشبہ متاثر کن رہی۔ آزادی کے وقت کی کیفیت کے بالمقابل ہماری صنعتیں کافی متنوع ہوگئیں۔

15.7 مثالی امتحانی سوالات

I۔ درج ذیل سوالوں کے جواب چار تا پانچ سطروں میں لکھئے۔

1۔ انسانی ترقی کے اشاریہ (HDI) کے اہم مشمولات کیا ہیں؟

2۔ ترقی یافتہ ملکوں کی خصوصیات بیان کیجئے۔

3۔ کثیر آمدنی والے ملکوں کی تعریف کیجئے۔

4۔ دہری معیشت سے کیا مراد ہے؟

5۔ انفرااسٹرکچر کیا ہوتا ہے؟

6۔ ہندوستان میں پیداواریت کی کم سطحوں کے کیا اسباب ہیں؟

7۔ سرمایے کی کمی والی معیشتوں کی وضاحت کیجئے۔

II۔ درج ذیل سوالوں کے جواب آٹھ تا دس سطروں میں تحریر کیجئے۔

1۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں خدمات کے شعبے کی اہمیت کو بیان کیجئے۔

2۔ ترقی یافتہ ملکوں میں ٹکنالوجی کے فروغ اور جدیدیت پر مختصر نوٹ لکھئے۔

3۔ ہندوستان میں آبادی میں اضافے کی وضاحت کیجئے۔

4۔ نیتی آیوگ کے بارے میں وضاحت کیجئے۔

5۔ بے روزگاری کے مسئلہ کی وضاحت کیجئے۔

III۔ درج ذیل سوالوں کے جواب 16-20 سطروں میں تحریر کیجئے۔

1۔ ترقی پذیر معیشت کے طور پر ہندوستانی معیشت کی خصوصیات بیان کیجئے۔

2۔ GNI فی کس آمدنی کی بنیاد پر ملکوں کی درجہ بندی کیجئے۔

3۔ ترقی یافتہ ملکوں کی امتیازی خصوصیات بیان کیجئے۔

15.8 فرہنگ

1۔ فی کس خام قومی آمدنی (GNI Per Capita) : فی کس خام قومی آمدنی سے مراد ایک ملک کی سالانہ کل آمدنی کو اس ملک کی آبادی سے تقسیم کرنے پر حاصل ہونے والی رقم کی ڈالروں میں قدر ہے۔

2۔ فی کس آمدنی (PCI): فی کس آمدنی یا کل آمدنی سے مراد کسی دیئے گئے علاقے (شہر، علاقہ، ملک وغیرہ) میں کسی فرد کی کسی مخصوص سال کی اوسط آمدنی ہے۔ اس کو اس علاقے کی کل آمدنی کو اس علاقے کی کل آبادی سے تقسیم کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔

3۔ NITI آیوگ: نیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ٹرانسفارمنگ انڈیا

4۔ انسانی ترقی کا اشاریہ (HDI): انسانی ترقی کا اشاریہ ایک مختصر پیمانہ ہے جو انسانی ترقی کے کلیدی پہلوؤں میں اوسط کامیابی کے حصول کو ظاہر کرتا ہے جیسے ایک طویل صحت مند زندگی، باشعور ہونا اور زندگی کا ایک بہتر معیار رکھنا وغیرہ۔

5۔ **معیارِ زندگی:** معیارِ زندگی کی اصطلاح آمدنی کی سطح، ضروریات تعیّشات اور دیگر اشیاء اور خدمات جو ایک مخصوص آبادی کے لیے فوری طور پر دستیاب ہوتے ہیں کی وضاحت کرتی ہے۔

6۔ **سرمایے کی تشکیل:** سرمایے کی تشکیل سے مراد کسی ملک میں کسی مخصوص مدت کے دوران اشیائے اصل جیسے مشنری، اوزار، حمل و نقل کے اثاثے اور بجلی وغیرہ کی خالص ذخیرگی یا جمع کرنا ہے۔

7۔ **بے روزگاری:** کسی فرد کی وہ حالت جس میں وہ کام کرنے کا اہل ہو اور کام کی تلاش میں سرگرمی سے مصروف ہو اور وہ کوئی کام تلاش نہ کر پائے۔

8۔ **انفرااسٹرکچر:** کسی ملک، شہر یا علاقے کے لیے درکار بنیادی سہولیات اور نظام جیسے حمل و نقل اور مواصلات کے نظام، بجلی کے پلانٹ، اسکولس وغیرہ۔

9۔ **ناخواندگی:** ناخواندگی سے مراد ایسی کیفیت یا حالت ہے جس میں ایک فرد پڑھنے اور لکھنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔

10۔ **دہری معیشت:** ایک ہی ملک یا معیشت میں دو مختلف قسم کے معاشی پہلوؤں کی موجودگی کو بیان کرتی ہے۔

15.9 حوالہ جات

1۔ انٹرمیڈیٹ سال دوم کی معاشیات کی درسی کتاب، TSBIE، تلنگانہ

2۔ سماجی علم کی درسی کتاب برائے جماعت دہم، TOSS

3۔ جماعت دہم کی سماجی علم کی درسی کتاب، SCERT تلنگانہ

4۔ این سی ای آر ٹی کی گیارھویں اور بارھویں کی معاشیات کی کتاب

5۔ بی۔اے، سال سوم کی معاشیات، BRAOU

6۔ بی۔اے۔ معاشیات، IGNOU

7۔ NIOS معاشیات

8۔ http://hdr.undp.org/data-center/country-insights#ranks

9۔ source: https://data.worldbank.org/indicator/NY.GNP.PCAP.PP.CD

10۔ حکومت ہند کا شائع کردہ معاشی سروے

باب
16

آبادیات

16.0 مقاصد

16.1 تعارف

16.2 ہندوستانی آبادی کی آبادیاتی خصوصیات

16.2.1 ہندوستان میں آبادی کا حجم اور اضافہ کی شرح

16.2.2 پیدائش، اموات اور نومولود اموات کی شرح

16.2.3 جنس کا تناسب

16.2.4 عمر کی ترکیب

16.3 آبادی دھماکہ کا تصور اور وجوہات

16.3.1 ہندوستان میں آبادی دھماکہ کا تصور

16.3.2 ہندوستان میں آبادی دھماکہ کی وجوہات

16.3.3 ہندوستان میں آبادی دھماکہ کے لئے روک تھام

16.4 ہندوستان میں آبادی کی پیشہ ورانہ اور شعبہ جاتی تقسیم

16.4.1 پیشہ ورانہ ساخت

16.4.2 ہندوستان میں کارگذار آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم

16.4.3 شعبہ کے لحاظ سے روزگار اور پیداوار کی تقسیم

16.5 ہندوستان میں آبادی پالیسی

16.6 خلاصہ

16.7 مثالی امتحانی سوالات

16.8 فرہنگ

16.9 حوالہ جات



16.0 مقاصد

- آبادیات کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرنا'
- مستقبل کی بہتری کے لئے آبادی کے موجودہ رجحانات کے نتائج کو سمجھنا'
- ہندوستانی آبادی کے حجم اور گذشتہ چند دہوں میں اس میں اضافہ کی وضاحت'
- پیدائش اور اموات کی شرحوں کے اعداد وشمار کا تقابل'
- ''آبادی دھماکہ'' کی وجوہات' روک تھام کی وضاحت'
- ہندوستان میں آبادی کی پیشہ ورانہ اور شعبہ جاتی تقسیم کو بیان کرنا'
- ہندوستان میں آبادی پالیسی بیان کرنا اور
- پیدائش پر قابو پانے میں خاندانی منصوبہ بندی کی اہمیت بیان کرنا۔



16.1 تعارف

آبادیات دو یونانی الفاظ ''ڈیموز (عوام) اور گرافی (مطالعہ) کا مرکب ہے جس کے معنی عوام کی تفصیل ہے۔ آبادیات' آبادی کا منظّم مطالعہ ہے۔ اس میں آبادی کے حجم میں میں تبدیلی' ترکیب' تقسیم وغیرہ شامل ہے۔ یہ پیدائش' اموات اور نقل مکانی سے آبادی کے حجم' ترکیب اور تقسیم میں تبدیلیوں کا پتہ لگاتا ہے۔ آبادیات کے تمام مطالعات لوگوں کو شمار کے عمل پر مبنی ہیں جس کو مردم شماری بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں ملک میں رہنے والے لوگوں کے اعداد وشمار کا منظّم حصول شامل ہے۔ آبادیاتی اعداد وشمار کسی بھی ملک کی معاشی ترقی اور عوام کی بہبودی کے لئے پالیسیوں کی منصوبہ بندی اور عمل آوری کے لئے انتہائی اہم ہے۔ اس سبق میں ہم ہندوستان کی آبادی میں اضافہ' ساختی خصوصیات اور تقسیم کے بارے میں بحث کریں گے۔

16.2 ہندوستانی آبادی کی آبادیاتی خصوصیات

16.2.1 ہندوستان میں آبادی کا حجم اور اضافہ کی شرح

ایک ترقی پذیر ملک میں آبادی کا حجم اور اضافہ آبادیاتی تبدیلیوں کے دو اہم اجزاء ہیں۔ خصوصیات جو کسی بھی ملک کی آبادی کے حجم میں تبدیلی کو طے کرتے ہیں وہ پیدائش' اموات اور نقل مکانی ہیں۔ آبادی کا مطلب لوگوں کی تعداد ہے جو ملک میں یا کسی مخصوص علاقہ میں ایک مخصوص وقت میں رہتے ہیں۔ آبادی کو شمار کرنے کے لئے ہندوستان میں ''مردم شماری'' ہر 10 سال میں ایک مرتبہ منعقد کی جاتی ہے۔

ہندوستان، چین کے بعد دنیا کا دوسرا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے جس کی جملہ آبادی 2011 کی مردم شماری کے مطابق 1210 ملین ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق، ہندوستان دنیا کی جملہ زمین کا 2.4 فیصد رقبہ رکھتا ہے اور آبادی میں اس کا حصہ 17.7 فیصد ہے۔ اقوام متحدہ کے آبادی فنڈ کے مطابق نومبر 2021 میں دنیا کی جملہ آبادی 7874 ملین ہے۔ 11 جولائی کو ''عالمی یوم آبادی'' کے طور پر منایا جاتا ہے کیونکہ اسی دن دنیا کا 5 بلین واں بچہ 1987 میں پیدا ہوا تھا۔

جدول 1: ہندوستان میں 1901 سے آبادی میں اضافہ

سال	جملہ آبادی (ملین میں)	سالانہ اضافہ کی اوسط شرح (فیصد)	ایک دہے میں اضافہ کی شرح (فیصد)
1901	238	-	*
1911	252	0.56	5.8
1921	251	-0.03	-0.3
1931	279	1.04	11.0
1941	319	1.33	14.2
1951	361	1.25	13.3
1961	439	1.96	21.6
1971	548	2.22	24.8
1981	683	2.20	24.7
1991	846	2.14	23.9
2001	1028	1.95	21.5
2011	1210	1.63	17.7

جیسا کہ تختہ۔1 میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ہندوستان میں آبادی میں اضافہ کی شرح 1881 سے 1921 کے درمیان سست تھی۔ آبادی میں 15 ملین کا اضافہ ہوا تھا۔ اس مرحلہ میں اموات اور پیدائش کی زیادہ شرح دیکھی گئی۔ اس مدت کے دوران قحط اور وبائیں زیادہ شرح اموات کی اصل وجہ تھیں۔ سال 1921 کو ہندوستانی آبادیات کا تقسیمی سال سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سال تک آبادی میں اضافہ مستقل نہیں رہا۔

ہم 1921 سے 1951 کے عرصہ کے دوران آبادی میں مستحکم اضافہ دیکھ سکتے ہیں۔ اس عرصہ کے دوران آبادی میں 110 ملین کا اضافہ درج کیا گیا۔ ایک دہے میں اضافہ کی شرح 1951 میں 13.3 فیصد تھی۔ اموات کی شرح میں کمی پیدائشی شرحوں میں کمی سے زیادہ تھی۔ 1921 کے بعد شرح اموات میں کمی کی اصل وجہ قحط اور وباؤں پر قابو پانے کے اقدامات میں اضافہ تھا۔

ہندوستان نے 1981-1951 کے دوران ''آبادی دھماکہ'' کا تجربہ کیا۔ان 30 برسوں میں آبادی میں 322 ملین کے اضافہ کو درج کیا گیا۔1981 کے دوران ایک دہے میں آبادی میں اضافہ کی شرح 24.7 فیصد درج کی گئی۔اس عرصہ کے دوران معاشی ترقیاتی سرگرمیوں میں تیزی، عوام کے طبی اور رہائشی حالات میں مزید بہتری کی وجہ سے شرح پیدائش اور شرح اموات کے درمیان کافی بڑا فرق دیکھا گیا ہے۔

1981 سے 2011 کے دوران ہندوستان کی جملہ آبادی میں 683 ملین سے 1210 ملین کا اضافہ ہوا ۔2001 سے 2011 کے درمیان ایک دہے کے دوران 17.7 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا۔معاشی ترقی، خاندانی منصوبہ بندی میں مناسب بہتری ان 30 برسوں کے دوران آبادی میں اضافہ کی سست شرح کے لئے ذمہ دار تھیں۔

16.2.2 پیدائش، اموات اور نومولودوں کی اموات کی شرحیں

ایک ملک کی آبادی میں اضافہ کی شرح کا انحصار اس کی شرح پیدائش، شرح اموات اور نقل مکانی پر ہوتا ہے۔ ہندوستان میں نقل مکانی بہت کم ہے ۔ چنانچہ، آبادی میں اضافہ کو طے کرنے کے لئے یہ کوئی قابل لحاظ عنصر نہیں ہے۔

جدول 2: ہندوستان میں پیدائش اور اموات کی شرحیں

دہا	پیدائش (فی 1000)	اموات (فی 1000)
1891-1900	45.8	44.4
1901-1911	48.1	42.6
1911-1920	49.2	48.6
1921-1930	46.4	36.3
1931-1940	45.2	31.6
1941-1950	39.9	27.4
1951-1960	40.0	18.0
1961-1970	41.2	19.2
1971-1980	37.2	15.0
1981-1990	29.5	9.3
1991-2000	25.4	8.4
2001-2011	21.8	7.1

جیسا کہ اوپر مطالعہ کیا گیا آبادی میں اضافہ کی شرح 1921 تک اموات کی زیادہ شرح اور زیادہ شرح پیدائش کی وجہ سے زیادہ نہیں تھی۔جیسا کہ ہم نے دیئے گئے تختہ۔2 میں دیکھا، وبائی زکام اور دیگر امراض کی وجہ سے زیادہ شرح اموات درج کی گئیں۔صرف ایک 1918 میں وبائی زکام (انفلوئنزا) کی وجہ سے 15 ملین افراد ہلاک ہوگئے ۔اس عرصہ کے دوران شرح پیدائش 46 اور 49 فی ہزار کے درمیان رہی اور اموات 44 اور 49 کے درمیان تھیں۔اس لئے شرح پیدائش بہت کم ہے۔اگر ہم تختہ۔2 کا جائزہ لیتے ہیں، 20-1911 کے درمیان اموات کا فیصد 48.6 فی ہزار سے گھٹ کر 11-210 میں 7.1 فی ہزار ہوگیا ہے۔ہم 1920 کے بعد اموات کی شرح میں تیزی سے کمی پر غور کرسکتے ہیں، یہ خشک سالی کے اثرات میں کمی اور مختلف بیماریوں پر قابو کی وجہ سے ہے۔طبی سہولتوں میں بہتری اور اجناس کی خاطر خواہ دستیابی بھی شرح اموات میں کمی کے ذمہ دار ہیں۔ دوسری طرف شرح پیدائش 20-1911 کے

درمیان 49.2 فی ہزار رہی۔ یہ اضافی شرح 11-2001 میں 21.8 فی ہزار تک نیچے آ گئی۔

11-2001 کے دوران، ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں پیدائش اور اموات دونوں کی شرحوں میں کافی فرق ہے۔ کیرالہ، ٹاملناڈو، سابقہ آندھراپردیش، مغربی بنگال، کرناٹک، مہاراشٹرا اور پنجاب میں کم شرح پیدائش درج کی گئی ہے۔ دوسری طرف اترپردیش، راجستھان، بہار اور مدھیہ پردیش بہت زیادہ شرح پیدائش رکھتے ہیں۔ شرح پیدائش میں قابل لحاظ کمی کو حاصل کرنے کے لئے، شادیوں، مشترکہ خاندان، خاندانی منصوبہ بندی کے تئیں لوگوں کے رویہ میں تبدیلی ضروری ہے۔

نومولود اموات کی شرح (آئی ایم آر): یہ بھی آبادی میں اضافہ کی شرح کو متاثر کرتی ہے۔ نومود اموات کی شرح (آئی ایم آر) ہر ایک ہزار زندہ پیدا ہونے والے بچوں کی ایک سال سے کم عمر میں موت کی تعداد ہے۔ 20 ویں صدی کے دوسرے نصف میں، نومود اموات کی شرح 218 تھی، اور یہ 11-2010 تک 47 تک گھٹ گئی۔ نومولود اموات کی شرح میں قابل لحاظ کمی طبی اور صحت کی سہولتوں میں بہتری، تغذیہ سے متعلق اسکیمات پر عمل آوری وغیرہ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ملک کی معاشی ترقی کا انحصار نومولود اموات کی شرح پر ہوتا ہے۔ نومولود اموات کی زیادہ شرح کے نتیجہ میں ملک کی کارگذار آبادی میں کمی ہوتی ہے۔

16.2.3 جنس کا تناسب

اصل اشاریہ جو انسانی وسائل کے طور پر ملک کی آبادی کے میعار کو طے کرتا ہے وہ جنس کا تناسب ہے۔ یہ جنس کا تناسب فی ہزار مردوں پر خواتین کی تعداد کو بیان کرتا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ تناسب خواتین کے لئے ہمیشہ منفی ہی رہا ہے اور آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ یہ ایک پریشان کن خاصیت ہے۔ جنس کا تناسب مردوں اور خواتین میں مساوات کی پیائش کا بڑا اشاریہ ہے۔ 1901 کی مردم شماری کے مطابق ہر ایک ہزار مردوں پر 972 خواتین تھیں۔ یہ تعداد 1951 میں 946 سے گھٹ کر 2001 میں 933 ہوگئی اور 2011 میں 940 تک بڑھ گئی۔

ہم ہندوستان کی مختلف ریاستوں میں جنس کے تناسب میں فرق دیکھتے ہیں۔ کیرالہ میں جنس کا تناسب 1084 اور پوڈوچیری میں 1038 ہے جو کہ بہتر موقف ہے۔ ہریانہ اور پنجاب میں بالترتیب 877 اور 893 ہے۔ خواندگی کی کم شرح، غربت اور سماجی رویہ جنسی امتیاز کے لئے ذمہ دار ہیں۔ جنس کا تناسب منفی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پیدائش سے ہی خواتین کے خلاف امتیاز شروع ہو جاتا ہے۔ لڑکیوں کی نومولود شرح اموات زیادہ ہے کیونکہ لڑکا مطلوب ہوتا ہے۔ تغذیہ بخش غذا کی فراہمی صحت پر توجہ میں لڑکیوں کو کم اہمیت دی جاتی ہے۔ لڑکیوں کے جنین کو پیٹ میں ہی مار دینے کا طریقہ اب بھی جاری ہے۔ کئی خاندان لڑکیوں کو بوجھ تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ لڑکیوں میں خواندگی کی شرح کم ہوتی ہے۔ اگر جنسی امتیاز جاری رہا، معاشی ترقی حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ سماج میں لڑکیوں کے تئیں امتیاز کو یقینی طور سے بدلنے کی ضرورت ہے۔

16.2.4 عمر کی ترکیب

ایک آبادی کی عمر کی ساخت مختلف عمروں کے لوگوں کی تقسیم ہے۔ یہ صحت کی سہولتیں، بہبودی اسکیمات اور روزگار نسل (کارآمد طاقت) کی فراہمی کے لئے ایک فائدہ مند پیمانہ ہے۔ آبادی کی کام کرنے کی عمر 60-15 برس عمر کا گروپ تصور کیا جاتا ہے، 14-0 سال عمر کا گروپ بچہ آبادی کے طور پر تصور ہوتا ہے، 60 سال اور اس سے زیادہ کا گروپ معمر ہوتا ہے۔

15 کی عمر سے کم کی آبادی میں 1971 میں 42 فیصد سے 2011 میں 31 فیصد تک کمی ہوگئی۔ 15 سال سے کم عمر کے گروپ کی آبادی میں کمی سے انکشاف ہوتا ہے کہ قومی آبادی پالیسی پر مناسب عمل کیا جارہا ہے۔ اسی عرصہ میں 60-15 عمر کے گروپ کی آبادی میں 53 فیصد سے 63.7 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس عمر کے گروپ کی آبادی میں اضافہ کارگذار آبادی میں اضافہ ہے جس کے نتیجہ میں مثبت معاشی ترقی ہوتی ہے۔ آبادی میں کام کرنے والے لوگوں کے بڑھتے حصہ کی وجہ سے معاشی ترقی کو آبادیاتی تقسیم کہتے ہیں جس کا انحصار نگہداشت صحت کی سطحوں میں بہتری ساتھ ہی ساتھ انسانی وسائل میں اضافہ ہے۔ طبی سہولتوں کی ترقی، صحت عامہ کے اقدامات اور تغذیہ کی وجہ سے ہندوستان میں متوقع حیات میں اضافہ ہوا ہے۔

16.3 آبادی دھماکہ کا تصور اور وجوہات

16.3.1 ہندوستان میں آبادی دھماکہ کا تصور

مالتھوس کے آبادی نظریہ کے مطابق آبادی ہندسی شرح پر بڑھتی ہے یعنی 1، 2، 4، 8، 16، 32 وغیرہ اور غذائی فصلوں کی پیداوار عددی شرح پر بڑھتی ہے یعنی 1، 2، 3، 4 وغیرہ۔ آبادی پر جب قابو نہیں پایا جاتا وہ ہندسی طریقہ میں بڑھتی ہے، اگر قابو نہیں پایا گیا تو ہر 25 برس میں دوگنی ہوجائے گی۔ اس لئے، آبادی میں اضافہ پر قابو پانا غربت کے خاتمہ کا واحد حل ہے۔ شرح اموات میں قابل لحاظ کمی اور شرح اموات میں اس کی مناسبت سے کوئی کمی نہ ہونا بہت زیادہ آبادی کا باعث ہوسکتا ہے۔ ہندوستان اس صورتحال سے 1951 اور 1991 کے درمیان دوچار رہا ہے۔ اگر آبادی میں اضافہ کو نہیں روکا گیا اس سے سنگین مسائل پیدا ہوسکتے ہیں جیسے غذا کی قلت، غربت، بے روزگاری، وسائل کی کمی، ماحولیات کی خرابی، پانی کی قلت، رہائش کے بہت زیادہ اخراجات وغیرہ۔

16.3.2 ہندوستان میں آبادی دھماکہ کی وجوہات

ہندوستان میں آبادی دھماکہ کی تین اصل وجوہات ہیں۔ وہ ہیں 1) کم شرح اموات 2) زیادہ شرح پیدائش اور 3) نقل مکانی۔ نقل مکانی کے اثرات بہت کم ہیں۔ آیئے اب ہم ہندوستان میں آبادی دھماکہ کی وجوہات کا تجزیہ کرتے ہیں۔

I۔ کم شرح اموات کی وجوہات

1۔ **طب اور صحت کی سہولتوں میں بہتری:** طب اور صحت کی سہولتوں کی ترقی کی وجہ سے وبائیں جیسے طاعون، ہیضہ، ملیریا، چیچک، خسرہ وغیرہ پر قابو پالیا گیا یا ان کا خاتمہ کر دیا گیا۔ ہسپتالوں کی تعداد، صحت عملہ میں اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ سے شرح اموات گھٹ گئی۔

2۔ **خشک سالی پر قابو:** ہندوستان میں برطانوی اقتدار کے بعد کاشت کاری کے طریقوں میں تبدیلی کی وجہ سے فصلوں کی آبپاشی کی خصوصیات میں اضافہ ہوا، خشک سالی میں موثر کمی سے شرح اموات میں کمی ہوئی۔ غذائی اجناس کی فاضل پیداوار سے غذائی قلت کا خاتمہ ہوا۔ اس کی وجہ سے شرح اموات میں کمی ہوئی۔

3۔ **دیگر:** تعلیم، انسداد غربت کی اسکیمات پر عمل آوری، شہروں کی تیز رفتار ترقی، طبی سہولتوں میں اضافہ وغیرہ کی وجہ سے اموات شرح میں قابل لحاظ کمی ہوئی ہے۔

II۔ زیادہ شرح پیدائش کی وجوہات

الف۔ معاشی عوامل:

1۔ **زراعت پر انحصار:** زراعت کے لئے بہت زیادہ مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ آبادی پر قابو پانے کے بارے میں غور نہیں کرتے ہیں۔ زراعت پر بہت زیادہ انحصار ہندوستان میں دیکھا جاتا ہے۔ کسانوں کے خاندانوں میں بچوں کو ایک معاشی بوجھ کے طور پر نہیں دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ کسان خاندان بڑی حد تک مشترکہ خاندان تھے۔

2۔ **شہروں میں اضافہ:** شہروں میں سست صنعت کاری کی وجہ سے اضافہ تیزی سے نہیں ہوا۔ پیشوں میں بڑی تبدیلیوں کے فقدان کی وجہ سے شرح پیدائش زیادہ تھی۔

3۔ **غربت:** غربت آبادی میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ ہے۔ غریب لوگ بڑے خاندانوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ غریب لوگ اپنے بچوں کو مالی وسائل تصور کرتے ہیں نہ کہ بوجھ۔ چنانچہ شرح پیدائش زیادہ ہے۔

ب۔ سماجی عوامل

1۔ **جلد اور آفاقی شادیاں:** ہندوستان میں شادی ایک سماجی مجبوری ہے۔ یہ نہ صرف آفاقی ہے بلکہ کم عمر میں کر دی جاتی ہے۔ 80 فیصد لڑکیاں انتہائی بلوغت کی 15 سے 20 سال کی عمر میں بیاہی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے آبادی میں اضافہ فطری بات ہے۔

2۔ **مشترکہ خاندانی نظام:** ہندوستان عام طور سے ایک زرعی ملک ہے۔سماجی ساخت پر مشترکہ خاندانی نظام اثر انداز ہے ۔ایک زاید بچہ کی پیدائش والدین پر فوری طور پر کوئی زاید بوجھ نہیں ہے۔ یہ عنصر زیادہ شرح پیدائش کے لئے بھی ذمہ دار ہے۔اس وقت مشترکہ خاندانی نظام تیزی سے موہوم ہورہا ہے۔

3۔ **مذہبی وجوہات:** عوامل جیسے مذہب' اندھا اعتقاد اور پسماندگی بھی زیادہ شرح پیدائش میں حصہ دار ہیں۔

4۔ **سماجی بیداری کا فقدان:** خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں پر عمل نہ کرنا آبادی میں اضافہ کی شرح کو سست نہیں کرتا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کی مہم مذہب اور روایات کی وجہ سے کامیاب نہیں رہی۔

5۔ **لڑکوں کے لئے ترجیح:** کئی والدین اس وقت تک خاندانی منصوبہ بندی کو قبول نہیں کرتے جب تک انھیں بیٹا نہیں ہوتا یا درکار تعداد میں بیٹے نہیں ہوتے۔ چنانچہ شرح پیدائش زیادہ ہے۔

16.3.3 ہندوستان میں آبادی دھماکہ کی روک تھام

آبادی میں تیزی سے اضافہ کی شرح ہندوستان کی قومی معشیت کے لئے مشکلات پیدا کررہی ہے۔اس سے بے روزگاری کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے' معیار زندگی اور تعلیم کی سطحوں کو بری طرح سے متاثر کرتی ہے۔آبادی میں اضافہ پر قابو پانے کا بہترین طریقہ موثر سماجی اور معاشی اقدامات کو مشترکہ طور پر شروع کرنا ہے۔

الف۔ سماجی اقدامات

1۔ تعلیم کا پھیلاؤ: خواندگی انسانی رویہ کو تبدیل کرتی ہے۔ یہ زندگی کی بہتر سمجھ پیدا کرتی ہے۔اس لئے تعلیم یافتہ نوجوان مرد اور خواتین خاندان کی بہتری سے واقف رہتے ہیں اور اندھے اعتقاد ترک کردیتے ہیں اور چھوٹا خاندان یا کم بچے رکھتے ہیں۔شادی کی عمر کو تعلیم اور روزگار کی وجہ سے ٹالا جاسکتا ہے۔اس کے ذریعہ آبادی پر قابو دیکھا جاتا ہے۔

2۔ **شادی کی اقل ترین عمر:** تولیدی صلاحیت کا انحصار شادی کی عمر پر ہوتا ہے۔شادی کی اقل ترین عمر پر سختی سے پابندی عائد ہونا چاہئے۔ ہندوستان میں شادی کی اقل ترین عمر مردوں کے لئے 21 سال اور خواتین کے لئے 18 سال قانون کی طرف سے طے کی گئی ہے اور موجودہ حکومت نے خواتین کے لئے اقل ترین قانونی عمر کو 18 سال سے بڑھا کر 21 سال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔شادی کے لئے عمر میں اضافہ پیدائش کی شرح میں کمی لاتا ہے اور آبادی پر قابو پانے میں مدد دے گا۔

3۔ **خواتین کے موقف میں اضافہ:** یہاں خواتین کے ساتھ ہنوز امتیاز موجود ہے۔ انھیں ہمیشہ باورچی خانوں تک محدود کردیا جاتا ہے۔ اس لئے خواتین کو معاشی اور سماجی ترقی کے مواقع دینا چاہئے۔ انھیں مفت تعلیم دینا چاہئے۔

ب۔ معاشی اقدامات

1۔ **زراعت اور صنعت کی ترقی:** اگر زراعت اور صنعت مناسب ترقی حاصل کریں تو بڑی تعداد میں لوگوں کو روزگار حاصل ہوگا۔ جب ان کی آمدنی بڑھے گی وہ اپنے معیار زندگی کو بہتر بنا پائیں گے۔ اس لئے وہ محفوظ رہنے کے لئے کم بچوں کو ترجیح دیں گے۔ اس سے آبادی میں زیادہ اضافہ کم ہوگا۔

2۔ **روزگار کے زیادہ مواقع اور شہروں میں اضافہ:** صنعت کاری شہروں میں اضافہ کو فروغ دے سکتی ہے اور روزگار کے لئے زیادہ مواقع پیدا کرسکتی ہے۔ شہروں میں اضافہ اور ملازمتوں کی تشکیل کی وجہ سے لوگ مالیاتی بچت اور چھوٹے خاندان کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ اس طرح سے آبادی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

3۔ **انسداد غربت:** جو لوگ غربت ہیں وہ اپنے بچوں کو مالیاتی وسائل تصور کرتے ہیں۔ اس لئے آبادی پر قابو پایا جاسکتا ہے اگر کسی حد تک غربت کو ختم کیا جاتا ہے۔

ج۔ خاندانی منصوبہ بندی

حکومت ہند نے 1952 میں جامع خاندانی منصوبہ بندی پروگرام شروع کیا تھا۔ خاندانی بہبودی پروگرام میں رضا کارانہ بنیادوں پر ذمہ دار اور منصوبہ بند ولدیت کو فروغ دینے کی خواہش کی گئی تھی۔ اس طریقہ کار میں خاندان پر اتفاق کا نہیں انتخاب کا اطلاق ہوتا تھا۔ احتیاطی اقدامات کا اطلاق کرکے لوگ شرح پیدائش کو باقاعدہ بنا سکتے تھے۔ اس طریقہ کار کو بہت زیادہ استعمال کیا گیا' اس طریقہ کار کی کامیابی کا انحصار پیدائش پر قابو پانے کے لئے سستے مانع حمل کے آلات کی دستیابی پر تھا۔

16.4 ہندوستان میں آبادی کی پیشہ وارانہ اور شعبہ جاتی تقسیم

16.4.1 پیشہ ورانہ ساخت

آبادی کا تناسب جو معاشی طور پر سرگرم ہے ترقی کا ایک اہم اشاریہ ہے۔ مختلف اقسام کے پیشوں کے مطابق آبادی کی تقسیم کو ایک پیشہ ورانہ ساخت کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کسی بھی ملک میں متعدد اقسام کے پیشے پائے جاتے ہیں۔ پیشوں کو عام طور سے بنیادی' ثانوی اور ترتیری (تیسرے درجہ کی) میں درجہ بند کیا جاتا ہے۔ i) بنیادی سرگرمیاں: اس میں شامل ہے 'زراعت' افزائش مویشیاں' جنگلات' سمکیات' کانکنی اور کھدائی وغیرہ۔ ii) ثانوی سرگرمیاں: اس میں شامل ہیں' تیاری کی صنعت' عمارات اور تعمیرات وغیرہ۔ iii) ترتیری سرگرمیاں: اس میں شامل ہیں حمل ونقل' مواصلات' تجارت' انتظامیہ اور دیگر خدمات۔

16.4.2 ہندوستان میں کارگذار آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم

لوگوں کا ایک تناسب مختلف سرگرمیوں میں کارگذار ہوتا ہے جو ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں مختلف ہوتی ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں لوگوں کا تناسب ثانوی اور تر تیری سرگرمیوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک اپنی کارگذار طاقت کا ایک بڑا حصہ بنیادی سرگرمیوں میں مصروف رکھتے ہیں۔

2011 کی مردم شماری کے مطابق' 1210 ملین کی آبادی میں' 400 ملین کام کرنے والے لوگ ہیں یعنی وہ لوگ جو پیداوری سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کے روزگار کے شعبہ میں کچھ زیادہ تبدیلی نہیں آئی ہے۔ زراعت ہنوز روزگار کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ زراعت کے شعبہ میں برقرار ہیں کیونکہ صنعت اور خدمات کے شعبے زیادہ روزگار پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔ اگر چہ ملک کا نصف محنت کش طبقہ زراعت سے وابستہ ہے' مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں اس کا حصہ بہت کم ہے۔ زراعت کے شعبہ میں' محنت کش طبقہ کا 50 فیصد جی ڈی پی کا صرف 19 فیصد ہے۔ جی ڈی پی میں زرعی شعبہ کے حصہ میں قابل لحاظ کمی آئی ہے۔ لیکن زرعی شعبہ میں کام کرنے والوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زرعی شعبہ میں ضرورت سے زیادہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ زراعت سے اگر کچھ لوگوں کو نکال دیا جائے تب بھی زرعی پیداوار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس کو ''پوشیدہ بے روزگاری'' کہتے ہیں اور فطری طور سے ہم اس صورتحال کو دیہی کسان خاندانوں میں دیکھتے ہیں۔ پورا خاندان ایک چھوٹے کھیت پر انحصار کرتا ہے جو ان کی ملکیت ہوتا ہے۔ اگر دیگر شعبوں میں روزگار کے مواقعوں میں اضافہ ہوتا ہے' اتنے لوگوں کو زراعت کے شعبہ میں کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

16.4.3 شعبہ کے لحاظ سے روزگار اور پیداوری تقسیم

جدول 3: بنیادی' ثانوی اور تر تیری شعبہ کا جی ڈی پی اور روزگار میں حصہ۔

معیشت کا شعبہ	روزگار میں حصہ فیصد میں		جی ڈی پی میں حصہ فی صد میں	
	1951	2015	1951	2015
بنیادی شعبہ	72	47	59	19
ثانوی شعبہ	11	22	13	28
تر تیری شعبہ	17	31	31	53

اگر ہم دیئے گئے جدول۔3 کا جائزہ لیں تو ہندوستان میں شعبہ کے لحاظ سے روزگار کا حصہ 2015 میں زراعت میں 47 فیصد' صنعت میں 22 فیصد اور خدمات کے شعبہ میں 31 فیصد تھا۔ اسی طرح اگر ہم تینوں شعبوں میں جی ڈی پی کو دیکھیں تو زراعت کا حصہ 19 فیصد' صنعت کا حصہ 28 فیصد اور خدمات کا حصہ 53 فیصد تھا۔ روزگار میں بنیادی شعبہ کا حصہ 1950 میں 72 فیصد سے گھٹ کر 2015 میں 47 فیصد ہوگیا۔ جبکہ ثانوی اور ترتیری شعبہ کا حصہ اس مدت کے دوران 11 سے 22 فیصد اور 17 سے 31 فیصد بالترتیب بڑھا ہے۔ جی ڈی پی میں بنیادی شعبہ کے تناسب میں 1951 میں 59 فیصد سے 2015 میں 19 فیصد کی کمی ہوئی ہے۔ جبکہ ثانوی اور ترتیری شعبہ کے حصہ میں اس عرصہ کے دوران اضافہ ہوا ہے۔ تختہ ۔3 واضح طور پر روزگار کے شعبہ اور تیاری کے شعبہ میں فرق کو ظاہر کرتا ہے۔ زرعی شعبہ سے پیداوار جو 47 فیصد روزگار رکھتا ہے وہ پیداوار کا صرف 19 فیصد دیتا ہے' جبکہ خدمات کا شعبہ جو 31 فیصد روزگار رکھتا ہے پیداوار کا 53 فیصد محسوب کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زرعی شعبہ کا محنت کش طبقہ بڑا ہے اور اس کو صنعت اور خدمات کے شعبہ میں منتقل کرنے کی ضرورت ہے۔

16.5 ہندوستان میں آبادی کی پالیسی

آبادی میں اضافہ ایک اہم پہلو ہے اور یہ ایک ملک کی ترقی ساتھ ہی ساتھ اس کے عوام کی بہبودی پر قابل لحاظ اثر ڈالتا ہے۔ خاص طور سے ترقی پذیر ممالک میں یہ حقیقت ہے کہ انھیں اس سلسلہ میں خصوصی چیالنجس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ماہرین کا احساس ہے کہ اگر آبادی میں مسلسل اضافہ کو نہیں روکا گیا' ہندوستان کو بہت جلد سماجی و معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ بے روزگاری تشویشناک بلندی پر پہونچ جائے گی۔ سانس کی ہر ہوا بری طرح سے آلودہ ہوگی اور پانی کی ہر بوند زہر آلود ہوجائے گی۔ لوگوں کو رہائش کے لئے بنیادی سہولیات فراہم کرنا بھی تقریبا ناممکن ہوجائیگا۔

چنانچہ اس پر کم ہی حیرانی ہوگی کہ ہندوستان نصف صدی سے زیادہ عرصہ سے ایک سرکاری آبادی پالیسی رکھتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہندوستان پہلا ملک ہے جس نے 1952 میں ایک ایسی پالیسی کا اعلان کیا۔ 1952 کے بعد اموات کی شرح میں تیزی سے کمی تاہم شرح پیدائش میں ایسی ہی کمی کے ساتھ نہیں تھی۔ پہلی مرتبہ قومی آبادی پالیسی کا 1976 میں اعلان کیا گیا۔ خاندانی منصوبہ بندی پروگرام کو قومی ایمرجنسی (76-1975) کے سال کے دوران دھکا پہونچا۔ ایمرجنسی کے بعد قومی خاندانی منصوبہ بندی پروگرام کا نام بدل کر قومی خاندانی بہبودی پروگرام رکھا گیا۔ سال 2000 کی قومی آبادی پالیسی کے حصہ کے طور پر نئے رہنمایانہ خطوط تیار کئے گئے۔

قومی آبادی پالیسی 2000 (این پی پی 2000) تولیدی نگہداشت صحت کی خدمات کے حصول اور خاندانی منصوبہ بندی خدمات کے انتظام میں ہدف سے پاک طریقہ کار کی برقراری میں شہریوں کی رضا کارانہ اور معلنہ مرضی اور انتخاب کے تئیں حکومت کے عہد کی توثیق کرتی ہے۔ این پی پی 2000 ' اہداف کو آگے بڑھانے اور آئندہ دہے کے دوران حکمت عملیوں کو ترجیح دینے کے لئے ایک پالیسی فریم ورک فراہم کرتی ہے تا کہ ہندوستانی عوام کی تولیدی اور بچوں کی صحت کی ضروریات کی تکمیل ہو سکے اور 2010 تک جملہ تولیدی شرح (ٹی ایف آر) میں تبدیلی کو حاصل کیا جا سکے۔ یہ بچہ کی بقا' ماں کی صحت اور مانع حمل کے مسائل سے باہم نمٹنے کی ضرورت پر مبنی ہے' جبکہ تولید کے ایک جامع پیاکیج اور بچہ کی صحت خدمات کا حکومت' صنعت اور غیر سرکاری شعبہ کی جانب سے شراکت داری میں کام کرتے ہوئے احاطہ کئے جانے میں اضافہ کرنا ہے۔

16.5.1 قومی آبادی پالیسی 2000 کے مقاصد

1۔ اسکولی تعلیم کو 14 سال کی عمر تک مفت اور لازمی بنانا اور بنیادی و ثانوی سطح پر اسکول ترک کرنے کو لڑکے اور لڑکیوں دونوں میں 20 فیصد سے نیچے لانا۔

2۔ نومولود کی شرح اموات کو ہر 1000 پیدائش پر 30 سے کم کرنا۔

3۔ ماؤں کی شرح اموات کو ہر 1,00,000 زندہ پیدائش پر 100 سے کم کرنا۔

4۔ ٹیکوں سے ذریعہ روکی جانے والی تمام بیماریوں کے لئے بچوں میں عام ٹیکہ اندازی کا حصول۔

5۔ لڑکیوں کی دیر سے شادی کو فروغ دینا' 18 سال سے پہلے نہیں اور 20 سال کے بعد ترجیحا۔

6۔ معلومات / کونسلنگ اور تولید کو باقاعدہ بنانے اور مانع حمل کے لئے خدمات تک وسیع تر انتخاب کے ساتھ عام رسائی کا حصول۔

7۔ 80 فیصد دواخانوں میں زچگی اور 100 فیصد پیشہ ور افراد کے ذریعہ زچگیوں کا حصول۔

8۔ دو بچوں کے چھوٹے خاندان کو اختیار کرنے کے لئے ترغیبات۔

9۔ ایڈس کے پھیلاؤ کو روکنا' تولید سے ہونے والے انفکشن (آر ٹی آئی) اور جنسی عمل سے منتقل ہونے والی بیماریوں (ایس ٹی آئی) کے انتظام کے درمیان بہتر تعاون اور ایڈس پر قابو پانے قومی تنظیم (این اے سی او)۔

10۔ اس کا مقصد 2045 تک ایک مستحکم آبادی تک پہونچنا ہے۔

16.6 خلاصہ

آبادیات' آبادی کا ایک منظّم مطالعہ ہے' آبادی کے اعداد وشمار جمع کرنا معاشی ترقی اورعوام کی بھلائی کے لئے منصوبہ بندی اور مملکتی پالیسیوں پرعمل آوری کے لئے لازمی ہے۔ ہندوستان' دنیا نے ان نوخیز ممالک میں شامل ہے جس کی آبادی کی اکثریت نوجوان ہے۔ مستقبل میں ملک کی معاشی ترقی کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ نوجوان نسل کے لئے ''آبادی دھماکہ'' کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ مختلف شعبوں میں روزگار پیدا کرنا ایک اہم معاشی عنصر ہے۔ ایک شعبہ سے دوسرے شعبہ کو روزگار کی منتقلی ہندوستان میں معاشی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے۔ پیدائش پر کنٹرول بہت ضروری ہے تاکہ قدرتی وسائل کا تحفظ کیا جاسکے۔ خاندانی منصوبہ بندی پر مناسب عمل آوری بالواسطہ طور پر معاشی ترقی کو فروغ دیتی ہے۔

16.7 مثالی امتحانی سوالات

I۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات میں ہرایک کا جواب 5-4 سطروں میں دیجئے۔

1۔ آبادیات کیا ہے؟
2۔ آبادی دھماکہ کی وضاحت کیجئے۔
3۔ آبادیاتی تقسیم کیا ہے؟
4۔ نومولودوں کی اموات۔
5۔ مالتھوس کی آبادی پالیسی کی وضاحت کیجئے۔
6۔ خاندانی منصوبہ بندی کیا ہے؟
7۔ ہندوستان میں پیشہ ورانہ ساخت کو سمجھائیے۔

II۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات میں ہرایک کا جواب 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ ''جنس کا تناسب'' کیا ہے؟ ہندوستان میں یہ کیوں اتنا ناپسندیدہ ہے؟
2۔ ہندوستان میں آبادی دھماکہ کے لئے روک تھام کے اقدامات کی وضاحت کیجئے۔
3۔ ہندوستان میں کارگذار آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم کی وضاحت کیجئے۔
4۔ ہندوستان میں شرح اموات میں کمی کی کیا وجوہات ہیں؟
5۔ ہندوستان میں آبادی کی عمر کی ترکیب بتائیے۔

III۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات میں ہرایک کا جواب 20-16 سطروں میں دیجئے۔

1۔ ہندوستانی آبادی کی آبادیاتی خصوصیات کے بارے میں مختصر بتائیے۔
2۔ ہندوستان میں آبادی میں اضافہ کے رجحانات کی وضاحت کیجئے۔

3۔ ہندوستان میں آبادی دھماکہ کی کیا وجوہات ہیں؟

4۔ گذشتہ ایک دہے میں ہندوستان میں پیدائش اور اموات کی شرح میں تبدیلیوں کا جائزہ لیجئے۔

5۔ قومی آبادی پالیسی 2000 کے کیا مقاصد ہیں؟



16.8 فرہنگ

1۔ شرح پیدائش: ایک دیئے گئے علاقہ میں دی گئی مدت کے دوران ہر 1000 کی آبادی پر زندہ پیدائش کی تعداد۔

2۔ شرح اموات: ایک دیئے گئے علاقہ میں دی گئی مدت کے دوران ہر 1000 کی آبادی پر اموات کی تعداد۔

3۔ تولیدی شرح: ہر 1000 خواتین میں زندہ بچوں کی پیدائش کی شرح جہاں بچہ 49-15 برس کی عمر رکھتا ہو۔

4۔ نومولود کی شرح اموات: ہر 1000 زندہ پیدا ہونے والے بچوں میں ایک سال کی عمر سے پہلے مرنے والے بچوں کی تعداد۔

5۔ ماں کی موت: ہر 1000 زندہ پیدائش میں مرنے والی خواتین کی تعداد۔

6۔ جنس کا تناسب: ایک دیئے گئے علاقہ میں دی گئی مدت کے دوران ہر 1000 مردوں پر خواتین کی تعداد۔

7۔ آبادی کی عمر کی ہیئت ترکیبی: آبادی سے تعلق رکھنے والے مختلف عمروں کے گروپس میں افراد کا تناسب۔

8۔ انحصار کا تناسب: انحصار کرنے والوں کا تناسب (ضعیف اور بچے) کارگذار عمر کے گروپ کے ساتھ (یعنی 64-15 برس)۔

9۔ متوقع حیات: اس کا مطلب ان برسوں کی تخمینہ تعداد ہے جب تک ایک اوسط شخص زندہ رہ سکتا ہے۔



16.9 حوالہ جات

1۔ نصابی کتب برائے انٹرمیڈیٹ سال دوم معاشیات، ٹی ایس بی آئی ای، تلنگانہ۔

2۔ نصابی کتب سماجی مطالعہ، جماعت دہم، ٹی او ایس ایس۔

3۔ نصابی کتب سماجی مطالعہ، جماعت دہم، ایس سی ای آر ٹی تلنگانہ۔

4۔ این سی ای آر ٹی جماعت 11، 12 معاشیات۔

5۔htpps://nhm.gov.in/New_Updates_2018/Report_Population_Projection۔

6۔ بی آر اے او یو، بی اے سال III، معاشیات۔

7۔ اگنو بی اے معاشیات۔

باب
17

انسانی وسائل کی ترقی

17.0 مقاصد

17.1 تعارف

17.2 انسانی سرمایہ اور انسانی ترقی

17.3 انسانی وسائل کی ترقی کا تصور

17.4 انسانی وسائل کی ترقی کی اہمیت

17.5 قوم کی ترقی میں تعلیم اور صحت کا کردار

17.5.1 ہندوستان میں تعلیم اور انسانی ترقی

17.5.2 انسانی وسائل کی ترقی کے فروغ کے لیے حکومت ہند کی جانب سے نافذ کردہ بعض اہم تعلیمی پیش قدمیاں اور پالیسیاں

17.5.3 ہندوستان میں صحت اور انسانی ترقی

17.5.4 حکومت ہند کی جانب سے نافذ کردہ بعض اہم صحت کی اسکیمات اور پالیسیاں

17.6 انسانی ترقی کا اشاریہ (HDI)

17.6.1 انسانی ترقی کے اشاریے کے اجزاء

17.6.2 انسانی ترقی کے اشاریے کی تشکیل

17.6.3 انسانی ترقی کا اشاریہ اور ملکوں کی درجہ بندی

17.7 تمثیلی امتحانی سوالات

17.8 فرہنگ

17.9 حوالہ جات



17.0 مقاصد

- انسانی ترقی کے تصور کو سمجھنا
- انسانی سرمایہ اور انسانی ترقی کے تصورات کی وضاحت کرنا
- ہندوستان میں انسانی ترقی میں تعلیم کی اہمیت کو بیان کرنا
- ہندوستان میں انسانی ترقی میں صحت کے رول کا تجزیہ کرنا
- انسانی ترقی اور معاشی ترقی کی اہمیت کو سمجھنا
- انسانی ترقی کے اشاریے کے طریقہ کار کی وضاحت کرنا
- کسی ملک کی معاشی ترقی اور کمپیوٹیشن کے درمیان تعلق پر بحث کرنا



17.1 تعارف

ملک کی معاشی ترقی ایک پیچیدہ اور طویل مدتی عمل ہے۔ یہ کئی عوامل سے متاثر ہوتا ہے جیسے قدرتی وسائل، آبادی کا سائز، سرمایہ کی تشکیل، انسانی وسائل، سماجی ماحول، بیرونی تجارت وغیرہ۔ انسانی وسائل ان عوامل میں سے ایک ہیں جو ملک کی معاشی ترقی کا تعین کرتے ہیں۔ یہ معاشی ترقی میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ لوگوں کو سرمایہ یا وسائل سمجھنے میں ایک اہم اعتراض یہ ہوتا ہے کہ اس سے وہ شئے یا چیز بن کر رہ جاتے ہیں جو ان کے لیے تحقیر و ذلت کی بات ہے۔ انسان ''اشیاء'' یا ''وسائل'' نہیں ہیں بلکہ وہ ایک پیداوار تنظیم میں اختراعی اور سماجی عنصر ہوتے ہیں۔

ماہرین معاشیات آبادی کو ترقیاتی سرگرمیوں میں مدد کرنے والے عامل سے زیادہ ترقی میں ایک رکاوٹ کے طور پر دیکھتے ہیں۔ بہرحال انسان پیداوار کے لیے مزدوروں کی طاقت فراہم کرتے ہیں اور اگر کسی ملک میں مزدور قابل، باصلاحیت اور ماہر ہوں تو ترقی کے حصول میں ان کا حصہ لازماً اعلیٰ ہوگا۔

17.2 انسانی سرمایہ اور انسانی ترقی

عام طور پر انسانی سرمایہ اور انسانی ترقی کو انسانی وسائل کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے لیکن ان میں ایک ہلکا سا فرق پایا جاتا ہے۔ انسانی سرمایہ کی اصطلاح نسبتاً ایک محدود تصور کو پیش کرتی ہے جس میں ان مہارتوں، تعلیم،

معلومات، تربیت، تجربوں اور صلاحیتوں کو بیان کیا جاتا ہے جو انسان کسی کمپنی میں لے آتا ہے جبکہ ایک معیشت میں انسانی ترقی کا تصور وسیع تصور ہے جو ایک پیچیدہ اعداد وشمار کے ذریعے متعین کیا جاتا ہے جس میں متوقع عرصہ حیات، تعلیم اور فی کس آمدنی شامل ہوتے ہیں۔

ہندوستان نے طویل عرصے قبل ہی معاشی ترقی میں انسانی سرمایے کی اہمیت کو جان لیا تھا۔ ساتویں پنج سالہ منصوبے میں کہا گیا کہ انسانی وسائل کی ترقی (انسانی سرمایہ بڑھا جائے) کو لازماً کسی بھی ترقیاتی عمل میں ایک کلیدی رول عطا کرنا ہوگا خصوصاً ایسے ملک میں جہاں کثیر آبادی پائی جاتی ہو۔ معاشی نمو کی رفتار کو بڑھانے اور مطلوبہ سمتوں میں سماجی تبدیلی کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے مضبوط بنیادوں پر تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ بڑی آبادی خود ایک اثاثہ بن جاتی ہے۔''

17.3 انسانی وسائل کی ترقی کا تصور

UNDP کی 1995 کی انسانی ترقیاتی رپورٹ کے مطابق انسانی ترقی سے مراد لوگوں کے متبادلات کو وسعت دینے اور ساتھ ہی ساتھ خوشحالی کی سطح کو بلند کرنے کا عمل ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو تنظیمی ترقی اور انفرادی تربیت کے ذریعے انسانی مہارتوں کو فروغ دیتا اور انہیں جاری وساری کرتا ہے اور لوگوں کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔

مادی حالات میں اختلاف اس عمل کی خصوصیت ہوتی ہے۔ یہ حالات ضروریات اور خواہشات کی تکمیل کے امکانات کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ ایک فرد کے طبعی اور نفسیاتی، حیاتی اور ثقافتی، انفرادی اور سماجی اہلیتوں کی شناخت کرتے اور انہیں باہر نکالتے ہیں۔ انسانی ترقی کا نظریہ صرف اس معیشت کی بہتری جس میں انسان رہتے ہیں سے زیادہ انسانی زندگی کی بہتری میں وسعت سے متعلق ہے۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے جو لوگوں پر اور ان کے مواقع اور متبادلات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

محبوب الحق کے مطابق ''معاشی نمو اور انسانی ترقی کے نظریات میں سب سے واضح فرق یہ ہے کہ ان میں پہلا صرف ایک متبادل یعنی آمدنی کی وسعت پر زیادہ توجہ مرکوز کرتا ہے جب کہ دوسرا تمام انسانی متبادلات کی وسعت پر توجہ دیتا ہے چاہے وہ معاشی، سماجی، ثقافتی ہوں یا سیاسی۔

17.4 انسانی وسائل کی ترقی کی اہمیت

انسانی ترقی کا تصور صرف معاشی نمو کی وسعت سے زیادہ لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کرتا ہے جس سے تمام لوگوں کے لیے وسیع خوشحالی اور بہتری خود بہ خود حاصل ہو جاتی ہے۔ آمدنی میں اضافے کو ترقی کے ایک ذریعے کے طور پر دیکھا

جانا چاہیے نہ کہ اسے ہی مقصد یا منزل سمجھنا چاہیے۔انسانی ترقی لوگوں کو اپنی پسند کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی سے متعلق ہے۔درحقیقت اس کے معنی لوگوں کی صلاحیتوں کو فروغ دینا اور انہیں استعمال کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔مثال کے طور پر ایک لڑکی کو تعلیم دینے سے اسکی مہارتیں فروغ پاتی ہیں لیکن یہ غیر مفید ثابت ہوگا اگر اسے نوکری کے حصول سے روکا جائے یا مقامی بازار میں مطلوب مہارتیں حاصل نہ ہو پائیں۔

انسانی ترقی ایک منزل ہے جبکہ معاشی نمو یا ترقی اس منزل کے حصول کا صرف ایک ذریعہ ہے۔ترقی کے حصول کی ساری مشق کا واحد مقصد مردوں،عورتوں اور بچوں کے تئیں بہتر سلوک ہے جو موجودہ اور مستقبل کی نسلوں کے لیے ہو اور آخر کار انسانی حالت کو بہتر بنانا ہے تا کہ لوگوں کے متبادلات میں اضافہ ہو۔ایک بہتر پروردہ،صحت مند،تعلیم یافتہ،ماہر اور چوکس مزدوری قوت(Labour force)اہم ترین پیداواری اثاثہ ہوتا ہے۔لہٰذا تغذیہ،صحت کی خدمات اور تعلیم پر سرمایہ کاری کو پیداواری بنیادوں پر منصفانہ قرار دیا جاسکتا ہے۔انسانی ترقی سماج میں شہری نراجیت یا افراتفری کو کم کرنے میں اور سیاسی اور سماجی استحکام میں مددگار ہوتی ہے۔

17.5 قوم کی ترقی میں تعلیم اور صحت کا کردار

صحت اور تعلیم کا کردار کسی قوم کی ترقی میں ایک اہم مدخل(Input) سمجھا جاتا ہے جیسا کہ وہ ایک فرد کی ترقی کے لیے اہم ہوتا ہے۔معاشی نمو سے مراد ایک ملک کی حقیقی قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔اور قدرتی طور پر معاشی نمو میں ایک تعلیم یافتہ فرد کا حصہ ایک ناخواندہ فرد سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ایک صحت مند آدمی ایک طویل مدت تک محنت کی مسلسل رسد فراہم کرسکتا ہے تو صحت بھی معاشی نمو کا ایک اہم عنصر ہوگا۔ ہندوستان جیسے ایک ترقی پذیر ملک میں جہاں آبادی کا بڑا حصہ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرتا ہو،اکثر لوگ بنیادی تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال کی سہولتوں تک دسترس حاصل نہیں کرسکتے ہیں۔اس کے علاوہ ہندوستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسا بھی ہے جو اعلیٰ درجے کی صحت کی دیکھ بھال کی سہولت اور اعلیٰ تعلیم کو پانے کی سکت نہیں رکھتا ہے۔مزید یہ کہ جب بنیادی تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال کو شہریوں کا حق تسلیم کیا گیا ہے تو یہ ضروری ہے کہ حکومت تعلیم اور صحت کی خدمات مفت میں مستحق شہریوں اور سماجی طور پر دبے کچلے طبقات کو فراہم کرے۔

17.5.1 ہندوستان میں تعلیم اور انسانی ترقی

تعلیم معاشی نمو اور ملک کی ترقی میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ تعلیم پر سرمایہ کاری معاشی نمو میں تیزی پیدا کرتی ہے۔ یہ زیادہ پیداواری صلاحیت والی مزدور قوت کو تیار کرنے میں مدد کرتی ہے اور اس کی وجہ سے علم اور مہارتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور زیادہ مقدار میں روزگار فراہم ہوتا ہے اور اساتذہ، اسکولوں، تعمیری مزدوروں، درسی کتب اور پرچوں کی اشاعت و طباعت کرنے والوں اور اسکول یونیفارم کی تیاری کرنے والوں کی آمدنیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ آبادی کے مختلف طبقوں کو بنیادی مہارتیں فراہم کرتی ہے اور جدید رجحانات کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ تعلیم کو ایک نہایت متوازن پیمانہ مانا جاتا ہے جو ایک طرف انسانی وسائل کے فروغ میں عمومی مدد کرتا ہے اور دوسری طرف کم مراعات یافتہ اور غریب طبقوں کو اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے قابل بناتا ہے۔

تعلیم لوگوں کو جدید بنانے اور ان کے غور و فکر کے طریقوں کو انقلابی بنانے میں مدد کرتی ہے۔ وہ انہیں ضرورت کے مطابق باشعور بناتی ہے تاکہ وہ اپنے معیار زندگی کو بہتر بنائیں اور اس کے لیے انہیں اپنے خاندانوں کے سائز کو محدود کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اور اس طرح تعلیم خاندانی منصوبہ بندی کے لیے ایک بہترین طویل مدتی طریقہ کے طور پر کام کرتی ہے۔ اکثر ترقی پذیر ملکوں نے عام تعلیم کے لیے مختلف پروگرام نافذ کئے ہیں تاکہ وہ غریب عوام کی انسانی صلاحیتوں کو فروغ دے کر انہیں اپنے خاندان کی آمدنیوں میں اضافہ کرنے کے قابل بنا سکیں۔

2011ء کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان میں اوسط خواندگی کی شرح 1951ء کی 18.33% کے برخلاف 73.04% ہے۔ شرح خواندگی مردوں میں 82.14% اور خواتین میں 65.46% ہے۔ کیرلا میں سب سے زیادہ خواندگی کی شرح 93.91% ہے اور اسکے بعد لکشدویپ (92.28%) اور میزوروم (91.58%) آتے ہیں۔ بہار خواندگی کی شرح 63.82% کے ساتھ سب سے آخر میں ہے جس سے پہلے اروناچل پردیش (66.95%) اور راجستھان (67.06%) ہیں۔

17.5.2 انسانی وسائل کی ترقی کے فروغ کے لیے حکومت ہند کی جانب سے نافذ کردہ بعض اہم تعلیمی پیش قدمیاں اور پالیسیاں

1. کوٹھاری کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر حکومت ہند نے اپنی پہلی قومی تعلیمی پالیسی کا اعلان 1968 میں کیا۔ اس نے مساوی تعلیمی مواقع کی فراہمی کی سفارش کی تاکہ قومی اتحاد اور عظیم ثقافتی اور معاشی ترقی کا حصول ہو اور چودہ سال کی عمر تک کے تمام بچوں کو لازمی تعلیم مہیا کی جائے۔

2. حکومت ہند نے 1986ء میں ایک نئی تعلیمی پالیسی کو متعارف کروایا۔ اس نے ابتدائی تعلیم کو عام کرنے اور تعلیم بالغاں کے حصول کو مقصد بنایا۔ اس نے تعلیم کے معیاری فروغ کو سب سے زیادہ ترجیح دی۔ اس کے بعد اس پالیسی میں 1992ء میں ترمیم کی گئی۔ ترمیم شدہ پالیسی میں تعلیم میں یکسانیت لانے، تعلیم بالغاں کے پروگراموں کو ایک عوامی تحریک میں بدلنے، ابتدائی تعلیم کو عام دسترس میں لانے، برقراری اور معیار فراہم کرنے پر زور دیا گیا۔ بعد ازاں وزارت تعلیم نے 2020 میں قومی تعلیمی پالیسی (NEP2020) کا اعلان 29/جولائی 2020 کو کیا۔ یہ 21ویں صدی عیسوی کی پہلی تعلیمی پالیسی ہے جس نے ہمارے ملک کی بڑھتی ترقیاتی ضروریات کی تکمیل کو اپنا مقصد بنایا۔ اس پالیسی نے تعلیمی ڈھانچے کے تمام پہلوؤں کی تجدید اور اصلاح کی تجویز پیش کی جس میں اسکی باقاعدگی اور نگرانی بھی شامل تھے تاکہ ایک ایسا نیا نظام تشکیل دیا جاسکے جو 21ویں صدی کی تعلیم کے اہداف سے ہم آہنگ ہو۔

3. بچوں کا حق برائے مفت اور لازمی تعلیم۔2009 کا قانون 4/اگست 2009 کو پارلیمنٹ میں پاس کیا گیا۔ اس قانون کے مطابق ہر بچہ جو 14-6 سال کی عمر میں ہو یہ حق رکھتا ہے کہ وہ کسی قریبی اسکول میں مفت اور لازمی تعلیم حاصل کرے تآنکہ اسکی ابتدائی تعلیم مکمل ہوجائے۔

4. حکومت ہند نے بھی کئی اسکیموں اور پروگراموں کو نافذ کیا جیسے ابتدائی، ثانوی، اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم کی اسکمیں، 1995 کا اسکولوں میں دوپہر کے کھانے کا قومی پروگرام، سروا شیکشھا ابھیان (SSA) 2001 میں، کستور با گاندھی بالیکا ودیالیا اسکیم 2004 میں، پڑھے بھارت۔ بڑھے بھارت پروگرام 2014 میں، بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ (BBBP) اسکیم 2015 میں وغیرہ۔

17.5.3 ہندوستان میں صحت اور انسانی ترقی

انسانی سرمایہ کے معیار میں اضافہ کرنے میں صحت کا بہت زیادہ رول ہوتا ہے اور یہ مزدور کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے۔ ایک صحت مند آدمی اپنے کام کو بہتر اور موثر طریقے سے کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ ایک صحت مند فرد، ایک غیر صحت مند فرد کے مقابلے میں سماج کے لیے زیادہ کارآمد ہوتا ہے۔ کامگاروں کی صحت میں بہتری اور فروغ سے خود بہ خود قومی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے صحت پر کئے جانے والے اخراجات زیادہ پیداواری مزدور قوت کی تیاری اور دیکھ بھال میں اہم ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے اور سماج کے معیار کو بہتر بنانے میں معاون ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں صحت کا عمومی معیار نہایت پست ہے۔ یہ ملک میں امراض کی کثرت سے واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اسکی اہم وجوہات تغذیہ بخش غذاؤں کی کمی، ناکافی طبی دیکھ بھال اور غیر صحت مند حالات میں زندگی بسر کرنا ہیں۔ لوگ جو کم از کم دو وقت پیٹ بھر کھانا حاصل نہیں کر پاتے، ایک متوازن اور تغذیہ بخش غذا کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

حکومت ہند نے ملک میں صحت کے معیار کو بلند کرنے کے لیے پروگرام بنائے ہیں۔ کئی پروگرام حکومت کی جانب سے شروع کئے گئے تا کہ غریب لوگوں کو اور دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو بہتر صحت کی خدمات اور طبی دیکھ بھال کی خدمات مہیا کر سکے۔

17.5.4 حکومت ہند کی جانب سے نافذ کردہ بعض اہم صحت کی اسکیمات اور پالیسیاں

1. **پردھان منتری سوستھ سرکشا یوجنا (PMSSY)** کا اعلان 2003 میں کیا گیا۔ اس کے مقاصد میں سستی ثالثی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی دستیابی میں موجود علاقائی تفاوت کی اصلاح کرنا اور ملک میں معیاری طبی تعلیم کی سہولتوں کو بڑھانا بھی شامل تھے۔
2. **جنانی سرکشا یوجنا (JSY)** کو 12/اپریل 2005 کو تمام ریاستوں اور مرکزی علاقوں میں شروع کیا گیا۔ اس کو غریب خواتین میں ادارہ جاتی زچگیوں کو فروغ دیتے ہوئے زچگی کے دوران اموات اور نوزائیدہ کی اموات کو کم کرنے کے مقصد سے شروع کیا گیا۔
3. **نیشنل ہیلت مشن کا آغاز** 2013 میں منصفانہ، سستی اور معیاری صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک عمومی رسائی کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا خاص کر غریبوں اور آبادی کے قابل رحم طبقات کے لیے۔
4. **سوچھ بھارت مشن۔گرامین:** اس کو 2/اکٹوبر 2014 کو ہندوستان کے وزیر اعظم کی جانب سے شروع کیا گیا تا کہ عام صفائی کے حصول کی کوششوں کو تیز تر کیا جائے اور صفائی پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے۔ اس مشن کے تحت ہندوستان کے تمام گاؤں، گرام پنچایت، اضلاع، ریاستوں اور مرکزی علاقوں نے 2/اکٹوبر 2019 کو مہاتما گاندھی کی 150 ویں یوم پیدائش پر دیہی ہندوستان میں 100 ملین بیت الخلاؤں کی تعمیر کے نشانے کو پورا کرتے ہوئے اپنے آپ کو ''کھلے میں رفع حاجت سے پاک'' (open-defecation free) قرار دیا۔
5. **2017 کی قومی صحت پالیسی:** اسے 15/مارچ 2017 کو حکومت نے منظور کیا۔ اس پالیسی کا مقصد تمام ترقیاتی پالیسیوں میں صحت کی احتیاطی اور ترقیاتی دیکھ بھال پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے تمام عمر کے تمام لوگوں کی تندرستی اور صحت کے ممکنہ اعلیٰ سطحوں کو حاصل کرنا اور اچھی معیاری صحت کی دیکھ بھال خدمات کو کسی فرد کو مالی مشکلات کے حوالے کئے بغیر عمومی رسائی میں لانا تھا۔

6. **آیوشمان بھارت۔نیشنل ہیلت پروٹیکشن مشن۔** اسے 23ستمبر 2018 کو ہندوستان کے وزیرآعظم نے شروع کیا۔ یہ دس کروڑغریب اور کمزور خاندانوں کا احاطہ کرتا ہے یعنی لگ بھگ پچاس کروڑ استفادہ کنندگان کا احاطہ کرتا ہے۔اس میں ہرخاندان کے لیے ہرسال پانچ لاکھ روپیے تک کی ثانوی اور ثالثی دیکھ بھال کے لیے ہسپتال میں شریک ہوکرعلاج کروانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔آیوش مان بھارت۔نیشنل ہیلت پروٹیکشن مشن میں مرکز کی جانب سے جاری راشٹریہ سوستھ بیمہ یوجنا(RSBY) اورسینئرسٹیزن ہیلت انشورنس اسکیم(SCHIS) بھی شامل ہیں۔

17.6 انسانی ترقی کا اشاریہ(HDI)

انسانی ترقی کے اشاریے کا تصورکو اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) کے ایک حصے کے طور پر 1990ء میں متعارف کیا گیا تا کہ تین وسیع میدانوں یعنی فی کس آمدنی،صحت اورتعلیم میں معاشی ترقی کی پیائش کا ایک پیمانہ فراہم کیا جائے۔انسانی ترقی کے اشاریے کوایجاد کرنے اورشروع کرنے والے ایک پاکستانی ماہرمعاشیات محبوب الحق ہیں۔اسکے بعد ہندوستانی ماہرمعاشیات امرتیہ کمارسین نے1990ء میں اسے اختیارکیا۔

انسانی ترقی کا اشاریہ وقت کے گذرتے ملکوں کی ترقی کی سطحوں میں تبدیلیوں کا جائزہ لیتا ہے۔ ہرسال UNDP ایک رپورٹ شائع کرتا ہے جوسال کے دوران ہونے والی تبدیلیوں کوواضح کرتی ہےاورساتھ ہی اس میں ایک خصوصی موضوع پر رپورٹ بھی شائع ہوتی ہے جیسے عالمی حدت اورترقی یانقل مقامی اورترقی وغیرہ۔

انسانی ترقی کااشاریہ خام قومی پیداوارکی جگہ تونہیں لیتالیکن کسی سماج یاملک کی مختلف پہلوؤں سے حقیقی حالت کوسمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ انسانی ترقی کے اشاریے کاتعارف اس بات کی واضح قبولیت کی علامت ہے کہ ترقی کا تصورنمو کے مقابل وسیع تر ہوتا ہے جس مں ی کئی سماجی اورمعاشی عوامل شامل ہونے چاہیے۔انسانی ترقی کے اشاریے کی دواہم خصوصیات ہیں:ایک پیمانہ جوصفرتاایک پر مشتمل ہوتا ہے (جس میں0 کا مطلب کوئی ترقی نہیں ہوئی یابدترین مظاہرہ ہےاور 1 کا مطلب مکمل ترقی یابہترین مظاہرہ ہے)۔

17.6.1 انسانی ترقی کے اشاریے کے اجزاء

انسانی ترقی کا اشاریہ تین مساوی اہمیت کے حامل اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے جو یہ ہیں۔

(a) ایک طویل اورصحت مندزندگی جس کی پیائش پیدائش کے وقت متوقع عرصہ حیات

(b) تعلیم جس کی پیائش ذیل کے اوسط سے کی جاتی ہے۔

i) بالغ خواندگی کی شرح (اس کودوتہائی ویٹیج (Weightage) دیا جاتا ہے)اور

ii) اسکولی تعلیم کے اوسط سال (اس کوایک تہائی ویٹیج (Weightage) دیا جاتا ہے)

(c) مہذب معیارزندگی جس کی پیائش خام گھریلو پیداوارفی کس آمدنی سے کی جاتی ہے (قوت خرید میں برابری (PPP) امریکی ڈالرمیں)

جدول۔1 : انسانی ترقی کے اشاریے کو محسوب کرنے کے امور

امور	نشان دہندے	امور کا اشاریہ	کم از کم قدر	زیادہ سے زیادہ قدر
طویل اور صحت مند زندگی	پیدائش کے وقت متوقع عرصہ حیات	پیدائش کے وقت متوقع عرصہ حیات	20	85
علم	a) اسکولی تعلیم کے متوقع سال b) اسکولی تعلیم کے اوسط سال	تعلیم کا اشاریہ	0 0	18 15
ایک مہذب معیار زندگی	خام قومی فی کس آمدنی (PPP US $)	خام قومی آمدنی کا اشاریہ	100 US $	75,000 US $

ذریعہ: UNDP کی 2020 کی انسانی ترقی کی رپورٹ

نوٹ: PPP سے مراد قوت خرید میں برابری ہے۔ یہ مختلف ملکوں میں قیمتوں ایک پیمانہ ہے جو مخصوص اشیاء کی قیمتوں کو استعمال کر کے ملکوں کی کرنسیوں کی حقیقی قوت خرید کا تقابل کرتا ہے۔

17.6.2 انسانی ترقی کے اشاریے کی تشکیل

انسانی ترقی کا اشاریہ، انسانی ترقی کا ایک اختصاری پیمانہ ہے۔ یہ ملک میں انسانی ترقی کے تین بنیادی امور میں اوسط کامیابیوں کی پیائش کرتا ہے۔ جدول 17.1 ظاہر کرتا ہے کہ صحت کے پہلو کی پیائش پیدائش کے وقت متوقع عرصہ حیات سے کی جاتی ہے، تعلیم کی پیائش 25 سال اور اس سے زیادہ کے عمر کے بالغوں میں اسکولی تعلیم کے اوسط سالوں سے اور اسکول میں داخلے کی عمر کے بچوں کے لیے متوقع اسکولی تعلیم کے سالوں سے کی جاتی ہے اور معیار زندگی کی پیائش خام قومی فی کس آمدنی سے کی جاتی ہے۔

اس کے لیے پہلا قدم ہر پہلو کے لیے ذیلی اشارہ جات کا تعین کرنا ہے۔ کم از کم اور زیادہ سے زیادہ قدروں کو بھی طے کرنا ہوتا ہے تا کہ اشاریوں کو 0 سے 1 (صفر سے ایک) کے درمیان ذیلی اشارہ جات میں تبدیل کیا جا سکے۔ ہر پہلو کا اشاریہ ذیل کے مطابق محسوب کیا جاتا ہے۔

$$\text{پہلو (امور) کا اشاریہ} = \frac{\text{حقیقی قدر} - \text{کم از کم قدر}}{\text{زیادہ سے زیادہ قدر} - \text{کم از کم قدر}}$$

17.6.3 انسانی ترقی کا اشاریہ اور ملکوں کی درجہ بندی

انسانی ترقی کا اشاریہ اس بات میں امتیاز کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کہ آیا کوئی ملک ترقی یافتہ ہے، ترقی پذیر ہے یا زیر ترقی ہے۔

انسانی ترقی کے اشاریے کی قدروں کی بنیاد پر ملکوں کو تین گروپوں میں درجہ بند کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہیں۔

a) اعلیٰ انسانی ترقی کے ممالک جن کے HDI کی قدر 0.80 اور اس سے زائد ہو،

b) اوسط انسانی ترقی کے ممالک جن کی HDI کی قدر 0.50 سے 0.79 کے درمیان ہو، اور

c) کم تر انسانی ترقی کے ممالک جن کی HDI کی قدر 0.50 سے کم ہو۔

17.7 مثالی امتحانی سوالات

I۔ ذیل کے سوالوں کے جواب چار سے پانچ سطروں میں جواب لکھئے۔

1۔ انسانی ترقی کی تعریف کیجئے۔

2۔ انسانی ترقی کے اشاریے کے اجزاء کیا ہیں؟

3۔ PPP کو پھیلا کر لکھئے۔

4۔ JSY کیا ہے؟

II۔ ذیل کے سوالوں کے جواب آٹھ تا دس سطروں میں لکھئے۔

1۔ انسانی ترقی میں تعلیم کے رول کو بیان کیجئے۔

2۔ انسانی ترقی میں صحت کے رول کو بیان کیجئے۔

3۔ انسانی ترقی کی اہمیت کے بارے میں تحریر کیجئے۔

III۔ ذیل کے سوالوں کے جواب سولہ تا بیس سطروں میں تحریر کیجئے۔

1۔ ہندوستان کی معاشی ترقی میں تعلیم اور صحت کا رول کیا ہے؟

2۔ انسانی ترقی کے اشاریے کی تعریف کرو؟ اور وضاحت کرو کہ اسے کیسے محسوب کیا جاتا ہے؟

17.8 فرہنگ

1. انسانی سرمایہ (Human Capital): انسانی سرمایہ کی اصطلاح نسبتاً ایک محدود تصور کو پیش کرتی ہے جس میں ان مہارتوں، تعلیم، معلومات، تربیت، تجربوں اور صلاحیتوں کو بیان کیا جاتا ہے جو انسان کسی کمپنی (ادارہ) میں لے آتا ہے۔

2. **انسانی ترقی(Human Development)**: انسانی ترقی کا تصور وسیع تصور ہے جو ایک پیچیدہ اعداد و شمار کے ذریعے متعین کیا جاتا ہے جس میں متوقع عرصہ حیات، تعلیم اور فی کس آمدنی شامل ہوتے ہیں۔

3. **قوت خرید میں برابری(PPP)**:PPP سے مراد قوت خرید میں برابری ہے۔ یہ مختلف ملکوں میں قیمتوں ایک پیمانہ ہے جو مخصوص اشیاء کی قیمتوں کو استعمال کر کے ملکوں کی کرنسیوں کی حقیقی قوت خرید کا تقابل کرتا ہے۔

4. **انسانی وسائل کی ترقی(HRD)**: انسانی وسائل کی ترقی میں کسی فرد کے پہلی مرتبہ تقرر کے بعد حاصل کی جانے والی تربیت، نئی مہارتوں کو سیکھنے کے مواقع کی فراہمی، ملازم کے اہداف کے لیے مفید وسائل کی تقسیم، اور دیگر ترقیاتی سرگرمیاں شامل ہیں۔HRD (انسانی وسائل کی ترقی) لوگوں کو زیادہ قابل اور اہل بناتی ہے۔



17.9 حوالہ جات

1۔ ہندوستانی معیشت۔وی کے مشرا اور ایس کے پوری

2۔ آندھرا پردیش کی معیشت اور ترقی۔تلگوا کاڈمی

3۔ Telangana Socio-Economic Outlook 2022

4۔ UNDP کی انسانی ترقی کی رپورٹ۔2020

قومی آمدنی کے رجحانات اور شعبہ جاتی تقسیم

باب 18

18.0 مقاصد

18.1 تعارف

18.2 ہندوستان میں قومی آمدنی حسابات کی تاریخ

18.3 قومی آمدنی میں رجحانات اور فی کس آمدنی

18.4 قومی آمدنی کی شعبہ جاتی تقسیم

18.5 بنیادی شعبہ کا تعاون

18.6 خلاصہ

18.7 مثالی امتحانی سوالات

18.8 فرہنگ

18.9 حوالہ جات

18.0 مقاصد

- قومی آمدنی کے معنی سمجھنا
- قومی آمدنی میں رجحانات کو سمجھنا
- ہندوستان میں قومی آمدنی کے تخمینوں کی وضاحت
- مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں شرح ترقی اور فی کس آمدنی کو سمجھنا
- قومی آمدنی کی شعبہ جاتی تقسیم کو سمجھنا
- ہندوستانی معشیت میں مختلف شعبوں کے کردار کی وضاحت

18.1 تعارف

قومی آمدنی چھوٹے معاشی تجزیات میں ایک اہم پہلو ہے۔ ایک ملک میں ایک مالیاتی سال کے دوران پیدا ہونے والی اشیاء اور خدمات کی قطعی قدر کو قومی آمدنی کہا جاتا ہے۔ یہ باب ہندوستان میں قومی آمدنی کے تخمینہ جات کی تاریخ، قومی آمدنی میں رجحانات، اور ملک میں فی کس آمدنی پر روشنی ڈالے گا۔ مختلف برسوں میں مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) اور فی کس آمدنی۔ قومی آمدنی میں رجحانات کے علاوہ اس یونٹ میں قومی آمدنی کی شعبہ جاتی تقسیم پر بھی بحث کی جائے گی۔

قومی آمدنی کے رجحانات مختلف وقتوں میں معاشی ترقی، قومی آمدنی کی ساخت میں بنیادی تبدیلیوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس وقت خدمات کا شعبہ ہندوستان میں قومی آمدنی کا با اثر ذریعہ ہے۔ عوامی اور خانگی شعبے دونوں قومی آمدنی میں تعاون کر رہے ہیں۔ پنج سالہ منصوبہ سے قبل عوامی شعبہ بہت چھوٹا تھا۔ جب سے منصوبہ بندی کو شامل کیا گیا عوامی شعبہ کے حصہ میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوا۔

18.2 ہندوستان میں قومی آمدنی کو محسوب کرنے کی تاریخ

آزادی سے قبل داد بھائی نوروز جی سمجھا جاتا ہے کہ پہلے شخص تھے جنھوں نے 68-1867 میں اپنی مشہور کتاب ''ہندوستا ن میں انگریزوں کے دور میں غربت'' میں ہندوستان کی قومی آمدنی کا حساب کیا تھا' انھوں نے فی کس آمدنی 20 روپئے ہونے کا اندازہ لگایا تھا۔ کئی دیگر مشہور شخصیات ہیں جنھوں نے قومی آمدنی کو محسوب کیا ہے۔ ان میں ولیم ڈگبے 1899' آخر میں شیراس 1911 اور 1922 میں' شاہ اور کھمباٹا 1921 میں اور آر سی دیسائی 40-1931 نے اپنی مشہور کتاب ''ہندوستان میں صارفین کا خرچ'' میں محسوب کی۔ پہلا سائنسی طریقہ پروفیسر وی کے آر وی راؤ نے 32-1931 میں بنایا' انھوں نے معشیت کو شعبوں جیسے زرعی شعبہ اور کارپوریٹ شعبہ میں تقسیم کیا۔ ان کے مطابق' قومی آمدنی 1689 کروڑ ہے اور فی کس آمدنی 1932 میں 62 روپئے ہے۔

آزادی کے بعد گورنر آف انڈیا نے قومی آمدنی کمیشن (این آئی سی) اگست 1949 میں قائم کی تا کہ قومی آمدنی کے اعداد وشمار جمع کئے جاسکیں۔ پروفیسر پی سی مہالانوبیس کی زیر قیادت کمیٹی میں وی کے آر وی راؤ کو بھی شامل کیا گیا۔ قومی آمدنی کمیٹی کی پہلی رپورٹ 1954 میں منظر عام پر آئی۔ اس وقت 49-1948 میں ہندوستان کی قومی آمدنی 8710 کروڑ روپئے اور فی کس آمدنی 225 روپئے تھی۔ قومی آمدنی کا اندازہ عام سال کو بنیادی سال تصور کر کے لگایا گیا تھا۔ یہ بنیادی سال کئی دہوں کے دوران بدل گیا اور حالیہ عرصہ میں سی ایس او نے قومی آمدنی کا ایک تسلسل 12-2011 سے بنیادی سال کے طور پر متعارف کروایا ہے۔

18.3 قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں رجحانات

ہندوستان میں گذشتہ 70 برسوں سے قومی آمدنی کے رجحانات کا مطالعہ ہندوستانی معشیت پر منصوبہ بندی کے اثرات کو واضح طور پر سمجھنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ قومی آمدنی اور فی کس آمدنی کو پہلے موجودہ قیمتوں پر اور بعد میں مستقل قیمتوں پر جمع کیا جاتا ہے تا کہ مدت کے دوران قیمتوں میں تبدیلی کے کسی اثر کو ختم کیا جاسکے۔ مستقل قیمتوں پر فی کس آمدنی میں اضافہ لوگوں کے میعار زندگی میں تبدیلی کا اشارہ ہے۔ تاہم ایک معشیت کے مظاہرے کا تخمینہ فی کس آمدنی میں رجحانات کا جائزہ لے کر مزید درست طریقہ سے لگایا جاسکتا ہے جو کہ عنصری لاگت پر فی کس نقد قومی پیداوار کے مطابق ایک ہی ہے۔

جدول:1 نقد قومی آمدنی اور فی کس آمدنی

سال	قومی آمدنی (کروڑ)		فی کس آمدنی (روپے)	
	موجودہ قیمتیں	مستقل قیمتیں	موجودہ قیمتیں	مستقل قیمتیں
2011-12 سلسلہ				
1950-51	9531	448483	265	12493
1980-81	135470	1352931	1995	19925
1999-2000	1779304	3800560	17775	37968
2010-11	6756720	7373384	56971	62170
2015-16	12162398	9963681	94797	77659
2016-17	13623936	10782092	104880	83003
2017-18	15140418	11508774	115224	87586
2018-19(3rd RE)	16713054	12226019	125946	92133
2019-20(2nd RE)	17716597	12641633	132115	94270
2020-21(1st RE)	17194158	11536004	126855	85110
2021-22(PE)	20529727	12519976	150007	91481
2022-23(AE)	23594934	13347932	170620	96522

RE:نظر ثانی شدہ تخمینہ،PE:عبوری تخمینہ،AE: پیشگی تخمینہ

ذریعہ: i) قومی شماریاتی دفتر 2022

ii) معاشی سروے 2022-23 شماریاتی جدول

جو اعداد و شمار اوپر تختہ میں دیئے گئے ہیں وہ 71 برسوں کے دوران (1950-51 سے 2021-22) نقد قومی آمدنی اور فی کس آمدنی دونوں میں اضافہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ نقد قومی آمدنی مستقل قیمتوں پر 1950-51 میں 4,48,483 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2021-22 میں -/1,25,19,976 کروڑ روپے ہوگئی، جبکہ موجودہ قیمتوں پر نقد قومی آمدنی 1950-51 میں -/9531 روپے سے بڑھ کر 2021-22 میں -/2,05,29,727 کروڑ روپے ہوگئی۔ فی کس آمدنی میں بھی 1950-51 میں -/12,493 روپے سے 2021-22 میں -/91,481 روپے کا مستقل قیمتوں پر اضافہ ہوا، موجودہ قیمتوں پر بھی اس میں اسی مدت کے دوران -/265 روپے سے -/1,50,007 روپے تک کا اضافہ ہوا۔ چنانچہ تختہ۔1 میں دیئے گئے اعداد و شمار سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ منصوبہ بندی کی شروعات سے قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

جدول2:نقدآمدنی اورفی کس آمدنی

سال	قومی آمدنی (کروڑ)		فی کس آمدنی (روپئے)	
	موجودہ قیمتیں	مستقل قیمتیں	موجودہ قیمتیں	مستقل قیمتیں
2011-12 سلسلہ				
1951-52	6.3	3.8	4.6	2.1
1961-62	5.6	3.6	3.2	1.3
1971-72	6.9	4.8	3.7	2.5
1981-82	16.8	6.0	14.6	4.0
1991-92	13.8	0.5	11.6	-1.5
2001-02	8.1	4.8	6.0	2.7
2011-12	14.6	5.0	11.4	2.1
2017-18	11.6	6.7	9.9	5.5
2011-12(PE)	19.4	8.5	18.3	7.5

RE::عبوری تخمینہ

ذریعہ: i) قومی شماریاتی دفتر2022

ii) معاشی سروے23-2022 شماریاتی جدول

گذشتہ 20 برسوں (02-2001 سے 22-2021) کے دوران نقد قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کی شرح کو تختہ۔2 میں دیا گیا ہے۔نقد آمدنی میں سالانہ اضافی شرح میں 22-2021 میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔عبوری تخمینہ جات ظاہر کررہے ہیں کہ نقد قومی آمدنی میں مستقل قیمتوں پر 8.5 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ جب کہ موجودہ قیمتوں پر یہ 19.4 فیصد ہے۔ساتھ ہی فی کس آمدنی میں اضافہ کی شرح مستقل قیمتوں پر 7.5 فیصد اور موجودہ قیمتوں پر 18.3 فیصد ہے۔

18.4 قومی آمدنی میں شعبہ جاتی تعاون

ایک ملک میں ایک مالیاتی سال کے دوران پیدا ہونے والی اشیاء اور خدمات کی قطعی قدر کو قومی آمدنی کہا جاتا ہے۔شعبہ جاتی تعاون کے ذریعہ قومی آمدنی کا مطالعہ معاشی ساخت کی وضاحت کرتا ہے۔مختلف شعبہ جات جیسے بنیادی' ثانوی اور علاقائی قومی آمدنی میں تعاون کرتے ہیں۔تختہ۔3 مختلف شعبوں کے تعاون کے تعلق سے تفصیلی معلومات پیش کرتا ہے۔

جدول۔3: قومی آمدنی میں مختلف شعبوں کا حصہ (موجودہ میں)

سال	بنیادی شعبہ	ثانوی شعبہ	علاقائی شعبہ
1950-51	57.2	14.8	25.0
2000-01	25.1	22.1	52.4
2010-11	17.7	27.0	55.3
2018-19	16.1	29.6	54.3
2020-21	20.19	25.92	53.89

ذریعہ: i) وزارت شماریات 2022

ii) معاشی سروے 22-2021

جدول۔3 سے، یہ غور کیا جاسکتا ہے کہ ابتداء میں بنیادی شعبہ قومی آمدنی میں ایک بڑے حصہ کا تعاون رہا ہے۔ لیکن اس وقت خدمات کا شعبہ ہندوستان کی قومی آمدنی کا ایک قابل لحاظ ذریعہ ہے۔ 21-2020 میں خدمات کے شعبہ نے قومی آمدنی میں 53.89 فیصد کا تعاون دیا ہے، بنیادی شعبہ کے تعاون میں بہت زیادہ کمی ہوئی ہے۔ گھریلو پیداوار کی بدلتی ساخت میں وسیع تبدیلیوں کو نیچے دیا گیا ہے۔

18.5۔ بنیادی شعبہ کا تعاون

بنیادی شعبہ زراعت، ماہی گیری، جنگلات اور لکڑی، کانکنی اور کھدائی پر مشتمل ہے۔ منصوبہ بندی مدت کے ابتدائی ایام میں، مجموعی گھریلو پیداوار میں بنیادی شعبہ کا حصہ قابل لحاظ ہے۔ اس نے 51-1950 میں 57.2 فیصد کا تعاون دیا ہے اور حالیہ برسوں میں (21-2020) اس نے 20.19 فیصد کا تعاون دیا ہے۔ چنانچہ ان برسوں میں جی ڈی پی میں بنیادی شعبہ کے تعاون میں کمی آئی ہے۔ زراعت کے حصہ میں کمی کی اصل وجہ ڈھانچہ جاتی تبدیلی ہے۔ حالیہ برسوں میں ہندوستانی معشیت میں کچھ ڈھانچہ جاتی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ انفارمیشن ٹکنالوجی (آئی ٹی)، مواصلات، حمل ونقل، تجارت، بینکنگ، انشورنس اور دیگر خدمات میں زراعت کے مقابلہ تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جی ڈی پی میں بنیادی شعبہ کے تعاون میں کمی ہوئی ہے۔

18.5.1۔ ثانوی شعبہ کا تعاون

ثانوی شعبہ میں جو تیاری، تعمیرات، برقی، گیاس اور آبرسانی پر مشتمل ہے، 51-1950 میں 14.8 فیصد سے 21-2020 میں 25.19 فیصد کی ایک تیز رفتار ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔

18.5.2 علاقائی شعبہ کا تعاون

علاقائی شعبہ کے تعاون کو خدمات کے شعبہ کے طور پر جانا جاتا ہے جس میں آئی ٹی، تجارت، حمل ونقل، مواصلات، بینکنگ، انشورنس، رئیل اسٹیٹ، برادری اور شخصی خدمات شامل ہیں۔ خدمات کے شعبہ نے 51-1950 میں 25 فیصد تعاون دیا تھا جو بڑھ کر 21-2020 میں 53.89 فیصد ہو گیا۔ خدمات کے شعبہ میں ان برسوں کے دوران بھاری اضافہ ہوا ہے، خاص طور سے انفارمیشن ٹکنالوجی، بینکنگ، انشورنس، تجارت، حمل ونقل اور مواصلات کے شعبہ میں حالیہ برسوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔

18.6 خلاصہ

مذکورہ بالا تجزیہ سے یہ خلاصہ کیا جا سکتا ہے کہ ہندستانی معشیت میں اچانک اچھال نے اسے صنعت کاری کے مرحلہ کی تکمیل کے بغیر ہی مابعد صنعتی خدماتی معشیت کے مرحلہ میں پہونچا دیا ہے۔ جی ڈی پی میں صنعتی شعبہ کے حصہ کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

18.7 مثالی امتحانی سوالات

I۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 5-4 سطروں میں دیجئے۔

1۔ آزادی سے پہلے ہندوستان میں پہلی مرتبہ کس نے قومی آمدنی کا تخمینہ کس نے لگایا تھا؟

2۔ قومی آمدنی تخمینہ کمیٹی کے اراکین کون ہیں؟

3۔ خدمات کے شعبہ کی تیز رفتار ترقی کے کیا اسباق ہیں؟

II۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ فی کس آمدنی میں رجحانات کی وضاحت کیجئے؟

2۔ قومی آمدنی میں بنیادی اور ثانوی شعبوں کا کیا تعاون ہے؟

3۔ ایک معیشت کی شعبہ جاتی ساخت کیا ہوتی ہے؟

III۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 20-16 سطروں میں دیجئے۔

1۔ ہندوستان میں قومی آمدنی میں رجحانات کی وضاحت کیجئے۔

2۔ جی ڈی پی میں شعبہ جاتی تعاون پر نیچے دیئے گئے تختہ کے لئے ایک پائی چارٹ تیار کیجئے۔ شعبوں کے تعاون پر بحث کیجئے۔

شعبہ	2000-01	2018-19
بنیادی	25.1 فیصد	16.1 فیصد
ثانوی	22.1 فیصد	29.6 فیصد
علاقائی	52.4 فیصد	54.3 فیصد

18.8 فرہنگ

1۔ قومی آمدنی: ایک ملک میں ایک مالیاتی سال کے دوران پیدا ہونے والی تمام اشیاء اور خدمات کی جملہ رقمی قدر۔

2۔ شرح ترقی $= \frac{\text{موجودہ قدر۔سابقہ قدر}}{\text{سابقہ قدر}} \times 100$

3۔ فی کس آمدنی: یہ عوام کی اوسط آمدنی ہے۔ قومی آمدنی کو ملک کی آبادی سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

$$\text{فی کس آمدنی} = \frac{\text{قومی آمدنی}}{\text{آبادی}}$$

4۔ بنیادی شعبہ: یہ زراعت، ماہی گیری، جنگلات اور لکڑی، کانکنی اور کھدائی پر مشتمل ہے۔

5۔ ثانوی شعبہ: یہ تیاری، تعمیرات، برقی، گیاس اور آبرسانی پر مشتمل ہے۔

6۔ علاقائی شعبہ: اس میں آئی ٹی، تجارت، حمل ونقل، مواصلات، بینکنگ، انشورنس، رئیل اسٹیٹ، برادری اور شخصی خدمات شامل ہیں۔

18.9 حوالہ جات

1۔ پرنسپلس آف مائکرو اکنامکس۔ سی رنگا راجن، بی ایچ ڈھولکیہ

2۔ معاشی سروے 2022-23

3۔ تلگو اکیڈیمی، انٹرمیڈیٹ سال اول نصابی کتب

باب
19

غربت اور بے روزگاری

19.0 مقاصد

19.1 تعارف

19.2 اصطلاح

19.3 غربت کے اقسام

19.4 خط غربت

19.5 غربت کی وجوہات

19.6 غربت کے نتائج

19.7 بے روزگاری

19.8 بے روزگاری کے اقسام

19.9 بے روزگاری کس طرح محسوب کی جاتی ہے

19.10 بے روزگاری کی وجوہات

19.11 بے روزگاری کے نتائج

19.12 حکومت۔غربت اور بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے اقدامات

19.13 اختتام

19.14 مثالی امتحانی سوالات

19.15 فرہنگ

19.16 حوالہ جات

19.0 مقاصد

- غربت کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنا
- غربت کی وجوہات اور اس کے نتائج کی وضاحت کرنا
- بے روزگاری کی مختلف اقسام کا تجزیہ
- غربت اور بے روزگاری کے درمیان تعلق کی وضاحت
- بے روزگاری کی وجوہات اور غربت اور بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے حکومت کی جانب سے کئے گئے سرکاری اقدامات کا تجزیہ

19.1 تعارف

غربت ان بڑے مسائل میں سے ایک ہے جو دنیا کے کئی ممالک کو پریشان کر رہا ہے۔ یہ ایک سنگین معاشی مسئلہ ہے۔ اگر چہ غربت ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہے، ترقی پذیر ممالک کمزور معشیت کے ساتھ (تیسری دنیا کے ممالک) بڑے پیمانے پر غربت رکھتے ہیں۔ غربت کو سماجی۔ معاشی صورتحال کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے، اگر ایک ملک کم فی کس آمدنی اور آمدنی میں زیادہ عدم مساوات رکھتا ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس ملک میں غربت ہے۔ غربت ہندوستان میں ایک بڑا مسئلہ ہے۔

19.2 تعریف

قلت کی ایک حالت یا انسانی زندگی میں رقم یا بنیادی سہولتوں جیسے غذا اور کپڑوں کی کمی غربت کی موجودگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ غربت کی اصطلاحات بار بار تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ اقل ترین میعار زندگی کی کمی، تغذیہ کی کمی، ناخواندگی، بچوں کی نشونما میں پسماندگی وغیرہ غربت کی علامات ہیں۔ چنانچہ غربت ہمہ شکلی تصور ہے جس کے سماجی، معاشی اور سیاسی پہلو ہیں۔

انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ کے مطابق، جسمانی مقدارات دیہی علاقوں میں فی کس 2,400 کیلوریز اور شہری علاقوں میں 2,100 کیلوریز ہیں۔ جو لوگ اس مقدار سے کم غذا استعمال کرتے ہیں وہ غریب تصور کئے جاسکتے ہیں۔

19.3 غربت کے اقسام

ہندوستان میں غربت کو دو طرح سے بیان کیا جاتا ہے یعنی مکمل غربت اور تقابلی غربت

1۔مکمل غربت: بنیادی شخصی ضروریات کو پورا کرنے کے وسائل کا مکمل فقدان جیسے غذاء، کپڑے اور مکان۔مکمل غربت ایسی حالت ہے جس میں کم سے کم اخراجات کو پورا کرنے کی قابلیت بھی نہیں ہوتی ہے۔اقل ترین ضروریات کی مقدار کو مارکٹ قیمتوں پر محسوب کیا جاتا ہے تاکہ زندگی گذارنے کی اقل ترین لاگت کو طے کیا جاسکے۔غربت کو لوگوں کی جانب سے کھائی جانے والی کیلوریز کی بنیاد پر بھی طے کیا جاسکتا ہے۔غربت جو ترقی پذیر ممالک جیسے ہندوستان میں پائی جاتی ہے وہ مکمل غربت ہے۔

2۔تقابلی غربت: متعلق غربت معاشی عدم مساوات کو کہا جاتا ہے۔اس تصور کے مطابق معشیت میں کم آمدنی کی سطح اور میعار زندگی رکھنے والے 5 تا10 فیصد افراد، آبادی کا ان 5 تا10 فیصد کے تقابل میں غریب تصور کئے جاتے ہیں جن کی آمدنی کی سطح اور میعار زندگی زیادہ ہے۔اس تصور کو زیادہ تر متمول ممالک میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں غربت کی پیائش کے لئے خط غربت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ایک خط غربت ایک طریقہ کار ہے جس میں ایک فرد کی غربت کی سطح اس کی آمدنی اور کھپت کی بنیاد پر تلاش کی جاتی ہے۔

19.4 خط غربت

عام الفاظ میں خط غربت مالیاتی آمدنی ہے جس کو زندگی کی بنیادی ضروریات کو حاصل کرنے کے لئے رکھنا لازمی ہے۔دنیا میں خط غربت یومیہ 2.15 ڈالر ہے۔اس رقم کو حال ہی میں ورلڈ بینک نے 2022 میں بڑھایا ہے۔

ہندوستان میں غربت کا اندازہ لگانے کے لئے جو عام طریقہ استعمال کیا جاتا ہے وہ کھپت کی سطحوں پر مبنی ہے اور اگر کھپت دی گئی اقل ترین سطح سے نیچے گر جاتی ہے تب اس خاندان (5 افراد کا خاندان) کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ خط غربت سے نیچے (بی پی ایل) ہے۔کھپت پر مبنی خط غربت میں نمونے کی بنیاد پر سروے ایک محولہ مدت (30 دن) استعمال کرتے ہیں جس میں خاندان یعنی 5 افراد کے خاندان سے پوچھا جاتا ہے کہ انھوں نے گذشتہ 30 دنوں سے کیا کھایا ہے اور اس کو عام کھپت کے لئے ایک نمائندگی کے طور پر لیا جاتا ہے۔

حکومت نے آر بی آئی گورنر سی رنگا راجن کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی تھی تا کہ ملک میں غربت اور غریبوں کی تعداد کا اندازہ لگایا جائے ۔ کمیٹی نے بتایا کہ ہندوستان میں غریبوں کی تعداد 12-2011 میں سب سے زیادہ یعنی آبادی کا 29.5 فیصد تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر 10 میں سے 3 افراد غریب ہیں۔ سی رنگا راجن کمیٹی کی جانب سے پیش کردہ رپورٹ کے مطابق:

ایک شخص جو ماہانہ -/1,407 روپئے (یومیہ -/47 روپئے) سے کم خرچ کرتا ہے تو شہری علاقوں میں اسے غریب تصور کرنا چاہئے اور جو ماہانہ -/972 روپئے (یومیہ -/32 روپئے) سے کم خرچ کرتا ہے تو اسے دیہی علاقہ میں غریب تصور کرنا چاہئے۔

تندولکر کمیٹی برائے 2011 کے مطابق خط غربت اس وقت تصور کی جائے گی جب ایک شخص ایک ماہ میں 1,000 روپئے سے کم (یومیہ -/33 روپئے) خرچ کرتا ہے تو اسے شہروں میں غریب سمجھنا چاہئے اور ایک شخص ایک ماہ میں -/816 روپئے (یومیہ -/27 روپئے) خرچ کرتا ہے تو اس کو گاؤں میں غریب تصور کرنا چاہیے۔

خط غربت کا حساب: ہندوستان میں غربت کا تخمینہ نیتی آیوگ کی ٹاسک فورس، وزارت شماریات و پروگرام عمل آوری (ایم او ایس پی ڈی) کے تحت نیشنل سیمپل سروے آفیس کی جانب سے جمع کردہ اعداد و شمار کی بنیاد پر خط غربت کا حساب کرتی ہے۔ نیشنل سیمپل سروے (این ایس ایس او) ہندوستان میں غربت کا اندازہ لگانے کے لئے ہر پانچ سال میں ایک مرتبہ ایک نمونہ سروے منظّم کرتا ہے۔

مختلف کمیٹیوں کی جانب سے غربت کے تخمینہ جات

سال	لکڑ والا کمیٹی			تندولکر کمیٹی			رنگا راجن کمیٹی		
	دیہی	شہری	جملہ	دیہی	شہری	جملہ	دیہی	شہری	جملہ
1993-94	37.3	32.4	36.0	50.1	31.8	45.3			
2004-05	28.3	25.5	27.5	41.8	25.7	37.2			
2009-10				33.8	20.9	29.8	39.6	35.1	38.2
2011-12				25.7	13.7	21.9	30.9	26.4	29.5

19.5۔ غربت کی وجوہات

ہندوستان میں غربت کی کئی وجوہات ہیں' ان میں انتہائی اہم ہیں:

19.5.1۔ نوآبادیاتی حکمرانی

ہندوستان میں غربت کی وجہ برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی ہے۔ ہندوستان میں نو آبادی بنانے کے عمل میں انگریزوں نے ہندوستان کی دولت کولوٹا' خام مال کوکم قیمت پرخرید کرانھیں ہندوستان کو بہت زیادہ قیمت میں فروخت کیا۔اس سے ہندوستان میں اندرون ملک فیکٹریاں اورملز بند ہوگئیں اور ہندوستان معاشی طور سے برطانیہ پر بہت زیادہ انحصار کرنے لگا۔ بے روزگاری کی وجہ سے لوگ آہستہ آہستہ غربت کے دلدل میں اترنے لگے۔

19.5.2۔آبادی میں اضافہ۔حد سے زیادہ آبادی کا دباؤ

ہندوستان میں شرح پیدائش' شرح اموات سے زیادہ ہے جس کی وجہ سے آبادی میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔اس کی وجہ سے بڑے اراضی پلاٹس کے ٹکڑے ہوگئے۔نتیجہ میں' ہرایک فرد کے لئے دستیاب زمین کم ہوگئی' جس سے خاندان خاطرخواہ آمدنی اور پیداوار کے بغیر رہنے لگے۔آبادی میں اضافہ کی شرح سے فی کس آمدنی میں کمی ہوئی۔کمانے والوں پرانحصار کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے ارکان کھپت کی سطح کم رکھتے ہیں اوراپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہیں۔

19.5.3۔معشیت میں کم اضافہ اورترقی

غربت' منجمد یا کم متحرک معاشی ترقی کا بھی نتیجہ ہے۔مسئلہ یہ ہے کہ معاشی ترقی کی شرح آبادی میں اضافہ کی شرح کی رفتار سے آگے نہیں بڑھ رہی ہے۔ ہندوستان میں معاشی ترقی کی شرح جودرکار سطح پر ہونا چاہئے' بہت کم ہے۔ چنانچہ' اشیاء اورخدمات کی دستیابی اورضرورت کے درمیان فرق موجود ہے۔نتیجہ غربت ہے۔

19.5.4۔ بے روزگاری اورکم روزگار

عام مزدوروں میں بے روزگاری زیادہ ہے جومحنت کش طبقہ کی شکل بناتے ہیں۔ان کے معاملہ میں بے روزگاری اورغربت کا آپسی تعلق ہے۔ایک طرف بے روزگاری' آبادی میں تیزی سے اضافہ کا نتیجہ ہےاور دوسری طرف محنت کش طبقہ کا تشکیل سرمایا اور معاشی ترقی بہت کم ہے۔علاوہ ازیں منظّم شعبہ کی جانب سے روزگار کی مواقعوں کی تشکیل بھی بہت کم ہے' جس کی وجہ سے بے روزگاری اورغربت بڑھ رہی ہے۔

19.5.5۔افراط زراوراشیاء کی قیمتوں میں اضافہ

افراط زر کی شرح اور غذائی اشیاء کی قیمتوں کی سطح غربت کی وجوہات میں ایک انتہائی اہم عنصر ہے۔مہنگائی' خاص طور سے غذا کی قیمتوں میں اضافہ' اقل ترین کھپت کے اخراجات میں اضافہ کرتا ہے جو بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے درکار ہے۔اس لئے بڑھتی مہنگائی' خاص طور سے غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ' کئی خاندانوں کو خط غربت سے نیچے دھکیل رہا ہے۔

19.5.6۔دولت اوروسائل کی غیر مساوی تقسیم

دولت اور وسائل کی غیر مساوی تقسیم ایک ملک میں آمدنی میں عدم مساوات کا سبب بنتی ہے۔اس عدم توازن کی وجہ سے' پوری معشیت اور ملک کی ترقی متاثر ہوتی ہے۔غربت میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے۔

19.5.7۔غیر متوزن صنعت کاری

صنعت کاری' علاقہ میں رہنے والے لوگوں کو روزگار فراہم کرتی ہے۔ایک واحد ریاست یا مقام پر صنعت کی موجودگی علاقہ میں روزگار کو فروغ دیتی ہے' لیکن جن علاقوں میں صنعتیں نہیں ہوتی ہیں وہاں روزگار کے مواقع محدود ہوتے ہیں۔یہ علاقہ شدید غربت کا شکار ہوتے ہیں۔

19.5.8۔وسائل کا بیجا استعمال

ایک ملک میں لوگوں کے میعار زندگی میں اضافہ کرنے کے لئے' قومی آمدنی کی شرح ترقی میں اضافہ کی ضرورت ہے۔قومی آمدنی میں اضافہ کے لئے' ملک کے قدرتی وسائل کے مناسب استعمال کو اولین ترجیح دی جانی چاہئے۔لیکن ہمارے ملک میں قدرتی وسائل جیسے ندیاں' جنگلات اور معدنی دولت کا عدم استعمال غربت کی وجہ بن رہا ہے۔

19.5.9۔کم سطح کی ٹکنالوجی

کم ٹکنالوجی بھی غربت کی وجہ ہے۔دیگر ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں' نہ صرف تیاری کے شعبہ اور رعی پیداوار کی تیاری میں بلکہ تجارتی صلاحیتوں' مالیات او پیداوری یونٹس کے قیام میں بھی ہمارے ملک میں ٹکنالوجی کا استعمال کم ہے۔اس کی وجہ سے اوسط پیداوار کم ہے۔یہ سرمایا کاری اور آمدنی کو کم کرتا ہے۔یہ معشیت کو غربت میں لے جاتا ہے۔

19.5.10۔تعلیم کی کم سطح

ایک فرد کی معاشی بقاء میں تعلیم ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔تعلیم اور آمدنی میں راست تعلق ہے۔لیکن غریب' وسائل کی کمی کی وجہ سے' اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیج سکتے۔وہ اپنے بچوں کو کام کے لئے بھیجنے کو ترجیح دیتے ہیں تا کہ وہ اسکول جانے کے بجائے خاندان کی آمدنی میں تعاون دے سکے۔لیکن تعلیم کا فقدان یا کم تعلیم غریب کو معاشی طور پر ترقی حاصل کرنے سے روکتے ہیں۔

19.5.11۔آزاد کاری' خانگیانہ اور عالمگیریت کا ماڈل (ایل پی جی)

یہ ماڈل' زراعت اور زراعت پر مبنی صنعت کو نظر انداز کرتا ہے جو کہ کئی لوگوں کے لئے روزگار کے اصل وسائل ہیں۔ایل پی جی سرمایا کاری پر مبنی ترقی پر زور دیتا ہے۔اس نے مزدوروں کے لئے روزگار کے مواقعوں کے تعلق سے خوف پیدا کر دیا ہے۔اس سے بے روزگاری میں اضافہ متوقع ہے اور اس سے غربت پیدا ہوگی۔

19.5.12۔سماجی عوامل

ہندوستان میں غربت کی وجہ نہ صرف معاشی اور تجارتی عوامل ہیں بلکہ سماجی عوامل بھی ہیں۔وراثت کے قوانین' ذات پات کا نظام' مذہبی طریقے اور چند روایات نے لوگوں کو مزید غربت میں دھکیل دیا ہے۔

19.6۔غربت کے نتائج

غربت' ایک ملک کے سماجی' معاشی اور سیاسی پہلوؤں پر سنگین اثرات مرتب کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں تقریبا 800 ملین افراد کی غریب کی حیثیت سے شناخت کی گئی ہے۔ان میں زیادہ تر دیہی علاقوں میں رہتے ہیں اور ان کے پاس کوئی مناسب ملازمت نہیں ہے۔شہر پھیل رہے ہیں کیونکہ کئی دیہی علاقوں میں رہائش کے لئے مناسب ملازمت نہ ہونے کی وجہ سے لوگ میٹروپولیٹین علاقوں کی طرف نقل مکانی کر رہے ہیں۔جبکہ وہاں بھی کئی لوگ سلم علاقوں میں' جہاں خاطر خواہ پینے کے پانی کی سربراہی' کچرے کی نکاسی' برقی اور کئی ضروری سہولتوں کے بغیر غربت اور مایوسی کی زندگی گذار رہے ہیں۔غربت نے پورے سماج کو دو طبقات میں تقسیم کر دیا ہے' جن کے پاس کچھ ہے اور جن کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔اگر چہ کچھ رکھنے والے متمول زندگی گذار رہے ہیں' جن کے پاس کچھ نہیں ہے وہ اقل ترین سہولتیں حاصل کرنے سے بھی قاصر ہیں۔غربت کے مسئلہ کی چند وجوہات نیچے دی گئیں ہیں۔

1۔رہائش کا کم ترین معیار اور مکانات کا مسئلہ:

غریب لوگ مناسب معیار زندگی نہیں رکھتے ہیں۔وہ روٹی کپڑا اور مکان کے لئے لڑتے ہیں۔کئی غریب صرف ایک کمرے میں رہتے ہیں۔

2۔ صاف صفائی

یہ لوگ صفائی اور صفائی کے مناسب نظام کے بارے میں کم معلومات رکھتے ہیں۔ وہ مناسب حفظان صحت کے فقدان کی وجہ سے خطرناک بیماریوں سے متاثر ہورتے ہیں۔

3۔ تغذیہ کی کمی

غریبوں میں آمدنی کی کم سطح کی وجہ سے' قوت خرید کم ہوتی ہے۔ وہ اچھی اشیاء پر خرچ کرنے کی گنجائش نہیں رکھتے ہیں اور اس لئے تغذیہ کی کمی کا شکار ہوتے ہیں اور بیماریوں سے متاثر ہوتے ہیں۔

4۔ نومولودوں میں زیادہ شرح اموات

وزارت صحت وخاندانی بہبود کے 2019 ہندوستان میں نومولودوں کی شرح اموات پر اعداد وشمار کے مطابق ہر 1000 زندہ پیدائش پر 30 کی ایک سال کے اندر موت ہوجاتی ہے۔ 1.4 ملین بچے ہر سال اپنی پانچویں سالگرہ سے پہلے فوت ہورہے ہیں۔ نمونیہ' ہیضہ اور شدید تغذیہ کی کمی ان اموات کی اصل وجہ ہیں۔

5۔ تعلیم کا فقدان

یونیسیف کے مطابق ہندوستان میں 25 فیصد سے زیادہ بچوں کو تعلیم حاصل نہیں ہورہی ہے۔ لڑکیاں' لڑکوں سے زیادہ اسکول ترک کررہی ہیں۔ یہ صورتحال خاص طور سے غریبوں میں دیکھی جاتی ہے۔ اگرچہ ہندوستانی قوانین میں مرد وخواتین کو برابر کا درجہ دیا جاتا ہے' خواتین خاص طور سے نچلے سماجی طبقات میں تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ تعلیم کے فقدان کی وجہ سے ہندوستان میں' ان کو مناسب روزگار اور اجرت ملنے کے امکانات بہت کم ہیں۔

6۔ بچہ مزدوری نظام

بچے جن کو اسکولوں میں ہونا چاہئے وہ کام کررہے ہیں کیونکہ غریب والدین اپنے بچوں کو کمائی کے لئے کام پر بھیجتے ہیں تاکہ وہ اپنے خاندان کی مدد کرسکیں۔ وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ یہ مستقبل میں انھیں مزید غربت میں دھکیل دے گا۔

7۔ بچپن کی شادی

اگرچہ بچپن کی شادی غیر قانونی ہے' ہندوستان کے کئی معاشروں میں یہ ہنوز کی جاتی ہیں۔ لڑکیاں ماں بن جاتی ہیں جبکہ وہ ابھی بچیاں ہیں۔ کئی بالغ ہونے تک موت کا شکار ہوجاتی ہیں۔ انکی غربت کی وجہ سے کئی والدین اپنی بچیوں کی شادی کم عمری میں ہی کردیتے ہیں۔

8۔ بے روزگاری

غربت سے بے روزگاری کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ بے روزگاری ایک ملک کو ایک مضبوط معشیت کے طور پر ترقی پانے سے روکتی ہے۔ بے روزگاری کی بہت زیادہ شرح ملک کو ہمہ جہت ترقی سے روکتی ہے۔

9۔ سماجی تناؤ

غربت سے سماج میں آمدنی کی عدم مساوات میں اضافہ ہوتا ہے۔قومی دولت غریب اور امیر عوام کے درمیان غیر مناسب طریقہ سے تقسیم ہوتی ہے۔دولت جب صرف چند ایک لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے تو اس سماج میں تناؤ اور عدم سلامتی بڑھتی ہے۔

10۔ عادتیں اور مجرمانہ سرگرمیاں

غریب افراد ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہیں جن کو سماج قبول نہیں کرتا ہے جیسے جرائم' تشدد اور دہشت گردی تا کہ خود کے کھانے پینے کا انتظام کرسکیں۔ یہ لوگ خراب اشیاء جیسے منشیات کے عادی ہوتے ہیں۔

19.7۔ بے روزگاری

بے روزگاری موجودہ دور میں ہر ملک میں لوگوں کو متاثر کرنے والا ایک بڑا مسئلہ ہے۔تمام لوگوں کو روزگار کی فراہمی حکومتوں کے لئے بھی ایک مشکل کام ہے۔ایک ملک میں روزگار کا انحصار اس کی ترقی کی سطح پر ہوتا ہے۔ چنانچہ' جب ایک ملک ترقی کرتا ہے اور اس کی پیداوار وسعت اختیار کرتی ہے تو روزگار کے مواقعوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

حقیقت میں ایسی حالت جس میں فرد کام کرنے کے لئے قابلیت' دلچسپی اور صلاحیت رکھتا ہے لیکن اس کو کام نہیں ملتا' بے روزگاری کہلاتی ہے۔ بہ الفاظ دیگر۔کام نہ ملنے کی حالت اگر چہ وہ معشیت / مارکٹ میں موجود اجرت سے کم کام کرنے کا خواہشمند ہے' بے روزگاری کہلاتی ہے۔ ہندوستان میں بے روزگاری ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں بالکل مختلف ہے۔ لارڈ جے ایم کینس کے مطابق ترقی یافتہ معشیت میں بے روزگاری کے اثرات بڑھتی طلب میں کمی کا نتیجہ ہے۔

19.8۔ بے روزگاری کے اقسام

بے روزگاری کے مختلف اقسام ذیل میں دیئے گئے ہیں۔

19.8.1۔ساختی بے روزگاری

اس قسم کی بے روزگاری کا تعلق ملک کی معاشی ساخت سے ہے۔ملک کی معشیت میں بڑے پیمانے پر ساختی تبدیلیوں کی وجہ سے' طلب۔سربراہی میں خلل ہوسکتا ہے۔ساختی بے روزگاری اس وقت آتی ہے جب ایسی ملازمتیں جن کو کرنے کی مزدوروں یا ورکرس کے پاس صلاحیت نہیں ہے' یا اس وقت جب کام کرنے والے تو دستیاب ہیں لیکن ان کو کرنے کے لئے کوئی کام نہیں

ہے' یہ کام کرنے والوں کی آبادی میں عدم توازن اور دستیاب ملازمتوں کے اقسام کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ساختی بے روزگاری ٹکنالوجی کی ترقی سے لیس صنعتوں میں زیادہ دیکھی جاتی ہے۔ یہ ترقی اور ٹکنالوجی کی پیشرفت کا فطری نتیجہ ہے۔ یہ دستیاب ملازمتوں اور محنت کش طبقہ کی صلاحیتوں کے عدم تقابل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مزدوروں میں غیر معمولی اتار چڑھاؤ سے ساختی بے روزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔

19.8.2۔ کم روزگار

کم روزگار ایک ایسی حالت ہے جہاں دستیاب پیداواری وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال نہیں ہوتا ہے یا بہ اجرت رکھا ہوا مزدور جو اقل ترین ضرورت کو پورا نہیں کرتا یا جہاں کوئی کسی کی صلاحیت سے بھرپور استعفادہ کرنے سے قاصر ہے یا ایک مستحق فرد کے بدلے کسی کم صلاحیت والے کو رکھ لیا ہے۔ ایک ملک اس طرح کی بے روزگاری کے ساتھ اپنے محنت کش طبقہ کا استحصال کرتا ہے۔

19.8.3۔ پوشیدہ بے روزگاری

کسی بھی پیداواری عمل میں حقیقی ضرورت سے زیادہ ملازمین ہیں تو اس کو پوشیدہ بے روزگاری کہا جاتا ہے۔ ان زائد ملازمین کو برقرار رکھنے سے پیداوار میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ نکالنے سے پیداوار کم نہیں ہوگی۔ رگنار نارک کا کہنا ہے کہ ان کی اوسط پیداوار صفر (0) ہے اور جان رابنسن کہتے ہیں کہ یہ منفی ہے۔ یہ بے روزگاری ترقی پذیر ممالک میں' خاص طور سے زرعی شعبہ میں زیادہ ہے۔

19.8.4۔ رضا کارانہ بے روزگاری

وہ جنھیں موجودہ اجرتوں پر کام ملتا ہے لیکن زیادہ اجرت کی توقع میں کام پر نہیں جاتے' یا آرام کی توقع میں کام پر نہیں جاتے ہیں ۔ رضا کارانہ بے روزگاری اس وقت ہوتی ہے جب ایک فرد کام چھوڑ کر بے روزگار ہو جاتا ہے کیونکہ اس کو ایسا کام ملا جو اس کی صلاحیت سے کم ہے۔

19.8.5۔ ازخود رضا کارانہ بے روزگاری

بے روزگاری ایک معشیت یا ایک اشیاء تیار کرنے والے ادارے میں موثر طلب کے فقدان کو ازخود بے روزگاری کہا جاتا ہے۔

19.8.6۔موسمی بے روزگاری

یہاں کام صرف سال کی ایک مخصوص مدت کے لئے ہوتا ہے اور کچھ موسموں میں مختصر مدتی بے روزگاری اور دیگر موسموں میں کوئی کام نہ ہونا ''موسمی بے روزگاری'' کہلاتا ہے۔عام طور سے' زرعی شعبہ میں' مزدوروں کو صرف بوائی اور کٹائی کے موسم میں ہی کام ملتا ہے۔بقیہ اوقات ان کے لئے کوئی کام نہیں ہوتا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کام سال میں صرف 8-7 مہینے ہی رہتا ہے۔بقیہ مہینوں کے لئے کوئی کام نہیں رہتا ہے۔

19.8.7۔تکنیکی بے روزگاری

معشیت میں نئی ٹکنالوجیوں کو متعارف کروانے کی وجہ سے جو بے روزگاری آتی ہے اس کو تکنیکی بے روزگاری کہا جاتا ہے۔

19.8.8۔گردشی بے روزگاری

ترقی یافتہ ممالک میں ''گردشی بے روزگاری'' تجارتی چکر یا طلب میں کمی کی وجہ سے آتی ہے یعنی شئے کی خاطر خواہ طلب میں کمی ۔معاشی انحطاط کے ادوار میں ''گردشی بے روزگاری آتی ہے۔یہ بے روزگاری عارضی ہوتی ہے۔

19.8.9۔ تعلیم یافتہ بے روزگاری

لوگ جو تعلیم یافتہ ہیں' چند میدانوں میں تربیت یافتہ ہیں انھیں تعلیم یافتہ بے روزگار کہا جاتا ہے' اگر انھوں نے کوئی کام تلاش نہیں کیا۔ہندوستان میں خاص طور سے قصبوں اور شہروں میں تعلیم یافتہ لوگوں میں بے روزگاری زیادہ ہوتی ہے۔

19.8.10۔ خیالی بے روزگاری

عارضی بے روزگاری اس وقت ہوتی ہے جب ملازمین ایک پیشہ سے دوسرے پیشہ میں یا ایک شعبہ سے دوسرے میں' ایک صنعت سے دوسری میں' ایک علاقہ سے دوسرے میں تبدیل ہوتے ہیں' خیالی بے روزگاری کہلاتی ہے۔

19.9 بے روزگاری کس طرح محسوب کی جاتی ہے

معیاری سال کی بنیاد پر 273 دنوں میں روزانہ 8 گھنٹے کام کرنے والے کو ملازم تصور کیا جاتا ہے، پلاننگ کمیشن کی جانب سے قائم کردہ بے روزگاری کے تخمینے پر ماہر کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر، 27 ویں دور میں بے روزگاری کے تین تخمینے تیار کیے گئے ہیں۔این ایس ایس او (نیشنل سیمپل سروے آرگنائزیشن)۔

I۔ طویل مدتی بے روزگاری یا باقاعدہ پرنسپل اسٹیٹس ایمپلائمنٹ' کی پیائش ان لوگوں کی تعداد سے کی جاتی ہے جو سال کے زیادہ تر حصے کے لیے باقاعدہ ملازمت کی تلاش میں بے روزگار ہیں۔ یہ اقدام ان لوگوں کے لیے زیادہ مناسب ہے جو باقاعدہ ملازمت یا کام کی تلاش میں ہیں۔ جیسے تعلیم یافتہ اور ہنرمند لوگ عام ملازمتوں کو قبول نہیں کرتے اسے 'اوپن ایمپلائمنٹ' بھی کہا جاتا ہے۔

II۔ ہفتہ وار حیثیت بے روزگاری کو لوگوں کی تعداد میں ماپا جاتا ہے۔ سروے کے ہفتے کے دوران کم از کم ایک گھنٹے تک کام کی غیر موجودگی۔

III۔ روزانہ کی حیثیت بے روزگاری- ذاتی دنوں یا شخصی سالوں میں ماپا جاتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں سروے کے ہفتے کے دوران ایک دن یا چند دن کام نہیں ملا۔

19.10۔ بے روزگاری کی وجوہات

1۔ بے روزگاری میں اضافہ: ہندوستان میں' آزادی کے بعد سے' بے روزگاری کی شرح میں اضافہ معاشی ترقی کی شرح سے بہت زیادہ کم رہا ہے۔ علاوہ ازیں' معاشی ترقی کی شرح ہندوستان کے محنت کش طبقہ کی بڑھتی رفتار کے ساتھ اپنی رفتار برقرار رکھنے کے لئے ناکافی تھی۔ نتیجہ میں بے روزگاری پھیل گئی۔

2۔ محنت کش طبقہ میں اضافہ: ہندوستان میں' شرح اموات میں شرح پیدائش میں کمی کے بغیر تیزی سے گراوٹ آئی۔ اس کی وجہ سے ہندوستان کی آبادی میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں بے روزگاری آئی ہے اور محنت کش طبقہ میں بڑے پیمانے پر وسعت ہوئی ہے۔

3۔ مشنری کا زیادہ استعمال: ہندوستان میں محنت کش طبقہ بڑی مقدار میں دستیاب ہے' ان حالات میں ملک مزدور سے مربوط پیداواری ٹکنالوجی رکھتا ہے۔ تاہم ہندوستان میں سرمایا سے مربوط ٹکنالوجی کے نہ صرف صنعت بلکہ زراعت میں استعمال کی وجہ سے بڑے پیمانے پر بے روزگاری پھیل گئی ہے۔

4۔ صلاحیت سازی کے پروگراموں کا فقدان: ہندوستان میں' پیشہ ورانہ مہارت کی ترقی کے کورسس جو ہندوستانی صنعت کے لئے مناسب ہیں بہت کم تعداد میں ہیں۔ چنانچہ' ایسے محنت کش طبقہ کی کمی ہے جو صنعت کے لئے درکار مہارت رکھتے ہیں۔

5۔ روزگار کے توقعات: تعلیم یافتہ نوجوان سفید پوش ملازمتوں کی خواہشمند ہوتے ہیں۔ وہ معاشی سرگرمیوں کو چلانے کے لئے اختراعی اور تاجرانہ جذبہ نہیں رکھتے ہیں جو انھیں خود روزگار کے قابل بناتا ہے۔ ہندوستان میں' کئی گریجویٹس اس وقت تک بے روزگار رہنے کو ترجیح دیتے ہیں جب تک ان کی توقعات کو پورا کرنے والی ملازمت نہیں مل جاتی۔

6۔ معاشی ترقی کی سست رفتار: ہندوستان میں منجملہ معاشی ترقی کی رفتار بہت سست ہے۔آبپاشی کی سہولتوں' انفرااسٹرکچر میں ناکافی ترقی اور صنعتوں کی ناکافی توسیع کے نتیجہ میں دیہی علاقوں میں بڑھتے محنت کش طبقہ کے لئے روزگار کے مواقع ناکافی ہیں۔

7۔ ورکرس کی توجہ میں کمی: ورکرس کی توجہ کم ہے۔خاندان سے وابستگی کی وجہ سے' ملازمتوں کے لئے دور دراز علاقوں میں نہیں جاتے ہیں۔عوامل جیسے زبان' مذہب اور موسم بھی اس میں تعاون کرتا ہے۔

8۔ تعلیمی نظام میں خامیاں: سرمایادارانہ دنیا میں ملازمت انتہائی مہارت کی حامل ہوتی ہے' لیکن ہندوستانی تعلیمی نظام ان ملازمتوں کے لئے درکار مناسب تربیت اور مہارت فراہم نہیں کرتا ہے۔کئی لوگ جو اس طرح کے کام کرنا چاہتے ہیں صلاحیتوں کے فقدان کی وجہ سے بے روزگار ہوجاتے ہیں۔

19.11۔بے روزگاری کے نتائج

1۔ غربت: بے روزگاری کی وجہ سے غربت آتی ہے۔ایک طویل عرصہ تک بے روزگار رہنے کے بعد نوجوان رقم حاصل کرنے کے لئے غیر قانونی اور غلط راستے اختیار کرنے لگتے ہیں۔اس کی وجہ سے ملک میں جرائم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

2۔ سماجی مسائل: بے روزگار افراد آسانی سے غیر سماجی عناصر کی طرف راغب ہوجاتے ہیں۔اس سے وہ ملک کے جمہوری اقدار پر اپنے یقین کو کھودیتے ہیں۔

3۔ منشیات کے عادی: اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بے روزگار افراد منشیات یا شراب کے عادی ہوجاتے ہیں اور اقدام خودکشی بھی کرتے ہیں' جس کی وجہ سے ملک اپنے انسانی وسائل سے محروم ہوجاتا ہے۔

4۔ انسانی وسائل سے محرومی: بے روزگاری کا مسئلہ انسانی وسائل سے محرومی پیدا کرتا ہے۔چونکہ محنت کش اپنا زیادہ سے زیادہ وقت بہتر روزگار کے لئے وقف کرتے ہیں' کام سے محرومی قابل قدر انسانی اوقات سے محروم کردیتی ہے۔

5۔ کم میعار زندگی: بے روزگاری کے دور میں' لوگ برسر روزگار کے ساتھ مسابقت کرتے ہیں' سودے بازی کی طاقت نہیں ہوتی ہے' آمدنی اور اجرتیں کم ہوتی ہیں' جو ان کے معیار زندگی کو گھٹادیتی ہے۔

6۔ معشیت پر اثر: یہ ملک کی معشیت کو بھی متاثر کرتی ہے۔کیونکہ اگر محنت کش طبقہ کو پانی کے مزدوروں میں وسائل پیدا کرنے کی ضرورت ہے تو حقیقت میں انھیں بقیہ محنت کش آبادی پر انحصار کرنا پڑے گا۔چنانچہ ریاست کی سماجی۔معاشی لاگت بڑھے گی۔مثال کے طور پر' بے روزگاری میں ایک فیصد اضافہ جی ڈی پی میں 2 فیصد کی کمی لاتا ہے۔

7۔ مزدوروں کا استحصال: بے روزگاری کی حالت میں' محنت کشوں کا زیادہ سے زیادہ استحصال کیا جاتا ہے۔مزدروں کو مختلف حالات میں کم اجرتوں پر کام کرنا پڑتا ہے۔یہ مزدوروں کی موثیریت کو ظاہر کرتا ہے۔

8۔صلاحیتوں سے استعفادہ میں کمی: بے روزگار افراد اپنی صلاحیتوں کا استعمال نہیں کرسکتے۔اگر یہ طویل عرصہ تک جاری رہا' لوگ اپنی صلاحیتوں سے محروم بھی ہوسکتے ہیں۔

19.11۔حکومت۔غربت اور بے روزگاری کے خاتمہ کیلئے اقدامات

بے روزگاری کو روکنے کے لئے تمام اقدامات سے غربت کم ہوتی ہے۔اگر معشیت ترقی کرتی ہے‘غربت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔اس لئے ماہرین معاشیات معاشی ترقی کی شرح میں اضافہ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ترقیاتی منصوبوں پر اس مقصد کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے کہ ملازمتیں پیدا ہوں۔اس سلسلہ میں‘ یہ خیال کیا گیا کہ چھوٹے پیمانہ کی صنعتوں میں روزگار پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے تیز رفتار ترقی حاصل کی جاسکتی ہے۔اس پروگرام کو انسداد غربت کے لئے مرحلہ وار اختیار کیا گیا اور چار وسیع زمروں میں تقسیم کیا گیا۔آیئے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

1۔ دیہی غریبوں کے لئے آمدنی کے وسائل اور ترقیاتی پروگرام: ان پروگراموں کا اصل مقصد دیہی غریبوں کی آمدنی میں اضافہ اور ان کے معاشی موقف کو بہتر بنانا ہے۔اس زمرہ کے تحت بڑے پروگرام ہیں۔چھوٹے کسانوں کی ترقیاتی ایجنسی (ایس ایف ڈی اے)‘متوسط کسانوں اور زرعی مزدوروں کی ایجنسی (ایم ایف اے ایل)‘مربوط دیہی ترقی پروگرام (آئی آر ڈی پی)‘وغیرہ دیہی علاقوں کے غریبوں کی آمدنی میں اضافہ کے لئے شروع کئے گئے۔

2۔ مخصوص علاقہ ترقیاتی پروگرام: خشک سالی سے متاثرہ علاقہ کا پروگرام (ڈی پی اے پی)‘صحرا ترقیاتی پروگرام (ڈی ڈی پی)‘پہاڑی علاقہ ترقیاتی پروگرام وغیرہ‘ کچھ مخصوص مقاصد کے لئے ہیں۔جنگلات اور ڈیری کی ترقی ایسے چند پروگرام ہیں جو ان علاقوں کے کمزور طبقات کی آمدنی میں اضافہ کرتے ہیں۔

3۔ رعایتوں پر مبنی روزگار کے مواقع تشکیل دینے کے لئے کام کا پروگرام: قومی دیہی روزگار پروگرام (این آر ای پی)‘دیہاتوں کے بے زمین افراد کے لئے روزگار ضامن پروگرام اور غذا برائے کام اسکیم (ایف ڈبلیو پی)‘وزیر اعظم کا مربوط انسداد شہری غربت پروگرام (پی ایم آئی یو پی ای پی)‘ایسے غریبوں کے لئے جو اس زمرہ میں آتے ہیں۔قومی دیہی روزگار پروگرام اب مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار پیدا کرنے والا پروگرام بن گیا ہے (منریگا) بن گیا ہے۔

4۔ اقل ترین ضرورت کا پروگرام: اس چوتھے قسم کے‘اقل ترین ضرورت پروگرام اور 20 نکاتی پروگرام کو غریب لوگوں میں کھپت کی سطح میں اضافہ کے ذریعہ پیداوری صلاحیت میں اضافہ کرنے کے مقصد سے متعارف کروایا گیا ہے۔اس میں بنیادی تعلیم‘صحت‘ پینے کے پانی کی سربراہی‘سڑکیں‘برقی‘مکانات اور تغذیہ شامل ہیں۔

حالیہ برسوں میں حکومت نے ہندوستان میں غربت کے مسئلہ سے نمٹنے کے لئے دورخی حکمت عملی اختیار کی ہے۔

1۔ ایسے شعبوں کی توسیع جس میں محنت کش طبقہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔اور

2۔ غریبوں کو تعلیم، صلاحیت سازی اور صحت کے ذریعہ بااختیار بنانا تاکہ وہ اعلی صلاحیتوں کے حامل بہتر ادائیگی کرنے والے شعبوں میں داخل ہوسکیں جو انھیں خط غربت کو پار کرنے کے قابل بنائیں گے۔

آزادی کے بعد سے، حکومتوں نے غربت اور بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے کئی پروگرام متعارف کروائے۔غربت اور بے روزگاری سے متعلق چند اسکیمات پر حکومتوں کی جانب سے گذشتہ 2 دہوں سے عمل کیا جارہا ہے، انھیں ذیل میں دیا گیا ہے۔

1۔ جناشری بیمہ یوجنا2000 خط غربت سے نیچے رہنے والوں کا احاطہ کرنے کے لئے۔

2۔ پردھان منتری گرام ادیوگ یوجنا2000 دیہاتوں میں اقل ترین سہولتوں کی فراہمی کے لئے۔

3۔ انتودیا انا یوجنا2000 غریبوں کے لئے غذائی سلامتی۔

4۔ آسہرا بیمہ یوجنا2000 بے روزگار مزدوروں کو معاوضہ۔

5۔ پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (پی ایم جی ایس وائی)2001 تمام دیہاتوں کو سڑکوں کی فراہمی کے لئے۔

6۔ کھیتی ہار مزدور بیمہ یوجنا (کے ایم بی جے)2001۔

7۔ سکھشا سہیوگ یوجنا (ایس ایس وائی 2001) خط غربت سے نیچے بچوں کو تعلیم کے لئے۔

8۔ سمپورنا گرامین روزگار یوجنا (ایس جی آر وائی)2001 روزگار اور غذائی سلامتی۔

9۔ جئے پرکاش نارائن روزگار گیارنٹی یوجنا (جے پی این آر جی وائی)2001 غربت سے متاثرہ اضلاع میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے۔

10۔ والمیکی امبیڈکر آواس یوجنا (وی اے ایم بی اے وائی)2001 دیہی سلم علاقوں میں مکانات کی تعمیر۔

11۔ نیشنل ورک فوڈ اسکیم (این ایف ایف ڈبلیو پی 2004) ضمنی اجرت روزگار مربوط۔

12۔ جنانی سرکھشا یوجنا2005 متوقع ماؤں کو نگہداشت کی فراہمی۔

13۔ بھارت نرمان پروگرام (بی این پی)2005 دیہی انفرااسٹرکچر کی فراہمی کے لئے (آبپاشی، پانی کی سربراہی، سڑکیں، ٹیلی فون اور برقی)

14۔ مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار ضامن اسکیم (منریگا)

دیہی علاقوں میں روزگار کے لئے ضمانت کی فراہمی کے لئے کم سے کم 100 دن بہ اجرت روزگار کی اسکیم سال 2006 میں شروع کی گئی۔

15۔ قومی دیہی روزگار مشن:2011 خود روزگار اور صلاحیتوں پر مبنی بہ اجرت روزگار کے مواقعوں تک رسائی کے لئے۔

16۔ قومی شہری روزگار مشن: 2013۔شہری غریبوں کو اپنی مدد آپ گروپس میں تبدیل کرنے، صلاحیت سازی کے مواقع پیدا کرنے کے لئے۔

17۔ پردھان منتری اجول یوجنا (پی ایم اے وائی) 2016: خط غربت سے نیچے زندگی گذارنے والی خواتین کے لئے 50 ملین ایل پی جی کنکشنس کی تقسیم۔

18۔ پردھان منتری شرم یوگی من۔دھن (پی ایم۔ایس وائی ایم) 2019: پیرانہ سالی میں تحفظ اور غیر منظّم شعبہ کے مزدوروں کے لئے سماجی ضمانت (یوڈبلیو)۔

19۔ پردھان منتری اسٹریٹ وینڈرس سول نربھر فنڈ 2020: چھوٹے قرض کی سہولت خوانچہ فروشوں کے لئے جو کووڈ 19۔سے متاثر ہوئے۔

19.12 خلاصہ

ہندوستان میں غربت اور بے روزگاری کے دیرینہ مسائل بڑے چیالنجس بنتے جارہے ہیں۔مکمل غربت اور تقابلی غربت دونوں ہمارے ملک میں موجود ہیں۔ وہ لوگ جو خط غربت سے نیچے خرچ کرتے ہیں انھیں غریب تصور کیا جاتا ہے۔ غربت کی کئی وجوہات ہیں۔غربت میں رہنے والے افراد کا میعار زندگی کم ہوتا ہے۔ ہندوستان میں بچے تغذیہ کی کمی کا شکار ہیں ۔بے روزگاری غربت کی ایک اصل وجہ ہے۔مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی جانب سے غربت اور بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے کئی اسکیمات کو متعارف کروایا گیا ان میں سے ایک مہاتما گاندھی دیہی روزگار ضامن پروگرام ہے۔

19.13 مثالی امتحانی سوالات

I۔ نیچے دیئے گئے ہر ایک سوال کا جواب تقریباً 5-4 سطروں میں دیجئے۔

1۔ مکمل غربت کو بیان کیجئے۔

2۔ غریب کسے کہتے ہیں؟

3۔ کم روزگار کیا ہے؟

4۔ تکنیکی بے روزگاری کب پیدا ہوتی ہے؟

II۔ نیچے دیئے گئے ہر ایک سوال کا جواب تقریباً 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ غربت کے کوئی نتائج کی وضاحت کیجئے۔

2۔ ساختی بے روزگاری کے بارے میں لکھیئے

3۔ غربت کی اصل وجوہات کا تجزیہ کیجئے۔

III۔ نیچے دیئے گئے ہر ایک سوال کا جواب تقریباً 20-16 سطروں میں دیجئے۔

1۔ آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ بے روزگاری کا غربت سے تعلق ہے؟

2۔ ہمیں حکومت کی جانب سے غربت اور بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے شروع کئے گئے کسی پروگرام کے بارے میں بتایئے۔

19.15 فرہنگ

- خط غربت: آمدنی کا ایک تخمینہ جو زندگی کی اقل ترین ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔
- آزادکاری: غیر ملکی تجارت اور سرمایا کاری پر حکومت کی جانب سے عائد کی گئی پابندیوں کو ہٹانا۔
- خانگیانہ: سرکاری ملکیت کے اداروں کی خانگی کمپنیوں کو منتقلی۔
- عالمگیریت: غیر ملکی سرمایا کاری اور غیر ملکی تجارت کی وجہ سے مختلف ممالک کا آپسی رابطہ۔

19.16 حوالہ جات

1۔ تلگو اکیڈیمی انٹرمیڈیٹ سال دوم

2۔ اکنامک سروے حکومت ہند

باب
20

منصوبہ بندی اور نیتی

20.0 مقاصد

20.1 تعارف

20.2 منصوبوں کا تصور

20.3 منصوبوں کی اہمیت

20.4 منصوبوں کے اقسام

20.5 ہندوستان میں پنج سالہ منصوبے

20.5.1 منصوبوں کے اہم مقاصد

20.6 پنج سالہ منصوبے ۔کامیابیاں، ناکامیاں

20.6.1 کامیابیاں

20.6.2 ناکامیاں

20.7 نیتی(NITI) آیوگ

20.8 نیتی(NITI) کی بنیادی ساخت

20.9 نیتی(NITI) آیوگ کے مقاصد

20.10 نیتی(NITI) آیوگ کے فرائض

20.11 خلاصہ

20.12 تمثیلی امتحانی سوالات

20.13 فرہنگ

20.14 حوالہ جات



20.0 مقاصد

- منصوبہ بندی کی اہمیت سے واقف ہوں گے
- پنج سالہ منصوبوں کے اہم مقاصد کی وضاحت کریں گے
- منصوبوں کے ذریعے حاصل کی گئی ترقی کی جانچ کریں گے
- منصوبوں کو نیتی آیوگ سے تبدیل کرنے کی ضرورت کا تجزیہ کریں گے
- نیتی آیوگ کی تشکیل اور ملک کی ترقی میں اس کے رول کی وضاحت کریں گے۔



20.1 تعارف

منصوبہ بندی سے مراد کسی مقصد کے حصول کے لیے عمل کرنا ہے۔ منصوبہ بند تیاری انفرادی اور قومی سطح دونوں کے لیے نہایت اہم ہوتی ہے۔ ایک فرد کی سماجی زندگی ہمیشہ مختلف منصوبوں پر منحصر ہوتی ہے۔ اسی طرح سے سماجی اور معاشی منصوبہ بندی پالیسی سازوں کو اس بات کا موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ سماج میں موجود حالات کو بہتر بنانے کی راہ تلاش کر سکیں۔ یہ طریقہ کار نامکمل رہ جاتا ہے اگر اس کے کوئی مثبت نتائج برآمد نہ ہوں۔ آزادی کے بعد ایک ترقی پذیر ملک کے طور پر ہندوستان کو روزگار کے مواقع بڑھانے اور عوام کی آمدنیوں میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ سرمایہ کاریوں اور نمو کو تیزی عطا کرنا ضروری ہے۔ مالیاتی شعبہ کو سہارا دینا چاہیے۔ اس دور کے ہمارے قائدین نے سوچا کہ سب کے لیے تعلیم اور صحت کی فراہمی کی خاطر منصوبوں کو نافذ کرنے سے درست سمت میں ملک کی ترقی حاصل کی جاسکتی ہے۔ پنج سالہ منصوبوں نے ہمارے ملک کی ترقی میں نہایت اہم رول ادا کیا۔

20.2 منصوبوں کا تصور

اگر وسائل کی کمی ہو اور بڑے پیمانے پر فلاحی کام انجام دینے ہوں تو منصوبوں کو روبہ عمل لانا لازمی ہو جاتا ہے۔ ایک ممتاز ماہر معاشیات 'ٹوڈارو' کے مطابق ترقی کی منصوبہ بندی کسی مرکزی ادارے کی جانب سے کی جانے والی کوشش ہے جو کسی ملک یا علاقے کے اہم معاشی متغیرات یا عوامل (خام گھریلو پیداوار، صرف، سرمایہ کاری، بچت وغیرہ) میں ہونے والی تبدیلیوں پر راست طور پر اثر انداز ہوتی ہے اور کبھی کبھار انہیں کنٹرول کرتی ہے۔ معاشی منصوبہ بندی کی کامیابی کا انحصار حکومت کی موثر حمایت اور نفاذ پر ہوتا ہے۔ معاشی منصوبہ بندی کے تصور کو سب سے پہلے سویڈن کے ماہر معاشیات گنّر میرڈال نے پیش کیا تھا۔

منصوبہ بندی کا عمل حکومت کی وہ کوشش ہے جو وہ ملک کی معاشی ترقی کو بڑھانے کے لیے پہلے سے متعین مقاصد اور ایک مقررہ مدت میں ان کے حصول کے ذرائع کے ذریعے کرتی ہے۔ منصوبہ بندی اور منصوبہ بندی کو نافذ کرنا دونوں الگ الگ پہلو ہیں۔ منصوبہ ایک چھپی ہوئی دستاویز، ایک بلو پرنٹ، ایک ورک شیٹ ماڈل ہوتا ہے جبکہ منصوبہ کے نفاذ میں ایک بلو پرنٹ کے ساتھ ساتھ مقاصد کے حصول کے لیے درکار کوششیں بھی شامل ہوتی ہیں۔

20.3 منصوبوں کی اہمیت

منصوبہ درحقیقت تمام مالیاتی امراض (مسائل) کا ایک علاج ہے۔ منصوبہ بندی کے یہ فائدے ہوتے ہیں۔

- منصوبہ بندی ملک کی معاشی ترقی میں ہمیشہ ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔
- معاشی منصوبہ بندی، منصوبہ بندی معیشت کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے معاشی ترقی کو حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔
- ملک کے وسائل اور دولت ملک کی سماجی و معاشی ضروریات کے مطابق استعمال کئے جاتے ہیں۔
- منصوبہ بندی لوگوں کو نوکریوں اور روزگار کے نئے مواقع فراہم کرتے ہوئے ان کے معیار زندگی کو بڑھانے کا موقع اور سہولت فراہم کرتی ہے۔
- منصوبے لوگوں کی ایک کثیر تعداد کو مالیاتی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔
- یہ ملک کو خود مکتفی بننے میں مددگار رہوتے ہیں۔
- منصوبوں کے ذریعے وسائل کی مناسب تقسیم ہوتی ہے اور متوازن علاقائی ترقی کا حصول ہوتا ہے۔
- مختلف شعبوں میں نمو کی شرح بہت بلند ہو جاتی ہے۔
- ایک منصوبہ بند معیشت اس قابل ہوتی ہے کہ وہ معیشت کے حالات میں ہونے والی غیر متوقع تبدیلیوں کے ساتھ مطابقت پیدا کر سکے۔ وہ بچت اور سرمایہ کاری کے درمیان توازن قائم رکھتے ہوئے کاروبار میں ہونے والے اتار چڑھاؤ سے معیشت کا تحفظ کرتی ہے۔
- عوام کو مساوی مواقع فراہم کرتے ہوئے تمام لوگوں کے لیے سماجی مساوات، سماجی سلامتی اور سماجی انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔
- منصوبہ بند معیشت میں وسائل کو ضائع ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔
- انہیں کفایت سے استعمال کرتے ہوئے، زائد پیداوار یا کمتر پیداوار پر قابو رکھتے ہوئے معاشی سرگرمیوں کا بہتر طور پر نظم کیا جاتا ہے۔

20.4 منصوبوں کے اقسام

ایک مالیاتی نظام میں مختلف اقسام کے منصوبے نافذ کئے جاتے ہیں۔آیئے اب ہم منصوبوں کے چند اہم اقسام کے بارے میں جانکاری حاصل کرتے ہیں۔

1۔ **جمہوری منصوبہ بندی۔آمرانہ منصوبہ بندی:** جمہوری منصوبہ بندی میں پیداوار کے عوامل میں مملکت کی کوئی مداخلت نہیں ہوتی۔وہ رائے عامہ کی قدر کرتی ہے اور عوام کے لیے معاون ہوتی ہے۔منصوبوں کے اغراض ومقاصد سارے کے سارے رائے عامہ کے مطابق متعین کئے جاتے ہیں۔جمہوری منصوبہ بندی میں معاشی سرگرمیوں میں آزاری ہوتی ہے۔آمرانہ یا مطلق العنان منصوبہ بندی میں منصوبے کے مطابق تمام معاشی سرگرمیوں مرکزی نگرانی اور رہنمائی شامل ہوتی ہے۔صرف، پیداوار اور تقسیم کے اعمال کو پلاننگ مشنری کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔

2۔ **مرکوز منصوبہ بندی اور غیر مرکوز منصوبہ بندی:** مرکوز منصوبہ بندی میں منصوبے کی تیاری، منظوری اور نفاذ کی نگرانی اور کنٹرول ایک مرکزی منصوبہ بندی ادارے کے ذریعے کی جاتی ہے۔یہی منصوبہ بندی ادارہ منصوبوں کے مقاصد اور ترجیحات کا تعین کرتا ہے۔اس قسم کی منصوبہ بندی اعلیٰ سطح سے ادنیٰ سطح کے رخ پر کی جاتی ہے۔غیر مرکوز منصوبہ بندی میں ادنیٰ سے اعلیٰ کے رخ کو اپنایا جاتا ہے۔اسے ملک کے مختلف انتظامی اکائیوں سے مشاورت کے بعد مرکزی منصوبہ بندی اتھاریٹی کی جانب سے تیار کیا جاتا ہے۔بالفاظ دیگر اس میں میں ادنیٰ سے اعلیٰ کے رخ کو اپنایا جاتا ہے، جس میں شروعات ادنیٰ سطحوں سے ہوتی ہے۔ان منصوبوں میں ذمہ داری مقامی اور علاقائی عہدیداروں یا اکائیوں کی ہوتی ہے جو منصوبے کے مالیاتی فیصلے کرتے ہیں۔یہ ایک کثیر سطحی منصوبہ ہوتا ہے جس میں ایک سے زائد تنظیمیں منصوبے کے نفاذ کے لیے برسرکار رہوتی ہیں۔

3۔ **بصیرتی منصوبہ بندی (طویل مدتی منصوبہ بندی)، سالانہ منصوبہ بندی:** یہ 15-20-25 سال پر مشتمل طویل مدتی منصوبہ بندی ہوتی ہے۔اس کے تحت پانچ سالہ منصوبے مختصر مدت کے لئے نافذ کئے جاتے ہیں تاکہ طویل مدت کے لیے متعین کئے بڑے مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔یہ ایک طویل مدتی منصوبے کے طور پر جاری رہتا ہے۔پھر ہر مختصر مدتی منصوبے کو مزید تقسیم کر کے سالانہ منصوبے بنائے جاتے ہیں تاکہ موثر انداز میں نافذ کیا جاسکے۔ان کے مقاصد اور ضروریات کے مطابق سالانہ بجٹ نافذ کئے جاتے ہیں۔ درحقیقت سالانہ منصوبے، مالیاتی منصوبہ بندی کے لیے درست ورک شیٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔

20.5 ہندوستان میں پنج سالہ منصوبے

آزادی کے بعد مارچ 1950ء میں منصوبہ بندی کمیشن کو حکومت ہند کے ایک قرارداد کے ذریعے ایک مشاورتی اور خصوصی ادارے کے طور پر قائم کیا گیا تا کہ حکومت کے بیان کردہ مقاصد کے مطابق ملک کے وسائل کا موثر استعمال کرتے ہوئے لوگوں کے معیار زندگی کو بلند کیا جائے، پیداوار میں اضافہ کیا جائے اور سب کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ منصوبہ بندی کمیشن نے ہندوستان کے لیے پانچ سالہ منصوبوں کی سفارش کی۔

1951 سے 2017 کے دوران کل بارہ پنج سالہ منصوبے نافذ کئے گئے۔ پہلا پنج سالہ منصوبہ 56-1951 کے دوران نافذ کیا گیا، اس کے بعد دوسرا منصوبہ 61-1956 اور تیسرا منصوبہ 67-1961 کے دوران نافذ کئے گئے۔ لیکن کئی وجوہات جیسے پاکستان سے جنگ، قحط کی صورتحال وغیرہ کی وجہ سے منصوبہ بندی میں 67-1966 کے دوران وقفہ کیا گیا۔ اس کے بعد 67-1966، 68-1967 اور 69-1968 کے دوران سالانہ منصوبے نافذ کئے گئے۔ چوتھے منصوبے کو 74-1969 کے دوران روبہ عمل لایا گیا۔ اس کے بعد پانچواں منصوبہ 79-1974 کے دوران نافذ العمل رہا لیکن وہ اپنی پوری مدت تکمیل نہیں کر پایا کیونکہ حکومت میں برسر اقتدار پارٹی تبدیل ہوگئی تھی۔ جنتا پارٹی کی حکومت برسر اقتدار آئی اور اس نے 83-1978 کے دوران چھٹے منصوبے کو شروع کیا۔ لیکن 1980ء میں حکومت کی تبدیلی کی وجہ سے نیا چھٹا منصوبہ 85-1980 کے دوران اور ساتواں منصوبہ 90-1985 کے دوران نافذ کیا گیا۔ حالانکہ آٹھواں منصوبہ 1990ء میں شروع کیا گیا لیکن ضرورت کے مد نظر صرف دو سالانہ منصوبے نافذ کئے گئے اور آٹھواں منصوبہ دوبارہ شروع ہوکر 97-1992 کی مدت میں نافذ کیا گیا۔ اس کے بعد نواں منصوبہ 2002-1997، دسواں منصوبہ 2007-2002، گیارھواں منصوبہ 12-2007 اور بارھواں منصوبہ 17-2012 کے دوران نافذ کیا گیا۔

20.5.1 منصوبوں کے اہم مقاصد

ہر منصوبے کو بعض اہم مقاصد کے پیش نظر نافذ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہر منصوبے کے الگ الگ مقاصد اور اغراض ہوتے ہیں، اس کے باوجود ان تمام کے بعض طویل مدتی مقاصد بھی ہوتے ہیں جیسے کہ۔۔

1۔ معاشی نمو
2۔ خود مکتفی ہونا
3۔ متوازن علاقائی ترقی
4۔ روزگار کے مواقع تشکیل دینا
5۔ آمدنی کی عدم مساوات میں کمی کرنا
6۔ غربت کا خاتمہ
7۔ جدید یانا (Modernization)
8۔ مشمولاتی ترقی اور پائیداری

جدول۔1:مختلف منصوبوں کے خصوصی مقاصد (1951-2017)

منصوبہ نمبر	منصوبے کی مدت	خصوصی مقصد
I	1951-56	زراعت اور آبپاشی کی سہولتوں میں ترقی
II	1956-61	بھاری صنعتوں کی ترقی
III	1961-66	غذائی اجناس کی پیداوار میں خود مکتفی ہونا
IV	1969-74	پائیدار نمو، خود مکتفی ہونا اور غربت کا خاتمہ
V	1974-79	غربت میں کمی کرنا، خود مکتفی ہونا
VI	1980-85	بہتر روزگار کی فراہمی کے ذریعے غربت میں کمی کرنا
VII	1985-90	غذائی اجناس کی پیداوار، پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا
VIII	1992-97	انسانی وسائل کی ترقی
IX	1997-2002	انصاف اور سماجی انصاف کے ساتھ معاشی ترقی
X	2002-2007	مساوات، سماجی انصاف، انسانی وسائل کے معیار کو بلند کرنا
XI	2007-2012	جامع ترقی
XII	2012-2017	پائیدار مشمولاتی ترقی

20.6 پنج سالہ منصوبے ۔کامیابیاں، ناکامیاں

ہندوستان نے 12 پنج سالہ منصوبوں کی تکمیل کی۔منصوبہ بندی کی مدت کے دوران ملے جلے نتائج برآمد ہوئے۔اس کے ذریعے بعض میدانوں میں قابل لحاظ کامیابیاں حاصل کی گئیں اور بعض دیگر میدانوں میں ہمیں متوقع حد تک کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔

20.6.1 کامیابیاں

I۔ **قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ:** ہندوستان میں معاشی منصوبہ بندی کا ایک اہم اور بنیادی مقصد قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کرنا تھا۔ معاشی منصوبہ بندی کا راست نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان کی قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ ہوا۔البتہ اتنا اضافہ نہیں ہوا جس کی منصوبوں کے ذریعے پیش گوئی کی گئی تھی۔

II۔ **زراعت کے شعبے میں ترقی:** حکومت نے ہر پنج سالہ منصوبے کے دوران منصوبے کے اخراجات کی 23 تا 24 فیصد رقم زراعت، اس سے متعلق سرگرمیوں اور آبپاشی کی ترقی کے لیے خرچ کی۔ منصوبہ جاتی خرچ کا یہ راست نتیجہ برآمد ہوکہ

زرعی پیداوار میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ زرعی پیداواریت کو فروغ دینے کے لیے پانی کی فراہمی، کھادوں کی فراہمی اور Hybrid بیجوں کی فراہمی کے لیے کوششیں کی گئیں۔ زراعت میں اس نئی حکمت عملی نے سبز انقلاب کی راہ ہموار کی۔ اور خاص کر اس کی کامیابی کو چاول، گیہوں اور آلو کی پیداوار میں دیکھا گیا۔

III۔ **صنعتی ترقی:** انفرااسٹرکچر کی بعض صنعتوں جیسے کوئلہ، خام لوہا، سمنٹ، کھاد، فولاد، المونیم، پٹرولیم (خام) اور بجلی کی صنعتوں میں موثر ترقی دیکھی گئی۔ اس کے علاوہ کئی دھات کاری کی صنعتوں، کیمیائی صنعتوں اور دیگر متعلقہ صنعتوں نے بھی ترقی کی۔

IV۔ **اشیائے اصل میں خود مکتفی ہونا:** ہندوستان اب کئی صنعتی اشیاء کے معاملے میں پائیداری حاصل کر چکا ہے مثال کے طور پر صنعتوں جیسے کپڑے کی صنعتوں، غذائی اشیاء کی پروسسنگ، سمنٹ، کیمیائی اشیاء، دھات کاری، بجلی، حمل ونقل کی صنعتوں کے لیے درکار اشیائے اصل کو گھریلو طور پر تیار کر رہا ہے۔ اس شعبے میں درآمدات بہت کم نظر آتے ہیں۔

V۔ **اشیائے صرف کی فی کس دستیابی:** منصوبہ بندی کے نتیجے میں معیشت کے تین شعبوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا اور ضروری اشیائے صرف کی فی کس دستیابی اور صرف میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

VI۔ **بچت اور سرمایہ کاری میں اضافہ:** اشیائے صرف کی فی کس استعمال (صرف) میں اضافہ کے باوجود اس مدت کے دوارن خام گھریلو بچت میں خام گھریلو پیداوار کے تناسب سے 51-1950 کے 8.9% سے 06-2005 میں 32.4% تک کا اضافہ ہوا۔ اسی طرح خام گھریلو سرمایہ کی تشکیل میں 8.7% سے 33.8% تک کا اضافہ ہوا۔

VII۔ **معاشی انفرااسٹرکچر کی ترقی:** عظیم اہمیت کی حامل ایک اور کامیابی معاشی انفرااسٹرکچر کا قیام ہے جس نے صنعتیانے کی بنیا درکھی۔ سڑکوں کے حمل نقل میں وسعت نے بازار کو وسعت عطا کی۔ آبپاشی اور دیہی برقیانے نے زراعت کو تیز رفتاری فراہم کی۔ ہائیڈرو پاور پراجکٹس نے صنعتوں کے پھیلاؤ کا مواقع فراہم کئے۔

VIII۔ **درآمدی متبادل، برآمدی تنوع:** تیزی سے صنعتیانے کی پالیسی کی وجہہ سے ہندوستان نے اشیائے اصل کے لیے دوسرے ملکوں پر اپنا انحصار کم کیا۔ اسی طرح سابق میں دوسرے ملکوں سے درآمد کی جانے والی اشیائے صرف کی کثیر تعداد کی پیداوار اب گھریلو طور پر کی جانے لگی۔ اس کی وجہہ سے درآمدی متبادل کی راہ ہموار ہوئی۔ نتیجتاً ہندوستانی برآمدات کی اشیاء کی ترکیب پیداکاروں، معدنی تیلوں اور انجینیر نگ کی اشیاء کی طرف مائل ہوئی۔

IX۔ **سائنس اور ٹکنالوجی کے شعبوں کی ترقی:** ایک جدید صنعتی معیشت کو چلانے کی خاطر سائنس اور ٹکنالوجی کے شعبوں کی ترقی بھی منصوبہ بندی (Managerial Cadre Development Plan) کی ایک اہم ترقی ہے۔ اس کی وجہ سے ہندوستان کا غیر ملکی ماہرین پر انحصار کم ہو گیا۔

X۔ **وسیع تعلیمی مواقع کی فراہمی:** ہندوستانی منصوبہ بندی کی ایک اور عظیم کامیابی عام تعلیمی نظام کی ترقی ہے۔ ہمارا ملک دنیا بھر میں تیسرا بڑا تعلیمی نظام رکھتا ہے۔ 51-1950 میں ابتدائی اور ثانوی اسکولوں میں داخلوں کی تعداد 223 لاکھ تھی جو بڑھ کر 06-2005 میں 1283 لاکھ ہو گئی۔ 2011ء تک خواندگی کی شرح 74.04% تک بڑھ گئی۔

جدول۔2: پنج سالہ منصوبوں میں حاصل کردہ نمو کی شرح (94-1993 کی قیمتوں کے مطابق)

خالص گھریلو پیداوار عوامل کی قیمتوں پر

سلسلہ نشان	منصوبہ	متوقع نمو کی شرح	حاصل کردہ
1	پہلا پنج سالہ منصوبہ	2.1	3.6
2	دوسرا پنج سالہ منصوبہ	4.5	4.1
3	تیسرا پنج سالہ منصوبہ	5.6	2.8
4	چوتھا پنج سالہ منصوبہ	5.7	3.3
5	پانچواں پنج سالہ منصوبہ	4.4	4.8
6	چھٹا پنج سالہ منصوبہ	5.2	5.7
7	ساتواں پنج سالہ منصوبہ	5.0	6.0
8	آٹھواں پنج سالہ منصوبہ	5.6	6.8
9	نواں پنج سالہ منصوبہ	6.5	5.4
10	دسواں پنج سالہ منصوبہ	8.0	7.5
11	گیارھواں پنج سالہ منصوبہ	9.0	8.3
12	بارھواں پنج سالہ منصوبہ	8.0	--

20.6.2 ناکامیاں

اس میں کوئی دو رائے یا مبالغہ نہیں ہے کہ پنج سالہ منصوبوں نے ہمارے ملک کو ترقی راہ پر چلایا لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس میں کچھ ناکامیاں بھی ہیں۔ تمام منصوبوں میں جو اہداف کی شرح مقرر کی گئی اسے حاصل نہیں کیا جا سکا۔ ان میں سے بعض ناکامیاں درج ذیل ہیں۔

1۔ دیہی علاقوں میں غربت نسبتاً زیادہ حدتک باقی رہی۔

2۔ بے روزگاری میں اضافہ ہوا۔اور شہری اور دیہی غربت کی بڑی وجہہ بے روزگاری ہے۔

3۔ آمدنی کی عدم مساوات میں کمی واقع نہیں ہوئی۔

4۔ اراضی اصلاحات پر مناسب عمل آوری نہ ہونے کی وجہہ سے زمین کی تقسیم مساوی نہیں ہوسکی۔

5۔ علاقائی ترقی میں بھی بہت سا عدم توازن اور فرق پایا جاتا ہے۔

20.7 نیتی(NITI) آیوگ

NITI آیوگ یعنی National Institution for Transforming India کا قیام 64 سال سے خدمات انجام دے رہے منصوبہ بندی کمیشن کے متبادل کے طور پر عمل میں آیا۔ نیتی آیوگ حکومت ہند کا اہم Plolicy Think Tank ہے۔ ریاستی حکومتوں، متعلقہ اداروں اور تنظیموں، ماہرین اور عوام سے وسیع تر مشاورت کے بعد مرکزی کابینہ نے اس کے قیام کا فیصلہ کیا۔اس کا قیام یکم جنوری 2015 کو عمل میں آیا۔ نیتی آیوگ کا قیام ترقی کے عمل کے لیے درکار ناقدانہ، رہنمایانہ اور حکمت عملی سے متعلق مشورے فراہم کرنے کے لیے کیا گیا۔ نیتی آیوگ ایک امداد باہمی وفاقی نظام کی راہ کو ہموار کرنے کا کام کرتا ہے۔ ملک کی ترقی میں اہم اور کلیدی رول ادا کرتے ہوئے، یہ ادارہ قومی مفادات سے متعلق ہر پالیسی کا باریک بینی سے جائزہ لیتا ہے خصوصاً سلامتی امور کا۔ حکومت ہند کے لیے حکمت عملی سے متعلق اور طویل مدتی پالیسیوں اور پروگراموں کی تیاری کے علاوہ نیتی آیوگ مرکز، ریاستوں اور مرکزی زیر انتظام علاقوں کے لیے مناسب ٹکنیکی مشاورت کا بھی کام کرتا ہے۔ نیتی آیوگ کو سابقہ منصوبہ بندی کمیشن کی طرح ریاستوں کو فنڈس مختص کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ کام اب وزارت مال کی جانب سے انجام دیا جاتا ہے۔

یہ اہم ترین پالیسی ساز ادارہ ہے جس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ملک کی معاشی نمو کو تیز رفتاری عطا کرے گا۔اس کا مقصد متحرک اور مضبوط ریاستوں کی تعمیر کرنا ہے جس کے ذریعے ایک مضبوط ملک اور قوم بنتے ہیں۔

ہندوستان دنیا میں ایک بڑی معیشت بن کر ابھرے گا۔ نیتی آیوگ نے بنیادی طور پر دو مراکز تشکیل دیئے ہیں جو ''ٹیم انڈیا ہب'' اور ''نالج اینڈ انوویشن ہب'' کہلاتے ہیں۔

1۔ **Team India** : یہ مرکزی حکومت کے ساتھ ہندوستانی ریاستوں کی شراکت داری کی راہ ہموار کرتا ہے۔

2۔ **Knowledge and Innovation Hub** : یہ تنظیم کی فکری صلاحیتوں (think tank capabilities) کی تعمیر کا کام کرتا ہے۔

20.8 نیتی(NITI) کی بنیادی ساخت

نیتی آیوگ کے ڈھانچے میں کئی افراد شامل ہوتے ہیں۔

a) وزیراعظم بہ حیثیت صدر نشین

b) نائب صدر نشین جس کا تقرر وزیراعظم کرتا ہے

c) ارکان: چار کل وقتی ارکان، دو جز وقتی ارکان (سرکردہ یونیوسٹیز، تحقیقی اداروں سے)

d) ایکس آفیشو ممبرس: چار ایکس آفیشو ممبرس جو مرکزی مجلس وزرا سے ہوتے ہیں

e) چیف ایکزیکٹیو آفیسر (جو حکومت ہند کے سکریٹری کے مرتبہ کا ہوتا ہے)

f) مجلس عاملہ: ایک مجلس جس میں تمام ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ اور مرکزی علاقوں کے لفٹننٹ گورنرس شامل ہوتے ہیں۔

g) علاقائی کونسلس: علاقائی کونسلس جو ریاستوں کے وزارئے اعلیٰ اور مرکزی علاقوں کے لفٹننٹ گورنرس پر مشتمل ہوتے ہیں اور کسی ایک ریاست یا علاقے سے متعلق خصوصی مسائل اور ہنگامی امور کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ان میں سے ایک وزیراعلیٰ اس کونسل کا صدر کے طور پر کام کرتا ہے۔

h) سکریٹریٹ: مرکزی وزراء، مختلف میدانوں اور علوم کے ماہرین اس کے ممبرس ہوتے ہیں۔ نیتی آیوگ کے امور کا نگران چیف ایکزیکیٹو آفیسر ہوتا ہے۔

20.9 نیتی(NITI) آیوگ کے مقاصد

I۔ قومی مقاصد کے حصول کے لیے امداد باہمی پر مشتمل وفاقیت کو فروغ دینا۔

II۔ یہ معاشی امور کے علاوہ ترجیحی بنیادوں پر قومی اور بین الاقوامی امور پر مشورے دیتا ہے۔

III۔ گاؤں کی سطح پر موثر حکمت عملیوں کی تیاری کا میکانزم فروغ دیتا، ان کے نفاذ کی نگرانی کرتا اور بتدریج ان تمام کو حکومت کے مختلف سطحوں سے مربوط کرتا ہے۔

IV۔ سماج کے ان مختلف طبقات پر توجہ دینا جنہیں معاشی کامیابیوں سے مالی فوائد حاصل نہیں ہو رہے ہیں۔

V۔ حکمت عملی سے متعلق اور طویل مدتی پالیسیوں سے متعلق منصوبے تیار کرتا ہے اور ان کی ترقی اور موثر ہونے کی جانچ کرتا ہے۔

VI۔ معاشی حکمت عملیوں اور پالیسیوں میں قومی سلامتی سے متعلق امور کو اہمیت دینا۔

VII۔ زرعی پیداوار کو غذائی سلامتی کے ساتھ مربوط کرنا تاکہ کسانوں کو فوائد حاصل ہوں۔

VIII۔ بین شعبہ جاتی اور بین محکمہ جاتی مسائل کو حل کرنے کے لیے مواقع میں ہم آہنگی پیدا کرنا تاکہ ترقی کے ایجنڈے کو تیز رفتاری فراہم ہو۔

IX۔ پروگراموں کے نفاذ کی موثر انداز میں جانچ اور محاسبہ کرتے رہنا جس کے ذریعے کامیابی کے مواقع کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

X۔ ترقی کے عمل میں تارک وطن ہندوستانی شہریوں کی شرکت کو بڑھانا

XI۔ مختلف پروگراموں کو نافذ کرنے میں ٹکنالوجی کا زیادہ استعمال کرنا اور ٹکنالوجی کی مدد سے بہتر حکمرانی فراہم کرنا۔

XII۔ ترقی کے عمل میں شہریوں کی شرکت کو فروغ دینا اور سب کے لیے مواقع فراہم کرنا۔

20.10 نیتی (NITI) آیوگ کے فرائض

I. نیتی آیوگ کا اہم ترین کام امداد باہمی وفاقیت کی روح کو فروغ دینا ہے۔

II. ریاستوں کو قومی پالیسیوں کی تیاری میں شراکت دار بناتا ہے۔ معیاری اور مقداری مقاصد کے متعینہ مدت میں حصول کے لیے حکمت عملیوں کی تیاری اور ان کے نفاذ کے لیے مناسب میکانزم وضع کرتا ہے۔

III. یہ ''قومی ایجنڈے'' کی تیاری کے لیے مناسب امداد فراہم کرتا ہے تاکہ قومی ترقی کے لیے ترجیحات اور حکمت عملیوں کا تعین کیا جائے اور وزیر اعظم اور چیف منسٹرس کے ذریعے ان کو روبہ عمل لایا جاسکے۔

IV. چیلنجوں سے نمٹنے میں ریاستوں کی مدد کرتا ہے۔ پالیسیوں کی منصوبہ بندی یہاں نچلے درجوں سے اعلیٰ درجوں کے رخ پر ہوتی ہے۔

V. مقامی اداروں کو مضبوط کرتا ہے اور گاؤں کی سطح پر بہتر منصوبہ بندی کے قابل بناتا ہے۔ یہ ملک کے مستقبل کی ضروریات اور مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختلف اسکیموں اور شعبوں کے لیے طویل مدتی اور اوسط مدتی حکمت عملیاں تیار کرتا ہے۔

VI. پالیسیوں اور پروگراموں کی تیاری کے امور پر مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے لیے داخلی مشاورت کے فرائض انجام دیتا ہے۔

VII. یہ موجودہ حالات سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے مرکزی اور ریاستی وزارتوں کی مدد کے لیے ماہرین کی مدد سے متعلقہ میدانوں کی حکمت عملیاں تیار کرتا ہے۔

VIII. عالمی مہارتوں اور وسائل سے استفادہ کرنے کے لیے یہ ایک نوڈل ایجنسی کے طور پر کام کرتا ہے۔

IX. نیتی آیوگ کا کام صلاحیتوں اور ٹکنالوجی کو فروغ دینا ہے۔

X. یہ مرکزی اور ریاستی وزارتوں کی مدد کے لیے ماہرین کے ذریعے حکمت عملیاں تیار کرتا ہے۔

20.11 خلاصہ

سماجی اور معاشی منصوبہ بندی پالیسی سازی کو اس بات کا موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ سماج میں موجود حالات میں بہتری لائیں۔ منصوبہ بندی کا عمل دراصل حکومت کی ایک کوشش ہوتی ہے تاکہ پہلے سے طے شدہ مقاصد اور ان کے حصول کے ذرائع کی مدد سے مقررہ مدت میں ملک معاشی ترقی میں اضافہ ہو۔ منصوبے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں 1951 سے 2017 تک کل بارہ منصوبے روبہ عمل لائے گئے۔

منصوبہ بندی کے دور میں ہمارے ملک نے ملے جلے نتائج حاصل کیے۔ ہم نے بعض میدانوں میں قابل لحاظ کامیابی حاصل کی اور بعض دیگر میدانوں میں کامیابیاں توقع کے مطابق حاصل نہ ہوسکیں۔

64 سال سے خدمات انجام دے رہے منصوبہ بندی کمیشن کے متبادل کے طور پر نیتی آیوگ (National Institution for Transforming India) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اسکی صدارت وزیر اعظم کرتے ہیں اور ایک علاقائی کونسل ہوتی ہے جو ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ پر مشتمل ہوتی ہے۔ نیتی آیوگ کا اہم ترین فرض امداد باہمی وفاقیت کو فروغ دینا ہے۔ قومی پالیسیوں کی تیاری میں ریاستوں کو شراکت دار بنانا ہے۔ معیاری اور مقداری مقاصد کے متعینہ مدت میں حصول کے لیے حکمت عملیوں کی تیاری اور ان کے نفاذ کے لیے مناسب میکانزم وضع کرنا ہے۔

20.12 مثالی امتحانی سوالات

I. ذیل کے سوالوں کے جواب چار تا پانچ سطروں میں لکھیے۔

1۔ منصوبہ بندی کیا ہے؟

2۔ پہلے منصوبے میں کس شعبے کو ترجیح دی گئی تھی؟

3۔ کس پنج سالہ منصوبے کو دوبارہ نافذ کیا گیا؟

4۔ نیتی آیوگ کا اہم ترین مقصد کیا ہے؟

II. ذیل کے سوالوں کے جواب آٹھ تا دس سطروں میں لکھیے۔

1۔ منصوبوں کی اہمیت بیان کیجئے۔

2۔ نیتی آیوگ کی تنظیمی ساخت بیان کیجئے۔

3۔ منصوبہ بندی کے طویل مدتی مقاصد بیان کیجئے۔

4۔ منصوبہ بندی کمیشن کی جگہ نیتی آیوگ کو کیوں متعارف کیا گیا؟

III. ذیل کے سوالوں کے جواب 16 تا 20 سطروں میں لکھیے۔

1۔ آپ کس قسم کے منصوبوں کی حمایت کرتے ہیں؟

2۔ نیتی آیوگ کے اہم مقاصد کو بیان کیجئے۔

3۔ منصوبوں کی کامیابوں اور ناکامیوں کو مختصراً بیان کیجئے۔

20.13 فرہنگ

National Institution for Transforming India - NITI

منصوبہ ۔ مقاصد کے حصول کے لیے بامقصد عمل

20.14 حوالہ جات

1. ہندوستانی معیشت 2022، مشرا اینڈ پوری

2. تلگوا کاڈمی، انٹرمیڈیٹ سال دوم

باب
21

شعبہ زراعت

21.0 مقاصد

21.1 تعارف

21.1 ہندوستانی معیشت میں زراعت کی ترقی اور اہمیت

21.2 زراعت میں کم پیداواریت

21.2.1 ہندوستان میں زراعت کی پیداواریت میں اضافہ کرنا

21.3 ہندوستان میں زمینی کی اصلاحات

21.3.1 زمینی اصلاحات کے نفاذ کے لیے حکومت کے اقدامات

21.4 ہندوستان میں سبز انقلاب اور معیشت پر اس کے اثرات

21.4.1 سبز انقلاب کے اثرات

21.5 زرعی قرض اور دیہی مقروضیت

21.6 ہندوستان میں زرعی مارکٹنگ

21.6.1 زرعی مارکٹنگ میں اصلاحی اقدامات

21.7 ہندوستان میں زرعی پالیسی

21.8 تمثیلی امتحانی سوالات

21.9 فرہنگ

21.10 حوالہ جات



21.0 مقاصد

- زراعت کی اہمیت کا فہم حاصل کریں گے
- زراعت میں کم پیداواری کے سبب کی وضاحت کریں گے
- زمینی اصلاحات پر بحث کریں گے
- سبز انقلاب کے اثرات پر بحث کریں گے
- ہندوستانی کسانوں کو درپیش مسائل کا تجزیہ کریں گے



21.1 تعارف

زراعت ہندوستانی معیشت کے لیے ریڑھ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ عوام کی طرز زندگی کا ایک جز ہے اور ہندوستان میں کلچر اور روایات کو متاثر کرتے ہوئے ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ یہ لوگوں کی کثیر تعداد کو راست اور بالواسطہ طور پر روزگار فراہم کرتی ہے اور غذائی ضروریات کی تکمیل کرتی ہے۔ ہندوستانی معیشت کو بنیادی طور پر تین بڑے شعبوں یعنی 1۔ زرعی شعبہ ،2۔ صنعتی شعبہ اور 3۔ خدمات کے شعبے میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اس باب میں ہم زراعت سے متعلق مختلف شعبوں جیسے ہندوستانی معیشت میں زراعت کی اہمیت، زراعت کی ترقی، کم پیداواریت، زرعی پیداواریت کو بڑھانے کے اقدامات، زمینی اصلاحات، سبز انقلاب، زرعی پیداوار پر اسکے اثرات، دیہی مقروضیت، زرعی مارکٹنگ وغیرہ کے بارے میں پڑھیں گے۔ اس کے علاوہ ہم قیمتوں کی پالیسی اور ہندوستان میں غذائی سلامتی کے بارے میں بھی پڑھیں گے۔

21.1 ہندوستانی معیشت میں زراعت کی ترقی اور اہمیت

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں زراعت کا شعبہ بنیادی ضروریات جیسے غذائی اشیاء اور صنعتی ترقی کے لیے خام مال کے طور پر غیر غذائی اشیاء فراہم کرتا ہے۔ زرعی اشیاء، صنعتی شعبے کے لیے خام مال کے طور پر فراہم کی جاتی ہیں اور پائیدار ترقی میں اپنا حصہ ادا کرتی ہیں۔ ہندوستان دنیا بھر میں 3% قابل کاشت اراضی کا حامل ہے اور دنیا میں گیہوں کی پیداوار میں دوسرے نمبر پر ہے۔ اسی طرح ہندوستان پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار میں دوسرے نمبر پر اور مچھلیوں کی پیدوارا میں تیسرے نمبر پر ہے۔ ہندوستانی زراعت کا شعبہ دنیا کی 17% آبادی کا سہارا ہے۔ یہ تمام اعداد ہندوستانی معیشت میں زراعت کے شعبے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ قومی معیشت میں زراعت کی اہمیت کو ذیل کے عوامل کی مدد سے بیان کیا جاسکتا ہے۔

1۔ قومی آمدنی میں زرعی شعبہ کا حصہ:

پہلی عالمی جنگ کے وقت ہندوستانی قومی آمدنی کا دوتہائی حصہ زراعت کے شعبے سے آتا تھا۔ ہندوستان میں منصوبوں کی عمل آوری کے بعد ثانوی اور ثالثی شعبوں کی ترقی ہوئی اور قومی آمدنی میں زراعت کا حصہ کم ہوتا گیا۔ 51-1950 قومی آمدنی میں زراعت کے شعبے کا حصہ 56.5% تھا جو کم ہوتے ہوئے 16-2015 میں 19% اور 18-2017 میں 17.4% تک ہوگیا۔ ماہر معاشیات کولن کلارک کا کہنا ہے کہ جیسے جیسے کوئی ملک ترقی کرتا ہے قومی آمدنی میں ابتدائی شعبہ کا حصہ کم ہونا ساختی تبدیلیوں کی علامت ہوتی ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں جیسے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور انگلینڈ میں خام گھریلو پیداوار کا صرف 2% حصہ زراعت کے شعبہ سے حاصل ہوتا ہے۔

2۔ روزگار کے مواقع کی فراہمی میں زراعت کا حصہ:

جیسے گاندھی جی کہا کرتے تھے کہ ہندوستان دیہاتوں کا ایک مجموعہ ہے۔ 1951ء میں آبادی کا 83% حصہ دیہاتوں میں رہتا تھا جب کہ 17% آبادی شہروں میں رہتی تھی۔ 2011ء کی مردم شماری کے مطابق 68% آبادی دیہاتوں میں اور 32% آبادی شہروں میں رہتی تھی۔ اور زراعت کا شعبہ ہی وہ شعبہ ہے جو دیہی علاقوں کی آبادی کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ 1951ء میں زراعت پر انحصار 72% تھا جو 2010ء میں 52% اور 2020ء میں 42% ہوگیا۔ البتہ آج بھی زراعت کا شعبہ لوگوں کی اکثریت کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ کیونکہ پائیدار نمو کی کمی کی وجہ سے ثانوی اور ثالثی شعبے اس قابل نہیں ہیں کہ وہ زیادہ مقدار میں روزگار کے مواقع فراہم کرسکیں اس لیے زراعت اور اس سے متعلقہ شعبوں پر آبادی کا دباؤ زیادہ پایا جاتا ہے جس کے نتیجے میں کم تر روزگار اور ادنیٰ بے روزگاری پیدا ہوتی ہے۔

3۔ صنعتوں کے لیے خام مال کی فراہمی:

زراعت، صنعتوں کے لیے درکار خام مال مہیا کرتی ہے۔ شکر، جوٹ، کپڑے کی صنعت، سگریٹ کی صنعت، آٹے کی گرنیوں، باغبانی اور غذائی اشیاء کی تیاری کی صنعتیں زراعت پر منحصر ہوتی ہیں۔ اسی طرح چھوٹے پیمانے کی صنعتیں اور گھریلو صنعتیں بھی ان کے لیے درکار خام مال زراعت سے حاصل کرتی ہیں۔

4۔ بین الاقوامی تجارت میں حصہ:

زراعت ہندوستان کی بیرونی تجارت میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ قدیم زمانے سے ہی ہندوستان کی بیرونی تجارت کے لیے زرعی اشیاء کو برآمد کیا جاتا رہا ہے۔ مصالحے، چائے، کافی، شکر، کوک، تمباکو، سوتی کپڑے، کپڑے، خام اون، دیگر اشیاء جیسے معدنی تیل وغیرہ دوسرے ملکوں کو برآمد کئے جاتے تھے۔ زرعی برآمدات کے ذریعے ہندوستان کو بیرونی زرمبادلہ کی ایک کثیر مقدار حاصل ہوتی ہے۔

5۔ صنعتی اشیاء کے لیے بازاروں کا پھیلاؤ:

لوگ اپنی آمدنی کو ابتداءً غذا کے لیے خرچ کرتے ہیں اور فاضل آمدنی کو دیگر صنعتی اشیاء کو خریدنے کے لیے خرچ کرتے ہیں جیسے کہ ملبوسات، فرنیچر، سلائی مشینیں، گیس اسٹو، ٹیلی ویژنس، فریجس وغیرہ اس طرح صنعتی اشیاء کے لیے بازاروں کی وسعت ہوتی ہے۔

6۔ غذا اور چارے کی فراہمی:

غذا، کپڑے اور مکان وغیرہ لوگوں کی بنیادی ضروریات ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم غذا ہے۔ اور یہ زراعت کے شعبے سے ہی مہیا ہوتی ہے۔ اگر ہم غذا کو استعمال نہ کریں تو ہمارے لیے زندہ رہنا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ زراعت کا شعبہ جانوروں کے لیے چارہ کی فراہمی کا بھی ذریعہ ہے۔ اس لیے زراعت کا شعبہ رزق کی فراہمی کا شعبہ ہے۔

7۔ معاشی منصوبہ بندی اور معاشی ترقی میں زراعت کا کردار:

ہندوستانی نظام کے بنکوں کے لیے زراعت کا شعبہ سہارا دیتا ہے۔ ملکی تجارت کا بڑا حصہ زرعی اشیاء کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معاشی مفادات کے فروغ میں زراعت کے رول کے پیش نظر دسویں پنج سالہ منصوبے میں واضح طور پر کہا گیا کہ زراعت ملک کی تیز معاشی ترقی کے لیے ایک اہم وسیلہ ہے۔

21.2 زراعت میں کم پیداواریت

1950-51 سے 2012-13 کی مدت کے دوران کئی فصلوں کی پیداوار میں اضافہ بتدریج اور سست رفتاری سے ہوا۔ زرعی شعبہ میں پیداوار کی حقیقی سطح دوسرے ملکوں کے مقابلے میں یا ان کی پیداواری صلاحیت کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ ہندوستان میں گیہوں کی پیداوار انگلینڈ کی پیداوار کا 48%، چین کی پیداوار کا 64% ہے۔ چاول کی پیداوار ہندوستان میں چین کی پیداوار کا 53% اور امریکہ کی پیداوار کا 43% ہے۔ اس کے نتیجے میں ہندوستان کی پیداواری صلاحیت بہت ہی کم ہے۔

زراعت میں کم پیداواریت کے اسباب:

ہندوستان میں زراعت کے شعبے میں پیداواری صلاحیت کم ہونے کے کئی اسباب ہیں۔ جو یہ ہیں۔

1۔ عام اسباب 2۔ تنظیمی اسباب 3۔ ٹکنیکی اسباب

1۔ عام اسباب

i) سماجی ماحول: دیہی علاقوں کا سماجی ماحول زراعت کی ترقی کے لیے ایک رکاوٹ ہے۔ ہندوستانی کسان ناخواندہ ہوتے ہیں، جو توہمات اور قدیم روایات کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ جدید زرعی سرگرمیوں کو قبول کرنے اور اپنانے کے لیے جلد تیار نہیں ہوتے۔

ii) **زمین پر آبادی کا دباؤ:** ہندوستانی زراعت میں کم تر پیداواری کا ایک اہم سبب آبادی کا شدید دباؤ بھی ہے۔ زمینی قطعات کی تقسیم در تقسیم کے لیے کسی حد تک زمین پر آبادی کے بڑھتے دباؤ کو سبب قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ کسی قدر نفع بخش ہوتا ہے لیکن اس سے زمین کی پیداواری صلاحیت کم ہوتی ہے۔

iii) **مٹی کی زرخیزی میں کمی:** ملک کی 329 ملین ہکٹار زمین کا نصف حصہ مٹی کی غیر زرخیزیت کا شکار ہے جس سے زراعت میں پیداواری صلاحیت کم ہوتی ہے۔

2۔ تنظیمی اسباب

i) **کرایہ داری کا نظام:** پیداوار کو بڑھانے کے لیے کسانوں کی صلاحیتوں کا استحصال کیا جانے لگا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ زرعی پیداواریت کم ہوگئی۔ کرایہ داری کے قانون، کرایہ داری کے تحفظ اور کرایہ داروں کے زمین پر حقوق کے ذریعے کرایہ داریوں کی حالت میں بہتری پیدا نہیں کی جاسکی اور اس صورتحال میں پیداواری صلاحیت میں اضافہ نہیں ہوتا۔

ii) **زمینی قطعات کا سائز:** ہندوستان میں زمینی قطعات کا سائز بہت چھوٹا ہے۔ 11-2010 میں 85% زمینی قطعات کا سائز 2 ایکڑ سے بھی کم تھا۔ اتنی چھوٹی زمینات میں کاشتکاری کے جدید سائنسی طریقوں، ترقی یافتہ اوزار اور بیجوں کا استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ غیر منافع بخش زمینی قطعات کی وجہ سے بھی زرعی پیداوار کم ہوتی ہے۔

iii) **سرمایہ کی کمی:** زراعت کے شعبہ کا ایک اور مسئلہ سرمایہ کی کمی ہے۔ کسانوں کے لیے مناسب قرض کی فراہمی سہولتوں کے نہ ہونے سے بھی پیداواریت کم ہوتی ہے۔ کرایہ دار کسی زمین یا رقم کو ادھار نہیں لے سکتے اور جس کی وجہ سے انہیں قرض بھی نہیں ملتا۔

3۔ ٹکنیکی اسباب

i) **زراعت کے روایتی آلات:** ہندوستان میں کسان کاشتکاری کے لیے روایتی پرانے طریقوں اور آلات کو استعمال کررہے ہیں۔ اور انہیں اعلیٰ پیداواری بیجوں کے اقسام کا بھی علم نہیں ہوتا۔ جدید پیداوار کی دستیابی نہ صرف یہ کہ محدود پیمانے پر ہے بلکہ اس کی قیمت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کسان انہیں خریدنے کی سکت نہیں رکھتے جس کی وجہ سے پیداواریت کم ہوتی ہے۔

ii) **آبپاشی کی سہولتوں کی کمی:** اچھی پیداوار کے لیے ایک اہم ضروری عامل آبپاشی کی سہولت ہے۔ 11-2010 میں ہندوستان میں کاشتکاری کا کل رقبہ 199 ملین ہکٹار تھا جس میں صرف 89 ملین ہکٹار پر آبپاشی کی سہولت موجود تھی۔ یعنی فصلوں کے تحت موجود رقبے کا 45% حصہ پر آبپاشی کی سہولت کا حامل تھا۔ اس لیے تمام علاقوں میں پیداواری صلاحیت کم ہوتی ہے اور پوری طرح سے بارش یا آبپاشی کی سہولت پر منحصر ہیں۔

iii) **ماحولیاتی مسائل:** سیلاب، جنگلات کی کٹائی، زیرزمین پانی کی کمی، قحط سالی، عالمی حدت، حد سے زیادہ کھادوں کا استعمال، زمینی، آبی اور ہوائی آلودگی بھی زراعت میں کمتر پیداواری کے لیے ذمہ دار ہیں۔

21.2.1 ہندوستان میں زراعت کی پیداواریت میں اضافہ کرنے کے اقدامات:

کم تر پیداواری کے مسئلہ کو تنظیمی، ٹیکنیکی، سماجی اور معاشی اقدامات کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے۔

i) **تنظیمی اقدامات:** اراضی اصلاحات کو نافذ کرنا، محدود سہولتوں کی فراہمی، زرعی انفرااسٹرکچر، مارکٹنگ، ذخیرگی کے گودام، مواصلات وغیرہ کی فراہمی کی کوشش کرنی چاہیے۔

ii) **بہتر آلات واوزار:** بیجوں، کھادوں، جراثیم کش ادویہ، آبپاشی، بجلی کی مسلسل فراہمی جیسی سہولتوں کو فراہم کرنے سے بھی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

iii) **کسانوں کے لیے منافع میں اضافہ:** امدادی قیمتوں میں اضافہ، ضروری سبسیڈی فراہم کرنا، فصلوں کے لیے بیمہ کی سہولت فراہم کرنا، غیر زرعی معاشی سرگرمیوں میں اضافہ کرتے ہوئے زمین پر آبادی کے دباؤ کو کرنا وغیرہ کے ذریعے بھی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ ملکیت کے تصورات کو زراعت میں متعارف کروانا جیسے اقدامات بھی پیداوار کو بڑھانے کے لیے ضروری ہیں۔

iv) **موثر انتظام:** مٹی کی زرخیزی کی کمی کو روکنے اور زمین کو ہونے والے نقصان کو کم کرنے کے لیے زمین اور پانی کے ذرائع کا جامع اور موثر انتظام کرنا ضروری ہے۔ کسانوں کو وسائل کے موثر استعمال کی تعلیم فراہم کی جانی چاہیے۔ مٹی کی جانچ، مٹی کے تحفظ اور زرعی کچرے کی نکاسی کے لیے بہتر زرعی تحقیق کی ضرورت ہے۔ مناسب انداز میں علاقہ واری طور پر زراعت اور و آب ہوا کے پیش نظر منصوبے بنانے کی ضرورت ہے۔

21.3 ہندوستان میں زمینی کی اصلاحات

آزادی کے وقت ہندوستان میں زمین چند لوگوں کے ہاتھوں میں مرکوز ہوتی تھی۔ زمینداروں کو زمین کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ زرعی پیداواری صلاحیت، پیداوار کو بڑھانے کی قوت کے مقابل نہ ہونے کے برابر تھی اور سماجی انصاف بھی نہیں پایا جاتا تھا۔ اراضی اصلاحات وہ عمل ہے جس کے ذریعے حکومت زراعت کے شعبہ میں راست مداخلت کے ذریعے زرعی ساخت میں تبدیلی لانے کی کوشش کرتی ہے۔ مجلس اقوام متحدہ کی پیش کی گئی تعریف کے مطابق ''اراضی اصلاحات سے مراد زمین کی دوبارہ تقسیم کا پروگرام ہے جو چھوٹے، حاشیائی کسانوں اور زرعی مزدوروں کے مفادات کے تحفظ کی خاطر شروع کیا جاتا ہے۔''

اراضی اصلاحات کے مقاصد: 1951ء میں منصوبہ بندی کمیشن نے اراضی اصلاحات کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے۔

1۔ زمینداروں کے استحصال سے کرایہ داروں کا تحفظ کرنا۔

2۔ زرعی ترقی کو روکنے والے تمام قسم کی رکاوٹوں کو دور کرنا۔

3۔ زمین جوتنے والے کو حقوق فراہم کرنا۔

4۔ زمین کی بہتری اور بحالی کے پروگراموں کو شروع کرتے ہوئے زرعی پیداواریت کو بڑھانا۔

5۔ محدود پیمانے پر موجود زمینی وسائل کی مناسب استعمال کرنا۔

6۔ حکومت اور زمین پر کاشتکاری کرنے والے حقیقی کسانوں کے درمیان راست روابط قائم کرنا۔

7۔ زراعت کے شعبے میں موجود تمام قسم کے استحصالوں کو ختم کرنا اور سماجی ناانصافیوں کا خاتمہ کرتے ہوئے دیہی معیشت کو دوبارہ تعمیر کرنا۔

8۔

21.3.1 زمینی اصلاحات کے نفاذ کے لیے حکومت کے اقدامات

آزادی کے بعد حکومت ہند نے ایک نئے سماج کے قیام اور زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لیے کئی اقدامات کئے۔ اراضی اصلاحات کے تین اہم لوازم ہیں۔

1۔ درمیانی افراد کی بے دخلی، 2۔ کرایہ داری کے اصلاحات، 3۔ زمینی قطعات کی ملکیت پر اعلیٰ حد کا نفاذ

1۔ درمیانی افراد کی بے دخلی: برطانوی حکومت کے دور میں زمینی قطعات کی کثیر تعداد پر درمیانی افراد جیسے کہ زمیندار، جاگیردار، انعام داروں کا کنٹرول تھا جو کاشتکاروں سے کرایہ وصول کیا کرتے تھے۔ آزادی کے بعد قانون کے ذریعے درمیانی افراد کی بے دخلی عمل میں آئی اور زمینوں کو کاشتکاروں کے حوالے کیا گیا۔ اس طرح ظلم و استحصال سے کاشتکاروں کی حفاظت کی گئی۔ انعام داری کے نظام کو منسوخ کر دیا گیا۔ درمیانی افراد کی بے دخلی سے ان کے قبضے میں موجود زمینوں کو کاشتکاروں کو حوالے کرنے میں مدد ملی۔

2۔ کرایہ داری کے اصلاحات: زمینوں کو ان کے مالکین سے مخصوص مدت کے لیے کرایہ ادا کرنے کی شرط پر لیا جاتا تھا۔ حکومت نے زمینداروں کی زیادتیوں سے کرایہ داروں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے حسب ذیل اقدامات کئے۔

a) کرایہ کی مقدار کو باقاعدہ بنانا: کرایہ داروں کے مالی بوجھ کو کم کرنے کے لیے حکومت نے کرایہ کی مقدار کو باقاعدہ بنایا۔ پہلے پنج سالہ منصوبے کے دوران کرایہ کی اعلیٰ ترین حد کل پیداوار کا چوتھا یا پانچواں حصہ مقرر کیا گیا۔ ریاست حیدرآباد میں نافذ کردہ ''کرایہ داروں کے تحفظ کا قانون'' نے کرایہ داروں کی زمینوں سے بے دخلی کے اندیشوں کو ختم کر دیا اور انہیں مالک سے زمین کو خریدنے کے حقوق عطا کئے گئے۔

b) کرایہ داروں کو تحفظ فراہم کرنا: مختلف ریاستی حکومتوں نے قانون کے ذریعے کرایہ داروں کی مسلسل بے دخلی کئے بغیر ان کو تحفظ فراہم کیا گیا۔

i) زمیندار، کرایہ داروں کو ان کی مخالفت پر بے دخل نہیں کر سکتے ہیں۔

ii) زمیندار، کرایہ داروں سے اسی وقت زمین واپس لے سکتے ہیں جب زمیندار خود کاشتکاری کرنا چاہتے ہوں۔

iii) اور خود کاشت کرنے کے لیے کرایہ دار سے زمین واپس لیتے وقت انہیں چاہیے کہ وہ زمین کا ایک حصہ کرایہ دار کے قبضے میں رہنے دیں۔

c) ملکیت کے حقوق: بعض ریاستی حکومتوں نے کرایہ داروں کو ملکیت کے حقوق عطا کرنے کے لیے قوانین بنائے۔ یہ عمل قابل تعریف ہے لیکن اس سے حاصل کردہ نتائج اطمینان بخش نہیں تھے۔

3۔ زمینی قطعات کی ملکیت پر اعلیٰ حد کا نفاذ: زمین کی اعلیٰ حد سے مراد یہ طے کرنا ہے کہ قانون کے مطابق ایک خاندان کی ملکیت میں یا اس کے قبضے میں کس قدر زمین ہوگی۔ اور حکومت اس حد سے زیادہ پائی جانے والی زمین کو حاصل کر لیتی ہے اور اسے بے زمین کسان خاندانوں میں اور حاشیائی کسانوں میں تقسیم کرتی ہے۔ 1960 کے دہے سے اراضی پر پابندی کے قوانین کو کئی ریاستوں نے عمل میں لایا۔ لیکن لوگوں نے اپنی زمینوں کو محفوظ کرنے کے لیے اسے رشتہ داروں اور دوسروں کے نام پر بتانا شروع کیا جسے بے نامی زمین کہتے ہیں۔ اس کو روکنے میں حکومت ناکام رہی۔

4۔ اراضیات کو یکجا کرنا: ہندوستان میں چھوٹی چھوٹی زرعی زمینات کا پایا جانا ایک عام بات ہے۔ یہ غیر منافع بخش اراضیات بہتر زرعی سرگرمیوں کے لیے کارآمد نہیں ہوتیں ہیں۔ اس لیے چھوٹی زمینات اور زمینات کی تقسیم در تقسیم کے مسئلہ پر قابو پانے کے لیے پنجاب، ہریانہ اور مہاراشٹرا کی حکومتوں نے زمینوں کو یکجا کرنے کی خاطر بعض سہولتیں فراہم کیں۔ کئی ریاستوں میں اس پر بہت سست روی سے کام ہوا کیونکہ کسانوں نے اس پروگرام کی عمل آوری میں تعاون نہیں کیا۔

5۔ امداد باہمی زراعت: ایک علاقے کے کسان اپنی چھوٹی زمینات کو یکجا کر کے ایک امداد باہمی کھیت بنا لیتے ہیں جس سے انہیں حکومت سے وہ فوائد اور سہولتیں حاصل ہوتی ہیں جو وہ بڑے کھیتوں کے نظم کے لیے دیتی ہے۔ اس معاملے میں بڑے کسانوں کا رول موثر انتظام مشنری کی غیر موجودگی اور پیداوار کی تقسیم میں توازن نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ بہتر نہیں رہا کیونکہ جو کام سب مل کر کرتے ہیں اس میں دراصل کسی پر ذمہ داری عائد نہیں کی جا سکتی ہے اس لیے کہتے ہیں کہ "the work of all is no the work of anyone".

ہندوستان میں اراضی اصلاحات کے پروگراموں کو بڑے یقین کے ساتھ شروع کیا گیا۔ لیکن اس کے نتائج لوگوں میں موجود مایوسی کی بنا پر اطمینان بخش نہیں رہے۔ ان پروگراموں کے نفاذ میں ناکامی کے اہم اسباب حسب ذیل تھے۔

1۔ سیاسی عزم کی کمی

2۔ عدالتوں کی مداخلت

3۔ درست اور ترمیم کردہ زمینی ریکارڈس کی غیر موجودگی

4۔ انتظامی مشنری کی کمی اور اراضی اصلاحات کے نفاذ میں ان کی بے حسی

5۔ حاشیائی طبقات کو تقسیم کی گئی زمینات سے دوری

6۔ زمینداروں کا اپنی زمینات بے نامی افراد کے نام کر کے انہیں محفوظ کرتے ہوئے قوانین کی مخالفت کرنا اور قوانین کے نفاذ میں تاخیر

7۔ اراضی اصلاحات کو روبہ عمل لانے کے لیے، زمینوں کی تقسیم کے لیے مالی امداد کی کمی تھی

8۔ نچلے سطحوں کے طبقات کی جانب سے دباؤ کی کمی

21.4 ہندوستان میں سبز انقلاب

1960 کے دہے کے وسط میں زراعت کے شعبے نے عالمی سطح پر ایک گہرا تاثر بنایا۔ میکسیکو کے پروفیسر نارمن بورلاگ اور اسکے پیروکاروں نے دنیا بھر میں چاول اور گیہوں کی زیادہ پیداوار دینے والی اعلیٰ معیار کے بیجوں (High Yielding varities) کی دستیابی کو عام کیا۔ نارمن بورلاگ کو عالمی سبز انقلاب کا باوا آدم مانا جاتا ہے۔ 1966ء میں خریف کے موسم سے ہمارے ملک میں پہلی مرتبہ سبز انقلاب کے اقدامات کو نافذ کیا گیا۔ کیمیائی کھادوں، جراثیم کش ادویہ، اعلیٰ پیداواری بیجوں کا استعمال کرتے ہوئے اور آبپاشی کی سہولتوں کو فراہم کرتے ہوئے غذائی اجناس کی کثیر پیداوار حاصل کرنا ''سبز انقلاب'' کہلاتا ہے۔ سبز انقلاب کی اصطلاح کو سب سے پہلے ولیم ایس گیانڈ نے کیا۔ ایم ایس سوامی ناتھن کو ہندوستان میں سبز انقلاب کا باوا آدم مانا جاتا ہے۔

ہندوستانی معیشت پر سبز انقلاب کے اثرات: سبز انقلاب نے ہندوستان کے زراعت کے شعبے کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ غذائی اجناس کی کاشت کے تحت موجود زمینوں کے رقبے میں اضافہ ہوا۔ ہمارے ملک کے زرعی شعبہ پر سبز انقلاب کے اثرات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1 ۔ غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ: اعلیٰ معیار کے بیجوں کی ٹکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے چاول، گیہوں، مکئی اور سورگھم کی پیداوار قابل لحاظ اضافہ ہوا۔ چاول کی پیداوار جو 1960-61 میں 35 ملین ٹن تھی بڑھ کر 2013-14 میں 106.29 ملین ٹن تک جا پہنچی۔ اسی طرح گیہوں کی پیداوار جو 1960-61 میں 11.1 ملین ٹن تھی 2013-14 تک 95.85 ملین تک جا پہنچی۔

2 ۔ روزگار: زراعت کے شعبے میں کثیر فصلوں کو فروغ دیتے ہوئے سبز انقلاب نے روزگار کے مواقع میں بھی اضافہ کیا۔ اس کے علاوہ غذائی اشیاء کی پروسسنگ، اعلیٰ معیاری پیداواری بیجوں، کیمیائی پیاکیجیس کے کاموں کی وجہ سے بھی روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوا۔

3۔آمدنی میں اضافہ: سبز انقلاب کے اثر کی وجہ سے پنجاب، ہریانہ، ٹاملناڈو، گجرات اور ہماچل پردیش کی ریاستوں کے کسانوں کی آمدنی میں کافی اضافہ ہوا۔ زراعت سے ملحق اور زراعت پر منحصر صنعتوں کے پھیلاؤ سے روزگار کے مواقع بڑھے اور لوگوں کی آمدنیوں میں اضافہ ہوا۔

4 ۔برآمدات میں اضافہ: زرعی اشیاء اور زراعت سے ملحقہ اشیاء کی برآمدات 61-1960 میں 284 کروڑ روپیوں کی ہوتی تھیں ۔ جب کہ 14-2013 میں ان برآمدات کی قدر بڑھ کر 2,57,590 کروڑ روپیے ہوگئی جس سے بیرونی زرمبادلہ کے ذخیرہ میں اضافہ ہوا۔ W T O کے قاعدوں کے مطابق برآمدات اور درآمدات کی پالیسی (EXIM Policy) میں تبدیلیوں کی وجہ سے ہمارے ملک کی زراعت کے شعبے کی اشیاء کی برآمدات میں کافی اضافہ ہوا۔

5 ۔تجارتی فصلوں میں اضافہ: سبز انقلاب کی وجہ سے غذائی فصلوں کی پیداوار میں اضافہ کے ساتھ ساتھ تجارتی فصلوں جیسے گنا اور کپاس کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوا۔ جس سے فصلوں کا خاکہ تبدیل ہونے لگا۔

21.4.1 معیشت پر سبز انقلاب کے اثرات:

1۔ آمدنیوں میں فرق بڑھ گیا۔

2۔ علاقائی تفاوت میں اضافہ ہوا۔

3۔ سبز انقلاب غذائی فصلوں تک محدود تھا۔ تیل کے بیجوں کی پیداوار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

4۔ یہ چند علاقوں تک محدود تھا۔

5۔ اس میں جدید طریقوں کو استعمال کیا گیا جس سے کئی ورکروں کو اپنے روزگار سے ہاتھ دھونا پڑا۔

6۔ کیمیائی کھادوں اور جراثیم کش ادویہ کے کثرت استعمال کی وجہ سے نہ صرف انسانی صحت پر اثر پڑا بلکہ ماحول بھی اس سے متاثر ہوا۔

7۔ چھوٹے اور حاشیائی کسان سبز انقلاب سے شدید طور پر متاثر ہوئے۔

8۔ زراعت پر کارپوریٹ کمپنیوں کا غلبہ ہوگیا۔

21.5 زرعی قرض اور دیہی مقروضیت

کسان زرعی مقاصد، کھادوں، جراثیم کش ادویہ، مزدوروں کی اجرت دینے، زمین کو ترقی دینے کے کام، بیجوں، چارہ اور مویشی کی خریداری کے لیے قرض لیتے ہیں۔ زرعی قرض بنیادی طور پر تین قسم کا ہوتا ہے۔

مختصر مدتی قرض: یہ قرض بیجوں، مویشی اور چارہ خریدنے کے لیے لیا جاتا ہے اور اسکی مدت پندرہ ماہ سے کم ہوتی ہے۔

اوسط مدتی قرض: زرعی زمین کو ہموار کرنے، مویشی خریدنے، زرعی آلات خریدنے کی خاطر یہ قرض لیا جاتا ہے اور اس کی مدت 5 سال ہوتی ہے۔

طویل مدتی قرض: یہ قرض زرعی زمین خریدنے، مہنگی مشینوں کو خریدنے اور پرانے قرضوں کے بقایاجات کو ادا کرنے کے لیے لیا جاتا ہے اس کی ادائیگی کی مدت 5 سال سے 20 سال تک ہوتی ہے۔

زرعی قرض کے ذرائع: ہندوستان میں کسانوں کو حاصل ہونے والے زرعی قرض کے ذرائع کو ہم دو اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

1۔ ادارہ جاتی قرض کے ذرائع 2۔ غیر ادارہ جاتی قرض کے ذرائع

1۔ ادارہ جاتی قرض کے ذرائع

a) **حکومت:** قحط اور سیلابوں کے واقع ہونے کی صورت میں حکومت برائے نام شرح سود پر قرض دیتی ہے جو آسانی سے طویل مدت میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ ایسے قرضوں کو "Takkavi" قرضے کہا جاتا ہے۔

b) **امداد باہمی قرض کی انجمنیں:** ہمارے ملک میں یہ نظام 1904ء میں شروع کیا گیا تا کہ کسانوں کو درکار ضروری قرضے کمتر شرح سود پر وقت ضرورت مہیا کئے جا سکیں۔ اس کے لیے گاؤں کی سطح پر ابتدائی زرعی قرض کی انجمنیں (PACS)، ضلع کی سطح پر ضلع کی مرکزی امداد باہمی بنکوں (DCEB) اور ریاستی سطح پر ریاستی امداد باہمی بنک (SCB) قائم کیے گئے۔

c) **کمرشیل بنک:** یہ بنک کسانوں کو قرض فراہم کرنے والے ذرائع میں سب سے آگے ہیں۔ 2013 میں حکومت اور خانگی بنک دونوں مجموعی طور پر 71.2% ادارہ جاتی قرض فراہم کرنے والے تھے۔

d) **علاقائی دیہی بنک:** ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نرسمہا کمیٹی کی سفارشات کے مطابق 2/اکٹوبر 1975 کو پانچ علاقائی دیہی بنک قائم قائم کئے گئے جو 13-2012 میں جملہ قرض کا 10.5% قرض فراہم کر رہے تھے۔

e) **نیشنل بنک برائے زراعت اور دیہی ترقی (NABARD)**: اس کا قیام ریاستی حکومتوں، اداروں اور پنچایت راج اداروں کو قرض فراہم کرنے والے چوٹی کے بنک کے طور پر جولائی 1982 میں قائم کیا گیا تا کہ دیہی انفرااسٹرکچر سہولتوں کو فروغ دیا جائے۔

2۔ غیر ادارہ جاتی قرض کے ذرائع

کسان بغیر ضمانتی دستاویزات کے قرض فراہم کرنے والے قرض کے قریبی ذرائع پر انحصار کرتے ہیں۔ جن میں 1۔ ساہوکار 2۔ تاجرین اور کمیشن ایجنٹ 3۔ زمیندار 4۔ رشتہ دار اور دوست وغیرہ اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اس قسم کے قرضوں کا شرح سود بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے قرض کے نظام کسان دھوکے اور استحصال کی وجہہ سے بہت نقصان اٹھاتے ہیں۔

دیہی مقروضیت کے اسباب: دیہی علاقوں میں قرض کے بڑھنے کے ذمہ دار عوامل حسب ذیل ہیں۔

1۔ کاشت کی لاگت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔
2۔ فصلوں کے لیے امدادی قیمتیں غیر مناسب یا ناکافی ہوتی ہیں۔
3۔ والدین کے لیے ہوئے قرضوں کا وراثت میں ملنا۔
4۔ غیر پیداواری کاموں میں خرچ کرنا۔
5۔ زمین کو ترقی دینے کی خاطر قرض لینے کی خواہش
6۔ غریبی، بچت کی کمتر سطح، فصلوں میں نقصان

دیہی مقروضیت کو کم کرنے کے اقدامات: غیر منظّم قرض پر زیادہ انحصار کو کسی قدر کم کرنے، فصلوں کی امدادی قیمتوں میں اضافہ کرنے، ادارہ جاتی قرض حاصل کرنے، ساہوکاروں کے خطرے کو روکنے، دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع فراہم کرنے اور گھریلو و چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو فروغ دینے سے دیہی مقروضیت کو کم کیا جا سکتا ہے۔

21.6 ہندوستان میں زرعی مارکٹنگ

زرعی مارکٹنگ کے عمل میں ملک بھر میں مختلف زرعی اشیاء کو جمع کرنا (Assembling)، ذخیرہ کرنا (Storage)، صفائی ستھرائی کرنا (Processing)، حمل و نقل (Transportation)، پیا کنگ کرنا (Packaging)، درجہ بندی کرنا (Grading) اور تقسیم کا عمل (Distribution) شامل ہوتا ہے۔

ہندوستان میں زرعی مارکٹنگ میں خامیاں: ذخیرگی کی سہولتوں میں کمی کی وجہہ سے 10% سے 20% زرعی پیداوار کیڑے مکوڑوں اور حشرات کا شکار ہو جاتی ہے۔ حمل و نقل کی سہولتوں کی کمی و قلت کی وجہہ سے کسانوں کو اپنی پیداوار مقامی بازاروں،

کمیشن ایجنٹس اور ساہوکاروں کو فروخت کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے انہیں پیداوار کی مناسب اور موزوں قیمت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ کسانوں اور تاجروں کے درمیان درمیانی آدمی پائے جاتے ہیں جو پیداوار کے لیے کچھ بھی کام کرے بغیر بڑی بڑی آمدنی حاصل کر لیتے ہیں۔ درست اوزان و پیمائشات کی کمی کی وجہ سے کسانوں کو دھوکے کھانے پڑتے ہیں۔ وزن کرنے کے چارجس، اشیاء کی مال برداری کے چارجس، پیداوار کی صفائی ستھرائی کے چارجس، کسانوں کے بقایا جات میں کٹوتی وغیرہ میں بھی کسانوں کے ساتھ دھوکہ کیا جاتا ہے۔ مارکٹ میں تمام کسانوں کو قیمتوں کے بارے میں معلومات حاصل نہیں ہوتیں جس کی وجہ سے وہ اپنی پیداوار کو مناسب داموں پر فروخت کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔

21.6.1 زرعی مارکٹنگ میں اصلاحی اقدامات

بازاروں کو باقاعدہ بنانا: زرعی مارکٹنگ میں غیر صحت مند حالات کو دور کرتے ہوئے بازاروں کو باقاعدہ بنایا گیا تاکہ کسانوں کو فائدہ پہنچایا جائے۔ ان بازاروں کا فرض ہے کہ وہ کسانوں کو مناسب قیمتوں کا تیقن فراہم کریں، پیداکار سے صارف تک اشیاء کی قیمتوں میں فرق کو کم سے کم کرنا تاکہ تاجروں اور درمیانی آدمیوں کی دھوکہ دینے والی سرگرمیوں کو روکا جائے۔

درجہ بندی اور معیاری بنانا: حکومت نے زرعی پیداوار کی درجہ بندی اور اسے معیاری بنانے کے لیے کئی اقدامات کئے۔ 1937ء کے زرعی پیداوار کی گریڈنگ، مارکٹنگ کے قانون کے مطابق کئی گریڈنگ اسٹیشن قائم کئے گئے۔ زرعی مارکٹنگ کے محکمے کی جانب سے گریڈنگ کی گئی زرعی اشیاء کے معیار کو بتانے کے لیے ان پر AGMARK کا نشان پرنٹ ہوتا ہے تاکہ اشیاء کو بازاروں میں پھیلایا جائے۔

ذخیرگی (Warehousing) کی سہولتیں: ذخیرگی کی سہولتوں کو شہروں اور دیہاتوں تک وسعت دی گئی تاکہ کسان وہاں اپنی پیداوار کو ذخیرہ کرسکیں اور مناسب قیمت حاصل کرسکیں۔ اس کے لیے 1957ء میں سنٹرل ویر ہاؤزنگ کارپوریشن قائم کیا گیا۔ 1965ء میں قومی سطح پر فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کو قائم کیا گیا ہے۔ مختلف ریاستوں میں بھی ویر ہاوزس کارپوریشن قائم کیے گئے۔

مارکٹ کی معلومات: حکومت نے زرعی اشیاء کی قیمتوں کے بارے میں کسانوں کو معلومات فراہم کرنے کے لیے کئی اقدامات کئے ہیں۔ آکاش وانی پروگراموں کے ذریعے کسانوں کو روزانہ کی بنیادوں پر ان قیمتوں کی معلومات پہنچائی جارہی ہیں۔ آکاش وانی اور دور درشن مارکٹ کی قیمتوں کے بارے میں ہفتہ واری ریویو منعقد کئے جاتے ہیں۔ مرکزی حکومت نے 26-05-2015 کو کسان چینل کو شروع کیا۔

امدادی قیمتیں: حکومت مختلف قسم کی پیداوار کے لیے کم از کم امدادی قیمت کا اعلان کرتی ہے۔ان قیمتوں کا اعلان حکومت زرعی اشیاء کی Costs and Prices Commission کی سفارشات کے مطابق کرتی ہے۔

دیگر اقدامات: بنکوں اور بیجوں کی کمپنیوں میں ربط پیدا کرنا، کسان بازاروں کو فروغ دینا، اس طرح کہ اقدامات کرنا کہ اوزان و پیمائشات کو باقاعدہ بازروں میں استعمال کیا جائے تاکہ دیہی اور شہری علاقوں میں گودام کی سہولیات میں اضافہ ہو۔

21.7 ہندوستان میں زرعی پالیسی

قیمتوں کا تعین ایک طرف طلب کی قوت اور دوسری طرف رسد کی قوت کے عمل سے ہوتا ہے۔ یہاں تک آزادی سے پہلے بھی ہندوستان میں زرعی قیمتوں کی پالیسیاں اور دیگر ملحقہ پالیسیاں تیار کی گئی تھیں اور اہم غذائی اشیاء کی تقسیم اور ذخیرگی کے عمل کو شروع گیا تھا اور قانونی طور پر اشیاء کی زیادہ سے زیادہ قیمتوں کو مقرر کر دیا جاتا تھا۔1960 کے دہے کے قحط کی صورتحال کی بنا پر غذا کی قلت، اور قیمتوں میں کمی کی بنا پر وسط میں ہندوستان میں زرعی پالیسی کو متعارف کرایا گیا تھا۔اور اس پالیسی کی تشکیل ان تین عوامل کو مدنظر رکھ کر کی گئی تھی۔

i) عوامی تقسیمی نظام کے ذریعے لوگوں کو غذائی اجناس کی فراہمی
ii) نئی ٹکنالوجی کو نافذ کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا
iii) زرعی پیداوار کے لیے قابل قبول قیمتیں ادا کرنا

مذکورہ عوامل کے پیش نظر 1965ء میں Agricultural Prices Commission قائم کیا گیا اور اسوسی ایشن کو 1985 سے Agricultural costs and prices committee کا نام دیا گیا۔حکومت نے قیمتوں کی پالیسیوں کو نافذ کرنے کے لیے دو ادارے قائم کئے۔

1۔ Agricultral Price Association (1965)
2۔ Food Corporation of India (1965) (FCI)

کم از کم امدادی قیمتیں: زرعی اخراجات اور پرائس کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر حکومت ہر سال اہم غذائی اجناس جیسے گیہوں، چاول، مکئی وغیرہ کی کم از کم امدادی قیمتوں

کو مقرر کرتی ہے اس بات کا یقین دلانے کے لیے کسانوں کو حکومت کا تحفظ حاصل ہے۔

حصولیابی کی قیمت: حکومت بعض زرعی اجناس کے لیے اچھی قیمتیں مقرر کرتی ہے۔عوامی تقسیمی نظام کے تحت کئی زرعی اشیاء جیسے اجناس، شکر، چاول وغیرہ حکومت کی جانب سے مناسب قیمتوں پر فراہم کئے جاتے ہیں۔عوامی تقسیمی نظام بھی قیمتوں کے نظام کا ایک اور اہم مقصد ہے۔

فاضل اسٹاک (Buffer stocks): فاضل اسٹاک وہ ذخیرہ ہوتا ہے جو قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کے اثر سے اور غیر متوقع ہنگامی حالات سے بچنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ حکومت ہند کی جانب سے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا بعض غذائی اجناس کو ذخیرہ کر کے رکھتی ہے جو فاضل اسٹاک یا بفر اسٹاک کہلاتا ہے۔

زرعی قیمتوں کی پالیسی کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز:

1۔ زرعی قیمتوں کی پالیسی کو کسانوں کے لیے نفع بخش ہونا چاہیے۔

2۔ درمیانی آدمیوں اور تاجروں کی سرگرمیوں پر قابو پاتے ہوئے زرعی مارکٹنگ کے افعال میں بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔

3۔ عوامی تقسیمی نظام میں اعلیٰ درجے کی مہارت اور شفافیت ہونی چاہیے۔

4۔ اعلیٰ ادارے جیسے کپاس کارپوریشن، جوٹ کارپوریشن وغیرہ قائم کئے جانے چاہیے۔

5۔ قیمتوں کی پالیسی کے تحت تمام زرعی پیداواروں کو لایا جانا چاہیے۔

غذائی تحفظ: برطانوی دور حکومت کی وجہ سے ہونے والے قحطوں سے بہت سے لوگ فاقہ کشی سے مرجاتے تھے۔ آزادی کے بعد حکومت ہند نے 1965ء میں فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کو قائم کیا تاکہ راشن کی دکانوں کے ذریعے تمام غریبوں تک غذائی اجناس پہنچائیں جائیں۔ اس سے لوگوں کو غذائی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

فاضل اسٹاک کی وجہ سے قحطوں پر قابو پایا جاسکتا ہے اور فاقہ کشی سے ہونے والی اموات کو روکا جاسکتا ہے۔

21.8 مثالی امتحانی سوالات

I۔ ذیل کے سوالوں کے جواب دو جملوں میں دیجئے۔

1۔ سبز انقلاب

2۔ کل برآمدات میں زراعت کا حصہ

3۔ کم از کم امدادی قیمت

4۔ غذائی تحفظ

II۔ ذیل کے سوالوں کے جواب چار جملوں میں دیجئے۔

1۔ ہندوستان میں زرعی قرض کے ذرائع کے بارے میں لکھئے۔

2۔ زرعی قیمتوں کی پالیسی کے بارے میں لکھئے۔

3۔ زراعت میں کم پیداواریت کے اسباب کی وضاحت کیجئے۔

III۔ ذیل کے سوالوں کے جواب دس جملوں میں دیجئے۔

1۔ ہندوستانی معیشت میں زراعت کی اہمیت کی وضاحت کیجئے۔

2۔ زراعت میں کم پیداواری کے اسباب کیا ہیں اور پیداواریت کو بڑھانے کے لیے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں؟

3۔ سبز انقلاب کی وضاحت کیجئے اور ہندوستانی معیشت پر اسکے اثرات کو بیان کیجئے۔

4۔ زرعی مارکٹنگ میں کیا کیا خامیاں ہیں اور ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے اقدامات کیا ہیں؟



21.9 فرہنگ

اراضی اصلاحات: اراضی اصلاحات کا عمل وہ عمل ہے جس کے ذریعے حکومت راست طور پر زرعی شعبوں میں مداخلت کرتی ہے اور اس میں تبدیلیاں لاتی ہے۔

سبز انقلاب: کیمیائی کھادوں، جراثیم کش ادویہ، اعلیٰ پیداواری بیجوں کے استعمال اور تحفظ آب کی سہولتوں کو فراہم کرتے ہوئے غذائی اجناس میں کثیر پیداوار کو حاصل کرنا سبز انقلاب کہلاتا ہے۔

باقاعدہ بازار: زرعی مارکٹنگ میں غیر صحت مند حالات کو دور کرتے ہوئے کسانوں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر باقاعدہ بازار قائم کیے گئے۔

کم از کم امدادی قیمت: اگر کھلے بازار میں قیمتیں اتنی کم ہوں کہ وہ پیداوار کی لاگت سے کم ہوجائیں تو بعض زرعی پیداواروں کے لیے حکومت کی جانب سے مقرر کی جاتی ہے۔ یہ کم از کم امدادی قیمت ہوتی ہے، جس پر پیداوار کو راست کسانوں سے خریدا جاسکتا ہے۔ اور کسانوں کو ان کی فصلوں کے لیے پہلے سے اعلان کردہ قیمتوں کے مطابق ادائی کی جاتی ہے۔

فاضل اسٹاک (بفر اسٹاک): قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے اثرات کو کم کرنے کے مقصد سے کیے جانے والی ذخیرگی، خرید و فروخت کو فاضل اسٹاک کے نام سے جانا جاتا ہے۔ حکومت ہند کی جانب سے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے ذریعے بعض غذائی اجناس کی ذخیرگی کو فاضل اسٹاک یا بفر اسٹاک کہا جاتا ہے۔



21.10 حوالہ جات

1۔ ہندوستانی معیشت۔ وی کے مشرا اور ایس کے پوری

2۔ ہندوستانی معیشت۔ دت اور سندرم

3۔ ہندوستانی معاشی نظام، مسائل اور چیالنج۔ تلگوا کاڈمی

4۔ حکومت ہند کے معاشی سرویز

باب
22

ہندوستان میں صنعتی شعبہ

22.0 تعارف

22.1 ہندوستان میں صنعتی شعبہ

22.2 صنعتوں کا ڈھانچہ یا صنعتوں کی اقسام

22.3 ہندوستان میں صنعتی نمو

22.4 صنعتی شعبے میں

22.5 ہندوستان میں صنعتی پالیسی کی قرارداد

22.5.1 صنعتی پالیسی کی قرارداد 1948

22.5.2 صنعتی پالیسی قرارداد 1956

22.5.3 صنعتی پالیسی قرارداد 1977

22.5.4 صنعتی پالیسی قرارداد 1980

22.5.5 صنعتی پالیسی قرارداد 1991

22.6 چھوٹے پیمانے کی صنعت

22.6.1 چھوٹے پیمانے کی صنعت کا کردار اور اہمیت

22.6.2 چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے مسائل

22.6.3 چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے مسائل حل کرنے کے اقدامات

22.7 صنعتی مالیات

22.7.1 ہندوستان کے اہم صنعتی مالیاتی ادارے

22.8 خلاصہ

22.9 امتحانی نمونہ سوالات

22.10 لغت

22.11 حوالہ جات



22.0 تعارف

ہندوستان کی صنعتی شعبے نے ملک کی معیشت میں اور اسکی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان میں صنعتی شعبہ متنوع ہے اور مختلف شعبے جیسے پیداوار' کان کنی' تعمیرات' توانائی اور بنیادی ڈھانچہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔اس باب میں ہم ہندوستانی صنعتی شعبہ کی خصوصیات' ترقی اور نشو ونما کے بارے میں تفصیل سے بات کریں گے۔

22.1 صنعتی شعبہ:

صنعتی شعبہ ثانوی سرگرمی کا حصہ ہے۔ صنعتی شعبہ فرموں' سرمایہ کاری سامان اور مشینوں کی تیاری جو کہ دوسرے پیداواری سامان بنانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں پر مشتمل ہے۔صنعت سے مراد پیداوار سے متعلق معاشی سرگرمیاں' خدمات کا اخراج اور فراہمی یا خدمات ہیں۔ ہندوستان ایک زراعت پر مبنی ملک ہے۔اسی طرح زراعت پر مبنی صنعتیں ہماری معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

22.2 صنعتوں کا ڈھانچہ یا صنعتوں کی اقسام:

1. بڑی صنعتیں: ان صنعتوں میں سرمایہ کاری 10 کروڑ روپے سے زیادہ اور 100 کروڑ روپے سے کم ہوتی ہے۔
2. میگا صنعتیں: سرمایہ کاری کی حد 100 کروڑ روپوں سے زیادہ ہوتی ہے۔
3. کاٹیج صنعتیں: یہ غیر منظّم گھریلو صنعتیں ہیں جو چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے زمرہ میں آتی ہیں۔
4. ذیلی صنعتیں: یہ صنعتیں بڑی صنعتوں کے ذریعہ استعمال ہونے والی اشیاء تیار کرتی ہیں۔ ان کی سرمایہ کاری کی حد 1 کروڑ روپے سے زیادہ نہیں ہے۔
5. چھوٹی صنعتیں: صنعت اور مشینوں میں سرمایہ کاری کی حد 25 لاکھ روپے ہے۔
6. گھریلو صنعتیں: یہ صنعتیں کاریگر' ہنرمند کاریگر اور تکنیکی ماہرین چلاتے ہیں۔اس کے لئے 3000 مربع فیٹ سے کم جگہ' 1 کیلوواٹ سے کم بجلی اور زیادہ سے زیادہ 5 کارکنان کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ صنعتیں کسی بھی قسم کی آلودگی کا سبب نہیں بنتی ہیں۔

حکومت ہند نے جون 2020 میں سرمایہ کاری اور کاروبار کی بنیاد پر مائیکرو، چھوٹی اور درمیانے درجہ کے کاروبار (MSME)

1) مائیکروانٹر پرائز: ان صنعتوں میں سرمایہ کاری کی حد 1 کروڑ روپیوں سے لے کر 5 کروڑ روپیوں تک ہوتی ہے۔
2) چھوٹے انٹر پرائز: چھوٹے پلانٹ اور مشنری یا آلات میں سرمایہ کاری کی حد 10 کروڑ روپیوں سے لے کر 50 کروڑ روپیوں تک ہوتی ہے۔
3) درمیانہ درجے کے انٹر پرائز: پلانٹ اور مشنری یا آلات میں سرمایہ کاری کی حد 50 کروڑ روپیوں سے لے کر 250 کروڑ روپیوں تک ہوتی ہے۔

استعمال شدہ خام مال کے ماخذ کی بنیاد پر صنعتوں کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے:

- زراعت پر مبنی: کپاس، اون، جوٹ، ریشم کے کپڑوں کی صنعت، ربر اور چینی، چائے، کافی، خوردنی تیل وغیرہ۔
- معدنیات پر مبنی: لوہا اور اسٹیل، سمنٹ، ایلومینیم، مشین اوزار، پیٹرو کیمیکل۔

صنعتوں کی درجہ بندی ان کے بنیادی کردار کے مطابق مندرجہ ذیل ہے:

- بنیادی یا کلیدی صنعتیں وہ ہیں جو اپنی مصنوعات کو خام مال کے طور پر فراہم کرتی ہیں تاکہ دوسری پیداوار ہو سکے جیسے لوہا اور اسٹیل، تانبہ، المونیم پگھلانا وغیرہ۔
- صارفین کی صنعتیں جو صارفین کے لئے براہ راست استعمال کے لئے سامان تیار کرتی ہیں چینی، ٹوتھ پیسٹ، کاغذ، کاسمیٹکس وغیرہ۔
- درمیانی اشیاء: درمیانی اشیاء ایسی مصنوعات ہیں جو دوسری اشیاء کی بطور پیداواری عمل اور خدمات استعمال ہوتی ہیں یہ حتمی اشیائے صارفین نہیں ہیں، ترکیبی عمل سے گذرتی ہیں مثلاً کیمیائی اشیاء، پٹرولیم کی اشیا، پلاسٹک وغیرہ۔

22.3 ہندوستان میں صنعتی ترقی:

ہندوستان میں پہلی جدید صنعتیں کپاس، جوٹ، کوئلے کی کانیں اور ریلوے تھیں۔ 1947ء میں ہندوستان کے برطانوی نوآبادی کی حکمرانی سے آزادی حاصل کرنے کے بعد اہم صنعتی تجربہ سے گذرا ہے اور ہندوستان میں خاطر خواہ صنعتی ترقی دیکھی گئی ہے۔ صنعت کاری اور اقتصادیات کو فروغ دینے کے لئے کئی پالیسیاں اپنائی گئیں تاکہ ترقی ہو سکے جیسے کہ دفاع، حمل ونقل، مواصلات، توانائی، کان کنی اور دیگر۔

کان کنی اور کئی دوسرے منصوبوں کو اپنایا جن کا اختیار صرف حکومت کے پاس تھا۔ ساتھ ہی ساتھ خانگی صنعت بھی پروان چڑھ سکے۔ ہندوستان کی مخلوط معاشی پالیسی میں بعض شعبے حکومت کے لئے محفوظ تھے جب کہ ماباقی خانگی صنعت کے لئے محفوظ تھے۔ حکومت نے اپنی لائسنسنگ پالیسی کے ذریعہ یہ یقینی بنانے کی کوشش کی صنعتیں مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔

باوجود اس کے کہ ہندوستان کو معاشی چیلنجز اور اتار چڑھاؤ کا سامنا تھا لیکن گذشتہ برسوں میں نمایاں صنعتی ترقی کا سامنا رہا تھا۔ صنعتی ترقی ہندوستانی اقتصادی ترقی کا اہم جز ہے اور دنیا کی سب سے زیادہ تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔

1990ء سے حکومت نے آزادیانے پالیسی پر عمل کیا ہے۔ خانگی کمپنیاں خاص طور پر غیر ملکی کمپنیوں کو ان شعبوں میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دی جارہی تھی جو پہلے سے حکومت کے لئے محفوظ تھیں مثلاً ٹیلی کام، شہری ہوابازی، توانائی وغیرہ۔ صنعت کے لئے کسی لائسنس کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔

ہندوستان کا پیداواری شعبہ دنیا کے نمایاں ترین شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔ اس میں کئی بڑی صنعتیں شامل ہیں جیسے کپڑے کی صنعت، دواسازی، موٹر کار، انفارمیشن ٹکنالوجی، اسٹیل، کیمیائی اور مشنری وغیرہ۔ حکومت نے کئی اصطلاحات پر عمل درآمد کیا تاکہ مختلف شعبوں میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو آسان بنایا جاسکے۔

ہندوستانی حکومت بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کررہی ہے جس میں سڑکیں، ریلوے، بندرگاہیں، طیران گاہیں اور بجلی کی پیداوار شامل ہیں۔ ان تمام کی وجہ سے صنعتی ترقی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور رابطوں اور فوج کا نظام بھی بہتر ہوا ہے۔ ہندوستان نے ان زونس کے اندر کاروبار چلانے کے لئے ٹیکس مراعات، بہتر بنیادی ڈھانچہ اور آسان ضابطے فراہم کرکے صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لئے SEZs قائم کئے ہیں۔ یہ قراردادیں اکثر ایک اسٹریٹجک روڈ میپ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ صنعتی ترقی، سرمایہ کاری اور ریگولیٹری اقدامات کی رہنمائی کرتی ہیں۔

میک ان انڈیا پہل کا آغاز 2014ء میں ہوا تھا۔ اس مہم کا مقصد ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کو ملک کے اندر پیداواری انتظام میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دے کر ہندوستان کو ایک عالمی پیداواری ہب (مینوفیکچرنگ ہب) میں تبدیل کرنا ہے۔ اسٹارٹ اپ انڈیا پہل 2016ء میں مختلف ترغیبات کے ساتھ اسٹارٹ اپس کو مدد کرنے، قواعد وضوابط کو آسان بنانے اور فنڈنگ اور رہنمائی تک رسائی فراہم کرنے پر توجہ دی گئی۔

22.4 صنعتی شعبے کی درپیش مشکلات:

- ہندوستان کی صنعتی ترقی ناکافی بنیادی ڈھانچے کی وجہ سے رکاوٹ ہے۔
- ہنرمند مزدور کی کمی: ہندوستان ایک بڑی آبادی ہونے کے باوجود ہندوستان کی مزدور طاقت میں ہنر کا بہت بڑا فرق ہے بہت سی صنعتیں ہنرمند کارکنوں کی تلاش کے لئے جدوجہد کررہی ہیں۔
- مالیات تک رسائی: صنعتی شعبے میں چھوٹے اور درمیانی درجہ کے کاروباری اداروں (SMEs) کو اکثر مناسب اور سستی مالیاتی اختیارات تک رسائی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- ٹیکس کا غیر موثر نظام: ہندوستان کا ٹیکس ڈھانچہ پیچیدہ ہوسکتا ہے اور ٹیکس کی پالیسیوں میں متواتر تبدیلیاں کاروبار کے لئے غیر یقینی صورتحال پیدا کرسکتی ہیں۔
- عالمی منڈیوں سے مقابلہ: بڑھتی ہوئی عالمگیریت کے ساتھ، ہندوستان کو نہ صرف گھریلو کھلاڑیوں سے بلکہ بین الاقوامی منڈیوں سے بھی مسابقت کا سامنا ہے۔
- ڈیجیٹل تبدیلی: بہت سی ہندوستانی صنعتیں ابھی بھی ڈیجیٹل ٹکنالوجی کو مکمل طور پر اپنانے میں پیچھے ہیں۔

22.5 ہندوستان میں صنعتی پالیسی کی قراردادیں:

صنعتی پالیسی کی قراردادیں حکومتوں یا متعلقہ ح کام کے ذریعہ جاری کردہ سرکاری دستاویزات یا اعلامیہ ہیں جو کسی ملک یا علاقے کے اندر مخصوص صنعتوں کی ترقی کے فریم ورک اور مقاصد کا خاکہ پیش کرتی ہیں۔

22.5.1 صنعتی پالیسی کی قرارداد 1948

آزادی کے بعد یہ ہندوستان کی پہلی جامع صنعتی پالیسی تھی۔ اس نے صنعتی ترقی میں عوامی شعبہ کی اہمیت پر زور دیا اور معیشت کی منصوبہ بند ترقی کی بنیاد رکھی۔

1948 کی صنعتی پالیسی کی اہم خصوصیات:

- اس پالیسی نے مخلوط معیشت کی بنیاد رکھی جس میں عوامی اور خانگی دونوں شعبوں کے عناصر شامل تھے۔
- پالیسی میں صنعت کاری اور معاشی خودانحصاری کو فروغ دینے کے لئے عوامی شعبہ کی ترقی پر زور دیا گیا۔ کلیدی صنعتیں جیسے لوہا اور اسٹیل، بھاری مشنری، بجلی کی پیداوار اور حمل ونقل ریاست کی ملکیت کے لئے مخصوص تھیں۔

- حکومت نے خانگی صنعتوں کو باضابطہ بنانے کے لئے لائسنسنگ سسٹم متعارف کرایا۔
- اس پالیسی نے دیہی روزگار اور معاشی ترقی کے لئے کاٹیج انڈسٹری اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔
- اس پالیسی میں مزدوروں کی بہبود اور مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کی دفعات شامل تھیں۔

22.5.2 صنعتی پالیسی قرارداد 1958

اس قرارداد کا مقصد عوامی شعبے کے اداروں کی ترقی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے سوشلزم کو فروغ دینا اور معاشی تفاوت کو کم کرنا ہے۔ حکومت نے ان کلیدی صنعتوں کی نشاندہی کی جو صرف عوامی شعبے کے لئے مخصوص ہوں گی۔

قرارداد میں ان باتوں پر زور دیا گیا ہے:

- بھاری اور مشین سازی کی صنعتوں کی ترقی
- عوامی شعبہ کی توسیع
- ایک بڑے اور بڑھتے ہوئے کوآپریٹیو شعبہ کا قیام اور
- خانگی شعبہ میں ملکیت اور انتظام کے پھیلاؤ کی حوصلہ افزائی

22.5.3 صنعتی پالیسی قرارداد 1977

اس پالیسی نے زیادہ مخلوط معیشت کے نقطہ نظر کی طرف ایک تبدیلی کو نشان زدہ کیا۔ جس سے عوامی سیکٹر کے لئے مختص صنعتوں کی تعداد میں کمی آئی اور خانگی شعبہ کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

22.5.4 صنعتی پالیسی قرارداد 1980

1980 کی قرارداد میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی پر توجہ مرکوز کی گئی تھی۔ خاص طور پر دیہی اور پسماندہ علاقوں میں۔ علاقائی عدم توازن کو کم کیا جاسکے تاکہ روزگار میں مواقع پیدا کئے جاسکیں۔

22.5.5 صنعتی پالیسی کا بیان 1991

یہ پالیسی ہندوستان کی اقتصادی تاریخ کے اہم ترین سنگ میلوں میں ایک ہے۔ ہندوستان میں LPG اصلاحات کا حوالہ 1991 میں نافذ کئے گئے معاشی آزادیانہ، عالمیانہ اور خانگیانہ کے اقدامات سے ہے۔ یہ اصطلاحات ہندوستانی حکومت نے یہ اصلاحات اس وقت کے وزیر اعظم پی وی نرسمہاراؤ اور وزیر خزانہ من موہن سنگھ کی زیر قیادت ایسے وقت میں کی گئیں جب کہ ادائیگیوں کی شدید توازن کے بحران سے گذر رہا تھا اور ہندوستانی معیشت کو زندہ کیا جاسکے جو کہ جمود اور بلند مالیاتی خسارے

کا سامنا کر رہی تھی۔

اس نے معیشت کو آزاد کرنے، تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنے، غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور مختلف شعبوں کو خانگی اداروں کے لئے کھولنے کے لئے اصلاحات کا ایک سلسلہ متعارف کرایا۔

1991 کی نئی صنعتی پالیسی کی اہم خصوصیات:

- آزادیانہ: پالیسی کا مقصد صنعتی شعبے میں حکومتی کنٹرول اور مداخلت کو کم کرنا ہے تاکہ مارکیٹ پر مبنی معیشت کو فروغ دیا جاسکے۔
- ڈی لائسنسنگ: زیادہ تر صنعتوں کے لئے صنعتی لائسنس کی ضرورت کو دور کرنے کے لئے صنعتی لائسنسنگ کے نظام میں نمایاں طور پر نرمی کی گئی۔ سوائے چند شعبوں کے جو کہ اطمینان بخش حکمت عملی سے متعلق تھے۔
- MRTP ایکٹ کا خاتمہ: اجارہ داریاں اور پابند والے تجارتی طریقوں کا ایکٹ (MRTP) ' جس نے بڑے کاروباروں پر پابندیاں عائد کی تھیں کو منسوخ کر دیا گیا۔
- غیر ملکی ٹکنالوجی کی حوصلہ افزائی: پالیسی کا مقصد جدید ٹیکنالوجی کو راغب کرنا اور غیر ملکی ٹیکنالوجی کے معاہدوں کو اجازت دے کر گھریلو صنعتوں میں تکنیکی بہتری کو فروغ دینا ہے۔
- چھوٹے پیمانے کی صنعتوں پر توجہ: پالیسی میں روزگار پیدا کرنے اور متوازن علاقائی ترقی میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا۔
- FDI: پالیسی نے غیر ملکی راست سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی اور بعض شعبوں میں مخصوص ضابطوں اور پابندیوں کے ساتھ ملٹی نیشنل کارپوریشنز کو سرمایہ کاری کرنے کی اجازت دی۔

1991 کی نئی صنعتی پالیسی یا ''نئی اقتصادی پالیسی'' یا ''آزادیانہ، خانگیانہ اور عالمیانہ'' (LPG) اصلاحات نے ہندوستانی معیشت پر گہرا اثر ڈالا اور صنعتی منظرنامے میں اہم تبدیلیاں کیں۔

نئی اقتصادی پالیسی کے چند مثبت اثرات:

- اس نے تیز رفتار اقتصادی ترقی کی منزلیں طئے کیں۔
- غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا۔
- نئی صنعتوں کا ابھرنا اور موجودہ صنعتوں کی توسیع، روزگار کے مواقع پیدا ہونے اور بے روزگاری کی شرح میں کمی ہوئی۔
- برآمدات پر مبنی صنعتوں نے زبردست ترقی کی۔
- بڑھتی ہوئی اقتصادی ترقی اور روزگار کے مواقع نے غربت کی شرح کو کم کرنے میں مدد کی۔
- معیار زندگی میں اضافہ ہوا۔

کچھ منفی اثرات:

- ان شعبوں میں بے روزگاری اور ملازمت کے نقصانات جو بدلتے ہوئے معاشی منظرنامے کے مطابق نہیں
- آمدنی میں عدم مساوات کا بڑھنا
- علاقائی تفاوتوں میں اضافہ ہوا۔
- ماحولیاتی انحطاط میں اضافہ۔

22.6 چھوٹے پیمانے کی صنعت

ہندوستان میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی خصوصیات

- ملکیت: عام طور پر ایسے کاروبار واحد ملکیت ہوتے ہیں یا بعض صورتوں میں شراکت دار۔
- انتظامیہ: عام طور پر انتظامیہ اور کنٹرول دونوں مالک/مالکان کے پاس ہوتے ہیں۔ لہٰذا مالک کاروبار کی روزمرہ کی سرگرمیوں میں شامل ہوتے ہیں۔
- زیادہ محنت: ٹیکنالوجی پر انحصار محدود ہوتا ہے اس لئے وہ اپنی پیداواری سرگرمیوں کے لئے زیادہ محنت اور افرادی قوت استعمال کرتے ہیں۔
- لچک اور موافقت: بڑے پیمانے کی صنعتوں کے مقابلے میں چھوٹے پیمانے کی صنعتیں عام طور پر زیادہ لچکدار ہوتی ہیں اور مارکیٹ کے بدلتے ہوئے حالات اور گاہک کے مطالبات کے مطابق تیزی سے ڈھال سکتی ہیں۔
- مقامی عملیہ: عام طور پر یہ صنعتیں مقامی ہوتی ہیں اور ایک مخصوص علاقے یا کمیونٹی میں کام کرتی ہیں۔
- کم سرمایہ کاری: عام طور پر بڑی صنعتوں کے مقابلے میں کم سرمائے کی ضرورت رکھتی ہیں۔

22.6.1 ہندوستان میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کا کردار اور اہمیت

ہندوستان ایک متحرک اور متنوع چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کا گھر ہے۔ یہ صنعتیں ملکی معیشت میں روزگار پیدا کرنے، علاقائی ترقی اور برآمدی آمدنی میں اپنا اہم حصہ ادا کرتی ہیں۔ ہندوستان میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی کچھ اہم خصوصیات:

- **روزگار پیدا کرنا:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں محنت کش ہیں اور خاص طور پر دیہی اور نیم شہری علاقوں میں روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔
- **علاقائی ترقی:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں اکثر دیہی اور پسماندہ علاقوں میں واقع ہوتی ہیں جو متوازن علاقائی ترقی کو فروغ دیتی ہیں۔
- **جی ڈی پی میں شراکت:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کی بڑی حصہ دار ہیں۔
- **جدت اور کاروباری فروغ:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں جدت اور کاروباری جذبے کو فروغ دیتی ہیں۔
- **غربت کا خاتمہ:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں نچلی سطح پر لوگوں کے لئے آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیاں پیدا کر کے غربت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
- **برآمدات میں ترقی:** ہندوستان میں بعض چھوٹے پیمانے کی صنعتیں، خاص طور پر جو دستکاری، ٹیکسٹائیل اور دیگر روایتی دستکاری میں مصروف ہیں، برآمدی صلاحیت رکھتی ہیں۔
- **مقامی وسائل کا استعمال:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں مقامی طور پر دستیاب وسائل اور خام مال کا استعمال کرتی ہیں۔ جن کا پائیدار ترقی میں اہم حصہ ہوتا ہے۔
- **بڑی صنعتوں کے لئے مددگار:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں اکثر ذیلی اکائیوں کے طور پر کام کرتی ہیں۔ بڑی صنعتوں کو خام مال، اجزاء اور خدمات فراہم کرتی ہیں۔

22.6.2 چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو درپیش مسائل

- **مالیہ تک رسائی کا فقدان:** چھوٹے پیمانے کی صنعتیں اکثر بینکوں اور مالیاتی اداروں سے مناسب فنڈنگ اور کریڈٹ سہولیات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتی ہیں۔
- بنیادی ڈھانچے کی رکاوٹیں: ناکافی انفراسٹرکچر جیسا کہ ناقص حمل ونقل، بجلی کی ناقابل بھروسہ فراہمی اور ٹیکنالوجی تک محدود رسائی، چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی میں پیداواری صلاحیتوں میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔
- مارکیٹ کا مقابلہ: بڑی کمپنیوں کے ساتھ مسابقت چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے لئے مارکیٹ میں حصہ حاصل کرنا مشکل بنا سکتی ہے۔
- خام مال: ان یونٹس کو بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسے ناکافی مقدار کی دستیابی ناقص کوالٹی اور خام مال کی مستقل بنیادوں پر عدم فراہمی۔
- **مجموعی انتظام:** ناکافی انتظامی مہارتیں کاروبار کی توسیع کو روکتی ہیں اور اکثر چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی مسابقت کا سبب بنتی ہیں۔

22.6.3 چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے مسائل کے حل کے لئے اقدامات

- **مالی امداد:** حکومت نے چھوٹے پیمانے اور کاٹیج صنعتوں کو مناسب شرح سود پر قرض دینے کے لئے بہت سے مالیاتی اداروں کا انتظام کیا ہے۔
- **خام مال تک رسائی:** مناسب قیمتوں پر خام مال کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔
- **مہارت کی ترقی اور تربیت:** انفرادی قوت کی تکنیکی مہارت کو بہتر بنانے کے لئے مہارت کی ترقی کے پروگرام اور پیشہ ورانہ تربیت کی فراہمی۔
- **خام مال کی مساوی تقسیم:** چھوٹے، بنیادی صنعتی اکائیوں کو مطلوبہ لیکن نایاب، خام مال، درآمد شدہ اجزا اور آلات کی تقسیم کے طریقہ کار میں کافی حد تک ترجیح دینی چاہئے۔
- **انفراسٹرکچر سہولیات:** حکومت کو چاہئے کہ مناسب انفراسٹرکچر کی سہولیات یعنی حمل ونقل، بجلی، پانی، مالیات وغیرہ کی فراہمی کے ساتھ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی ترقی کی حوصلہ افزائی کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹ کو تیار کرے۔
- **برآمدات کی ترقی:** بین الاقوامی تجارت پر تربیت اور عالمی منڈیوں تک رسائی کی سہولت فراہم کر کے چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو برآمدی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔ ان اقدامات کو نافذ کرنے سے ہندوستانی حکومت اور دوسرے متعلقین، چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کو درپیش چیلنجوں کو دور کرنے، ان کی ترقی کو فروغ دینے اور ملک کی مجموعی اقتصادی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

22.7 صنعتی مالیہ:

ہندوستان میں صنعتی مالیہ سے مراد وہ مالیاتی خدمات اور میکانزم ہیں جو ملک میں صنعتی شعبے کی ترقی اور ترقی میں معاونت کے لئے فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ سرمایہ کاری کو فروغ دینے، انٹر پرینیورشپ کو فروغ دینے اور صنعتی پیداوار کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ہندوستان میں صنعتی مالیات کے کچھ اہم پہلو یہ ہیں:

- **بینکوں سے مالیہ:** ہندوستان میں صنعتی مالیات کا بنیادی ذریعہ بینک ہیں۔ یہ صنعتوں کو قرضے، کام چلاؤ سرمایہ اور مالیہ فراہم کرتے ہیں۔ صنعتی قرض لینے والے مختلف عوامی شعبے، بینکوں، خانگی بینکوں اور ہندوستان میں کام کرنے والے غیر ملکی بینکوں سے قرض حاصل کر سکتے ہیں۔

- اندرونی خود مالیہ: ایک ذریعہ مقداری طور پر بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور یہ ایک یونٹ کی بچت ہے۔
- اسٹاک مارکٹ: ایکویٹی کیپٹل مارکیٹ ہندوستان میں صنعتوں کی مالی اعانت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔
- مائیکرو، اسمال اور میڈیم انٹر پرائزز (MSME) سرمایہ کاری: MSME سیکٹر ہندوستان کے صنعتی منظر نامے میں ایک اہم شراکت دار ہے۔ حکومت اور مالیاتی ادارے MSME کی ترقی میں خصوصی مالیاتی اسکیمیں اور کریڈٹ سہولیات فراہم کرتے ہیں۔
- براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI): ہندوستان اپنے صنعتی شعبے کو فروغ دینے کے لئے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی سرگرمی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ سیکٹر کے مخصوص ضوابط کے تحت، غیر ملکی کمپنیاں خود کار یا براہ حکومت، ہندوستان میں سرمایہ کاری کر سکتی ہیں۔
- عوامی ڈپازٹ: اس نظام کے تحت، عوام اپنی رقم ان کمپنیوں یا انتظامی حکام کے پاس چھ ماہ، ایک سال، دو سال، تین سال یا اس سے زیادہ عرصے کے لئے بطور ڈپازٹ رکھتے ہیں۔

22.7.1 ہندوستان میں اہم صنعتی مالیاتی ادارے

- انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف انڈیا (IDBI)
- انڈسٹریل فینانس کارپوریشن آف انڈیا (IFCI)
- اسمال انڈسٹریز ڈیولپمنٹ بینک آف انڈیا (SIDBI)
- ایکسپورٹ۔امپورٹ بینک آف انڈیا (EXIM Bank)
- نیشنل بینک فار اگریکلچر اینڈ رورل ڈیولپمنٹ (NABARD)

22.8 خلاصہ

ہندوستان میں ثانوی شعبہ سے مراد ملکی معیشت کی صنعتی اور پیداواری سرگرمیاں ہیں۔ یہ مجموعی اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور جی ڈی پی، روزگار پیدا کرنے اور برآمدی آمدنی میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ ثانوی شعبہ کو فرسودہ ٹکنالوجی، انفراسٹرکچر کی رکاوٹوں، افسر شاہی رکاوٹوں اور مزدوروں جیسے چیلنجوں کا سامنا ہے۔

22.9 مثالی امتحانی سوالات

I. مندرجہ ذیل سوالات کے جواب 4 تا 5 جملوں میں دیجئے۔

1. استعمال شدہ خام مال کی بنیاد پر صنعتوں کی درجہ بندی کیجئے۔
2. صنعتی پالیسی قرارداد 1948
3. ایل پی جی (LPG) ماڈل کی وضاحت کیجئے۔
4. MRTP ایکٹ کی وضاحت کیجئے۔
5. FDI

II. مندرجہ ذیل سوالات کے جواب 8 تا 10 جملوں میں دیجئے۔

1. صنعتی مالیات سے کیا مراد ہے؟
2. MSME کی وضاحت۔
3. صنعتی شعبے کو اس وقت کون سے چیلنجز کا سامنا ہے؟
4. نئی اقتصادی پالیسی 1991 کے ہندوستانی معیشت پر اثرات بیان کیجئے۔
5. ہندوستان میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی خصوصیات کی وضاحت کیجئے۔
6. چھوٹی صنعتوں کے مسائل کے حل کے لئے اقدامات تجویز کیجئے۔

III. مندرجہ ذیل سوالات کے جواب 16 تا 20 جملوں میں دیجئے۔

1. ہندوستانی صنعتوں کی ساخت کی وضاحت کیجئے۔
2. نئی صنعتی پالیسی کی قرارداد 1991 کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔
3. ہندوستانی معیشت میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کے کردار کی وضاحت کیجئے۔
4. ہندوستانی صنعتی مالیات کی وضاحت کیجئے۔

22.10 فرہنگ

- صنعتی شعبہ: صنعتیں ثانوی سرگرمی کا حصہ ہیں۔
- MSME: مائیکرو، اسمال اور درمیانے درجہ کے کاروباری ادارے
- آزادیانہ: آزادیانہ ایک ایسا عمل ہے جس کے تحت ریاست کچھ خانگی انفرادی سرگرمیوں سے پابندیاں ہٹاتی ہے۔

- خانگیانہ: ملکیت، جائیداد یا کاروبار کی حکومت سے خانگی شعبہ کو منتقلی کو خانگیانہ کہا جاتا ہے۔
- عالمگیریت: عالمگیریت نے ہندوستانی معیشت کو عالمی معیشت کے ساتھ مربوط کرنے پر توجہ مرکوز کی۔
- MRTP ایکٹ: اجارہ داری اور پابندی والے طریقوں کا ایکٹ، جس نے بڑے کاروباروں پر پابندیاں عائد کی تھی، کو منسوخ کر دیا گیا۔



22.11 حوالہ جات

1. تلگوا کیڈمی کی انٹرمیڈیٹ سال اول کی معاشیات کی درسی کتاب
2. تلگوا کیڈمی کی انٹرمیڈیٹ سال دوم کی معاشیات کی درسی کتاب
3. سینئر سکنڈری کورس اکنامکس (318)، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ
4. BA انڈین اکنامی، تلگوا کیڈمی
5. https://commerce.gov.in/

باب
23

ثلاثتی شعبہ (خدماتی شعبہ)

23.0 مقاصد

23.1 تعارف

23.2 ہندوستانی معیشت میں ثلاثی شعبہ کا رول

23.3 ہمارے ملک میں ثلاثی شعبہ کی ترجیح

23.4 ہندوستان میں بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں ترقی

23.5 ہندوستان میں حمل ونقل کا شعبہ

23.6 توانائی کا شعبہ

23.7 معلوماتی شعبہ

23.8 انفارمیشن ٹکنالوجی

23.9 سائنس اور ٹکنالوجی

23.10 بینکنگ شعبہ

23.11 سیاحت

23.12 خلاصہ

23.13 ماڈل امتحانی سوالات

23.14 لغت

23.15 حوالہ جات



23.0 مقاصد

- اقتصادی ترقی میں خدماتی شعبہ کی اہمیت کو جانیں گے۔
- مجموعی قومی پیداوار میں خدمت کے شعبے کے حصے کا تجزیہ کریں گے۔
- ہندوستان میں حمل ونقل کے مختلف ذرائع کو جانیں گے۔
- اقتصادی ترقی میں انفارمیشن ٹکنالوجی کے رول کو جانیں گے۔
- اقتصادی ترقی میں خدمات کے شعبے کے مختلف ذیلی شعبوں کا اندازہ لگائیں گے۔



23.1 تعارف

معیشتوں میں تیسرا اہم ترین شعبہ ثلاثی شعبہ یا خدمات کا شعبہ ہے۔ یہ شعبہ تیزی سے ترقی کررہا ہے اور اس میں مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں زیادہ سے زیادہ حصے کے ساتھ افرادی قوت کا ایک بڑا حصہ ملازمت کرتا ہے۔ ثلاثی شعبہ بنیادی اور ثانوی شعبوں کی پیداوار کے لئے ضروری انفراسٹرکچر اور خدمات فراہم کرتا ہے۔ زراعت، متعلقہ شعبے، صنعت، کان کنی، حمل ونقل، معلومات اور گودام کی مارکٹنگ، کریڈٹ بینکنگ اور انشورنس کی سہولیات درکار ہیں۔ یہ تمام سہولیات اور خدمات ثلاثی شعبے کے ذریعہ فراہم کی جاتی ہیں اسی لئے ثلاثی شعبے کو ''خدماتی شعبہ'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ بنیادی اور ثانوی شعبوں میں ترقی کا انحصار خدماتی شعبہ کی ترقی پر ہے۔ خدماتی شعبہ زراعت اور صنعتی شعبوں کی ترقی کے لئے بہت سی سہولیات اور خدمات مہیا کرتا ہے جیسے کہ (1) کاروبار۔ (2) مہمان نوازی کی خدمات۔ (3) حمل ونقل (ریل، سڑک، ہوائی)۔ (4) معلومات گودام، رئیل اسٹیٹ کاروبار۔ (5) بینکنگ اور انشورنس خدمات۔ (6) تجارتی خدمات، آئی ٹی خدمات، مشاورتی خدمات۔ (7) عوامی انتظامیہ، پولیس، دفاع اور عدلیہ۔ (8) صحت، تعلیم اور حفظان صحت۔ (9) NSSO، 63 ویں دور کے سروے 2006-07 میں انفرادی، گھریلو خدمات کے استعمال کا ذکر کیا گیا مالیاتی ادارے، سیلف ہیلپ گروپس (SHGs)، مائیکروفینانس ادارے اور تجارتی گاڑیاں خدماتی شعبہ میں اشیاء کے طور پر استعمال کیا گیا۔

23.2 ہندوستانی معیشت میں ثلاثی شعبے کا رول

ایک ترقی یافتہ ثلاثی شعبہ تیز رفتار اور اقتصادی ترقی کا حصہ ہوتا ہے۔

بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لئے بنیادی ڈھانچے کی فراہمی سرمائے کی پیداوار کی شرح کو بڑھا کر ترقیاتی عمل کو

تیز کرے گی۔ اگر معیشتوں میں فی کس پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے تو جی ڈی پی روزگار میں خدمات کے شعبے کا حصہ بھی بڑھے گا۔

2020-21 میں امریکہ میں خدمات کے شعبے کا حصہ 53.89%، برطانیہ میں 72%، جرمنی میں 71% اور جاپان میں 72% ہے۔ ہندوستان میں 2020-21 میں ہندوستان میں جی ڈی پی میں خدمات کے شعبے کا حصہ 80.1% ہے۔ 2020-21 میں ہندوستان کا خدماتی شعبہ کافی صد دوسرے ترقی یافتہ ممالک سے زیادہ ہے۔ تاہم ہمارے ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار میں خدماتی شعبے کا بڑا حصہ ہے۔ ہمارے ملک میں ثلاثی شعبے کی ترقی نے سبز انقلاب، صنعتیانہ اور شہریانہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

23.3 ہندوستان میں ثلاثی شعبے کی فوقیت

درج ذیل معاشی اعداد و شمار خدمات کے شعبے کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں جو ہماری اقتصادی ترقی کے لئے ضروری بنیادی ڈھانچہ فراہم کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: (1) خدماتی شعبہ میں کام کرنے والے کارکنوں کا فیصد۔ (2) قومی آمدنی میں خدماتی شعبہ کا حصہ۔ (3) خدماتی شعبہ میں سرمایہ کاری۔ (4) خدماتی شعبہ کی برآمدات۔

1. **خدماتی شعبہ میں کارکنوں کا فی صد:** 1991 میں خدماتی شعبے میں کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد 179 لاکھ سے بڑھ کر 2020 میں 193 لاکھ ہوگئی ہے۔ کل افرادی قوت میں خدماتی شعبہ کے کارکنوں کا حصہ 51-1950 میں 17.3 فی صد سے بڑھ کر 2020 میں 32.3 فی صد ہوگیا ہے۔
2. **قومی آمدنی میں خدماتی شعبے کا حصہ:** قومی آمدنی میں خدماتی شعبہ کا حصہ 51-1950 میں 29 فی صد سے بڑھ کر 21-2020 میں 61 فی صد ہوگیا ہے۔ خدمات شعبے کی اوسط شرح نمو چار دہائیوں میں 51-1950 سے 91-1990 تک 4.9 فی صد سے بڑھ کر 05-2004 سے 21-2020 تک 10.6 فی صد ہوگئی ہے۔
3. **خدماتی شعبے میں سرمایہ کاری:** پانچ سالہ منصوبوں میں خدماتی شعبے کی ترقی کو زیادہ سے زیادہ ترجیح دی گئی۔ توانائی، ٹرانسپورٹ اور انفارمیشن کے شعبوں کو کل منصوبہ بندی کے 55 فیصد سے 65 فی صد تک مختص کیا گیا تھا۔ دسویں پانچ سالہ منصوبے کے دوران خدمات کے شعبے میں سرکاری، خانگی اور سرمایہ کاری میں 9 فی صد اضافہ ہوا۔
4. **خدماتی شعبہ کی برآمدات:** اقتصادی ترقی میں ہماری برآمدات کی وجہ سے ساختی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ برآمدات میں زرعی مصنوعات اور معدنیات کا حصہ کم ہوا ہے اور خدماتی شعبے کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ تکنیکی مشاورتی خدمات، انجینئرنگ ڈیزائن، پراجیکٹ ایویلویشن (مشاہدہ) اور سائنس ریسرچ کی برآمدات بڑھ رہی ہیں۔ اس شعبے نے ان خدمات کو درآمد کرنے سے لے کر ترقی یافتہ ممالک کو برآمد کرنے تک ترقی کی ہے۔ اس سے ملک کو زرمبادلہ ملتا ہے۔ ثلاثی شعبے کی برآمدی آمدنی 05-2004 میں 40 بلین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 21-2020 میں 497.9 بلین امریکی ڈالر ہوگئی ہے۔

21.4 ہندوستان میں انفراسٹرکچر کی ترقی

بنیادی اور ثانوی شعبوں کی ترقی کا انحصار انفراسٹرکچر کی سہولیات کی دستیابی پر ہے۔ انفراسٹرکچر کے شعبہ کا رابطہ اور توسیع زیادہ سے زیادہ اقتصادی ترقی کی شرح کو قابل بنائے گی اور تیز رفتار اقتصادی ترقی میں حصہ دار ہوگی۔

انفراسٹرکچر دو قسم کے ہوتے ہیں: (1) مالیاتی ڈھانچہ۔ (2) سماجی ڈھانچہ۔

1. اقتصادی بنیادی ڈھانچے میں (a) آبپاشی اور سیلاب کی روک تھام۔ (b) توانائی کا شعبہ' کوئلہ' تیل' بجلی۔ (c) ٹرانسپورٹ کا شعبہ' سڑک' ریل' ہوا' پانی کے حمل ونقل۔ (d) مواصلات۔ فون' ٹیلی گرام' ٹیلی کمیونیکیشن۔ (e) مالیاتی خدمات۔ بینکنگ' انشورنس۔ (f) سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے شامل ہیں۔

2. سماجی بنیادی ڈھانچہ میں تعلیم' صحت' صفائی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام معیشت کی ریڑھ کی ہڈی مانے جاتے ہیں۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی ایک مسلسل عمل ہے جس میں بھاری سرمایہ کاری اور محنت شامل ہے۔ ہمارے ملک میں انفراسٹرکچر کی سہولیات کی دستیابی اور توسیع صرف شہری علاقوں تک محدود ہے۔ دیہی علاقوں میں انفراسٹرکچر کی سہولیات ترقی نہیں کر رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے دیہی علاقوں کی ترقی بہت سست ہے۔ ان علاقوں میں روزگار پیدا کرنے کے مواقع بہت سست اور کم ہیں۔

جدول: انفراسٹرکچر کی سہولیات کی دستیابی (ملین ٹن میں)

انفراسٹرکچر	1950-51	1999-2000	2020-21
1. کوئلہ	32	322	598
2. الیکٹریسٹی	5	481	886
3. پٹرول اور تیل	0.4	32	20
4. اسٹیل	1.0	27	78
5. سیمنٹ	3	100	235
6. کارگو آف ریلویز	73	456	1021
7. سی شور ٹرانسپورٹیشن	19	272	576
8. ٹیلی فون کنکشن	NA	5	1036

ماخذ: اکنامک سروے آف انڈیا 2021: بلین ٹن کی نشاندہی کرتا ہے۔

جدول کے مطابق' کوئلے کی پیداوار 51-1950 میں 32 ملین ٹن سے بڑھ کر 598 ملین ٹن ہوگئی ہے۔ سمنٹ کی پیداوار 2000-1999 میں 100 ملین ٹن سے بڑھ کر 21-2020 میں 235 ملین ٹن ہوگئی ہے۔ اسی طرح ریلوے کا کارگو 51-1950 میں 73 ملین ٹن سے بڑھ کر 21-2020 میں 1021 ملین ٹن ہوگیا۔ ہندوستان میں انفراسٹرکچر کی سہولیات کی دستیابی سے ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔

23.5 ہندوستان میں حمل ونقل کا شعبہ

حمل ونقل کا شعبہ ایک ایسا بنیادی ڈھانچہ ہے جو اقتصادی سرگرمیوں اور پیداوار کی تقسیم کے استعمال میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ حمل ونقل کی سہولت لوگوں اور سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔ حمل ونقل کا نظام زرعی شعبے اور صنعتیں' ان پٹ (Input) فراہم کرتی ہیں اور تیار کردہ مصنوعات کو منڈیوں تک پہنچاتی ہیں۔ حمل ونقل کا شعبہ ملک کے پہاڑی علاقے' جنگلات اور پسماندہ علاقے ہیں۔ یہ خطوں' دریا کے کناروں اور دور دراز علاقوں کے درمیان لوگوں کی نقل وحرکت میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک کے مابین آبی اور ہوائی حمل ونقل' لوگوں کی نقل مکانی' سامان کی درآمد اور برآمد' تجارت' تبادلہ علم' اچھے تعلقات اور تعاون کو فروغ دیتے ہیں۔

حمل ونقل کے مختلف ذرائع

حمل ونقل کی سہولیات کی چار اقسام ہیں:

(1) روڈ ٹرانسپورٹ۔ (2) ریل ٹرانسپورٹ۔ (3) ہوائی ٹرانسپورٹ۔ (4) واٹر ٹرانسپورٹ۔

1. **روڈ ٹرانسپورٹ:** یہ ہمارے ملک میں حمل ونقل کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا طریقہ ہے۔ سڑکیں دور دراز علاقوں اور بستیوں کو بھی جوڑتی ہیں۔ آج کل سڑکیں عوامی اور خانگی شراکت داری سے تیار کی جاتی ہیں۔ قومی شاہراہوں اور ریاستی شاہراہوں کو سنہری راہداری کے طور پر تیار کیا گیا ہے اور ان کو صارفین سے ٹول وصول کئے جارہے ہیں۔ ڈیوٹی کے طور پر جمع ہونے والی رقم سڑکوں کی مرمت کے لئے استعمال کی جارہی ہے۔ نیشنل ہائی وے ڈیولپمنٹ پروگرام (NHDP) اور پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (PMJSY) اسکیمیں قومی اور ریاستی سڑکوں کو تیار کرنے کے لئے متعارف کرائی گئی ہیں۔

2. **ریل ٹرانسپورٹ:** برطانوی دور میں 853 میں لارڈ ڈلہوزی نے ہندوستان میں ریلوے متعارف کروایا۔ 1950 میں ملک میں ریلوے کو قومیایا گیا۔ ہندوستانی ریلوے دنیا کا سب سے بڑا ٹرانسپورٹ سسٹم ہے جو ملک کے دور دراز علاقوں کو جوڑتا ہے۔ ہندوستانی ریلوے 19 ریلوے ڈیویژنوں پر مشتمل ہے۔ ریلوے انجن' کوچز اور ویگنوں کی جگہ نئے متعارف کرائے گئے۔ پانچ سالہ منصوبوں میں ریلوے کی باقاعدگی اور جدید کاری کو ترجیح دی گئی۔ ٹرینوں میں فون اور وائی فائی جیسے جدید آلات کو متعارف کرانے پر بات چیت ہوئی۔ چینائی' ممبئی' دہلی' بنگلور اور حیدرآباد میں میٹرو ٹرینیں چلائی گئیں۔

3. **آبی حمل ونقل:** آبی حمل ونقل کی دو قسمیں ہیں: (1) اندرون ملک آبی حمل ونقل۔ (2) سمندری حمل ونقل۔ اندرون ملک آبی حمل ونقل کے ذرائع: دریا، آبی ذخائر، نہریں، سمندر (ٹھہرا ہوا پانی)، چھوٹی کشتیاں، موٹر بوٹس۔ لوگوں اور سامان کی حمل ونقل۔ سمندری پانی کا حمل ونقل چھوٹے جہازوں، بھاری جہازوں اور بھاری سامان (کوئلہ، تیل) پر مشتمل ہوتا ہے جسے ملکی بندرگاہوں اور غیر ملکی بندرگاہوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ یہ سستا اور مقیمی (غیر متحرک) قسم کا حمل ونقل ہے۔ اس حمل ونقل کی ترقی سے ساحلی علاقوں کے لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوتے ہیں اور آمدنی اور تجارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کی ساحلی پٹی 7,156 کلومیٹر طویل ہے۔ ہمارے ملک میں 12 بڑی اور 187 چھوٹی بندرگاہیں ہیں۔ کل حمل ونقل میں آبی حمل و نقل کا 29 فی صد حصہ ہے۔

4. **ہوائی حمل ونقل:** ہندوستان میں سال 1950 میں، ہوابازی کے شعبے کو قومیایا گیا اور انڈین ایئر لائنس اور ایئر انڈیا کا قیام عمل میں آیا۔ انڈین ایئر لائنس اندرون ملک پرواز کی خدمات فراہم کرتی ہے اور ایئر انڈیا بین الاقوامی پرواز کی خدمات فراہم کرتی ہے۔ اقتصادی اصلاحات کے تحت خانگی شعبے کو ہوابازی شعبہ میں داخل کیا گیا ہے۔ خانگی ایئر لائنس کو ہوابازی کے شعبے میں داخل کیا گیا ہے۔ اس ہندوستان میں 103 اندرون ملک اور 24 بین الاقوامی ہوائی اڈے ہیں۔ ہوائی حمل ونقل کو ایئر پورٹس اتھاریٹی آف انڈیا (AAI) کنٹرول کرتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں 103 اندرون ملک اور 24 بین الاقوامی ہوائی اڈے ہیں۔

ہمارے ملک میں حمل ونقل کے شعبے کو درپیش مسائل:

1. دیکھ بھال کے لئے بڑھتا ہوا خرچ۔
2. مناسب منصوبوں کا فقدان۔
3. مسافروں کی آمدورفت اور آبادی میں اضافہ۔
4. فرسودہ انجن، ویگن، سگنلنگ
5. ٹکنالوجی اور سرمایہ کاری کا فقدان۔
6. مرکز اور ریاستوں کے مابین تال میل کا فقدان۔
7. سیاسی عزم کا فقدان

23.6 توانائی کا شعبہ

اقتصادی ترقی کی شرح، توانائی کے وسائل کی دستیابی پر منحصر ہے۔ فی کس آمدنی جتنی زیادہ ہوگی، ایندھن کا استعمال اتنا ہی ہوگا۔ امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور جاپان جیسے ترقی یافتہ ممالک کی فی کس آمدنی اور فی کس توانائی کی کھپت بہت زیادہ ہے۔ ہمارے مدمقابل چین کی فی کس توانائی کی کھپت ہماری فی کس توانائی کی کھپت سے دوگنی سے بھی زیادہ ہے۔

توانائی کے ذرائع کے اقسام:

بنیادی طور پر توانائی کے ذرائع کی دو قسمیں ہیں: (1) توانائی کے روایتی ذرائع۔(2) غیر روایتی توانائی کے ذرائع۔

1. **توانائی کے روایتی ذرائع:** توانائی کے روایتی ذرائع میں کوئلہ، تیل، قدرتی گیس، تھوریم، یورینیم، وغیرہ شامل ہیں۔ جنہیں ایک مرتبہ استعمال کرنے کے بعد دوبارہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

(i) کوئلہ: کوئلہ اور لگنائیٹ فنا ہونے والی معدنیات ہیں۔ دنیا کے کوئلے کے ذخائر کا 7% فی صد ہندوستان میں پایا جاتا ہے اور 50% فی صد توانائی کی ضروریات کوئلے سے پوری ہوتی ہیں۔ 2018-19 میں کوئلے اور لگنائیٹ کی پیداوار 583 ملین ٹن تھی۔ اگر اسی مقدار میں کوئلہ کا استعمال کیا جائے تو اگلے 13 سالوں میں یہ معدنیات مکمل طور پر ختم ہو جائیں گی۔ لگنائیٹ صرف ریاست ٹامل ناڈو کے نیویلی اور آرکاٹ کے علاقوں میں ہی دستیاب ہے۔

(ii) تیل اور قدرتی گیس: ہمارے ملک میں دستیاب تیل کی مقدار 550 بلین ٹن ہے اور قدرتی گیس 550 بلین میٹرس ہے۔ اگر اسی سطح کی پیداوار ہوتی رہے گی تو یہ معدنیات 20 سے 25 سال کے عرصے میں ناپید ہو جائیں گی۔

(iii) نیوکلیر توانائی (جوہری توانائی): جوہری بجلی کی بنیاد یورینیم، تھوریم اور کچ دھاتیں ہیں جو بجلی کی کل پیداوار کا 4 فی صد ہیں۔

2. غیر روایتی توانائی کے ذرائع: غیر روایتی توانائی کے ذرائع میں شمسی توانائی، سمندری لہروں کی توانائی، سمندری لہروں کی توانائی، ہوائی توانائی، بایوگیس وغیرہ شامل ہیں جنہیں دوبارہ پیدا کیا جاسکتا ہے وہ آلودگی کا سبب نہیں بنتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں پانی کی کھپت زیادہ ہے۔ ان کے علاوہ گنے سے ایتھنول تیار کیا جاتا ہے اور جٹروفا پودے سے بھی ایتھنول حاصل کیا جاتا ہے۔

جدول: ہندوستان میں بجلی کی پیداوار۔ شعبہ جاتی بجلی کی کھپت فیصد میں (1950-2019)

سال	بجلی کی پیداوار گیگا واٹ	گھریلو شعبہ	تجارت	صنعتیں	زراعت	دیگر استعمالات
1950	510	9	6	72	10	3
1979	84005	9	5	65	14	4
1997	315294	18	6	44	27	4
2007	525672	21	18	46	19	4
2013	85292	22	8	45	18	4
2019	87145	21	9	47	17	6

(ماخذ: وزارت تجارتی توانائی۔ حکومت ہند۔ 2019)

اگر ہم مندرجہ بالا جدول کو دیکھیں تو صنعتوں اور تجارتی شعبوں کی کھپت بڑھ رہی ہے۔ جب کہ گھریلو شعبہ بھی کھپت کی شرح میں سب سے آگے ہے۔ 1950 سے 2019 تک تقریباً تمام شعبوں کی کھپت میں اضافہ ہوا ہے۔

23.7 انفارمیشن سیکٹر:

انفارمیشن سیکٹر اور علاقوں کو مارکیٹ کی ترقی کے لئے درکار معلومات فراہم کرتا ہے۔ موثر مواصلات' تجارت اور اقتصادی ترقی کی شرح کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ معلومات کا شعبہ (i) ڈاک (پوسٹ)۔ (ii) ٹیلی کمیونکیشن کی خدمات فراہم کرتا ہے۔

(i) پوسٹل خدمات: ہمارے ملک میں 1776ء سے پوسٹل سرویسز دستیاب ہیں اس وقت ہمارے ملک میں 1.5 لاکھ ڈاک خانے ہیں۔ ہر پوسٹ آفس اوسطاً 7000 خدمات فراہم کرتا ہے۔ 500 سے زیادہ آبادی والے ہر گاؤں میں ایک پوسٹ آفس ہے۔ ہمارا محکمہ ڈاک دنیا میں پہلے نمبر پر ہے۔ روایتی خدمات جیسے پوسٹ کارڈ' کور' ڈاک ٹکٹ' خطوط اور پارسل کے علاوہ نئی خدمات بھی پیش کی جارہی ہیں۔ 21 ویں صدی کے ''اسپیڈ ایج'' کے علاوہ اسپیڈ پوسٹ' میٹرو پوسٹ' راجدھانی خدمات' بین الاقوامی پارسل ہب' انڈیا پوسٹ گلوبل پورٹل' فوری منی آرڈر وصول کرنے میں آسانی' ویسٹرن منی ٹرانسفر متعارف کروائے گئے ہیں۔ محکمہ ڈاک کو ملازمین کی کمی' بھاری مالیاتی خسارہ' خانگی کوریئر مقابلہ وغیرہ جیسے مسائل کا سامنا ہے۔

(ii) انڈین ٹیلی گراف سرویسز: دنیا کی پہلی ٹیلی گراف سروس ہمارے ملک میں شروع ہوئی۔ ٹیلی گرام' فیکس میسجز وغیرہ کی فوری ترسیل کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ٹیلی فون لائنوں کی توسیع کے ساتھ ٹیلی گراف کی خدمات دیہی علاقوں تک پھیل گئی ہیں۔

(iii) ٹیلی کمیونیکیشن: ٹیلی کمیونیکیشن کا شعبہ معیشتک ے تمام شعبوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ بین الاقوامی مسابقت کو بڑھاتا ہے۔ ہماری عوامی شعبہ کی کمپنیاں بھارت سنچار نگم لمیٹڈ (BSNL) اور مہانگر ٹیلی فونس لمیٹڈ (MTNL) ایشیا میں سب سے بڑی ٹیلی کمیونیکیشن خدمات فراہم کرنے والی کمپنیاں ہیں۔ لیکن اس میں ملازمین کی کمی' ٹاورز کی کمی وغیرہ مسائل ہیں۔ سال 1999 میں ٹیلی کام پالیسی کا مقصد دیہی علاقوں میں ٹیلی فون کنکشن کو بڑھانا اور ٹیلی فون ریگولیٹری اتھاریٹی آف انڈیا (TRAI) قائم کرنا تھا تاکہ ٹیلی فون چارجز کو ٹھیک اور باقاعدہ کیا جاسکے۔ ٹیلی کام سیکٹر میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کو 74% سے بڑھا کر 100% کردیا گیا ہے۔

2010 کی قومی ٹیلی کام پالیسی کے تحت' اس کا مقصد محصولات کو باقاعدہ بنانا اور موثر خدمات فراہم کرنا تھا تاکہ ٹیلی

کام خدمات کو لوگوں کے تمام طبقوں تک قابل رسائی بنایا جاسکے۔ اس کا مقصد ٹیلی کام سیکٹر میں اضافی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لئے دوستانہ ماحول پیدا کر کے ملازمت کے موقعوں کو بہتر بنانا تھا۔

23.8 انفارمیشن ٹکنالوجی

انفارمیشن ٹکنالوجی (IT) '21 ویں صدی کی جدت اور علم پر مبنی معاشرے میں انقلاب برپا کر رہی ہے۔ انفارمیشن ٹکنالوجی جدید آلات کے استعمال سے دنیا کے تمام ممالک میں انقلاب برپا کر رہی ہے۔ گلوبل ولیج (عالمی گاؤں) کا تصور آئی ٹی کی ترقی کے ساتھ آیا۔ یہ دنیا بھر کے تمام شعبوں میں آئی ٹی پر مبنی خدمات کا استعمال کرتا ہے۔ آئی ٹی سیکٹر سافٹ ویئر' ہارڈ ویئر' انجینئرنگ ڈیزائن' ریسرچ' ڈیولپمنٹ' زوم سروسز فراہم کرتا ہے۔ انفارمیشن ٹکنالوجی انیبلڈ سروسیز' معلومات پر مبنی خدمات' بینک' انشورنس کمپنیاں' مالیاتی ادارے' ٹیلی کام سیکٹر ان خدمات کو استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں IT خدمات فراہم کرنے والی 5 بڑی کمپنیاں Service Tata Consultancy' Cognizant Technologies' Wipro' Infosys' HCL

آئی ٹی سیکٹر کی ترقی نے ہمارے ملک کو ایک ''سست ملک'' سے ''جدت کا ملک'' میں پہنچایا ہے۔ آئی ٹی خدمات فراہم کرنے میں ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا کلاؤڈ نگ آئی ٹی سیکٹر میں ایک اور ابھرتی ہوئی سرویس ہے جہاں اس ٹیکنالوجی کو مرکزی اور ریاستی حکومتیں اور علاقائی حکومتیں استعمال کرتی ہیں۔ یہ سافٹ ویئر عوامی انتظامیہ' فنکشنز اور حکومت کی جانب سے انجام دی جانے والی خدمات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تمام سرکاری خدمات کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے بعد ای سرویس' می سیوا' میونسپلٹی' آن لائن ادائیگی' ٹیکس کی ادائیگی رسیدیں' سرٹیفکیٹ بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہ نظام حکومت میں شفافیت' کارکردگی اور کمیونٹی کی ملکیت کو ممکن بناتا ہے اور فرائض کی ادائیگی میں تاخیر اور بدعنوانی کو کم کرتا ہے۔

آئی ٹی کو ایک برآمدی صنعت کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ خدمات میں آئی ٹی کی برآمدات 77 فی صد ہیں۔ 2020-21 میں آئی ٹی سیکٹر ملین آبادی کے 4.4 فی صد کو براہ راست ہماری برآمدات کے ساتھ ہونے والی ترقی نے ہمارے ملک کو علمی معیشتوں میں سرفہرست بنا دیا ہے۔ سوشل میڈیا نیٹ ورکنگ (گوگل' فیس بک' ٹوئٹر) آن لائن شاپنگ' پبلک سیکٹر کی مالیاتی خدمات' کمپیوٹر سے علاج' آئی ٹی سیکٹر میں اپنا حصہ نبھا رہی ہیں۔ عام خدمات نے انٹرنیٹ اور جدید ترین ٹیلی کام آلات کے استعمال میں اضافہ کیا ہے۔

23.9 سائنس اور ٹکنالوجی

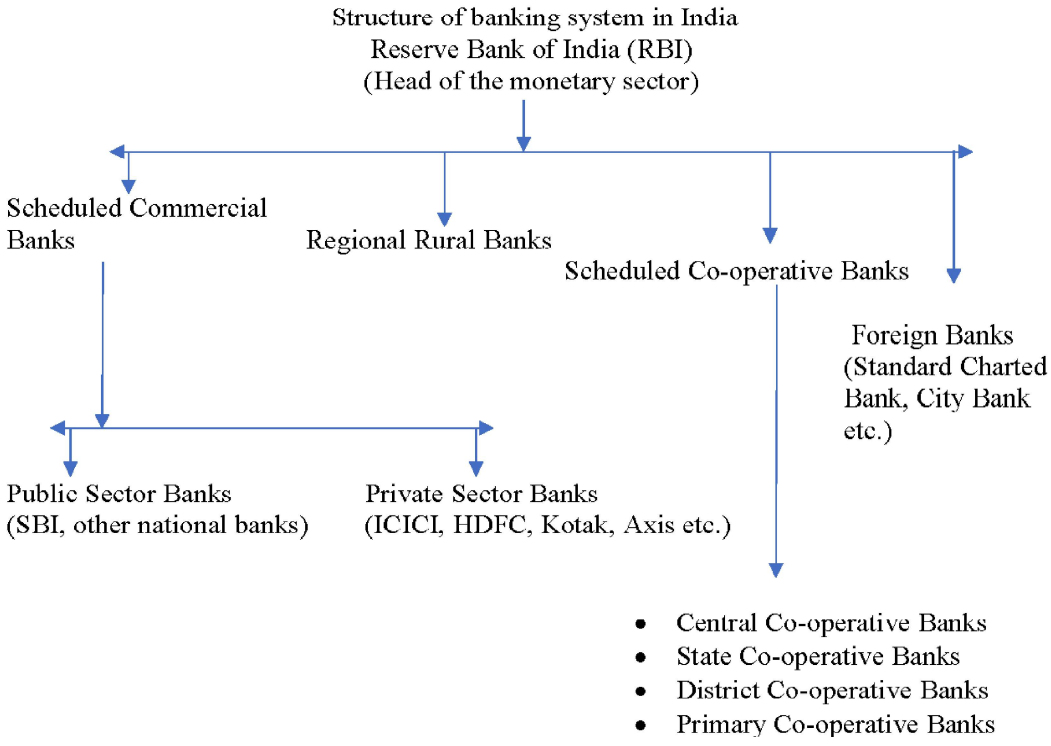
سائنس اور ٹکنالوجی کے شعبوں کی ترقی میں ہندوستان دنیا میں سب سے آگے ہے۔ ان شعبوں کی ترقی سے بین الاقوامی منڈیوں میں ہماری مسابقت میں اضافہ ہوا ہے۔ تمام ترقی یافتہ ممالک ہماری سائنس اور ٹکنالوجی کو بڑے پیمانے پر استعمال کررہے ہیں۔ ہمارا ملک ایک ایسے ملک کے طور پر پہچانا جاتا ہے جس میں تحقیق اور ترقی کے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ معاشی ترقی کے لئے سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی ضروری ہے۔ یہ شعبے معاشی ترقی کی شرح کو نیچے سے اوپر لے جانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ نئی تحقیق اور ایجادات سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی میں معاون ہیں۔ سائنس اور تکنیکی ترقی، صنعت کاری، شہریانے اور روزگار کے مواقع کی توسیع میں معاون ثابت ہوگی۔

سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی میں فوائد

1. پیداوار کے عوامل کی پیداواری صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔
2. سرمایہ دار سامان کا موثر استعمال ممکن ہے۔
3. نئی مشینوں اور بہتر آلات کے استعمال سے افرادی قوت کی استعداد کار میں اضافہ ہوگا۔
4. پیداوار کے ضائع ہونے اور اخراجات کو کم کرتا ہے۔
5. پیداوار اور تقسیم کے عمل کو تیز کرتا ہے۔
6. اس سے زراعت اور صنعتی شعبوں کے درمیان رابطے مضبوط ہوں گے۔
7. اندرونی اور بیرونی بچتوں سے بڑے پیمانے پر پیداوار بڑھے گی اور صنعتوں کے منافع میں اضافہ ہوگا۔
8. سائنس اور ٹکنالوجی کے شعبوں کی ترقی مطلوبہ وسائل کے استعمال اور زیادہ سے زیادہ پیداوار کو ممکن بنائے گی۔ ہندوستان کو دنیا کے سائنسی میدان میں سرفہرست مقام حاصل ہے۔ تاہم، حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کی آبادی کا صرف 6% حصہ تحقیق کے میدان سے وابستہ ہے۔ جو کہ ترقی کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے جب کہ امریکہ میں 32% آبادی تحقیق کے شعبے میں کام کررہی ہے۔ اگر ہم فی دس ہزار 10,000 آبادی پر انجینئرز کی تعداد پر غور کریں تو ہندوستان میں صرف 22 ہیں۔ جب کہ امریکہ میں یہ تعداد 456 افراد ہیں۔ تاہم سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں ڈھانچہ جاتی تبدیلیوں سے خدمات کے شعبے میں روزگار کے مواقع بڑھے ہیں اور قومی آمدنی میں حصہ بڑھ رہا ہے۔

23.10 بینکنگ سیکٹر

بینک کاری نظام مالیاتی منڈی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ ہندوستان کے کاروباری بینکاری نظام کے لازمی حصے:(i) ریزرو بینک۔(ii) شیڈولڈ کمرشیل بینک۔(iii) شیڈولڈ کوآپریٹیو بینک۔بینکنگ سسٹم کا سربراہ یا اعلیٰ بینک ریزرو بینک آف انڈیا یا سنٹرل بینک ہے۔شیڈول بینک' شیڈول بینک ہوتے ہیں۔شیڈول کمرشیل بینک وہ بینک ہیں جو RBI ایکٹ 1934 کے دوسرے شیڈول میں شامل ہیں اور جو بینکنگ کا معمول کا کاروبار کرتے ہیں جیسے کہ ڈپازٹ قبول کرنا' قرض اور دیگر بینکنگ خدمات فراہم کرنا۔تجارتی بینک منافع کمانے کے مقصد سے کاروبار کرتے ہیں۔ڈپازٹس کی فلاح و بہبود کو متاثر کئے بغیر سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔کوآپریٹیو بینک اراکین کی مدد سے غیر منافع بخش خدمات انجام دیتے ہیں۔افراد اور اداروں کی بچت کمرشیل بینک کے ذخائر کے طور پر جمع کی جاتی ہے اور جمع شدہ رقم کو قلیل مدتی قرضوں کے ذریعہ منظور کیا جاتا ہے۔1969 میں پہلی بار ہندوستان میں 14 خانگی بینکوں کو قومیایا گیا اور مزید 6 بینکوں کو بھی 1980 میں سماجی بہبود کے لئے قومیایا گیا۔



ریزرو بینک آف انڈیا (RBI): یہ بینک 1935 میں قائم کیا گیا تھا اور 1949ء میں قومیایا گیا تھا اور یہ ممبئی میں واقع ہے۔ریزرو بینک آف انڈیا ہمارا مرکزی بینک ہے۔یہ سب سے اعلیٰ مالیاتی نظام کے طور پر جانا جاتا ہے۔ریزرو بینک کا کام کرنسی نوٹ جاری کرنا' بطور بینکر' ایجنٹ اور حکومت کے مشیر کے طور پر کام کرنا' زرمبادلہ فنڈز اور سونے کے ذخائر کا تحفظ' بینکوں کی نقد ذخیرہ کرنے کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا' چیک کلیئرنگ خدمات فراہم کرنا' خدمات' کریڈٹ کنٹرول' زرمبادلہ کی شرح کا

کنٹرول وغیرہ ہے۔سنٹرل بینک اقتصادی ترقی اور سماجی بہبود کو فروغ دینے والے بہت سے دوسرے کام بھی انجام دیتا ہے۔ ریزرو بینک مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کرتا ہے۔

کمرشیل بینکس:

کمرشیل بینکوں کے بنیادی کام عوام اور اداروں سے اس طرح کی بچتوں کو بطور ڈپازٹس قبول کرنا اور وصول شدہ ڈپازٹس کا ایک بڑا حصہ قرض کے طور پر منظور کرنا ہے۔ بینک قرضوں کی منظوری کے عمل کو ''کریڈٹ تخلیق'' (Credit Creation) کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس وقت پبلک سیکٹر میں صرف 12 بینکس ہیں جب کہ پرائیوٹ سیکٹر میں 27 بینکس ہیں۔ بینکنگ سسٹم میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا (SBI) جو کہ ایک پبلک سیکٹر بینک ہے سب سے بڑا بینکنگ سسٹم سمجھا جاتا ہے۔

علاقائی دیہی بینک:

علاقائی دیہی بینک 2 اکتوبر 1975 میں قائم کئے گئے تھے۔ یہ بینک تجارتی بینکوں کے ذریعہ انجام دئے جانے والے تمام کام انجام دیتے ہیں۔لیکن ان بینکوں کے کام کا دائرہ صرف دیہی علاقوں تک محدود ہے۔ یہ بینک دیہی علاقوں میں بچت بڑھاتے ہیں اور مختلف اور معمولی کسانوں، زرعی مزدوروں اور دیہی کاٹیج صنعتوں کو قرض فراہم کرتے ہیں۔

کوآپریٹیو بینک:

کوآپریٹیو بینکوں کا ڈھانچہ مندرجہ ذیل تین سطحوں پر ہوتا ہے۔

1. ریاستی کوآپریٹیو بینکنگ (SCOB) جو RBI اور متعلقہ ریاستی حکومتوں کے ذریعہ ریگولیٹ ہوتے ہیں۔ یہ بینک ملک بھر میں دیہی اور کم آمدنی والے لوگوں کو مالی امداد فراہم کرتے ہیں۔ یہ بینک ملک بھر میں دیہی اور کم آمدنی والے لوگوں کو مالی امداد فراہم کرتے ہیں۔ یہ بینکس اکثر زرعی اور متعلقہ سرگرمیوں، چھوٹے پیمانے کی صنعتوں اور دیگر چھوٹے کاروباروں کے لئے قرض کا بنیادی ذریعہ ہوتے ہیں۔ یہ کوآپریٹیو کریڈٹ سسٹم کے لئے ریاستی سطح پر ایک اعلیٰ ترین بینک ہے۔
2. مرکزی کوآپریٹیو بینکس (CCB): یہ ریاست میں ضلعی سطح پر ہوتے ہیں۔ان بینکس کی نگرانی ریاستی محکمہ کوآپریٹیو کرتی ہے اور ان کو ریزرو بینک آف انڈیا کے ذریعے منظّم کیا جاتا ہے۔ CCB اپنے اراکین کو قرضے اور دیگر بینکنگ خدمات فراہم کر رہے ہیں اور عام لوگوں سے ڈپازٹ بھی حاصل کرتے ہیں جیسے کمرشیل بینکس۔
3. پرائمری ایگریکلچر کریڈٹ سوسائٹیز (PACS): یہ کوآپریٹیو سسٹم کی تیسری قسم ہے۔ عام طور پر PACS گاؤں کی سطح پر چلائے جاتے ہیں اور ان کی ملکیت اور انتظام ان کے ممبران کرتے ہیں۔ جو کوآپریٹیو کے فائدے کے لئے سرمایہ اور مزدوری دونوں کا حصہ ہوتے ہیں۔ 21 ویں صدی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بینکنگ خدمات تیار ہو رہی۔ بینکوں کی طرف سے پیش کردہ نئی خدمات یہ ہیں: (i) مرچنٹ بینکنگ، حصص، تجارتی ترقی کے لئے ڈیبنچر۔

(ii) میوچول فنڈز۔(iii) صارفین کی سہولت کے لئے ریٹیل بینکنگ۔ (iv) (Automated Teller Machine) ATM۔(v) کسی بھی برانچ سے بینکنگ کی سہولت۔(vi) انٹرنیٹ بینکنگ۔(vii) فوری کیش ٹرانسٹفر کی سہولت۔(viii) Yono, Phonepe, Google pay, Paytm وغیرہ۔لوگ اپنی نقد منتقلی کی ضروریات کو ان تمام ذرائع کے ذریعہ پورا کررہے ہیں۔

23.11 سیاحت

پچھلی دو صدیوں سے سیاحت کا شعبہ خدماتی شعبے میں سب سے بڑی صنعت کے طور پر ترقی کررہا ہے۔ ہندوستان کے پلاننگ کمیشن نے سیاحت کو ہمارے ملک میں سب سے زیادہ ترقی کی شرح کے ساتھ دوسرے بڑے شعبے کے طور پر شناخت کیا ہے۔ یہ شعبہ جس میں سب سے زیادہ ترقی' آمدنی اور روزگار کے مواقع ہیں' معیشت کا چوتھا شعبہ سمجھا جاتا ہے۔ ورلڈ ٹورازم آرگنائزیشن کے مطابق ''سیاحت ایک سماجی' ثقافتی اور اقتصادی رجحان ہے جس میں لوگوں کی ذاتی یا کاروباری/ پیشہ ورانہ مقاصد کے لئے اپنے معمول کے ماحول سے باہر ممالک یا مقامات کی نقل وحرکت شامل ہے'' ان لوگوں کو زائرین کہا جاتا ہے۔آگرہ' دہلی' جے پور' کشمیر' حیدرآباد' گوا' بنگلور' چینائی' ممبئی وغیرہ ہمارے کچھ اہم سیاحتی مقامات ہیں۔

ہندوستان میں سیاحت کی اہمیت: اقتصادی ترقی میں سیاحت کی اہمیت بڑھے گی۔ سیاحت بین الاقوامی تعاون' خیر سگالی' سائنس اور ٹکنالوجی کے تبادلے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔سیاحت کی ترقی کی شرح تجارت کو فروغ دیتی ہے۔اس سے منسلک شعبوں کی ایک وسیع حد تک رابطے مضبوط ہوں گے۔ باغبانی' زمین کی تزئین' دستکاری' ہینڈلوم مصنوعات کی مانگ میں اضافہ ہوگا اور انفراسٹرکچر کی سہولیات جیسے ٹرانسپورٹ' انفارمیشن' بینکنگ' انشورنس' ہوٹل' ریستوران میں اضافہ ہوگا۔اس سے سہولیات والے شعبوں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔سیاحوں کی کھپت بڑھے گی تو سیاحت کے شعبے کی آمدنی بھی بڑھے گی۔

سیاحت کی ترقی سے معیشت کو ہونے والے فوائد:

1. یہ معیشت کی آمدنی اور روزگار میں اضافہ کرتا ہے اور زرمبادلہ فراہم کرتا ہے۔
2. سیاحت کے شعبے میں سرمایہ کاری کی قدر بہت زیادہ ہے اور روزگار میں توسیع کے ساتھ آمدنی کا بہاؤ بھی زیادہ ہوگا۔
3. وہ ہوٹل جو باغبانی' زمین تزئین' دست کاری کی صنعتیں' فاسٹ فوڈ' خصوصی دیسی پکوان پیش کرتے ہیں جو کہ سیاحوں کو راغب کرتے ہیں۔
4. نئی خدمات جیسے ٹکٹ کی بکنگ' نقدی تبادلہ' سیاحتی سہولیات' کھانے پینے کی سہولیات' پارکنگ' گھومنے پھرنے کی سہولتیں تیار کی جائیں گی۔

5. مرکزی، ریاستی اور علاقائی حکومتوں کی آمدنی بڑھے گی۔
6. صفائی، محفوظ پینے کے پانی اور آلودگی پر قابو پانے، ماحولیاتی تحفظ، توازن اور پائیدار اقتصادی ترقی جیسے اقدامات ممکن ہوں گے۔
7. سیاحت کا شعبہ، ہنرمند مزدوروں کے ساتھ ساتھ غیر ہنرمند کارکنوں کو بھی روزگار فراہم کرتا ہے۔ سیاحت کے شعبے کی ترقی کے لئے حکومت نے 1966 میں انڈیا ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن STDC قائم کیا۔ تنظیم کے کام یہ ہیں: (i) اس نے حمل ونقل، تفریح، خریداری، سیمینارز، کانفرنسوں اور کانفرنسوں کے انعقاد کے لئے کنونشن سنٹرز بنائے ہیں۔ (ii) مشاورتی اور انتظامی خدمات فراہم کرنا۔ (iii) نئی خدمات فراہم کرنا جو سیاحوں کے لئے ان کے خرچ کردہ رقم کے لئے تسلی بخش ہوں۔ (iv) پبلک۔ پرائیوٹ پارٹنرشپ میں نئی خدمات انجام دینا۔ سال 2020 میں کل 2.74 ملین غیر ملکی سیاحوں نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ اس کے نتیجے میں 6.958 بلین امریکی ڈالرز کا زرمبادلہ حاصل ہوا جس سے 80 ملین افراد کو روزگار ملا۔

23.12 خلاصہ

ترقی یافتہ ثلاثی شعبہ کا تیز رفتار اقتصادی ترقی میں حصہ ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لئے انفراسٹرکچر کی فراہمی، سرمائے کی پیداوار کی شرح کو بڑھا کر ترقیاتی عمل کو تیز کرے گی۔ ٹرانسپورٹ کا شعبہ ایک بنیادی ڈھانچہ کی سہولت ہے جو اقتصادی سرگرمیوں کے استعمال اور پیداوار اور انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) کی تقسیم کی سہولت فراہم کرتا ہے جو 21 ویں صدی کے جدت اور علم پر مبنی معاشرے میں انقلاب برپا کر رہا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی جدید آلاتکے استعمال سے دنیا کے تمام ممالک میں انقلاب برپا کر رہی ہے۔ یہ ایک برآمدی صنعت کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ حدمات میں اس کی برآمدات 77 فی صد ہیں۔ آئی ٹی سیکٹر 21-2020 میں ملین آبادی کے 44 فیصد کو براہ راست اور 12 ملین آبادی کو بالواسطہ روزگار فراہم کر رہا ہے۔ بینکنگ سسٹم فینانس مارکیٹ کا ایک لازمی حصہ ہے اور ہندوستان کے کاروباری بینکاری نظام کا لازمی حصہ ہے۔ آر بی آئی ہمارا مرکزی بینک ہے۔ سیاحت بین الاقوامی تعاون، نیک نیتی، سائنس اور ٹیکنالوجی کے تبادلے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ سیاحت کی ترقی کی شرح تجارت کو فروغ دیتی ہے۔ اس سے منسلک شعبوں کی وسیع فاصلے میں رابطے مضبوط ہوں گے۔

23.13 مثالی امتحانی سوالات

I. مندرجہ ذیل سوالات کے جواب 4 سے پانچ سطور میں دیجئے۔

1. ثلاثی شعبہ کی وضاحت کیجئے۔
2. انفراسٹرکچر کی اقسام
3. شعبہ ہوابازی

II. مندرجہ ذیل سوالات کے جواب 8 تا 10 سطور میں دیجئے۔

1. ہمارے ملک میں بینکنگ ڈھانچہ بیان کریں۔
2. بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی اقسام بیان کریں۔
3. توانائی کے روایتی اور غیر روایتی ذرائع میں کیا فرق ہے؟
4. سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے فوائد بیان کریں۔

III. مندرجہ ذیل سوالات کے جواب 16 تا 20 سطور میں دیجئے۔

1. ریزرو بینک کے کاموں کی وضاحت کریں۔
2. خدماتی شعبہ کی اہمیت بیان کریں۔
3. اپنے ملک میں ٹرانسپورٹ کے شعبے کو درپیش مسائل سے آگاہ کیجئے۔
4. ہمارے ملک کی ترقی میں انفارمیشن سیکٹر کی اہمیت کی وضاحت کریں۔
5. معیشت کو سیاحت کی ترقی کے فوائد کا ذکر کریں۔

23.14 فرہنگ

ریزرو بینک آف انڈیا: یہ ہندوستان کا سب سے اعلیٰ بینک ہے۔ یہ سنٹرل بینک آف انڈیا بھی کہلاتا ہے۔ اس کے پاس بینکنگ اور مالیاتی اداروں کو ریگولیٹ کرنے، افراط زر کو کنٹرول کرنے کی اجارہ داری ہے۔ اس کا کام حکومت اور بینکوں کی مدد کرنا ہے۔ یہ 1935 میں قائم کیا گیا تھا لیکن حکومت ہند نے اسے 1969 میں قومیایا۔

شیڈولڈ کمرشیل بینکس: شیڈولڈ بینک وہ بینک ہیں جو ریزرو بینک آف انڈیا (RBI) ایکٹ 1934 کے دوسرے شیڈول میں درج ہیں۔ کمرشیل بینک ایک ایسا مالیاتی ادارہ ہے جو منافع کمانے کے مقصد سے عام لوگوں سے ڈپازٹ قبول کرنے اور سرمایہ کاری کے لئے ایڈوانس اور قرض دینے کے فرائض انجام دیتا ہے۔ یہ بینک دیگر مالیاتی خدمات بھی پیش کرتے ہیں جیسے ATM، ڈیمانڈ ڈرافٹ، ڈپازٹ کا سرٹیفکیٹ وغیرہ۔

23.15 حوالہ جات

1. اکنامک سروے 2021-22
2. تلگو اکیڈمی B.A سال آخر کی تدریسی کتاب
3. انڈین اکانومی۔ دت اور سندرم
4. ریزرو بینک آف انڈیا آفیشیل ویب سائٹ

باب
24

غیر ملکی شعبہ جات

24.0 مقاصد

24.1 تعارف

24.2 تجارت کا توازن

24.3 ادائیگیوں کا توازن

24.4 بین الاقوامی تجارت کا کردار

24.5 غیر ملکی راست سرمایا کاری

24.6 جی اے ٹی ٹی

24.7 ڈبلیو ٹی او

24.8 خلاصہ

24.9 مثالی امتحانی سوالات

24.10 فرہنگ



24.0 مقاصد

- تجارت کا توازن (بی او ٹی) اور ادائیگیوں کا توازن (بی او پی) کے تصورات کی وضاحت
- ہندوستان کی ادائیگیوں کے توازن میں رجحانات کا تجزیہ
- بین الاقوامی تجارت کے تصور کی وضاحت
- غیر ملکی راست سرمایا کاری کی خوبیوں اور خامیوں کو بیان کرنا
- جی اے ٹی ٹی اور ڈبلیو ٹی او میں فرق کرنا۔



24.1 تعارف

ہر ملک چند اشیاء کی پیداوار میں خصوصیت رکھتا ہے جن کو وہ کم لاگت میں تیار کرسکتا ہے۔ ہر ملک ان اشیاء کو درآمد کرتا ہے جن کو وہ صرف زیادہ لاگت میں پیدا کرسکتا ہے۔ ہر ملک کو چند اشیاء کی تیاری میں برتری رکھتا ہے۔ یہ مہارت کی وجہ سے ہوسکتا ہے یا لیاقت کے عنصر کی وجہ سے۔ بین الاقوامی تجارت قومی حدود کے پار ممالک کے درمیان اشیاء اور خدمات کا تبادلہ ہے۔ ممالک کو ان اشیاء کے حصول کے لئے تجارت کی ضرورت ہے جن کو وہ خود پیدا نہیں کرسکتے یا جن کو وہ کہیں سے کم قیمت پر خرید سکتے ہیں۔

بین الاقوامی تجارت قوموں کے لئے باہمی فائدہ ہے اگر یہ علاقائی خصوصیت' پیداوار کی اونچی سطح' بہتر معیار زندگی 'اشیاء اور خدمات کی دنیا بھر میں دستیابی' قیمتوں اور اجرتوں میں یکسانیت اور معلومات اور ثقافت کے پھیلاؤ کی راہ ہموار کرتی ہے۔

غیر ملکی شعبہ معشیت کا وہ حصہ ہے جس کا تعلق سمندر پار ممالک کے ساتھ تجارت سے ہے۔ غیر ملکی شعبہ میں اشیاء و خدمات کی درآمدات و برآمدات ساتھ ہی ساتھ سرمایا کاری اور بینکنگ لین دین کے سلسلہ میں سرمایا کی منتقلی اور گھریلو معاشی سرگرمی اور ملک کے تجارت کے توازن اور ادائیگیوں کے توازن کا موقف کی سطح اور ہیئت پر اثر ڈالنا ہے۔

24.2 تجارت کا توازن (بی اوٹی)

تجارت کا توازن ایک ملک کی جانب سے دوسرے ملک کو اشیاء اور خدمات کی درآمد ساتھ ہی ساتھ برآمد کے حجم کو درج کرتا ہے۔ تجارت کا توازن (بی اوٹی) ایک ملک کی اشیاء کی برآمدات کی جملہ قدر اور اشیاء کی درآمدات کی جملہ قدر ہے۔ ایک ملک کے تجارت کے توازن کے بیانیہ میں صرف اشیاء کی درآمدت اور برآمدات کو درج کیا جاتا ہے۔ اشیاء کی نقل وحرکت (اشیاء کی درآمدات اور برآمدات) کو ظاہری تجارت بھی کہا جاتا ہے' کیونکہ ملکوں کے درمیان اشیاء کی منتقلی کو آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے اور ہاتھوں سے محسوس کیا جاسکتا ہے اور ایک ملک کے کسٹم عہدیدار طبعی معائینہ کر سکتے ہیں۔

موافق بی اوٹی: جب ایک ملک کی اشیاء کی برآمدات کی جملہ قدر اس ملک کی اشیاء کی درآمدات کی جملہ قدر سے بڑھ جاتی ہے' تب کہا جاتا ہے کہ یہ ملک موافق تجارتی توازن رکھتا ہے۔

ناموافق اوبی ٹی: اگر ایک ملک کی اشیاء کی برآمدات کی جملہ قدر اس ملک کی اشیاء کی درآمدات کی جملہ قدر سے کم ہے تب اس ملک کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ ناموافق تجارتی توازن رکھتا ہے۔

تجارت کے توازن میں مساوات: ایک ملک اس وقت تجارت کے توازن میں مساوات رکھتا ہے جب اس کی جانب سے اشیاء کی برآمدات کی جملہ قدر اس کی جانب سے درآمد کی جانے والی اشیاء کی جملہ قدر کے مساوی ہو۔

24.3 ادائیگیوں کا توازن (بی یو پی)

ادائیگیوں کا توازن (بی او پی) دیگر ممالک سے وصولیات اور ان کو ادائیگیوں کا ایک منظّم اندراج ہے جو ایک سال کے دوران تمام معاشی لین دین کے دوران ہوتی ہیں۔ ریزور بینک آف انڈیا کے مطابق ''ایک ملک کی ادائیگیوں کا توازن ایک ملک کے رہنے والوں اور بقیہ دنیا کے درمیان تمام معاشی لین دین کا منظّم ریکارڈ ہے۔ یہ اشیاء کی برآمدات' فراہم کی جانے والی خدمات اور شہریوں کی جانب سے حاصل کردہ سرمایا اور ان کی جانب سے اشیاء کی درآمدات اور تارکین وطن یا غیر ملکیوں کو منتقل کئے جانے والے سرمایا سے حاصل ہونے والی خدمات کے کھاتہ پر تمام وصولیات کا ایک درجہ بندر یکارڈ ہے۔''

ادائیگیوں کا توازن ایک ریکارڈ ہے جو ایک مقررہ وقت سے متعلق ہوتا ہے۔ عام طور سے یہ سالانہ بیان ہے۔ تمام لین دین جس کو ادائیگیوں کے توازن میں درج کیا جاتا ہے اس کی تین وسیع کھاتوں میں گروپ بندی کی جاسکتی ہے جو ہیں (1) نقد کھاتہ' (2) سرمایا کھاتہ اور (3) سرکاری محفوظ اثاثہ جات کھاتہ (4) خامیاں اور غلطیاں۔

24.3.1 ادائیگیوں کے توازن کی اہمیت

- بی او پی تمام لین دین کو درج کرتا ہے اور ایک کرنسی کی طلب اور سربراہی پیدا کرتا ہے۔
- مختصر مدت میں ایک ملک کے معاشی اور مالیاتی موقف کو طے کرتا ہے۔
- بی او پی معشیت کے بین الاقوامی تجارت اور کرنسی کی شرح تبادلہ میں رجحانات کی توثیق کرسکتا ہے۔ یہ رجحان میں تبدیلی یا الٹ کا اشارہ بھی ہوسکتا ہے۔
- یہ ملک کی مالیاتی اتھاریٹی (آر بی آئی) کی پالیسی میں تبدیلی کا بھی اشارہ ہوسکتا ہے۔

24.3.2 تجارت کے توازن اور ادائیگیوں کے توازن کے درمیان فرق

تجارت کا توازن	ادائیگیوں کا توازن
1۔ یہ ایک محدود اصطلاح ہے	1۔ یہ ایک وسیع اصطلاح ہے
2۔ اس میں صرف دکھائی دینے والی اشیاء اور سرمایا منتقلی شامل ہے	2۔ اس میں تمام متعلقہ لین دین شامل ہے
3۔ یہ موافق یا ناموافق ہوسکتا ہے	3۔ یہ ازخود ہمیشہ متوازن ہوتا ہے
4۔ بی او ٹی = برآمدات پر نقد آمدنی - درآمدات کے لئے نقد ادائیگی	4۔ بی او پی = نقد کھاتہ + سرمایا کھاتہ + یا - بقیہ اشیا (خامیاں اور غلطیاں)
5۔ درج ذیل عوامل بی او ٹی کو متاثر کرتے ہیں۔ الف) پیداواری لاگت ب) خام مال کی دستیابی ج) شرح تبادلہ د) اندرون ملک تیار کی گئی اشیاء کی قیمت	5۔ بی او پی کو متاثر کرنے والے عوامل درج ذیل ہیں۔ الف) غیر ملکی قرض دہندوں کی شرائط ب) حکومت کی معاشی پالیسی ج) بی او ٹی کے تمام عوامل

24.3.3 ہندوستان کا ادائیگیوں کا توازن

ایک ملک کے ادائیگیوں کے توازن کو اس ملک کے بقیہ دنیا کے ساتھ ایک مخصوص مدت کے دوران عام طور سے ایک سال میں تمام معاشی لین دین کا منظّم بیان کہا جاسکتا ہے۔ یہ اشارہ دیتا ہے کہ کیا ملک کو تجارتی خسارہ ہے یا فاضل ہے۔ جب برآمدات، درآمدات سے تجاوز کرجاتی ہیں، تجارت فاضل ہے اور جب درآمدات، برآمدات سے تجاوز کرجاتی ہیں تو تجارت خسارہ میں ہے۔

بی او پی کو محسوب کرنے کی ضرورت

- ایک ملک کے مالیاتی اور معاشی موقف کو ظاہر کرنے۔
- اس کو ملک کی کرنسی کے قابل ستائش ہونے یا گروٹ کا شکار ہونے کو طے کرنے کے لئے ایک اشارے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- حکومت کی مالیاتی اور تجارتی پالیسیاں طے کرنے میں مدد کرتا ہے۔
- ایک ملک کے دیگر ممالک کے ساتھ معاشی لین دین کو سمجھنے اور تجزیہ کرنے کے لئے اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔

بی او پی کے اجزاء

بی او پی کھاتہ کی تیاری کے لئے' ایک ملک اور بقیہ دنیا کے درمیان معاشی لین دین کی گروپ بندی اس طرح کی جاتی ہے۔ نقد کھاتہ' سرمایا کھاتہ اور خامیاں وغلطیاں۔ یہ غیر ملکی زرمبادلہ میں تبدیلیوں کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

نقد کھاتہ: یہ ظاہری (اشیاء یا مال) اور پوشیدہ (غیر مادی) برآمدات اور درآمدات کو دکھاتا ہے۔ پوشیدہ میں خدمات ،منتقلی اور آمدنی شامل ہیں۔

سرمایا کھاتہ: یہ ایک ملک کے لئے سرمایا اخراجات اور آمدنی کو دکھاتا ہے۔ یہ ایک ملک میں عوامی اور خانگی دونوں سرمایا کاری کے بقدر بہاؤ کا ایک خلاصہ پیش کرتا ہے۔

بیرونی تجارتی قرض (ای سی بی)' ایف ڈی آئی' ایف پی آئی وغیرہ سرمایا کھاتہ کا ایک حصہ بناتے ہیں۔

24.4 بین الاقوامی تجارت

بین الاقوامی تجارت کا مطلب مختلف ممالک کے درمیان اشیاء وخدمات کی تجارت یا تبادلہ ہے۔

معاشی ترقی میں بین الاقومی تجارت کا کردار

بین الاقوامی تجارت ممالک کے لئے باہم فائدہ مند ہے اگر اس سے علاقائی خصوصیت' پیداوار کی اعلی سطح ' بہتر رہائشی معیار' اشیاء اور خدمات کی دنیا بھر میں دستیابی' قیمتوں اور اجرتوں میں یکسانیت اور معلومات وتہذیب کا پھیلاؤ ہوتا ہے۔

1۔ **محنت اور خصوصیت کی تقسیم**: غیر ملکی تجارت سے عالمی سطح پر محنت اور خصوصیت کی تقسیم کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ چند ممالک وافر قدرتی دولت رکھتے ہیں۔ وہ خام مال تقسیم کر کے ان جمہوریتوں سے تیار اشیاء درآمد کر سکتے ہیں جو باصلاحیت انسانی طاقت میں ترقی پسند ہیں۔ یہ تمام مملکتوں کو فائدہ دے گا اور چنانچہ محنت اور خصوصیت تقسیم ہو جائیں گے۔

2۔ **وسائل کا زیادہ سے زیادہ اختصاص اور استعمال**: خصوصیت کی وجہ سے، غیر تخلیقی خطوط کو نکالا جا سکتا ہے اور وسائل کے زیاں کو الگ کیا جا سکتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر، وسائل کو صرف ان جائیدادوں کی تعمیر کے لئے استعمال کیا جائے گا جو زیادہ سے زیادہ بدل دے سکتی ہیں۔ چنانچہ غیر ملکی تجارت کی وجہ سے بین الاقوامی سطح پر وسائل کی متوازن تقسیم اور استعمال ہوتا ہے۔

3۔ **قیمتوں میں مساوات**: قیمتوں کو غیر ملکی تجارتوں کے ذریعہ مستحکم کیا جا سکتا ہے: یہ طلب اور سربراہی کے مقامات کو مستحکم رکھتا ہے، جو بدلہ میں قیمتوں کو مستحکم کرے گا، حمل و نقل اور دیگر مارکیٹنگ اخراجات کے لئے ادائیگی کرے گا۔

4۔ **انتخاب کے لئے متعدد مواقعوں کی دستیابی**: غیر ملکی تجارت فائدہ یہ ہے کہ یہ صارفین کو انتخاب کا بہتر موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ صارفین کو دنیا بھر میں نئی تبدیلیوں کے حصول میں مدد دیتا ہے۔

5۔ **اشیاء کے معیار اور مضبوطی کو یقینی بناتا ہے**: غیر ملکی تجارت انتہائی سادہ ہوتی ہے۔ اشیاء کی طلب محفوظ اور بڑھاوا دینے کے لئے، برآمد کنندہ ممالک کو اشیاء کے معیار کو برقرار رکھنا ضروری ہے اس لئے معیاری اور مضبوط اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔

6۔ **عوام کے معیار زندگی کو بلند کرتا ہے**: درآمدات لوگوں کی زندگی کو معیاری بنا سکتے ہیں۔ چونکہ لوگوں کے پاس اشیاء اور خدمات کی نئی اور بہتر تبدیلیوں کو منتخب کرنے کا موقع ہوتا ہے۔ نئی اور بہتر متنوع اشیاء کے حصول کے ذریعہ لوگ اپنے معیار زندگی کو بلند کر سکتے ہیں۔

7۔ **روزگار کے مواقع پیدا کرتا ہے**: غیر ملکی تجارت محنت اور وسائل کو متحرک کرنے کے ذریعہ روزگار کے موقعوں میں اضافہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ درآمدات کے شعبہ میں راست خدمت اور معشیت کے دیگر شعبوں میں بالراست روزگار بناتی ہے۔ جیسے صنعت، خدمات کا شعبہ (انشورنس، بینکنگ، حمل و نقل، مواصلات وغیرہ)۔

8۔ **معاشی ترقی میں سہولت**: درآمدات ایک ملک کی معاشی ترقی میں مدد کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کیونکہ اصل اشیاء اور معلومات کی درآمد سے ایک ملک معشیت کے تمام شعبوں یعنی زراعت، صنعت اور خدمات کا شعبہ میں ترقی حاصل کر سکتا ہے۔

9۔ **قدرتی آفات کے وقت مدد:** قدرتی آفات' مثال کے طور پر زلزلہ' سیلاب' قحط وغیرہ کے وقت متاثرہ ممالک اشیائے ضروریہ کی قلت کے مسئلہ سے دوچار ہوتے ہیں۔ غیر ملکی تجارت دیگر ممالک سے غذائی اجناس' ادویات وغیرہ درآمد کرنے اور متاثرہ لوگوں کی مدد کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

10۔ **ادائیگیوں کے موقف میں توازن کی برقراری:** ہر ملک کو ادائیگیوں کے موقف میں توازن رکھنا ہوتا ہے۔ جب سے ہر ملک کو درآمد کرتا ہے جو غیر ملکی زرمبادلہ کا اخراج ہے' یہ غیر ملکی زرمبادلہ کی آمد کے لئے بھی تجارت کرتا ہے۔

11۔ **شہرت لاتی ہے اور نیک نامی حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے:** ایک ملک جو پھیلاؤ میں پیچیدہ ہے عالمی منڈی میں ہمدردی حاصل کرتا ہے۔ مثال کے طور پر جاپان نے مخصوص الکٹرانک اشیاء کی برآمدات کی وجہ سے عالمی مارکٹ میں کافی نیک نامی حاصل کی ہے۔

12۔ **عالمی امن کو فروغ:** غیر ملکی تجارت ممالک کو قریب لاتی ہے۔ یہ مستحکم ممالک سے ابھرتے ہوئے ممالک کو ٹکنالوجی اور دیگر امداد کی حوالگی کے قابل بناتی ہے۔ یہ مختلف ممالک تجارتی معاہدوں سے بننے والے معاشی تعلقات کی وجہ سے تیز بناتی ہے۔ اس لئے' غیر ملکی تجارت جنگوں اور تصادم کو پس و پشت ڈالنے کے لئے ایک دوستانہ ماحول پیدا کرتی ہے۔ یہ عالمی امن کو یقینی بناتی ہے کیونکہ ممالک ان کے درمیان دوستانہ تعلقات کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

24.5 غیر ملکی راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی)

غیر ملکی راست سرمایا کاری ایک ملک میں دوسرے ملک میں قائم ایک کمپنی کی جانب سے راست سرمایا کاری ہے' یا تو متعلقہ ملک میں ایک کمپنی کی خریدی کے ذریعہ یا اس ملک میں موجودہ کاروبار کو توسیع دینے کے ذریعہ۔ غیر ملکی راست سرمایا کاری کئی وجوہات کی بناء پر کی جاتی ہے جس میں ملک میں کم اجرتوں کا فائدہ اٹھانا' سرمایا کاری کے لئے خصوصی مراعات جیسے ٹیکس سے استثنیٰ جو ممالک ملک یا علاقہ کی منڈیوں تک ٹیرف سے پاک رسائی کے لئے ترغیب کے طور پر پیش کرتے ہیں' شامل ہے۔ غیر ملکی راست سرمایا کاری' علامتی سرمایا کاری کے برعکس ہے جس میں دوسرے ملک کی سیکیوریٹیز میں جیسے حصص اور بانڈس میں بڑے پیمانہ پر سرمایا کاری کی جاتی ہے۔

24.5.1 غیر ملکی راست سرمایا کاری کے فائدے

1۔ **ملک میں مسابقتی ماحول:** غیر ملکی کمپنی داخلہ عام طور سے میزبان ملک میں ایک مسابقتی ماحول اور مقابلہ پیدا کرتا ہے۔ مقامی تجارتیں غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ جو گھریلو مارکٹ میں کھل جاتی ہیں مقابلہ کرنے کے لئے مجبور ہو جاتی ہیں۔ مقامی تجارتوں کو موثر بننا پرتا ہے تا کہ خدمت کے قابل رہ سکیں۔ (مثال کے طور پر: ہندوستان میں آٹو موبائیل صنعت نے آٹو موبائیل میں غیر ملکی راست سرمایا کاری کے لئے دروازے کھولنے ے بعد تیزی سے ترقی حاصل کی ہے)۔

2۔ **پیداوار میں اضافہ:** ایف ڈی آئی بھاری سرمایا لاتی ہے۔ اس اضافی سرمایا کو مزدوروں کو روزگار سے وابستہ کرنے اور دیگر وسائل کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے تا کہ پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔

3۔ **معشیت کو فروغ اور ترقی:** چونکہ ایف ڈی آئی پیداوار میں اضافہ میں تعاون کرتی ہے' ایف ڈی آئی درکار سرمایا' ٹکنالوجی اور معلوم صلاحیتوں وغیرہ کی فراہمی کے ذریعہ معشیت کے فروغ اور ترقی میں اضافہ کرسکتی ہے۔

4۔ **روزگار:** چونکہ ایف ڈی آئی حقیقی اثاثہ جات جیسے فیکٹریز' عمارتوں' پلانٹس وغیرہ میں سرمایا کاری میں شامل ہوتی ہے' یہ روزگار کے راست مواقع پیدا کرتی ہے۔ جب کسی مخصوص شعبہ میں ایف ڈی آئی ہوتی ہے' اس سے ان شعبوں میں مقامی سرمایا کاری ہوتی ہے جن کا تعلق سرمایا کاری کے شعبہ سے ہے۔

5۔ **غیر ملکی تعلقات میں بہتری:** ایف ڈی آئی عوام سے عوام کے درمیان تعلقات میں شامل ہوتی ہے اور عام طور سے اسے باہمی اور بین الاقوامی تعلقات کو فروغ دینے والا تصور کیا جاتا ہے۔ غیر ملکی سرمایا کاری کے لئے زیادہ سے زیادہ کشادگی بین الاقوامی سرمایا کاری پر ملکی انحصار کو بڑھاتی ہے۔ ممالک کے درمیان انحصار ہمیشہ دوستی اور نیک نامی کو فروغ دیتا ہے۔

6۔ **مقامی اجارہ داری میں کمی:** ایف ڈی آئی مقامی مارکٹ میں مسابقت میں اضافہ کرتی ہے اور مقامی اجارہ داروں کی طاقت کو کم کرتی ہے۔

7۔ **رہائش کے معیار میں اضافہ:** ایف ڈی آئی کی وجہ سے بین الاقوامی میعار کی اشیاء مقامی مارکٹ میں دستیاب ہوتی ہیں جن کو میزبان ملک میں تیار کیا جاتا ہے۔ اس سے صارفین کو زیادہ سے زیادہ انتخاب کا موقع ملتا ہے اور ملک کے عوام کے طرز زندگی میں اعلی میعار آتا ہے۔

8۔ **ادائیگیوں میں توازن:** چونکہ ایف ڈی آئی سے غیر ملکی زرمبادلہ آتا ہے اس کا میزبان ملک کی ادائیگیوں کے توازن پر موافق اثر پڑتا ہے۔ ایف ڈی آئی کے ذریعہ آنے والے سرمایا بیرونی قرض سے زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔

24.5.2 غیر ملکی راست سرمایا کاری کے مسائل

1۔ **سرمایا ترغیبی صنعتوں پر زیادہ توجہ:** ایف ڈی آئی بہت ممکن ہے کہ ایک سرمایا ترغیبی صنعت ہوگی جس کے نتیجہ میں نسبتاً کم تعداد میں مزدوروں کو کام ملے گا۔ ایسی ٹکنالوجی ان ممالک کے لئے مناسب ہے جہاں مزدوروں کی قلت ہے کیونکہ اس سے ملازمتوں کی پیداوار میں کوئی مدد نہیں ملے گی جو کہ غربت اور بے روزگاری کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

2۔ **علاقائی تفاوت:** ایف ڈی آئی کا بہاؤ ممکن ہے ان علاقوں یا مملکتوں کی طرف ہو جو قدرتی وسائل اور بنیادی سہولتوں کی دستیابی میں بہتر ہوں، اس سے علاقائی تفاوت میں اضافہ ہوگا۔

3۔ **غیر ملکی زرمبادلہ کا اخراج:** ایف ڈی آئی مزید غیر ملکی زرمبادلہ لاتی ہے، ابتدائی مراحل میں ادائیگیوں کے توازن کو بہتر بناتی ہے۔ تاہم جب سرمایا کاری کردی جاتی ہے، ایف ڈی آئی کے ساتھ آنے والی ٹکنالوجی کے لئے خام مال درآمد کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس سے سود اور ڈیویڈنڈس کی ادائیگی کی صورت میں غیر ملکی زرمبادلہ میں بڑی رقم ادا کرنا ہوگا۔ غیر ملکی زرمبادلہ کا ایسا اخراج ادائیگیوں کے توازن پر دباؤ ڈال سکتا ہے۔

4۔ **مقامی پیداوار کنندوں میں کمی:** ایف ڈی آئی فرمس بہت زیادہ مالیاتی طاقت رکھتے ہیں، وہ مخالف مسابقتی طریقوں کو اختیار کرتے ہیں تاکہ مقامی سربراہ کنندوں کا صفایا کیا جائے۔ چند شعبوں میں مقامی پیداوار کنندے غیر ملکی پیداوار کنندوں کے ساتھ مسابقت نہ کرپائیں۔

5۔ **قدرتی وسائل کا استحصال:** ایف ڈی آئی قدرتی وسائل کے اندھا دھند استحصال اور ممکنہ ماحولیاتی تباہی کی ذمہ دار ہے۔

6۔ **دوہری معشیت:** ایف ڈی آئی کچھ موافق عوامل رکھتی ہے، ایف ڈی آئی کے ساتھ چند شعبوں میں ایک ترقی یافتہ غیر ملکی شعبہ اور غیر ترقی یافتہ مقامی شعبہ کے ساتھ دوہری معشیت کے ابھرنے کے قوی امکانات ہیں۔

7۔ **ماحولیاتی میعارات میں کمی:** میزبان ملک میں مسلسل کم محنت یا ماحولیاتی میعارات میں کمی کو منافع حاصل کرنے کی خواہشمند غیر ملکی کمپنیوں کی جانب سے ہمیشہ سراہا جاتا ہے۔ یہ بہت تشویش کی بات ہے کیونکہ ایسے میعارات کو محفوظ بنانے کی کوشش ہمیشہ متعلقہ فریقین سے تعاون نہ ملنے کی وجہ سے ناکام ہوجاتی ہیں۔

24.6 نرخ اور تجارت پر عام مفاہمت (جی اے ٹی ٹی)

نرخ اور تجارت پر عام مفاہمت (جی اے ٹی ٹی) ایک معاہدہ ہے جو دوسری جنگ عظیم کے اختتام کے نتیجہ میں قائم کیا گیا۔ نرخ اور تجارت پر عام مفاہمت (جی اے ٹی ٹی) کو جنگ کے بعد معاشی بحران کو ختم کرنے میں مدد کے لئے عالمی تجارت کو

کنٹرول کرنے روبہ عمل لایا گیا تھا۔ جی اے ٹی ٹی کا مقصد عالمی تجارت میں نرخوں، شرحوں اور سبسیڈ یز کی کمی کی وجہ سے عالمی تجارت کی رکاوٹوں کو کم کرنا تھا۔

جی اے ٹی ٹی کے مقاصد

نرخوں کی رکاوٹوں کو کم کرنے کے ذریعہ عالمی تجارت میں امتیاز کو دور کرنے میں جی اے ٹی ٹی کے مقاصد ہیں:

1۔ بین الاقوامی تجارت میں تیزی لانا۔

2۔ تعاون کرنے والے ممالک میں مکمل روزگار کی تصدیق کے ذریعہ عالمی پیداوار میں تیزی لانا۔

3۔ ترقی اور عالمی وسائل سے مکمل استعفادہ: اور

4۔ مجموعی طور پر دنیا کی فرقہ وارانہ رہائش کے معمول میں بہتری۔ دوسری طرف، جی اے ٹی ٹی کے دفعات ان مقاصد کے حصول کے لئے رہنمائی فراہم نہیں کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ جی اے ٹی ٹی نے بالواسطہ طور پر آزاد (بلانقصان) اور کثیر جہتی عالمی تجارت کے ذریعہ لگایا ہے۔

جیسا کہ ان اصولوں کو جی اے ٹی ٹی کی جانب سے تسلیم کیا گیا انھیں بعد میں بنیادی اصولوں پر تیار کیا گیا۔

1۔ تجارت غیر امتیازی سمت میں ہونی چاہئے۔

2۔ مقداری پابندیوں کا استعمال پہلے سے طے ہونا چاہئے۔

3۔ عدم اتفاق کو بات چیت کے ذریعہ طے کرنا چاہئے۔

مختصر یہ کہ، یہ نوٹ کرنا اہم ہے کہ جی اے ٹی ٹی کے ارکان نے تجارتی رکاوٹوں کو کم کرنے اور عالمی تجارت میں امتیاز کو ختم کرنے پر اتفاق کیا ہے تا کہ کثیر جہتی اور آزاد تجارت کو فروغ دیا جا سکے، جس سے وسیع تر عالمی تجارت اور خوشحالی کی راہ ہموار ہو سکے۔

24.7 عالمی تجارتی تنظیم

ڈبلیو ٹی او نے یکم جنوری 1995 سے کام کرنا شروع کیا، لیکن اس کا تجارتی نظام نصف صدی پرانا ہے۔ 1948 سے نرخ اور تجارت پر عام معاہدہ (جی اے ٹی ٹی) نے اس نظام کو اصول دیئے ہیں۔ ڈبلیو ٹی او کا دوسرا وزارتی اجلاس جنیوا میں مئی 1998 کو منعقد ہوا، جس میں اس نظام کی 50 ویں سالگرہ کا جشن بھی شامل تھا۔ اس کو یورا گوئے راؤنڈ بھی کہا جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیو ٹی او) کا قیام عمل میں آیا۔ اگر چہ جی اے ٹی ٹی بڑی حد تک اشیاء کی تجارت سے نمٹتا

ہے' ڈبلیوٹی او اور اس کے معاہدات نہ صرف اشیاء کا احاطہ کرتے ہیں بلکہ خدمات اور دیگر املاک دانش جیسے تجارتی تخلیق' ڈیزائن اور اختراع میں بھی تجارت کرتے ہیں۔

ڈبلیوٹی او کے 164 ارکان اور 23 مبصر حکومتیں ہیں۔ افغانستان کو جولائی 2016 میں اس کا 164 واں رکن بنایا گیا ۔مملکتوں کے علاوہ' یوروپی یونین اور ای یو کا ہر ملک اپنے طور پر ایک رکن ہے۔

عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیوٹی او) واحد عالمی تنظیم ہے جو ممالک کے درمیان تجارتی قواعد سے نمٹتی ہے۔ اس کے اہم کاموں میں ڈبلیوٹی او معاہدات' مذاکرات اور اس پر دنیا کے تجارتی ممالک کی اکثریت کی جانب سے دستخط اور ان کی پارلیمنٹوں کی جانب سے اس کی توثیق ہے۔ مقصد تجارت کے بہاؤ کو جتنا ممکن ہو سکے آسان' آزاد اور متوقع بنانا ہے۔ ڈبلیوٹی او تجارتی قواعد کے عالمی نظام کو چلاتا ہے' یہ تجارتی معاہدوں کی گفت وشنید کے لئے ایک فورم کے طور پر کام کرتا ہے' یہ اپنے ارکان کے درمیان تنازعات کی یکسوئی کرتا ہے اور ترقی پذیر ممالک کی ضرورتوں میں مدد کرتا ہے۔

ڈبلیوٹی او کے رکن ممالک کی جانب سے تمام بڑے فیصلے : یا تو وزراء کی جانب سے (جو عام طور سے کم سے کم دو سال میں ایک مرتبہ ملاقات کرتے ہیں) یا ان کے سفیروں یا مندوبین (جو جنیوا میں باقاعدہ ملاقاتیں کرتے ہیں) لیتے ہیں۔ متعدد آسان' بنیادی اصول کثیر جہتی تجارتی نظام کی بنیاد بناتے ہیں۔ ڈبلیوٹی او کا بنیادی مقصد سب کے فائدے کے لئے کھلی تجارت ہے۔ ڈبلیوٹی او کا اعلی فیصلہ ساز ادارہ وزارتی کانفرنس ہے۔ نیچے جنرل کونسل ہے اور مختلف دیگر کونسلیں اور کمیٹیاں ہیں۔

- وزارتی کانفرنس عام طور سے ہر دو سال میں ایک مرتبہ ہوتی ہے۔
- جنرل کونسل روزمرہ کے فیصلے لینے والا اعلی ادارہ ہے۔ اس کا اجلاس جنیوا میں سال بھر میں کئی مرتبہ ہوتا ہے۔
- ڈبلیوٹی او میں شمولیت کے لئے' ایک حکومت کو اپنی معاشی اور تجارتی پالیسیوں کو ڈبلیوٹی او کے قواعد کے مطابق بنانا ہوگا اور ڈبلیوٹی او کی رکنیت کے ساتھ داخلہ کی شرائط پر مذاکرات کرنا ہوگا۔
- ڈبلیوٹی او اپنی آمدنی کا زیادہ تر حصہ اس کے سالانہ بجٹ سے حاصل کرتا ہے جس میں اس کے رکن ممالک تعاون کرتے ہیں۔ یہ تعاون ایک ضابطہ پر مبنی ہے جو بین الاقوامی تجارت میں ہر رکن ممالک کے حصہ کے لحاظ سے لیا جاتا ہے۔

- نگوزی اوکونجو۔آئیویلا ڈبلیوٹی او کی ساتویں ڈائرکٹر جنرل ہیں۔انھوں نے یکم مارچ2021 کواس عہدے کا جائزہ حاصل کیا تھا' وہ ڈائرکٹر جنرل کے عہدے پر فائز ہونے والی پہلی خاتون اور پہلی آفریقی ہیں۔ان کی میعاد 31اگست 2025 کوختم ہوگی۔

ڈبلیوٹی او کے مقاصد

- نئے عالمی تجارتی نظام پرعمل آوری جس کومعاہدے میں پیش کیا گیا ہے۔
- عالمی تجارت کواس انداز سے فروغ دینا کہ ہرملک کوفائدہ ہو۔
- اس بات کویقینی بنانا کہ ترقی پذیرممالک بین الاقوامی تجارت کی توسیع کے نتیجہ میں فائدوں کی حصہ داری میں بہترتوازن حاصل کرسکیں جوان کی ترقی کی ضرورتوں کو پورا کرسکے۔
- ایک کھلے عالمی تجارتی نظام کے لئے تمام رکاوٹوں کو دور کرنا اور بین الاقوامی معشیت کی بحالی میں پہل کرنا کیونکہ عالمی تجارت تیز رفتارمعاشی ترقی کا ایک موثر ذریعہ ہے۔
- تمام تجارتی شراکت داروں کے درمیان مسابقت کوفروغ دینا تا کہ صارفین کوفائدہ ہواور عالمی ہم آہنگی میں مدد مل سکے۔
- پیداواراور پیدواریت میں اضافہ دنیامیں روزگار کی سطح کویقینی بنانے کے خیال کے ساتھ۔
- عالمی وسائل کا بہتر استعمال اورتوسیع ۔
- عالمی آبادی کے معیارزندگی کوبہتر بنانے اوررکن ممالک کی معاشی ترقی کوتیز رفتار بنانا۔

ڈبلیوٹی او کی کارکردگی

1۔ معاہدے کا انتظام: یہ 29 معاہدات (جن پر 1994 میں یوراگوئے مرحلہ کے اختتام تک دستخط کئے گئے) 'علاوہ ازیں یوراگوئے مرحلہ کے بعد کئے گئے متعدد معاہدات کے انتظام کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

2۔تجارتی رکاوٹوں کی کمی پرعمل آوری: یہ نرخ میں کٹوتی اور غیر۔نرخی اقدامات میں کمی پرعمل آوری پرنظر رکھتا ہے جن پر رکن ممالک نے یوراگوئے مرحلہ کے اختتام پر اتفاق کیا تھا۔

3۔ارکان کی تجارتی پالیسیوں کی جانچ: یہ باقاعدہ رکن ممالک کی غیرملکی تجارتی پالیسیوں کی جانچ کرتا ہے' تا کہ یہ دیکھا جاسکے کہ ایسی پالیسیاں ڈبلیوٹی او کے رہنمایانہ خطوط کے مطابق ہوں۔

4۔ **غیر ملکی تجارتی معلومات جمع کرنا:** یہ درآمداتی ۔ برآمداتی تجارت' مختلف تجارتی اقدامات اور رکن ممالک کے تجارتی اعداد وشمار کے تعلق سے معلومات جمع کرتا ہے۔

5۔ **تنازعات کی یکسوئی:** یہ رکن ممالک کے درمیان تجارتی تنازعات کو حل کرنے کے لئے قابل قبول حل پر پہونچنے کے لئے مصالحت فراہم کرتا ہے۔ڈبلیوٹی او کا تنازعات کی یکسوئی سے متعلق ادارہ ایسے تنازعات میں فیصلے دیتا ہے جن کو رکن ممالک کے درمیان بات چیت کے ذریعہ حل نہیں کیا جاسکتا ہے۔

6۔ **مشاورتی خدمات:** یہ عالمی معشیت کے حالات پر نظر رکھتا ہے اور رکن ممالک کو مشاورتی خدمات فراہم کرتا ہے۔

7۔ **مذاکرات کے لئے فورم:** ڈبلیوٹی او ایک فورم ہے جہاں رکن ممالک تجارتی رعایتوں کے تبادلہ کے لئے مسلسل بات چیت کرتے رہتے ہیں ۔رکن ممالک اشیاء' خدمات اور املاک دانش کے تعلق سے تجارتی پابندیوں پر بھی تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

8۔ **آئی ایم ایف اور آئی بی آر ڈی کی مدد:** یہ آئی ایم ایف اور آئی بی آر ڈی کی عالمی معاشی پالیسی انتظام میں ہم آہنگی قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

ہندوستان اور ڈبلیوٹی او

ہندوستان جنوری 1995 سے ڈبلیوٹی او کا رکن ہے اور جولائی 1948 سے ڈبلیوٹی او سے پہلے کے نرخ اور تجارت پر عام معاہدہ (جی اے ٹی ٹی) کا رکن رہ چکا ہے۔ایک ترقی پذیر ملک کے طور پر' ہندوستان نے ڈبلیوٹی او کی ترقی میں' خاص طور سے اپنی اور تمام ترقی پذیر دنیا کی تشویش پر آواز اٹھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

دوحہ ڈبلیوٹی او کانفرنس میں جو 2001 میں منعقد ہوئی تھی' ہندوستان ترقی پذیر بلاک کی طرف سے بے باک گفتگو کرنے والا ملک بن کر سامنے آیا۔اس اجلاس کو کامیاب قرار دیا گیا کیونکہ 142 ممالک کے مندوبین نے تجارتی مذاکرات کے نئے مرحلہ سے اتفاق کیا' جس میں ماحولیات' مسابقت اور سرمایا کاری جیسے موضوعات شامل تھے۔

ہندوستانی معشیت میں کئی پیچیدگیاں ہوئیں جس کے نتیجہ میں ڈبلیوٹی او کے حصہ کے طور پر کئی معاہدات پر دستخط کئے گئے۔

نقصان رساں ماہی گیری سبسیڈی کے لئے متنازعہ حل

ہندوستان نے عالمی معاہدہ میں نقصان رساں ماہی گیری سبسیڈی کو ختم کرنے کے لئے تنازعہ کی یکسوئی کا ایک واضح حل تلاش کرنے کی خواہش کی ہے۔

ڈبلیوٹی او کے ارکان غیر قانونی 'بغیر اطلاع' بے قاعدہ (آئی یو یو) ماہی گیری کو ختم کرنے اور مختلف اشکال میں ماہی گیری سبسیڈی پر پابندی لگانے کے لئے' جس سے گنجائش سے زیادہ اور حد سے زیادہ ماہی گیری میں مدد ملتی ہے' قواعد کو قطعیت دینے کے لئے بات چیت کر رہے ہیں۔

ہندوستان غیر ضروری جلد بازی سے گریز کرنا چاہتا ہے اور بات چیت کو آئندہ وزارتی کانفرنس تک مکمل کرنا چاہتا ہے جو جون 2021 میں منعقد ہوئی۔

جی اے ٹی ٹی اور ڈبلیوٹی او کے درمیان فرق

جدول۔1: مختلف منصوبوں کے اصل مقاصد (1951-2017)

سلسلہ نشان	منصوبہ کی مدت	مقاصد
1	جی اے ٹی ٹی اڈھاک اور عبوری تھا	ڈبلیوٹی او اور اس کے معاہدے مستقل ہیں
2	جی اے ٹی ٹی میں معاہدہ کرنے والے فریقین تھے	ڈبلیوٹی او کے ارکان ہیں
3	جی اے ٹی ٹی موجودہ ملکی قوانین کو اس وقت بھی برقرار رکھنے کی اجازت دیتا تھا اگر چہ ان سے جی اے ٹی ٹی کے معاہدات کی خلاف ورزی بھی ہو	ڈبلیوٹی اے اس کی اجازت نہیں دیتا ہے
4	جی اے ٹی ٹی کم طاقتور تھا' تنازعہ کی یکسوئی کا نظام سست اور کم موثر تھا' اس کی رولنگ کو آسانی سے روکا جا سکتا تھا	ڈبلیو ٹی او' جی اے ٹی ٹی سے زیادہ طاقتور ہے ' تنازعہ کی یکسوئی کا میکانزم تیز اور مزید موثر ہے' اس کی رولنگ کو روکنا بہت مشکل ہے۔



24.8 خلاصہ

غیر ملکی شعبہ معشیت کا حصہ ہے جس کا تعلق سمندر پار ممالک کے ساتھ لین دین سے ہے۔ غیر ملکی شعبہ میں اشیا' اور خدمات کی درآمدات اور برآمدات ساتھ ہی ساتھ سرمایا کاری اور بینکنگ کے سلسلہ میں سرمایا کی منتقلی اور مقامی معاشی سرگرمیوں کی ہیئت اور سطح' اثرات اور ملک کے تجارتی توازن اور ادائیگیوں کے توازن کا موقف شامل ہے۔ تجارت کا توازن (بی او ٹی) کا مطلب اشیاء کی برآمدات کی جملہ قدر اور ملک کی اشیاء کی درآمدات کی جملہ قدر ہے۔ ادائیگیوں کا توازن (بی او پی) ایک ملک سے دوسرے ملک کو ادائیگیوں اور وصولیات کا ایک منظّم ریکارڈ ہے جو ایک سال کی مدت کے دوران تمام معاشی لین

دین کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ غیر ملکی راست سرمایا کاری ایک ملک کی پیداوار میں دوسرے ملک میں واقع کمپنی کی جانب سے راست سرمایا کاری ہے' یا تو متعلقہ ملک میں کمپنی خرید کر یا اپنی تجارتی سرگرمیوں کو اس ملک میں وسعت دے کر۔ عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیوٹی او) واحد بین الاقوامی تنظیم ہے جو ممالک کے درمیان تجارتی قواعد سے نمٹتی ہے۔ ڈبلیوٹی او تجارتی قواعد کے ایک عالمی نظام کو چلاتی ہے' تجارتی معاہدوں میں مذاکرات کے لئے ایک فورم ہے' اس کے رکن ممالک کے درمیان تنازعات کو حل کرتی ہے اور ترقی پذیر ممالک کی ضرورتوں کی تائید کرتی ہے۔



24.9 مثالی امتحانی سوالات

I۔ نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب 5-4 سطروں میں دیجئے۔

1۔ جی اے ٹی ٹی پر ایک نوٹ لکھیں۔

2۔ تجارت کے توازن کو بیان کریں۔

3۔ ڈبلیوٹی او کے کیا مقاصد ہیں؟

II۔ نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ تجارت کا توازن اور ادائیگیوں کے توازن میں فرق۔

2۔ غیر ملکی راست سرمایا کاری کے فائدوں پر بحث کیجئے۔

3۔ ڈبلیوٹی او کی کارکردگی بیان کیجئے۔

III۔ نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب 20-16 سطروں میں دیجئے۔

1۔ معاشی ترقی میں بین الاقوامی تجارت کے کردار کی وضاحت کیجئے۔

2۔ جی اے ٹی ٹی اور ڈبلیوٹی او میں فرق۔

3۔ ہندوستان اور عالمی تجارتی تنظیم کے تازہ حالات بیان کیجئے۔



24.10 فرہنگ

بی او ٹی: تجارت کا توازن (بی او ٹی) کا مطلب اشیاء کی برآمدات کی جملہ قدر اور ملک کی اشیاء کی درآمدات کی جملہ قدر ہے۔

بی او پی: ادائیگیوں کا توازن (بی او پی) ایک ملک سے دوسرے ملک کو ادائیگیوں اور وصولیات کا ایک منظّم ریکارڈ ہے۔

ایف ڈی آئی: غیر ملکی راست سرمایا کاری ایک ملک کی پیداوار میں دوسرے ملک میں واقع کمپنی کی جانب سے راست سرمایا کاری ہے

بین الاقوامی تجارت: بین الاقوامی تجارت مختلف ممالک کے درمیان اشیاء اور خدمات کی تجارت ہے یا تبادلہ ہے۔

غیر ملکی محفوظات: اس کو عام طور سے محفوظ کرنسی میں، عموماً امریکی ڈالر میں اور کم درجہ میں یورو، جاپانی ین اور پاؤنڈ اسٹرلنگ میں رکھا جاتا ہے۔ اس کا استعمال اس کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ جیسے مقامی کرنسی آر بی آئی کی جانب سے جاری اور محفوظ کی جاتی ہے۔

ڈبلیوٹی او: عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیوٹی او) واحد بین الاقوامی تنظیم ہے جو ممالک کے درمیان تجارتی قواعد سے نمٹتی ہے۔

24.11 حوالہ جات

1۔ انٹرمیڈیٹ سال دوم معاشیات کی نصابی کتاب: ٹی ایس بی آئی ای تلنگانہ

2۔ این سی ای آر ٹی جماعت 11، 12 معاشیات

3۔ بی آر اے او یو بی اے سال III معاشیات

4۔ اگنو بی اے معاشیات

5۔ این آئی او ایس معاشیات

باب
25

ماحول: معاشی ترقی

25.0 مقاصد

25.1 تعارف

25.2 متحرک اور غیر متحرک ماحول

25.3 ماحولیات۔اہم نظریات

25.4 ماحولیاتی شعبہ جات

25.5 ماحولیاتی ذمہ داریاں

25.6 ماحولیات۔معاشی تعلق

25.7 ماحولیات کے نظریات

25.7.1 ماحولیاتی نظام

25.7.2 ماولیاتی نظام۔اقسام

25.8 ساخت

25.9 ماحولیاتی آلودگی

25.10 ماحولیاتی انحطاط

25.10.1 زمین کا انحطاط

25.10.2 جنگلات

25.10.3 مٹی کی زرخیزی میں کمی

25.11 ماحولیات کا تحفظ

25.12 مستحکم ترقی

25.12.1 مستحکم ترقی۔تصورات

25.12.2 مستحکم ترقی کے لئے

25.13 خلاصہ

25.14 مثالی امتحانی سوالات

25.15 فرہنگ

25.16 حوالہ جات

25.0 مقاصد

- ماحولیات اور معیشت کے درمیان تعلق کی وضاحت
- ماحولیاتی نظام کی درجہ بندی
- آلودگی کے منفی اثرات کا تجزیہ
- آلودگی کو روکنے کے لئے دیئے گئے حل کو بیان کرنا
- ماحولیاتی بحران کو کس طرح سے ٹالا جاسکتا ہے کی وضاحت
- مستحکم ترقی کی ضرورت کی وضاحت۔

25.1 تعارف

انگریزی لفظ 'انوائرمنٹ' فرانسیسی لفظ 'انویرونز' سے لیا گیا ہے۔ انویرونز کا مطلب ہے اطراف واکناف کا ماحول 'ہمارے اطراف کی ہر شئے ماحولیات کہلاتی ہے۔

(ہمارے اطراف واکناف میں کیا ہے؟ کوئی قیاس؟؟)

ہم متحرک اور ساتھ ہی ساتھ غیر متحرک چیزوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ زندہ اجسام متحرک اشیاء اور بے۔ جان اجسام غیر متحرک اشیاء کہلاتی ہیں۔ اس کی بنیاد پر اصطلاح کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ متحرک اور غیر متحرک ماحول۔

''ماحولیات زندہ اور طبعی عناصر کا امتزاج ہ جو ایک جاندار کو متاثر کرتا ہے''

25.2 متحرک اور غیر متحرک ماحولیات

تمام متحرک اشیاء مشترکہ طور پر جاندار کہلاتی ہیں۔ پودے' درخت' جانور اور انسان باہم حیاتیاتی عناصر ہیں۔ چٹانیں' پہاڑ' ٹیلے 'صحرا' سبز میدان' پانی' گیسس' دھول کے اجزاء وغیرہ تمام غیر متحرک مادے کہلاتے ہیں۔

یہ تمام غیر متحرک اور متحرک ڈھانچے ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ ماحولیات میں یہ ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔ اس لئے ان عناصر کے درمیان دو طرح کا تعلق ہوتا ہے۔ وہ ہے

1۔ کوئی توانائی یا مادہ نہ تو بنایا جاسکتا ہے نہ تباہ کیا جاسکتا ہے۔

2۔ مادہ اور توانائی ایک سے دوسری شئے کی طرف بہتے ہیں۔

غیر متحرک اور جاندار اشیاء ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور ان کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ ایک عنصر میں تبدیلی دوسرے کو متاثر کرتی ہے۔ اس طرح انسان متحرک اور غیر متحرک اجسام اور محیط ڈھانچہ کے درمیان ایک مرکز کی رہتا ہے۔ ان عناصر سے متاثر ہو کر یا ان پر اثر انداز ہو کر انسان اپنی ترقی کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔

25.3 ماحولیات۔اہم نظریات

ہمارے اطراف میں کیا ہے اسی کو عام طور سے ماحولیات کہا جاتا ہے۔ جدید دور میں ماحولیات کو درج ذیل کی طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

- ماحولیات حالات کا مجموعہ ہے جو انسان کے اردگرد ایک دیئے گئے مقام پر دیئے گئے وقت میں ہوتے ہیں۔
- پانی، ہوا، زمین، انسان، دیگر جاندار، پودے، انتہائی چھوڑے جاندار۔
- اردگرد کا ماحول، اشیاء، قاعدے منجملہ ماحولیات کہلاتے ہیں۔
- ماحولیات کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ وہ تمام قواعد اور اثرات جو انسان ساتھ ہی ساتھ تمام جانداروں کی ترقی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس میں تمام اچھے اور برے اثرات شامل ہیں جو انسانی مداخلت اور اثاثہ جات کی تشکیل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا اصطلاحات پر غور کرتے ہوئے، ماحولیات کو منجملہ طور پر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے وہ تمام سرگرمیاں اور اشیاء جو ایک حیاتیاتی چکر کے دوران ایک جاندار یا جانداروں کو تبدیل کرتی ہیں۔ وسیع طور پر کہا جائے تو مذکورہ بالا اور انسانوں کی بنائی ہوئی سماجی، معاشی، ثقافتی، سیاسی اور دانشورانہ سرگرمیوں کو ماحول کہا سکتا ہے۔ انسانوں کی ان سرگرمیوں کی وجہ سے، طبعی ماحول بھی جانداروں کو تبدیل کرتا ہے۔ ان اصطلاحات کو دیکھتے ہوئے ہم کو ایک اور بات سمجھ میں آتی ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ جانداروں (زندہ اجسام) میں صرف ایک انسان ہی ہے جو اپنے اطراف واکناف کے ماحول کو اپنی مناسبت سے تبدیل نہیں کر سکتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ انسان اپنی ضرورت کے لحاظ سے تبدیل کر رہا ہے۔

ماحولیات کو متاثر کرنے والے عوامل کو عام طور سے درج ذیل کے طور پر درجہ بند کیا جا سکتا ہے۔

1۔ حیاتیاتی عوامل: جانور، پودے

2۔ طبعی عوامل: پانی، جنگلات، پہاڑ، زمین، ہوا۔

3۔ توانائی کے عوامل: بادی توانائی، شمسی توانائی، برقی مقناطیسی توانائی۔

4۔ سماجی عوامل: شہروں میں اضافہ' انسانی تعلقات' روایات۔

5۔ ذہنی عوامل: ذہنی پختگی' علم' دانشوری۔

6۔ ثقافتی عوامل: سیاسی' معاشی' اخلاقی' مذہبی عوامل۔

یہ عوامل آزاد اور ایک دوسرے سے متاثر ہیں۔ یہ تمام مختلف ہیں۔

25.4 ۔ماحولیاتی شعبہ جات

ماحولیات کو عام طور سے چار زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ کرہ حجری: کرہ حجری' زمین کی سطح پر ایک موٹی منجمد سطح ہے۔ یہ میدانوں' سطح مرتفع' پہاڑوں' وادیوں اور آبی علاقوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس سطح کی چٹانیں' مٹی اور دیگر اشیاء جانداروں کے لئے فائدہ مند ہیں۔

2۔ کرہ آب: زمین پر پانی کا پورا علاقہ کرہ آب کہلاتا ہے۔ تالاب' جھیلیں' دریا اور سمندر کرہ آب کا حصہ ہیں۔ زیر زمین پانی بھی اسی کا حصہ ہے۔

3۔ کرہ ہوا: زمین کے اطراف گیاسوں کی پرتیں کرہ ہوا کہلاتی ہیں۔ گیاسس جیسے نائٹروجن' آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ گرد کے ساتھ اس ماحول میں موجود ہوتے ہیں۔

4۔ کرہ حیات: زمین پر تمام جانداروں کو منجملہ کرہ حیات کہا جاتا ہے۔ حشرات الارض کے علاوہ' جانور' پرندے' پودے اور سمندری پانی جو زمین پر رہتا ہے اس ماحولیاتی نظام میں شامل ہے۔ کرہ حیات اس وقت تک برقرار ہے جب تک کرہ حجری' کرہ ہوا اور کرہ آب موجود ہے۔ ماحولیات ان تمام کروں کا مرکب ہے۔ تمام متحرک اور غیر متحرک اشیاء اسی پر انحصار کرتے ہیں۔ اسی لئے' ماحولیات کا تعلق ساری کائنات سے ہے۔ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ انسان اس ماحول کا مرکز ہے' جو ان ساختوں کے ساتھ بدلتا اور متاثر ہوتا ہے اور متحرک اور غیر متحرک عناصر کے ساتھ رہتا ہے۔

25.5۔ ماحولیاتی ذمہ داریاں

ماحولیات چار طرح کے کام انجام دیتے ہیں۔

1۔ تولیدی اور غیر تولیدی وسائل فراہم کرتے ہیں۔

2۔ ماحولیات ٹھوس' محلول اور گیاسی فضلہ کو جذب کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ماحولیات ایک انجذاب کا کام کرتے ہیں۔

3۔ ماحولیات اہم ترین خدمات انجام دیتے ہیں جیسے حیاتیاتی تنوع، جینی تنوع اور ماحولیاتی توازن۔ یہ اہم ترین خدمات غیر استعمال شدہ اشیاء اور توانائی کو استعمال میں لانے اور تبدیل کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

4۔ ماحولیات فطری خدمات انجام دیتے ہیں جس میں ذہنی نشو نما اور قدرت کی خوبصورتی کا تجربہ کرنا شامل ہے۔

مذکورہ بالا چار اقسام کے کام ماحولیات انجام دیتے ہیں جو ترغیبی ہیں۔ ان کا ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے۔ ایک کام دوسرے کام کو متاثر کرتا ہے۔ اگر ایک کام ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو دوسرا کام بھی اپنی ذمہ داری مناسب طریقہ سے پورا نہیں کر سکتا ہے۔ یہ کام معشیت کے دورانیہ کا تعین کرتے ہیں۔

25.6۔ ماحولیات۔معاشی تعلق

ماحولیات وہ خام اشیاء سربراہ کرتے ہیں جن کی معشیت کو ضرورت ہوتی ہے۔ یہ معشیت کے فضلہ کو بھی جذب کرتے ہیں۔ معاشی اصطلاح میں' ماحولیات کی جانب سے سربراہ کئے جانے والے تمام وسائل ماحولیاتی وسائل ہیں۔ تمام جاندار اجسام ماحولیاتی اشیاء ہیں۔ بے جان مخلوق ان سے متاثر ہوتی ہے۔

انسانی معاشی سرگرمیاں' استحصال اور لاپرواہی ماحولیاتی وسائل کی فراہمی میں تحدیدات عائد کرتی ہیں۔ اس کی وجہ سے ماحولیات میں صفائی کی صلاحیت بھی کم ہوتی رہتی ہے۔ برطانوی ماہر معاشیات کینتھ بولڈنگ نے 1966 میں ماحولیات کے اندھا دھند استعمال کے نتائج سے خبردار کی تھا۔ انسانوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ اس کے استعمال کو جتنا ممکن ہو سکے کم کریں۔ انھوں نے بتایا کہ جب اشیاء کے درمیان توازن ہوتا ہے تو ماحولیات بھی متوازن رہتے ہیں۔

25.7۔ ماحولیات کے نظریات

ماحولیات ہمارے اطراف ہے۔ ہوا' پانی' زمین' ہم ہمارے درمیان باہمی تعلق محسوس کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ غیر جاندار اجسام بھی ایک دوسرے سے بالاتر ہیں۔ یہ ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں اور اپنے استحکام کو باقاعدہ بناتے ہیں۔ ماحولیات ایسی چیزوں کا مطالعہ ہے۔ یہ جاندار اور غیر۔ جاندار کے درمیان تعلق کو بیان کرتا ہے۔ ماحولیات کو مکمل سمجھنے کے لئے آپ کو حیاتیاتی ماحول کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

25.7.1۔ ماحولیاتی نظام

حد بندی کا نظام (انکلوژر سسٹم) جاندار اور غیر۔ جاندار اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ حالات پر منحصر ہوتے ہیں جیسے درجہ حرارت، سورج کی روشنی، ہوا اور بارش۔ جانور اور پودے بھی انکے ماحول سے متاثر ہوتے ہیں۔ ان تمام پیچیدہ نظاموں کا مجموعہ حد بندی نظام ہے۔ ایک حیاتیاتی ماحولیاتی نظام پانی کے چکر، کاربن کے چکر، آکسیجن کے چکر، نائٹروجن کے چکر، توانائی کے بہاؤ اور غذائی زنجیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ حد بندی نظام اپنا کام کرتا ہے۔ اس نظام میں ایک، دوسرے کو متاثر کرتا ہے۔ اس حیاتیاتی ماحولیاتی نظام میں کوئی بھی تبدیلی زمین پر انسان کی بقا کا مشکل بنا دیتی ہے۔

25.7.2۔ ماحولیاتی نظام۔ اقسام

دو طرح کے ماحولیاتی نظام ہیں قدرتی اور مصنوعی

1۔ **قدرتی ماحولیاتی نظام:** ایک قدرتی ماحولیاتی نظام فطری ہوتا ہے۔ یہ اپنے کام خود انجام دیتا ہے۔ اس کو انسانی مداخلت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ دو اقسام کے قدرتی ماحولیاتی نظام ہیں۔ زمینی حاتیاتی ماحولیاتی نظام اور آبی حیاتیاتی ماحولیاتی نظام۔ مثال کے طور پر: جنگلات، گھاس کے میدان، جھیلیں، ندیاں۔

2۔ **مصنوعی ماحولیاتی نظام:** اس نظام میں انسانی مداخلت شامل ہے۔ انسان قدرتی ماحولیاتی نظام میں غیر مداخلتی تبدیلیاں کرتا ہے۔ انسان جاندار اجسام کو قابو میں کرنے اور ان کی خصوصیات کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شہروں کی تعمیر، زیر زمین اور زیر آب ڈھانچے، بیجوں، فصلوں کی کلوننگ، انسانوں، جانوروں میں جینیاتی تبدیلیاں مصنوعی حیاتیاتی ماحول کی مثالیں ہیں۔ علاوہ ازیں، یہ انسانی خیالات کو عملی شکل اور نتائج دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ نظام انتہائی حساس ہیں۔ یہ عام طور سے تنوع کے فقدان کی وجہ سے ناکام ہو جاتے ہیں۔ یہ قدرتی ماحولیاتی نظام کی طرح از خود درستگی کا میکانزم نہیں رکھتے ہیں۔ یہ پابندیوں پر منحصر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہائیڈرو پونکس۔ مٹی یا سورج کی روشنی کے بغیر پودوں کی کاشت ہائیڈرو پونکس کہلاتی ہے تاکہ غذا کی کمی کے مسئلہ کو حل کیا جا سکے۔ اس میں انسان کے بنائے ماحولیاتی نظام کی خاصیت پائی جاتی ہے۔

25.8۔ ساخت

ہر ماحولیاتی نظام عام طور سے دو اقسام پر مشتمل ہوتا ہے۔

1۔ حیاتیاتی ایجنٹس اور 2۔ غیر۔ جاندار اجسام

25.9 ماحولیاتی آلودگی

آلودگی

آلودگی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی مادہ ماحول میں کم یا زیادہ ہوجاتا ہے۔مثال کے طور پر اگر ماحول میں خاطر خواہ آکسیجن یا کاربن ڈائی آکسائیڈ نہیں ہے یہ آلودگی ہے۔اچھی فصل پیدا کرنے کے لئے ہم فاسفیٹ یا نائٹریٹ مٹی کو زرخیز بنانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ان کی مقدار میں اضافہ آلودگی کا باعث ہوگا۔ ماحولیات ان آلودگیوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ان نقصان دہ عناصر سے ماحولیاتی توازن میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

آلودگی بعض اوقات قدرت کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔اور بعض اوقات انسانوں کی وجہ سے بھی۔مٹی کا کٹاؤ اور آتش فشاں کا پھٹنا قدرتی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔لیکن قدرت اس کو درست کر لیتی ہے۔فضائی آلودگی کئی صنعتوں کے قیام اور آبادی میں اضافہ کی ضرورتوں سے نمٹنے کے لئے جنگلات کی کٹائی اور کنکریٹ کی تعمیرات سے ہوتی ہے۔انسان کی وجہ سے ہونے والی آلودگی آج دنیا کے لئے ایک سنگین خطرہ ہے۔

25.9.1 آلودگی پھیلانے والے۔اقسام

آلودگی پھیلانے والے عناصر کو عام طور سے تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔وہ ہیں...

a) غیر۔انحطاط پذیر آلودگی پھیلانے والے: ایسے آلودگی پھیلانے والے مادے جو ماحولیات میں داخل ہونے کے بعد ٹوٹتے نہیں ہیں انھیں غیر تباہ کن آلودگی پھیلانے والے عناصر کہا جاتا ہے۔انھیں ختم نہیں کیا جاسکتا۔مثال کے طور پر نیوکلئیر فضلہ

b) آلودگی پھیلانے والے انحطاط پذیر عناصر: وہ جو ماحولیات میں آسانی سے تحلیل ہوجاتے ہیں انھیں تباہ کن آلودگی پھیلانے والے کہا جاتا ہے۔مثال کے طور پر گھروں کا کچرا اور ترکاریاں آسانی سے ماحول میں تحلیل ہوجاتے ہیں۔

c) آلودگی پھیلانے والے جو آہستہ سے ٹوٹتے ہیں: کئی برس تک ان کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے اور اس کے بعد یہ ماحول میں تحلیل ہوجاتے ہیں۔مثال کے طور پر ڈی ڈی ٹی اور پلاسٹک کی اشیاء۔لیکن اگر یہ خالص ہونے کی مقدار سے زیادہ ہوجائے تو ماحول آلودہ ہوجاتا ہے۔

25.9.2 آلودگی کے اقسام

آلودگی اس وقت ہوتی ہے جب ٹھوس، محلول اور گیاسی مادے ماحولیات میں اپنی خالصیت کو کھو دیتے ہیں۔

1۔ آبی آلودگی

پانی دنیا کے جانداروں کے لئے لازمی ہے۔اگر کچھ مادے پانی میں زیادہ مقدار میں شامل ہوجاتے ہیں تو یہ اپنی خالصیت کوکھودیتا ہے۔

پانی کی آلودگی کی وجوہات:

- صنعتوں سے کچرے کی وجہ سے
- کانکنی سے نکلنے والی ناکارہ اشیاء کی وجہ سے
- کیڑے مارادویات اور کیمیائی کھاد
- کوڑا کرکٹ
- گھروں سے نکلنے والا کچرا
- انسانی فضلہ

آبی آلودگی کے نتائج

1۔ صاف پانی دستیاب نہیں ہوگا۔

2۔ آلودہ پانی پینے سے کئی بیماریاں پھیلیں گی۔

3۔ ذخائرآب کے آلودہ ہونے سے مچلیاں زہریلی ہوجائیں گی۔

4۔ پانی بدبودار ہوجائے گا۔

آبی آلودگی کی روک تھام:

1۔ زراعت کے لئے صرف نامیاتی کھاد استعمال کی جائے۔

2۔ پانی کے دوبارہ استعمال کے لئے عصری طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔

3۔ جتنا ممکن ہوسکے کیڑے مارادویات اور کیمیائی کھاد کا استعمال کم کیا جائے۔

4۔ بارش کے پانی کو محفوظ کرکے استعمال کرنا چاہئے۔

2۔ فضائی آلودگی

فضاء میں کئی طرح کی گیاسس ہوتی ہیں جیسے آکسیجن، نائٹروجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جو کہ جانداروں کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ان گیاسوں کا مجموعہ ہوا کہلاتا ہے۔ ہوا کے بغیر انسان ساتھ ہی ساتھ دیگر مخلوقات ایک مختصر وقت کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتے ہیں۔فضائی آلودگی اس وقت ہوتی ہے جب دیگر مادے زیادہ مقدار میں ہوا میں شامل ہوجاتے ہیں۔

فضائی آلودگی۔وجوہات

صنعتوں سے کچرا' پکوان کے لئے لکڑی جلانا' گاڑیوں سے خراب گیاسس' جنگلات کی کٹائی' ٹھوس ایندھن کا استعمال ' جوہری تجربات' برقی کی پیداوار اور ریفریجریٹرس کا استعمال فضائی آلودگی کی بڑی وجوہات ہیں۔

فضائی آلودگی کے نتائج:

1۔ یہ انسان اور جانوروں کی صحت کو تباہ کرتا ہے۔

2۔ پودوں کی ضیائی تالیف کو روکتا ہے۔

3۔ قدرتی خوبصورتی کو تباہ کرتا ہے۔

4۔ ماحولیات کو متاثر کرنے سے درجہ حرارت میں اضافہ' تیزابی بارش اور خشک سالی ہوتی ہے۔

فضائی آلودگی کو قابو میں کرنے کے طریقے:

1۔ فضائی آلودگی کی وجوہات کی نشاندہی

2۔ متبادل ایندھن کے وسائل کی تلاش

3۔ آلودگی کو روکنے والے آلات صنعتوں میں نصب کرنا چاہئے۔

4۔ فضاء سے متعلق قوانین پر موثر عمل آواری۔

5۔ دوبارہ قابل استعمال وسائل کو استعمال کرنا چاہئے۔

3۔ صوتی آلودگی

صوتی آلودگی مختلف اقسام کی گاڑیوں' صنعتوں اور لاؤڈ اسپیکرس کی وجہ سے ہوتی ہے۔مٹی کے نامناسب استعمال اور کیڑے مار ادویات استعمال مٹی کو آلودہ بنا دیتا ہے۔

25.10- ماحولیاتی انحطاط

ماحولیات آلودگی اور انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے انحطاط پذیر ہوسکتے ہیں۔تمام قدرتی وسائل جیسے مٹی' پانی' ہوا ' جنگلات بحران میں ہیں۔

25.10.1 زمین کا انحطاط:

زمین ایک انتہائی اہم ذریعہ ہے۔ہم پناہ' غذا اور ہر ضرورت کے لئے زمین پر انحصار کرتے ہیں۔انسان کی خودغرضی ' جنگلات کی کٹائی' صنعت کاری اور کیمیکس کے استعمال کی وجہ سے زمین اپنی قدرتی توانائی کھو رہی ہے۔

25.10.2 جنگلات:

جنگلات انسانوں کے کئی طرح سے کام آتے ہیں۔ جنگلات سے کئی فائدے ہیں جیسے آکسیجن، لکڑی، جنگلی جانوروں کی قیام گاہ اور جڑی بوٹیاں۔ حیاتیاتی تنوع اور ماحولیاتی توازن میں جنگلات کا کردار لامحدود ہے۔ لیکن انسان ہر سال لاکھوں مربع کیلومیٹرس پر جنگلات کی کٹائی زراعت، صنعت، لکڑی، پکوان اور گنے کے لئے کرتا ہے۔

جنگلات کی کٹائی کی وجوہات:

1۔ پکوان، گنا اور چارکول کے لئے جنگلات پر انحصار
2۔ کاغذ کے لئے لکڑی کا استعمال
3۔ بڑھتی آبادی کو رکھنے کے لئے رہائشی سہولتوں کی فراہمی
4۔ آبادی کے لحاظ سے صنعتوں اور حمل ونقل کی سہولتوں کا قیام
5۔ غذائی پیداوار کے لئے زرعی اراضی میں تبدیلی
6۔ مویشیوں کو باقاعدہ چروانا

جنگلات کے تحفظ کے لئے اقدامات

1۔ جنگلات کی اراضی کو صنعتوں کے لئے مختص نہ کیا جائے۔
2۔ صرف بے کار اراضی کو زرعی اراضی میں تبدیل کیا جائے۔
3۔ جنگلاتی اراضی بڑھتی آبادی کے لئے مکانات تعمیر کرنے مختص نہ کی جائے۔
4۔ تجارتوں اور صنعتوں کے جنگلاتی اشیاء پر انحصار کو فروغ دیا جائے۔
5۔ جنگلات کی غیر مجاز کٹوتی اور مویشیوں کے چروانے کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

25.10.3۔ مٹی کی زرخیزی میں کمی

مٹی کنکریاں، ریت اور گارا سے بنتی ہے۔ ایسی مٹی انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے اپنی خاصیت کھو رہی ہے۔

مٹی کی زرخیزی میں کمی کی وجوہات:

کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھاد کا حد سے زیادہ استعمال، روایتی مویشیوں کا چروانا، سیلابی پانی اور طوفانوں کے دوران ہوائیں مٹی کی صلاحیت کو ختم کر دیتی ہیں اور فصلوں کی کاشت، کانکنی، تعمیراتی سرگرمیاں مٹی کی زرخیزی ختم کرنے کی اصل وجوہات ہیں۔

مٹی کی زرخیزی کو ختم ہونے سے روکنے کے اقدامات

1۔ جنگلات میں اضافہ

2۔ چیک ڈیامس کی تعمیر

3۔ کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھاد کے استعمال میں کمی اور نامیاتی کھاد کا استعمال

4۔ مویشیوں کو چروانے میں احتیاط

5۔ زمین پر ڈیامس اور رکاوٹوں کی تعمیر تاکہ پانی کے بہاؤ کو روکا جاسکے۔

25.11۔ ماحولیات کا تحفظ

ماحولیات اس زمین پر تمام جانداروں سے بنتا ہے۔اس کا کسی ایک سے تعلق نہیں ہے۔ یہ تمام آبی جانوروں' پرندوں' جانوروں' انسانوں وغیرہ کے لئے فائدہ مند ہے لیکن صرف ایک انسان ہی اپنی بہتری کے لئے ماحول کو تباہ کررہا ہے۔اس کے نتیجہ میں ماحولیات پوری طرح سے اپنا کام کرنے سے قاصر ہیں۔

ماہر معاشیات جیسے مالتھوس نے ماحولیاتی بحران کے تعلق سے خبردار کیا' لیکن انسان نے اس کو نظر انداز کردیا۔ میشان کی جانب سے ''معاشی ترقی کی قیمت'' رَیچل کارسل کی ''خاموش خزاں'' میڈوس کی ''ترقی کے حدود'' میں دنیا کو ماحولیاتی بحرانوں کے تعلق سے خبردار کیا گیا ہے۔

اس بحران کے لئے تین وجوہات کی نشاندہی کی گئی ہے' وہ ہیں

1۔ آبادی

2۔ فی کس پیداوار (کھپت)

3۔ اوسط آلودگی جو ایک معاشی شئے کی جانب سے پیدا کی جاتی ہے۔

ان وجوہات کی وجہ سے' اس کرہ پر مٹی کی زرخیزی کم ہورہی ہے اور زرعی پیداوار میں کمی ہورہی ہے۔ غذائی سلامتی خطرہ میں ہے۔ عالمی حدت بڑھ رہی ہے گرین ہاؤز گیاسس کے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ براعظمی علاقہ کی برف پگھل رہی ہے اور سمندوں کی سطح میں اضافہ ہورہا ہے۔اس طرح سے پودے' جانور' پرندے' آبی جاندار اور پودے متاثر ہورہے ہیں۔

بین الاقوامی سطح پر ممالک تنظیموں' کونسلس اور قوانین کے ذریعہ آلودگی کو روکنے کے لئے کام کررہے ہیں۔ متوقع نتائج سامنے نہیں آرہے ہیں۔ان سب کی وجہ انسان ہے۔ یہ انسان ہی ہے جس کو مستقبل میں اس کے سنگین نتائج بھگتنا ہوگا۔

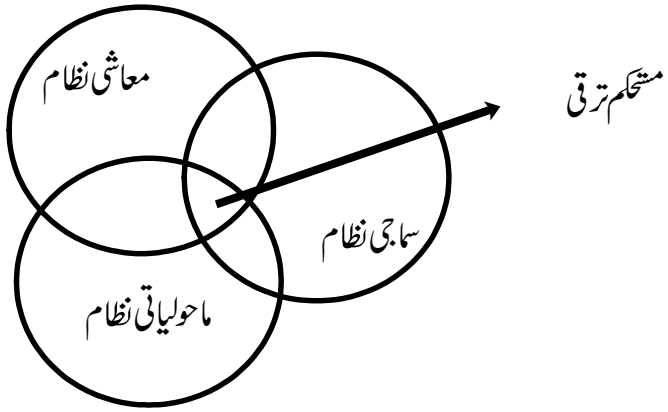
25.12۔ مستحکم ترقی

مستحکم ترقی مستقبل کی نسل کے مفادات سے سمجھوتہ کئے بغیر موجودہ ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔ دھریتری کانفرنس میں جو1992 میں منعقد ہوئی تھی' استحکام کوایک شرط کے طور پر بیان کیا گیا جس میں مستقبل میں انسانی بہبود کا خاتمہ نہ ہو۔

امیر ممالک سوچتے ہیں کہ ترقی کا مطلب معاشی ترقی ہے۔ ترقی انسانوں میں میعاری اور مقداری تبدیلیاں لانے والی ہونے چاہئے ۔لیکن ماحولیات' جوانسانوں کی بہبودی کے لئے ذمہ دار ہے' اس کی خالصیت کوفراموش کردیا جارہا ہے۔ مستحکم ترقی صرف اسی وقت حاصل کی جاسکتی ہے جب وسائل کے استعمال اوران کی دوبارہ پیداوار کے درمیان توازن قائم رہے۔ مستحکم ترقی کی اصطلاح نے بھی اہمیت اختیار کرلی ہے۔

25.12.1۔ مستحکم ترقی۔تصورات

مستحکم ترقی میں تین اہم تصورات شامل ہیں ۔ وہ ہیں ماحولیات' سماجی اور معاشی تصورات ۔مستحک ترقی صرف اسی وقت ممکن ہے جب ان تینوں کے درمیان توازن حاصل کیا جائے۔



مذکورہ بالا تین تصورات کے درمیان توازن کے حصول کے لئے مستقبل کی نسل کے وسائل ان وسائل سے کم نہیں ہونا چاہئے جوہم حاصل کررہے ہیں۔ ماحولیات اورانسان کے بنائے وسائل سے مستقبل کی نسل کوبھی فائدہ اٹھانے کا موقع ملنا چاہئے ۔سماجی' معاشی اور ماحولیاتی وسائل کواس طرح سے استعمال کرنا چاہئے کہ انسانی بہبودی مستقبل کی نسل کے لئے بھی مستحکم ہو سکے۔

25.12.2۔ مستحکم ترقی کے لئے

1۔ ہمیں یہ محسوس کرنا لازمی ہے کہ ہم اسی زمین سے تعلق رکھتے ہیں۔

2۔ کوئی ایک واحد نسل کوبھی انسانوں کے کاموں کی وجہ سے معدوم نہیں ہونا چاہئے۔

3۔ قدرتی ماحول سے محبت ہونی چاہئے' اس کو پوجا جائے اور اس کا تحفظ کیا جائے۔

4۔ اس بات کو تسلیم کیا جائے کہ ہر جاندار کو اس زمین پر زندہ رہنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ انسانوں کو ہے۔

5۔ طبعی' کیمیائی' حیاتیاتی وسائل کو تباہ نہ کیا جائے۔



25.13۔ خلاصہ

ماحولیات زندہ اجسام کی بقاء کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ یہ ہر کسی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ماحولیات کی قدر کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کا غلط استعمال نہ ہو۔ مستحکم ترقی کو ترجیح دی جانی چاہئے جو کہ موجودہ ضرورتوں سے نمٹ سکے اور مستقبل کے لئے کوئی خسارہ نہ ہو۔



25.14 مثالی امتحانی سوالات

I۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 5-4 سطروں میں دیجئے۔

1۔ فضائی آلودگی کے نقصانات بیان کیجئے۔

2۔ جنگلات کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہئے۔

3۔ ماحولیاتی عناصر کو بیان کیجئے۔

4۔ مصنوعی ماحولیاتی نظام کیا ہے۔

5۔ آبی آلودگی کو کس طرح سے روکا جاسکتا ہے؟

II۔ نیچے دیئے گئے سوالات میں ہر ایک کا جواب 10-8 سطروں میں دیجئے۔

1۔ ماحولیاتی آلودگی کے مسائل لکھیئے۔

2۔ آلودگی کو بیان کیجئے۔

3۔ حیاتیاتی ماحولیاتی نظام کیا ہے؟ اس کے حصوں کا تذکرہ کیجئے۔

4۔ فضائی آلودگی کی وضاحت کیجئے۔

5۔ مستحکم ترقی کیا ہے؟

25.15۔ فرہنگ

ماحولیات: ماحولیات ان حالات کا مجموعہ ہیں جو انسانوں کے اطراف ایک مقررہ وقت میں مقررہ مقام پر ہوتے ہیں۔

آلودگی: آلودگی اس وقت ہوتی ہے جب ماحول میں کوئی مادہ کم یا زیادہ ہوتا ہے۔

مستحکم ترقی: مستحکم ترقی مستقبل کی نسل کے مفادات سے سمجھوتہ کئے بغیر موجودہ ضروریات کو پورا کرنا ہے۔

25.16 حوالہ جات

1۔ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی۔ڈگری اکنامکس

2۔ تلگو اکیڈیمی انٹرمیڈیٹ اکنامکس، سال دوم

3۔ انیل مارکنڈیا (2004): انوائرمنٹل اکنامکس فار سسٹین ایبل گروتھ، ایڈگر ایلن، نیویارک

4۔ چندر شیکھر۔ایم، شنکر راؤ ای (2004) انوائرمنٹل سائنس، دی ہائی ٹیک پبلیشرس، حیدرآباد۔

تشکیل تلنگانہ کے بعد
معیشت کی ساخت اور ترقی

باب
26

26.0 مقاصد(Objectives)

26.1 تعارف(Introduction)

26.2 چھ دہوں پر مشتمل علیحدہ ریاست تلنگانہ کی جدوجہد

26.3 ریاست تلنگانہ کی نمو(ترقی)

26.4 GSDP، GSVAاور فی کس آمدنی کا تخمینہ

26.5 ریاست کے قیام سے تلنگانہ کی ترقی کا بڑھتا ہوا سفر

26.6 فی کس آمدنی(Per Capita Income)

26.7 شعبہ واری حصہ داری(ساخت)

26.8 خلاصہ(Summary)

26.9 فرہنگ اصطلاحات

26.10 حوالہ جات کتب



26.0 مقاصد

اس سبق کا اہم بنیادی مقصد تلنگانہ ریاست کی ساخت، نمو اور رجحانات کے تصورات کا جائزہ لینا اور ساتھ ہی ریاست کی (GSDP) خام ریاستی گھریلو پیداوار (GSVA) خام ریاستی اضافی قدر (PCI) فی کس آمدنی، شعبہ واری ساخت جس میں ابتدائی شعبہ، ثانوی شعبہ، ثلثی شعبہ کی حصہ داری شامل ہے۔

- ریاست کے قیام کے بعد تلنگانہ معیشت کی ساخت اور نمو۔
- موجودہ اور مستقل قیمتوں پر GSDP، GSVA، PCI کا تخمینہ۔
- تلنگانہ کے GSDP اور GSVA میں شعبہ واری حصہ داری۔
- تلنگانہ میں GSDP اور ضلع واری فی کس آمدنی کے رجحانات۔



26.1 تعارف

ریاست آندھرا کی تشکیل یکم اکٹوبر 1953 کو ہوئی تھی۔ اس سے قبل وہ ایک لمبے عرصے تک اس وقت موجود مخلوط ریاست مدراس کا حصہ تھی۔ تلگو بولنے والے عوام ایک دہائی تک اپنی علیحدہ ریاست کے لئے جدوجہد کرتے رہے تھے۔ جو یہ محسوس کرتے تھے کہ ٹامل غلبہ والی ریاست میں ان کے ساتھ امتیاز برتا جارہا ہے۔ جدوجہد جاری تھی لیکن جیسے ہی ڈسمبر 1952 میں ایک گاندھیائی قاید پوٹی سری راملو فوت ہوگئے تب جدوجہد نے تشدد کی شکل اختیار کرلی۔ لہٰذا اس وقت کی حکومت ہند نے 1953 میں علیحدہ ریاست آندھرا کی تشکیل کا فیصلہ کیا۔

2.6.2 چھ دہائیوں پر مشتمل علیحدہ ریاست تلنگانہ کی جدوجہد

- 1956 کا شریفانہ معاہدہ
- 1969 کی جئے تلنگانہ تحریک
- 1969 اور 1970 کا آٹھ نکاتی اور پانچ نکاتی فارمولہ بالترتیب
- 1972 میں دیا گیا سپریم کورٹ کا فیصلہ۔
- 1973 کا چھ نکاتی فارمولہ۔
- 1985 میں جاری کیا گیا جی او نمبر 610 (G.O. no 610) اور گرگلانی کمیشن رپورٹ۔

بالآخر سرکار نے تلنگانہ کو ملک کی 29 ویں ریاست کی حیثیت سے اعلان جاری کر دیا اور 2/جون 2014 کو تلنگانہ ریاست کی تشکیل عمل میں آئی۔ یہ ریاست جزیرہ نما ہند کے سطح مرتفع دکن کے جنوب میں واقع ہے۔ جس کا صدر مقام حیدرآباد ہے۔ یہ علاقہ (ریاست) 50N" 15" سے 51N" 19" طول الیہ اور 15E" 77" سے 16E" 89" عرض البلد کے درمیان واقع ہے۔ جو جغرافیائی طور پر شمال میں مہاراشٹرا، مغرب میں کرناٹک اور جنوب مشرق میں آندھرا پردیش کی سرحدوں سے جڑا ہوا ہے۔ آبادی کے اعتبار سے تلنگانہ ملک کی 12 ویں بڑی ریاست ہے جب کہ رقبہ کے اعتبار سے اس کو 11 واں مقام حاصل ہے۔ تلنگانہ دو بڑی دریاؤں دریائے گوداوری جس کا آب گیر علاقہ 79 فیصد اور دریائے کرشنا جس کا آب گیر علاقہ 69 فیصد ہے۔ تلگو کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے۔ ریاست کے زیادہ تر افراد تلگو بولتے ہیں۔ اسکے علاوہ دیگر زبانیں جس میں اردو، ہندی، انگریزی، ٹامل، مراٹھی، بنگالی اور کنڑی زبان شامل ہے۔

ریاست تلنگانہ کا کل جغرافیائی علاقہ 1,20,77 مربع کلومیٹر ہے۔ تلنگانہ میں 33 اضلاع شامل ہیں جس میں 74 ریونیو ڈیویژن، 612 ریونیو منڈل اور 10909 ریونیو ویلیج شامل ہیں۔ مقامی اداروں میں 12769 گرام پنچایت، 129 میونسپلٹی اور 13 میونسپل کارپوریشن شامل ہیں۔ قانون سازی تقسیم میں 119 دستور ساز اسمبلی اور 17 پارلیمانی حلقے سال 2022 تک ریاست تلنگانہ میں شامل تھے۔

26.3 ریاست تلنگانہ کا تاریخی پس منظر

(Historical Backgroud of Telangana State):

ذیل میں تلنگانہ کے وجود میں آنے کے تاریخی پس منظر پر بحث کی گئی ہے۔ وہ یکم نومبر 1956ء کا دن تھا جب کہ سابقہ ریاست حیدرآباد اور سابقہ ریاست آندھرا کو ضم کر کے ریاست آندھرا پردیش کی تشکیل کی گئی تھی۔ (جو یکم جون 2014 تک باقی تھی)

سابقہ ریاست حیدرآباد (Former Hyderabad State):

ریاست حیدرآباد ایک شاہی ریاست تھی جس پر دو صدیوں سے زائد عرصہ (224 سال) تک نظام (آصف جاہی حکمراں) کی حکمرانی تھی۔ جس کو دو مرحلوں میں تقسیم کیا گیا۔ I مرحلہ: 1857-1724 اور II مرحلہ 1948-1857 تک تھا۔ پہلا مرحلہ کو زراعت پر مشتمل زرعی دور کہا جاتا تھا۔ دوسرے مرحلہ کو صنعتی ترقی اور صنعتوں کے قیام کا دور مانا جاتا تھا۔

ریاست کی اپنی ذاتی کرنسی اور نظم و نسق کا نظام تھا۔ اردو نہ صرف سرکاری زبان تھی بلکہ تمام سطحوں پر ذریعہ تعلیم بھی تھی۔ جب 15/اگست 1947 کو ہندوستان آزاد ہوا، تب ریاست حیدرآباد کے حکمراں ساتویں نظام میر عثمان علی خاں نے اپنی

ریاست کے ایک آزاد وجود کو باقی رکھنے کو ترجیح دی۔

دوران حکومت ہند نے ایک مسلح مداخلت کے ذریعہ جس کو تاریخ میں پولیس ایکشن (Police Action) کے نام سے درج کیا گیا ہے۔ نظام حکمراں کو مجبور کیا کہ وہ حیدرآباد کو ہندوستان یونین کے ساتھ ضم کردیں۔ یہ انضمام 17 ستمبر 1948ء کو عمل میں آیا۔ جب کہ 1952 میں ریاستی اسمبلی کے لئے منعقد ہوئے عام انتخابات میں ایک نئی حکومت تشکیل دی گئی جس میں وزیر اعلیٰ کے طور پر ڈاکٹر بورگولہ راما کرشنا کا انتخاب کیا گیا۔

26.4 GSDP، GSVA اور فی کس آمدنی کا تخمینہ

(Estimation of GSDP, GSVA and Per Capita Income):

خام ریاستی گھریلو پیداوار (GSDP) کسی بھی ریاست کی معاشی نمو کی پیائش کا ایک اہم اشارہ ہوتی ہے۔ GSDP سے مراد کسی ریاست کے جغرافیائی حدود کے درمیان ایک سال کی مدت میں پیدا کی جانے والی اشیا اور خدمات کی قدر ہے بشرطیکہ دوہری گنتی سے بچا جائے۔ GSDP کی پیائش موجودہ اور مستقل دونوں قیمتوں پر کی جاتی ہے۔

رواں سال کی مروجہ قیمتوں (عام قیمتوں) کا تخمینہ موجودہ قیمت کہلاتی ہے۔ جب کہ گذشتہ سال (بنیادی سال) اور موجودہ سال (رواں سال) کی قیمتوں کے درمیان کا فرق مستقل قیمت کہلاتی ہے۔ جو حقیقی شرح نمو کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ مستقل قیمتیں افراط زر کو کنٹرول کرنے مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ مستقل قیمت کبھی نہیں بدلتی اس لئے اس کو ڈیفلیٹر (Deflator) (اصل قیمتوں پر واپسی کے طریقہ کار) بھی کہا جاتا ہے۔

تلنگانہ کی GSDP کے نمو اور رجحانات

(Growth and Trends in GSDP in Telangana):

ریاست تلنگانہ کی GSDP سال 2021-22 میں موجود قیمتوں پر (AE)11.55 لاکھ کروڑ روپئے تھی جن کی سالانہ شرح نمو 2021-22 میں بتدریج 19.1% اضافہ درج کیا گیا۔

اگرچہ کہ تلنگانہ حکومت مکمل طور پر عالمی وباء COVID-19 کی ہنگامی صورت سے ہونے والے نقصان سے پوری طرح ابھر نہیں پائی۔ لیکن پھر بھی تلنگانہ ریاست نے 2021-22 کی موجودہ قیمتوں کے اندراج GSDP میں منظّم رکھنے کی کوشش کی ہے۔

26.5 ریاست کے قیام سے تلنگانہ کی ترقی کا بڑھتا ہوا سفر

تلنگانہ کی نمو کی شرح سال 2014-15 میں کل ہند سطح پر 1% سے زائد نہ تھی۔لیکن سا ء 2020-21 میں اس میں بتدریج 3.6% کا اضافہ ہوا۔ عالمی وبا COVID-19 سے مکمل معیشت مالی خسارہ (مالی بحران) کا شکار تھی جس کے سدھار کے لئے تلنگانہ ریاست میں 2021-22 کے دوران GSDP میں اضافہ 21.8% درج کیا گیا جو کل ہند سطح سے زیادہ ہے۔

جب کہ دو سال کے دوران کل ہند GDP کی سطح میں 17.8 کا اضافہ درج کیا گیا۔ سال 2020-21 میں تلنگانہ ریاست نے کل ہند سطح پر تقریباً 4.1% شرح نمو درج کیا۔ 14 عام زمروں کے GDP کے اعداد و شمار میں تلنگانہ ریاست نے 6 واں مقام حاصل کیا۔ کل ہند GDP کے لحاظ سے تلنگانہ کی حصہ داری میں بتدریج اضافہ سال 2014-15 سے 2021-22 میں بالترتیب 4.1% سے 4.9% فیصد رہا۔

خام ریاستی گھریلو پیداوار (GSDP) (2011-12) مستقل قیمتوں پر

سال کے (ترقیاتی) پیشگی پیمائش کی بنیاد پر سال 2011-12 میں تلنگانہ کا GSDP مستقل قیمتوں پر 11.2% فیصد رہا۔ جو گذشتہ سال سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ ہے۔ جب کہ سال 2021-22 میں حقیقی خام گھریلو پیداوار میں 8.9% فیصد کا اضافہ درج کیا گیا۔

(2014-15 سے 2021-22) تک کل ہند GDP کی سطح میں تلنگانہ ریاست کا GSDP موجودہ قیمتوں پر حصہ داری

جدول تلنگانہ (GSDP) اور کل ہند GDP مستقل قیمتوں پر

(Rs.lakh crore and GDP growth %)

Year	2014-15	2015-16	2016-17	2017-18	2018-19	2019-20	2020-21	2021-22
Telangana	4.2 6.8%	4.711.6%	5.19.3%	5.69.7%	6.19.1%	6.45.0%	6.2-3.5%	6.911.2%
India	10.53 7.4%	113.78.0%	123.18.3%	131.56.8%	139.96.5%	145.23.7%	135.6-6.6%	1478.9%

26.6 فی کس آمدنی (Per capita Income):

خام ریاستی گھریلو پیداوار (GSDP) معیشت کے سائز کو مجموعی طور پر اثر انداز کرتی ہے۔ معاشی نمو کے بہتر پیمائش کے لئے فی کس آمدنی ایک بہترین آلہ ہے۔ جو سال 2020-21 کے معاشی نمو کی جانچ کو اجاگر کرتا ہے۔

سال 2021-22 میں تلنگانہ کی فی کس آمدنی بتدریج 2.7 لاکھ روپئے تھی۔ تلنگانہ کی فی کس آمدنی کل ہند فی کس آمدنی کی سطح سے بہت اونچی ہے۔ سال 2014-15 میں پہلی بار تلنگانہ کی PCI ' 1.43 جو کل ہند کی نسبت بہت اونچی تھی۔ (تلنگانہ کی فی کس آمدنی 37,457 روپئے جو کہ ہندوستان کی PCI سے کافی اونچی تھی) 2021-22 میں ریاستی سطح پر 1.86 فیصد اضافی شرح نمو درج کی گئی۔

(تلنگانہ کی فی کس آمدنی 1,28,985 روپئے جو کل ہند کی بہ نسبت تیز رفتار اور اونچی شرح نمو کو ظاہر کرتا ہے)

فی کس آمدنی کو کل ریاستی خام گھریلو پیداوار (یا) کل قومی پیداوار سے حاصل ہونے والی آمدنی کو کل ریاستی (یا) کل قومی آبادی سے تقسیم کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔

$$\text{فی کس آمدنی} = \frac{\text{کل قومی آمدنی}}{\text{کل قومی آبادی}}$$

تلنگانہ کی PCI کل ہند PCI کے مقابلہ آج بھی اونچی شرح سے بڑھ رہی ہے۔

سال 2020-21 کے موازنہ کے مطابق تلنگانہ کی PCI کی شرح نمو کل ہند PCI کی شرح نمو کے بہ نسبت بہت اونچی ہے۔ جب کہ COVID-19 عالمی وبا کے دوران 4.0% رہا۔ جب کہ تلنگانہ ریاست کی PCI ' 2021-22 میں کل ہند کا 1.6% حاصل کرتے ہوئے ساب سے اونچی شرح درج کی۔ 18.8% ' PCI حاصل کرتے ہوئے کل ہند PCI میں 0.7% نشانات درج کئے گئے۔

26.7 شعبہ واری حصہ داری یا (ساخت) (Sectoral Compostion):

کسی بھی ریاست کی GSDP کی پیائش کے لئے تین اہم شعبوں کی معاشی حصہ داری شامل ہے۔ جس میں زراعت اور اس کے حلیف شعبے' صنعتیں (کان کنی اور کھدائی) اور خدمات کا شعبہ شامل ہے۔ ترقیاتی پیائش (AE) سال 2021-22 میں تلنگانہ کی GSVA میں خدمات کے شعبہ 61.3% ' صنعتی شعبہ 20.4% اور زراعت اور اس کے حلیف شعبوں نے 18.3% کی حصہ داری پہنچائی۔

تلنگانہ کی کل GSVA میں (زراعت) ابتدائی شعبہ میں سال 2014-15 میں 6.3% فیصد اور 18.3% ' 2021-22 میں درج کیا گیا جو کہ کل ہند GVA میں سب سے اونچی شرح کا مظاہرہ ہے (18.5% دونوں سالوں)۔ تلنگانہ میں اس شعبہ کی شرح نمو میں 0.6% فیصد 2014-15 سے 9.09% ' 2021-22 میں درج رہی۔

روزگار کی تخلیق اور پیداواری میں اضافہ کے لئے صنعتی ترقی ایک اہم جز ہے۔تلنگانہ حکومت صنعتی شعبہ میں پائیدار ترقی (قابل برقرار ترقی) لانے کے لئے کئی اقدامات انجام دے رہی ہے جیسے تجارتی فروغ کے ساتھ اونچی شرح حاصل کر سکے۔ جیسے TS-IPASS‘T-IDEA‘R-PRIDE اور MSME کے ذریعہ مختلف متعدد اقدامات کر رہی ہے۔

سال 2021-22 میں ثلثی شعبہ 61.3% فیصد ریاستی اضافی قدر کا (GSVA) حصہ دار رہا۔تلنگانہ معیشت میں ثلثی شعبہ ایک اہم شعبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ریاست کی GSVA میں 61.3% فیصد شرح نمو کی حصہ داری کے ساتھ دوسروں سے اونچا رہا۔ جو کل ہند GVA میں 52.8% فیصد تھا۔ یہ سب سے اونچی شرح نمو کا اندراج کا مظاہرہ ہے۔

شعبہ واری شرح نمو (Sectoral Growth Rates):

گذشتہ 7 سالوں میں تلنگانہ ریاست میں زراعت اور اس کے دیگر حلیف شعبوں میں کئی حد تک اونچی شرح نمو درج کی گئی جو سال 15-2014 کے دوران 9.75% رہی۔اس شعبہ میں نمو کی شرح ہمیشہ اونچی رہی ہے۔ 21-2020 کے عالمی وبا کے ہنگامی صورت میں بھی زراعت نے 12.24% موجودہ قیمتوں پر شرح نمو کو درج کروایا۔ جس کو حاصل کرنے کے لئے آبپاشی کے مختلف اسکیمات شروع کئے گئے جس میں کالیشورم لفٹ آبپاشی پراجکٹ (KLIP) اور مشن کاکتیہ سرفہرست ہے۔ جس سے زرعی آبپاشی کو بہتر بنایا گیا جس کے ساتھ مختلف دیگر فلاحی امدادی پالیسیوں کو عمل میں لایا گیا۔ رعیّتو بندھو (Rythu Bandhu) رعیّتو بیمہ (Rythu Bima) زرعی شعبہ میں 24x7 مفت بجلی کی سربراہی اقل ترین امدادی (تائیدی) قیمتیں (MSP) شامل ہیں۔تاکہ فصلوں کی بہتر نگہداشت ہو سکے۔

تلنگانہ میں صنعتی شعبے نے 21-2020 میں وبائی مرض سے ایک مضبوط بحالی دیکھی جو پچھلے سال کے مقابلے میں قابل ذکر 20.23% کی شرح سے بڑھ رہی ہے۔صنعت اور مینوفیکچرنگ ذیلی شعبہ جو کسی بھی معیشت میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے اہم ہے، تلنگانہ میں سب سے تیز بحالی دیکھی گئی۔تلنگانہ نے 22-2021 میں 28.59 فیصد کی سالانہ شرح نمو دیکھی۔اس کے مقابلے میں ہندوستان میں اس ذیلی شعبے کی شرح نمو تلنگانہ سے 22.78%.5.81% پوائنٹس کم تھی۔کان کنی اور کان کنی کے ذیلی شعبے میں 13.24 فیصد اضافہ دیکھا گیا جس کے بعد تعمیرات، سب سیکٹر جس میں 10.38 فیصد اور بجلی اور یوٹیلیٹیز کے ذیلی شعبے میں 7.38 فیصد اضافہ ہوا۔

26.8 خلاصہ

(GSDP) خام ریاستی گھریلو پیداوار سے مراد کسی بھی ریاست کے جغرافیائی حدود کے درمیان ایک سال کے دوران پیدا کی جانے والی اشیا اور خدمات کا مجموعہ ہے۔ بشرطیکہ ''دوہری گنتی سے بچا جائے'' کل ہند GDP کے لحاظ سے تلنگانہ کا حصہ موجودہ اور مستقل دونوں قیمتوں پر سال 12-2011 اور 19-2018 کے دوران 4.5% اور 4.11% فیصد کے درمیان پایا گیا ہے۔ جو کل ہند GDP کے مقابلہ میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ ہے۔

اگر شعبہ واری حصہ داری کا موازنہ کیا جائے تو ثانوی اور ثلثی شعبہ کے موازنہ کے مطابق تلنگانہ معیشت میں زراعت اور صنعتی شعبہ مستحکم نمو کے طرز پر نہیں ہے جب کہ ثلثی شعبہ (خدمات) کا شعبہ پائیدار اور مستحکم طرز نمو پر کارکرد ہے۔ ان سب سے بڑھ کر ثلثی شعبہ 12-2011 سے 22-2021 تک بہتر اور مستحکم ترقی میں اضافہ ہوا۔ سال 12-2011 سے 22-2021 میں فی کس آمدنی میں اضافہ کل ہند فی کس آمدنی کے مقابلہ ریاست تلنگانہ کی فی کس آمدنی میں اضافہ ہوا۔

26.9 مثالی امتحانی سوالات

I۔ حسب ذیل سوالات کا 5-4 سطروں میں جواب لکھئے۔

1. TS-IPASS
2. فی کس آمدنی
3. شرح نمو

II. ذیل کے سوالات کے جواب 10-8 سطروں میں لکھئے۔

1. ریاست تلنگانہ کے SGDP میں ترقی کے انداز کے بارے میں مختصراً لکھئے۔
2. تلنگانہ معیشت میں شعبہ واری شرح نمو کے رجحانات کی وضاحت کیجئے۔

III. حسب ذیل سوالات کے جوابات 20-16 سطروں میں لکھئے۔

1. GSDP کیا ہے؟ تلنگانہ میں GSDP اور فی کس آمدنی کے رجحانات کی وضاحت کیجئے۔
2. تلنگانہ معیشت کی (GSVA) خام ریاستی اضافی قدر میں شعبہ واری حصہ داری کے رجحانات پر مضمون لکھئے۔

26.10 فرہنگ

1. GSDP: ریاست کی خام گھریلو پیداوار (GSDP) سے مراد کسی بھی ریاست میں جغرافیائی حدود کے درمیان ایک سال کے دوران پیدا کی جانے والی اشیا اور خدمات کا مجموعہ ہے۔ بشرطیکہ ''دوہری گنتی سے بچا جائے''۔
2. سالانہ شرح نمو (AGR) = $\frac{\text{موجودہ سال کی قدر} - \text{گذشتہ سال کی قدر}}{\text{گذشتہ سال کی قدر}}$
3. موجودہ اور مستقل قیمتیں: موجودہ سال کی موجودہ قیمتوں پر تخمینہ کو موجودہ قیمت کہا جاتا ہے۔
   جب کہ جو بنیادی سال کی قیمتوں پر تیار کیا جائے اس کو مستقل قیمت کہا جاتا ہے۔
4. شعبہ واری حصہ داری: یہ (GSVA) خام ریاستی اضافی قدر میں ابتدائی، ثانوی اور ثلثی شعبہ کی حصہ داری کو ظاہر کرتا ہے۔

26.11 حوالہ جات

1. Telangana Planning Department, Social Economic Outlook 2021-22.
2. Directorate of Economics and Statistics, GoI, Statistical Year Book 2021.
3. Telugu Academy (2020) Intermediate 2ndyear textbook.
4. Telugu Academy (2016) Telangana Economy.
5. Dr. B.R. Ambedkar Open University, Telangana Economy BA Semester-VI Book

ضمیمہ:I(Appendix-I) موجودہ قیمتوں پر کل ہند خام گھریلو پیداوار فی کس آمدنی

Annexure 9

Gross Domestic Product and Per Capita Income of All India at Current Prices from 2014-15 to 2020-21

(Rs. in crore)

Sl. No.	Sector	2014-15	2015-16	2016-17	2017-18	2018-19 (TRE)	2019-20 (SRE)	2020-21 (FRE)	2021-22 (SAE)
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
1	Agriculture, Livestock, Forestry and Fishing	20,93,612	22,27,533	25,18,662	28,29,826	30,29,925	33,58,364	36,09,494	
1.1	Crops	12,92,874	13,27,992	14,86,044	16,33,264	16,80,777	18,91,966	19,97,147	
1.2	Livestock	5,10,411	5,82,410	6,72,611	7,85,683	8,82,009	9,77,730	11,14,249	
1.3	Forestry and Logging	1,73,760	1,84,411	2,05,364	2,17,603	2,55,053	2,60,603	2,65,479	
1.4	Fishing and Aquaculture	1,16,567	1,32,720	1,54,643	1,93,275	2,12,087	2,28,065	2,32,620	39,64,312
2	Mining and Quarrying	3,08,476	2,94,011	3,26,808	3,36,109	3,77,661	3,58,517	3,24,980	5,18,170
	Primary	**24,02,088**	**25,21,544**	**28,45,470**	**31,65,935**	**34,07,586**	**37,16,881**	**39,34,474**	**44,82,482**
3	Manufacturing	18,78,369	21,46,189	23,33,721	25,66,623	28,12,560	27,04,809	27,09,435	33,26,746
4	Electricity, Gas, Water supply and Other Utility Services	2,82,258	3,34,965	3,55,709	4,25,718	4,49,459	5,01,618	5,07,352	5,70,125
5	Construction	9,79,086	9,91,084	10,80,870	12,00,414	13,52,118	13,72,759	13,15,608	17,02,055
	Secondary	**31,39,713**	**34,72,238**	**37,70,300**	**41,92,755**	**46,14,137**	**45,79,186**	**45,32,395**	**55,98,926**
6	Trade, Repair, Hotels and Restaurants	13,20,833	14,33,969	16,09,001	18,81,395	21,36,707	23,25,812	18,18,981	
6.1	Trade and Repair Services	12,06,474	13,07,323	14,68,583	17,22,671	19,55,798	21,29,686	17,32,821	
6.2	Hotels and Restaurants	1,14,359	1,26,646	1,40,418	1,58,723	1,80,909	1,96,127	86,160	
7	Transport, Storage, Communication & Services related to Broadcasting	7,86,763	8,60,544	9,30,155	9,97,528	10,66,055	11,52,680	10,47,412	35,43,624
7.1	Railways	92,459	1,00,451	1,06,786	1,16,584	1,23,596	1,35,477	1,36,807	
7.2	Road Transport	3,70,364	3,99,902	4,34,947	4,84,134	5,36,552	5,65,438	4,47,164	
7.3	Water Transport	7,590	7,298	9,206	13,021	13,059	13,350	13,418	
7.4	Air Transport	11,820	20,344	21,496	22,444	12,730	22,508	10,323	
7.5	Services incidental to Transport	91,681	88,246	1,02,468	97,602	1,03,341	1,03,301	98,170	
7.6	Storage	6,407	7,021	7,442	16,194	18,597	19,513	19,628	
7.7	Communication & Services related to Broadcasting	2,06,442	2,37,282	2,47,809	2,47,549	2,58,179	2,93,094	3,21,902	
8	Financial Services	6,61,411	7,26,286	7,50,201	8,46,194	9,41,778	10,27,359	10,88,222	45,67,241
9	Real Estate, Ownership of Dwellings and Professional Services	17,01,935	18,99,852	21,61,236	22,81,018	25,87,720	28,51,979	29,57,538	
10	Public Administration and Defence	6,76,818	7,31,578	8,27,438	9,45,082	10,45,488	11,47,741	12,38,383	
11	Other Services	8,14,718	9,28,489	10,71,399	11,95,759	13,75,658	15,53,471	14,40,404	31,65,000
	Tertiary	**59,62,478**	**65,80,718**	**73,49,430**	**81,46,976**	**91,53,406**	**1,00,59,042**	**95,90,940**	**1,12,75,865**
12	**Total GSVA at Basic Prices**	**1,15,04,279**	**1,25,74,499**	**1,39,65,200**	**1,55,05,665**	**1,71,75,128**	**1,83,55,109**	**1,80,57,810**	**2,13,57,273**
13	Taxes on Products	12,91,662	15,18,496	17,46,288	18,98,896	20,43,568	20,76,662	22,55,495	
14	Subsidies on Products	3,27,982	3,21,121	3,19,819	3,14,518	3,19,028	3,56,916	5,12,391	22,86,602
15	**Gross Domestic Product**	**1,24,67,959**	**1,37,71,874**	**1,53,91,669**	**1,70,90,042**	**1,88,99,668**	**2,00,74,856**	**1,98,00,914**	**2,36,43,875**
16	**Per Capita Income (Rs.)**	**86,647**	**94,797**	**1,04,880**	**1,15,224**	**1,25,946**	**1,32,115**	**1,26,855**	**1,49,848**

SAE-Second Advance Estimates, FRE- First Revised Estimates, SRE- Second Revised Estimates, TRE- Third Revised Estimates
Source: Ministry of Statistics and Programme Implementation, Government of India

ضمیمہ:II (Appendix-II) موجودہ پر کل ہند خام گھریلو پیداوار (GDP) اور فی کس آمدنی (ملحقہ Annexure-10) میں شعبہ واری نمو کی شرح

Annexure 10

Sectoral Growth Rates (%) of Gross Domestic Product and Per Capita Income of all India at Current Prices

(Percent)

Sl. No.	Sector	2015-16	2016-17	2017-18	2018-19 (TRE)	2019-20 (SRE)	2020-21 (FRE)	2021-22 (SAE)
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1	Agriculture, Livestock, Forestry and Fishing	6.4	13.1	12.4	7.1	10.8	7.5	
1.1	Crops	2.7	11.9	9.9	2.9	12.6	5.6	
1.2	Livestock	14.1	15.5	16.8	12.3	10.9	14.0	
1.3	Forestry and Logging	6.1	11.4	6.0	17.2	2.2	1.9	
1.4	Fishing and Aquaculture	13.9	16.5	25.0	9.7	7.5	2.0	9.8
2	Mining and Quarrying	-4.7	11.2	2.8	12.4	-5.1	-9.4	59.4
	Primary	**5.0**	**12.8**	**11.3**	**7.6**	**9.1**	**5.9**	
3	Manufacturing	14.3	8.7	10.0	9.6	-3.8	0.2	22.8
4	Electricity, Gas, Water supply and Other Utility Services	18.7	6.2	19.7	5.6	11.6	1.1	12.4
5	Construction	1.2	9.1	11.1	12.6	1.5	-4.2	29.4
	Secondary	**10.6**	**8.6**	**11.2**	**10.1**	**-0.8**	**-1.0**	
6	Trade, Repair, Hotels and Restaurants	8.6	12.2	16.9	13.6	8.9	-21.8	
6.1	Trade and Repair Services	8.4	12.3	17.3	13.5	8.9	-18.6	
6.2	Hotels and Restaurants	10.7	10.9	13.0	14.0	8.4	-56.1	
7	Transport, Storage, Communication & Services related to Broadcasting	9.4	8.1	7.2	6.9	8.1	-9.1	
7.1	Railways	8.6	6.3	9.2	6.0	9.6	1.0	
7.2	Road Transport	8.0	8.8	11.3	10.8	5.4	-20.9	
7.3	Water Transport	-3.8	26.1	41.4	0.3	2.2	0.5	
7.4	Air Transport	72.1	5.7	4.4	-43.3	76.8	-54.1	
7.5	Services incidental to Transport	-3.7	16.1	-4.7	5.9	0.0	-5.0	
7.6	Storage	9.6	6.0	117.6	14.8	4.9	0.6	
7.7	Communication & Services related to Broadcasting	14.9	4.4	-0.1	4.3	13.5	9.8	23.6
8	Financial Services	9.8	3.3	12.8	11.3	9.1	5.9	
9	Real Estate, Ownership of Dwellings and Professional Services	11.6	13.8	5.5	13.4	10.2	3.7	12.9
10	Public Administration and Defence	8.1	13.1	14.2	10.6	9.8	7.9	
11	Other Services	14.0	15.4	11.6	15.0	12.9	-7.3	18.2
	Tertiary	**10.4**	**11.7**	**10.9**	**12.4**	**9.9**	**-4.7**	
12	**Total GSVA at Basic Prices**	**9.3**	**11.1**	**11.0**	**10.8**	**6.9**	**-1.6**	**18.3**
13	Taxes on Products	17.6	15.0	8.7	7.6	1.6	8.6	
14	Subsidies on Products	-2.1	-0.4	-1.7	1.4	11.9	43.6	
15	**Gross Domestic Product**	**10.5**	**11.8**	**11.0**	**10.6**	**6.2**	**-1.4**	**19.4**
16	**Per Capita Income (Rs.)**	**9.4**	**10.6**	**9.9**	**9.3**	**4.9**	**-4.0**	**18.1**

SAE-Second Advance Estimates, FRE- First Revised Estimates, SRE- Second Revised Estimates, TRE- Third Revised Estimates
Source: Ministry of Statistics and Programme Implementation, Government of India

باب
27

انسانی وسائل

27.0 مقاصد

27.1 تعارف

27.2 تلنگانہ کی آبادیاتی خصوصیات

27.2.1 تلنگانہ کی آبادی کا سائز

27.2.2 تلنگانہ کی آبادی کی گنجائش

27.2.3 آبادی میں شرح خواندگی

27.3 آبادی کی پٹہ وارانہ تقسیم

27.4 تلنگانہ میں انسانی اصل کی ترقی

27.5 تعلیم کے شعبہ میں حکومت کا رول

27.5.1 مفت اور لازمی تعلیم (RTE) Act 2009

27.5.2 ریسرچ تعلیمی ادارے

27.5.3 معیاری انفراسٹرکچر کی فراہمی

27.5.4 اپنا گاؤں۔اپنا مدرسہ/اپنی بستی۔اپنا مدرسہ اسکیم

27.5.5 سرکاری مدارس کے اندراج میں اضافہ

27.5.6 سیکھنے کے مواقع میں توسیع (وسعت)

27.5.7 صنعتی تعلیمی شراکت داری کی تعمیر (بنیاد)

27.5.8 تلنگانہ ICT پالیسی 2021-26

27.6 صحت کے شعبہ میں حکومت کا رول

27.7 خلاصہ

27.8 نمونہ امتحانی سوالات

27.9 فرہنگ اصطلاحات

27.10 حوالہ جات کتب



27.0 مقاصد

- تلنگانہ کی آبادیاتی خصوصیات کو بتائیے۔
- آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم کی وضاحت کیجئے۔
- تلنگانہ میں انسانی وسائل کی ترقی کا جائزہ لیجئے۔
- تلنگانہ میں تعلیم اور صحت کے رول کی وضاحت کیجئے۔



27.1 تعارف

تلنگانہ ہندوستان کے جنوبی حصہ میں واقع ہے جو 2014 جون تک آندھراپردیش کا حصہ تھی۔ دہائیوں کے علیحدہ ریاست کی تحریک کے بعد پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں آندھراپردیش ریاست کی تنظیم نو کے بل کی منظوری کے بعد تلنگانہ ریاست کو تشکیل دیا گیا۔ تلنگانہ کی سرحدیں شمال میں مہاراشٹرا، چھتیس گڑھ، مغرب میں کرناٹک اور جنوب مشرق میں آندھراپریش سے ملتی ہوئی ہیں۔ تلنگانہ ریاست 33 اضلاع پر مشتمل ہے۔ جو 112,077 مربع کلومیٹر جغرافیائی علاقہ پر مشتمل ہے۔ تلنگانہ رقبہ کے اعتبار سے ہندوستان کی 12 ویں بڑی ریاست ہے۔

27.2 تلنگانہ کی آبادیاتی خصوصیات (Demographic features of Telangana):

کسی بھی ریاست کی معاشی ترقی اس ریاست میں موجود وسائل پر منحصر ہوتی ہے۔ وسائل کو عام طور پر تین اقسام میں درجہ بند کیا گیا ہے۔ (1) انسانی وسائل۔ (2) طبعی (قدرتی) وسائل۔ (3) مصنوعی (انسان کی تیار کردہ) وسائل۔ طبعی (قدرتی) وسائل میں سورج کی روشنی، زمین، ہوا، پانی اور نباتات (پودے) شامل ہیں۔ انسانی وسائل میں بنیادی طور پر آبادی، اگر انسانی وسائل معیاری ہوں تو وہ قدرتی وسائل کا مطلوبہ اور موثر انداز میں استعمال کر سکتے ہیں۔ مصنوعی وسائل (مشین، فیکٹریاں اور جہاز وغیرہ) بھی انسانی وسائل کی کارکردگی پر منحصر ہے۔ عوامل جیسے آبادی کا سائز، آبادی کی ساخت، ماحولیاتی معیار وغیرہ معیشت میں انسانی وسائل کے معیار اور کارکردگی کو متاثر کرتی ہے۔

27.2.1 تلنگانہ کی آبادی کا سائز(Population size in Telangana):

2011 کی مردم شماری کے مطابق تلنگانہ ہندوستان کی 12 ویں گنجان آبادی والی ریاست ہے جس کی آبادی 35,003,674 آبادی کے ساتھ۔اس کا مطلب کل ہند سطح پر کل آبادی کا 2.89% فیصد ہے۔جنسی تناسب کا تعین 1000 مردوں پر خواتین کی تعداد سے کیا جاتا ہے۔2011 کی مردم شماری کے مطابق ریاست کا جنسی تناسب 1000 مردوں پر 988 خواتین کا ہے۔اور یہ تناسب ہندوستان کی سطح پر زیادہ ہے۔متعلقہ اضلاع کے حوالے سے نارمل پہلا مقام ہے جب کہ نظام آباد، جگتیال دوسرے اور تیسرے مقام پر ہے۔اس کے برعکس جئے شنکر بھوپل پلی، سنگاریڈی اضلاع کم جنسی تناسب رکھتے ہیں۔ تلنگانہ کی آبادیاتی تفصیلات کو جدول 1 میں بتایا گیا ہے۔

2001-2021 دہائیوں کے دوران، ریاست کی آبادی میں اضافہ 11.47% رہا ہے۔ جب کہ (1991-2001) دہائی میں آبادی میں اضافہ 15.07% ریکارڈ کیا گیا تھا۔اس وقت ملک بھر کی آبادی کی اضافی شرح 21.34% تھی۔اوپر دئے گئے اعداد و شمار دو باتوں کا واضح مطالعہ کرتا ہے۔(1)2001-1991 دہائی تلنگانہ کی آبادی میں اضافہ دہائی 91-1981 کے مقابلہ میں بہت ہی کم رہا۔(2) ریاست کی آبادی میں اضافہ کی شرح قومی سطح کی آبادی کی شرح سے کم رہی۔17.71% دہائی 2001-1991 کے دوران تاہم 2011-1961 تک 50 سال میں ہماری ریاست کی آبادی کے سائز میں اضافہ 63.68% رہا جو کہ ملک کی شرح نمو کے مساوی یعنی 63.72% درج کی گئی۔

27.2.2 تلنگانہ کی آبادی کی گنجانیت(Density of Population in Telangana):

آبادی کی گنجانیت کا تعین فی مربع کلومیٹر رقبہ پر بسنے والے افراد کی اوسط تعداد سے کیا جاتا ہے۔جدول 2 میں ظاہر کیا گیا ہے کہ 1960ء میں ریاست میں آبادی کی گنجانی 111 افراد ریکارڈ کی گئی۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق یہ کل ہند آبادی کی گنجانیت کی بہ نسبت کم ہے۔تلنگانہ میں حیدرآباد سب سے زیادہ گنجان آبادی رکھنے والا ضلع ہے جس کی آبادی 39,43,323 ہے جب کہ ملگو (Mulugu) سب سے کم آبادی کی گنجانیت والا ضلع ہے جس کی آبادی 29,4671 ہے۔

27.2.3 آبادی میں شرح خواندگی(Literacy rate of population):

شرح خواندگی سے مراد آبادی وہ دی گئی عمر کے گروپ کا تناسب ہے جو پڑھنا لکھنا جانتے ہیں۔تلنگانہ میں 2011-1961 کے دوران شرح حواندگی کا تناسب جدول 4 میں واضح طور پر سمجھایا گیا ہے جس کے مطابق تلنگانہ میں شرح

خواندگی میں گذشتہ 4 دہائیوں کے دوران مردوں اور خواتین کے تناسب میں اضافہ ہوا۔ سال 1961 میں مجموعی شرح خواندگی 17.34% اور یہ بڑھ کر 2001 میں 58% ہوگئی۔ اس کے بعد بھی اس میں اضافہ بتدریج بڑھ کر 66.46% ہوگیا۔ تاہم یہ کل ہند شرح خواندگی کی بہ نسبت کم ہے جو کہ 74.04% تھی۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق تلنگانہ میں سب سے زیادہ شرح خواندگی کے ساتھ حیدرآباد سرفہرست رہا۔ اس کے ساتھ میڑچل، ملکاجگیری، ہنمکنڈہ میں رہا۔ ساتھ ہی شرح خواندگی میں صنفی (جنسی) فرق بہت زیادہ رہا۔ مردوں کی بہ نسبت خواتین کی شرح خواندگی کم ہے جو مردوں میں 75.04% اور خواتین میں 57.99% کا رہا۔

جدول۔1 تلنگانہ کی آبادی 1961-2011

Year	1961	1981	1991	2001	2011
تلنگانہ	1,27,11,785	2,01,181,085	2,60,89,074	3,09,87,271	3,50,03,674
ہندوستان	43,92,34,771	68,33,29,097	84,64,21,039	1,02,86,10,328	1,21,08,54,977

Source: Telangana Socio Economic Outlook 2022

جدول۔2 آبادی کی گنجانیت 1961-2011

سال	1961	1971	1981	1991	2001	2011
تلنگانہ	111	138	176	227	270	312
ہندوستان	144	177	216	273	325	382

Source: Telangana Socio Economics Outlook

جدول۔3 آبادی میں جنسی تناسب 1961-2011

Year	1961	1971	1981	1991	2001	2011
Telangana	975	969	971	967	971	988
India	941	930	934	927	933	943

Source: Telangana Socio Economic Outlook

27.3 آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم (Occupational Distribution of Population):

آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم سے مراد آبادی کا وہ حصہ جو معیشت کے تین اہم شعبوں میں منسلک اور کارکرد ہے۔ جو کہ ابتدائی شعبہ، ثانوی شعبہ اور ثلثی یا خدمات کا شعبہ۔

ابتدائی شعبہ: زراعت، مویشی پالن، ماہی گیری اور جنگلات وغیرہ شامل ہیں۔

ثانوی شعبہ: صنعتیں، گیس، پینے کے پانی کی فراہمی، بجلی اور تعمیرات وغیرہ۔

ثلثی یا خدمات شعبہ: اس میں معیشت کے تمام شعبوں کی خدمات شامل ہیں جیسے حمل ونقل، اطلاعاتی طرزیات (انفارمیشن ٹکنالوجی)، بنکاری، بیمہ، سماجی اور معاشی خدمات وغیرہ شامل ہے۔

زرعی مزدور اگر ایک شعبہ سے دوسرے شعبہ جیسے صنعت اور خدمات کے شعبہ میں منتقل ہوتے ہیں تو یہ معاشی ترقی کا سبب بنتا ہے۔ زرعی شعبہ میں تکنیکی ترقی زرعی مزدور کی زیادہ سے زیادہ نقل وحرکت (منتقلی) کو تیزی سے ممکن بناتی ہے جس سے معیشت کی ترقی میں پیشہ ورانہ منتقلی کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔

27.4 تلنگانہ میں انسانی وسائل کی ترقی

انسانی ترقی، سماجی ترقی اور معاشی ترقی ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ عام طور پر تعلیم، صحت، تغذیہ، صاف پینے کا پانی، مکانات یہ سماجی شعبہ کے اجزاء ہیں یہ تمام راست یا بالواسطہ طور پر انسانی ترقی سے جڑے ہوئے ہیں۔ جس کا مطلب سماجی شعبہ کی ترقی ہی انسانی ترقی ہے چلیے آئیں تلنگانہ ریاست کے تعلیم اور صحت کے شعبہ پر بحث کریں۔

27.5 تعلیم کے شعبہ میں حکومت کا رول

کسی بھی معیشت کی ترقی کے لئے تعلیم ایک اہم آلہ ہے۔ موجودہ نسلوں کو تبدیلی لاکر انہیں تربیت یافتہ اور مستقبل میں بہتر کارکرد بنا کر، مزدوروں میں زیادہ پیداواری قوت کام کرنے کی تخلیق میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ تعلیم پر سرمایہ کاری نسل در نسل غربت کو ختم کرکے انسانی ترقی کو بڑھاوا دیتی ہے۔ تلنگانہ حکومت انسانی وسائل کی ترقی کے لئے حسب ذیل اقدامات انجام دے رہی ہے۔

27.5.1 مفت اور لازمی تعلیم Free and Compulsory Education(RTE) Act 2009):

ہندوستانی دستور کے آئین کی 86 ویں ترمیم کے دفعہ 21A کے مطابق تمام ریاستیں 6 سے 14 سال کے بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کا بندوبست کریں تا کہ ہر بچہ مفت اور لازمی تعلیم کو اپنا سکے۔ دستور کی ترمیم کے نفاذ سے (RTE) 2009 کے مطابق تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنا چاہئے۔ جب تک کہ وہ اپنی ابتدائی تعلیم مکمل نہ کرلیں۔ تا کہ تعلیم کے عالمی سطح کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ اس کے لئے حکومت مختلف قسم کے اقدامات انجام دے رہی ہے۔ ریاست بھر میں آنگن واڑی سنٹر، اسکولس، کالجس کی قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔

27.5.2 ریسرچ تعلیمی ادارے (Research Educational Institutions):

مذکورہ بالا ادارہ جاتی سہولتوں کی فراہمی کے علاوہ حیدرآباد واحد ایسا شہر ہے جو 40 بڑے ریسرچ تعلیمی اداروں کے مختلف شعبوں کو فراہم کرتا ہے۔ مثلاً فارما (دواسازی)، دفاعی ریسرچ، دیہی ترقی وغیرہ۔ یہ ادارے نہ صرف مختلف شعبوں میں ضروری ریسرچ میں حصہ داری نبھاتے ہیں بلکہ ان شعبوں سے جڑے ہوئے اعلیٰ اثر والے پیشہ ور افراد کو بھی تیار کرتے ہیں۔

27.5.3 معیاری بنیادی سہولتوں کی فراہمی (Providing Quality Infrastructures):

بہتر اور مفید بنیادی سہولتوں کی فراہمی تمام تر تعلیمی ماحول کو مفید (کارآمد) اور محفوظ بناتی ہے۔ جس سے طلبا میں پڑھنے اور سیکھنے کے مثبت اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ تلنگانہ ریاست کی کارکردگی کل ہند سطح کی اوسط کارکردگی کے اشارے سے بہتر ہے۔ جیسے اسکول میں بجلی کی سہولت، بیت الخلا کا نظام، لائبریری (کتب خانہ) اور ریمپ خصوص پر بچوں کے لئے جو خصوصی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے 2019-20 میں قائم کئے گئے۔ ریاست میں سال 2020-21 میں پینے کے پانی کی سہولتیں، کمپیوٹر کی سہولتیں، خصوصی توجہ ضرورت والے بچوں کے لئے بیت الخلاء (CWSN) میں 34.3%, 95.6% اور 6.25% درج کی گئی جو 2019-20 میں 2.44%, 20.8%, 92,34% تھی۔

27.5.4 اپنا گاؤں۔ اپنا مدرسہ/اپنی بستی۔ اپنا مدرسہ اسکیم

(Mana Ooru-Mana Badi/Mana Basti-Mana Badi Scheme)

حکومت نے اپنے پرچم بردار اقدام کا آغاز اپنا گاؤں۔ اپنا مدرسہ/اپنی بستی۔ اپنا مدرسہ، جنوری 2022 میں شروع کیا تا کہ سرکاری مدرسوں کو بنیادی سہولتیں (انفراسٹرکچر) کی 3 سالہ فراہمی کو متعینہ بجٹ 7,289.54 کروڑ روپئے سے پورا کرسکے۔ جس میں 26067 سرکاری اور مقامی اداروں کے مدارس اور 19,84,167 طلبا کو اس پروگرام کے تحت شامل کیا گیا۔

27.5.5 سرکاری مدرسوں کے اندراج میں بہتری

(Improving the enrolment in Government Schools)

سرکاری مدرسوں کے اندراج کو بہتر بنانے کے لئے ریاستی حکومت مختلف قدم اٹھارہی ہے جس میں انفراسٹرکچر کی سہولتوں کی بہتری کے ساتھ سرکاری مدرسوں میں انگریزی میڈیم کو متعارف کیا گیا ہے ساتھ ہی سافٹ ویر تربیت جیسے مواصلات وغیرہ کو متعارف کیا گیا۔

حکومت کی کارکردگی کے ساتھ 20-2019 میں 40,900 سے 2-2020 میں 41,220 تک سرکاری مدرسوں کے اندراج میں اضافہ ہوا۔

سال 22-2021 کے دوران ریاست کے تمام مدرسوں میں طلبا کی تعداد کو 60.47 لاکھ درج کیا گیا۔ جس میں سے 53.71% خانگی مدرسوں کا اندراج اور 42.29% سرکاری مدرسوں کا اندراج رہا۔

27.5.6 سیکھنے کے مواقع میں وسعت (Expanding the Learning Opportunities)

تعلیمی سال 21-2020 کے دوران کمرۂ جماعت میں طلبا کے سیکھنے کے مواقع میں اضافہ کیا گیا (SIET) ریاستی تکنیکی تعلیمی ادارے کے تحت 2180 ڈیجیٹل سبق کی ترقی اور منتقلی کے ذریعہ T-SAT اور DD چینلس کے ذریعہ تلگو، انگریزی اور اردو میڈیم کے Grade VII to X کے طلبا کو شامل کیا گیا۔ اوسط 85% طلبا نے اس ڈیجیٹل کلاس کو سنا اور لکھا ہے۔

27.5.7 صنعتی تعلیمی شراکت داری کی بنیاد (تعمیر)

ریاست بھر میں تعلیمی اداروں کے قیام کے ساتھ ساتھ حکومت صنعتی تعلیمی شراکت داری کی بنیاد میں سب سے آگے ہے تاکہ ہنرمند اور باصلاحیت روزگار کے قابل نوجوان اور منتظم کو فراہم کرسکے۔ اس کے لئے مختلف صلاحیتی ادارے جیسے تلنگانہ اکیڈمی برائے ہنر اور معلومات (TASK) اور صنعتی تربیتی اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ صنعتوں سے متعلق ہنر کو ترقی دی جاسکے۔

27.5.8 تلنگانہ ICT Policy 2021-26:

یہ ایک اعلیٰ درجہ کی کوشش ہے۔ تلنگانہ کے شہریوں کو دوبارہ ہنر اور تربیت یافتہ بنانے کے لئے جس کا مقصد 80% مزدوروں کو ضروری مقامی تربیت سے روشناس کرنا ہے۔ اس کے تحت حکومت ہر سال 5 لاکھ روپئے طلبا کو تربیت یافتہ بنانے پر خرچ کررہی ہے۔ ہندوستانی تربیت رپورٹ 2022 کے مطابق تلنگانہ خواتین روزگار کی تربیت میں سب سے آگے ہے۔ تلنگانہ کمپیوٹر

تربیت فراہمی میں تیسرا مقام حاصل ہے۔ جب کہ جو یہ مثبت اثرات کے رجحانات کو ظاہر کرتا ہے۔ جو ریاست میں مساوی مواقع اور روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ ریاست میں تربیت کے ترقی کے حصول کے لئے ووکیشنل تعلیم، تکنیکی تعلیم کو روزگار کالجوں اور اداروں میں تربیتی کیمپ کو فروغ دیا جارہا ہے۔

27.6 صحت کے شعبہ میں حکومت کا کردار

عالمی صحت تنظیم (WHO) کے مطابق ''صحت'' سے مراد مکمل طبعی، دماغی اور سماجی بہتری ہے اور نہ کہ بیماریوں کی عدم موجودگی یا کمزوری کے ہے۔ ہ سب سے زیادہ قابل حصول معیاری صحت سے لطف اندوز ہونے پر زور دیتا ہے۔ صحت ہر انسان کے بنیادی حقوق میں سے ایک ہے۔ ریاست کے قیام سے تلنگانہ حکومت آبادی کو صحت مند رکھنے میں ریاستی مداخلت کے کردار کو تسلیم کریں۔

1. ریاست میں صحت کی ترقی کے لئے خاص طور پر وہ افراد جو کمزور طبقات سے تعلق رکھتے ہیں اس کے لئے حکومت مختلف اسکیمات کو شروع کررہی ہے۔ جس میں خاص طور پر بہتر صحت کی فراہمی، کارکردگی کے حصول پر توجہ دی گئی جس کے تحت حکومت اپنے ''آروگیہ تلنگانہ'' (صحت مند تلنگانہ) کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے صحت کے شعبہ میں مختلف نئی ترقی کو حاصل کررہی ہے۔ حکومت اس مقصد کے حصول کے لئے 22-2021 میں 6,295 کروڑ روپئے مختص کئے۔ جس میں 1010 کروڑ قومی صحت مشن (NHM) کے لئے رکھا گیا تاکہ صحت کی نگہداشت میں اضافہ کیا جاسکے۔

2. ریاست کے قیام سے اب تک صحت کے شعبہ میں تلنگانہ ریاست نے کافی حد تک ترقی حاصل کی۔ جس کی کوششوں کا نتیجہ ریاست کی نمایاں کارکردگی سے ظاہر ہوتا ہے۔ نیتی آیوگ کی حالیہ سالانہ صحت اعشاریے میں 20-2019 میں دیکھی گئی۔ تلنگانہ ریاست تیسرے مقام پر ہے۔ وہیں کیرالا، ٹامل ناڈو پہلے اور دوسرے مقام پر ہے۔

3. صحت کے بنیادی ڈھانچے کو اکثر "صحت کے نظام کا اعصابی مرکز" کہا جاتا ہے۔ وسیع طور پر، اس میں ایک قابل اور اہل افرادی قوت، تازہ ترین ڈیٹا اور معلوماتی نظام، اور صحت عامہ کی ضروریات کا جائزہ لینے اور ان کا جواب دینے کے قابل ایجنسیوں پر مشتمل ہے، اور یہ صحت عامہ کی بنیادی ذمہ داریوں کو انجام دینے کے لیے ضروری بنیاد فراہم کرتا ہے۔ حکومت تلنگانہ 15-2014 سے ریاست میں صحت کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے اہم سرمایہ کاری کر رہی ہے۔

4. سال 2021 میں حکومت تلنگانہ سے 4 بڑے تلنگانہ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اینڈ ریسرچ (TIMS) کے قائم کرنے کا منصوبہ تیار کر رہی تھی۔ کارپوریٹ دواخانے کے برابر تمام انفراسٹرکچر کے ساتھ گچی باؤلی، صنعت نگر، الوال، دلسکھ نگر میں قائم کئے گئے۔ 2021 میں حکومت نے اس کا سنگ بنیاد رکھا جہاں سے 1100 کروڑ روپئے تعمیری لاگت کے ساتھ سوپر اسپیشالٹی ہاسپٹل ورنگل میں قائم کئے گئے تا کہ ورنگل کو ترقی دے کر ہیلت سٹی اور طبی سیاحت کا مرکز بنایا جائے۔

5. تلنگانہ ودیا ودھانا پریشد (TVVP)، 2014-15 میں سیٹ کیا گیا۔ یہ سکنڈری لیول ہسپتال (ضلعی ہسپتال، علاقائی ہسپتال، کمیونٹی ہیلت سنٹر، زچگی اور بچوں کی صحت کے ہسپتال شہری کمیونٹی سنٹر اور سیول ڈسپنسرس پر مشتمل ہے) کل ملا کر 122، TVVP دواخانے اس وقت موجود ہیں جن میں 9,320 پلنگ کی سہولتوں کے ساتھ قائم کیا گیا۔ ان دواخانوں کا اصل مقصد زچگی اور بچوں کی صحت کی خدمات فراہم کرنا ہے اس کے ساتھ عام علاج، عام سرجری، آنکھوں کا علاج، بچوں کے امراض، ہڈیوں کی بیماریاں، کان، ناک، حلق (ENT) وغیرہ کے علاج کی خدمات بھی فراہم کرتے ہیں۔

6. سال 2018 میں حکومت تلنگانہ نے ایک اہم اسکیم کے تحت ''بستی دواخانے'' کے طور پر شروع کی تا کہ غریب شہریوں کو صحت کی سہولتیں فراہم کریں۔ جس کے تحت شہری کچی آبادیوں والے علاقوں میں 256 بستی دواخانے قائم کئے گئے جس میں ایک بستی دواخانے کے تحت 5000 سے 10000 افراد مریضوں کی جانچ کی جاتی ہے۔ یہ سنٹر مختلف قسم سے صحت کی خدمات انجام دیتے ہیں جس میں آؤٹ پیشنٹ مشاورت، دوائی، بنیادی لیبارٹری تشخیص اور غیر متعدی بیماریوں کی اسکریننگ کرنا ہے۔ بستی دواخانے مریضوں کے سفر اور انتظار کو کم کرتے ہیں اور ان کے اخراجات میں بھی کمی کرتے ہیں۔

7. اس کے بعد حکومت ''پلّے دواخانے'' (Palle Hospitals) دیہی دواخانے، دیہی علاقوں میں طبی سہولتوں کی فراہمی کے لئے قائم کئے۔ اس کا مقصد مقامی آبادی کو بنیادی طبی سہولتیں فراہم کرنا ہے تا کہ آسانی سے طبی خدمات حاصل کی جاسکیں۔

8. آروگیہ اسکیم ایک واحد ریاستی اسکیم ہے جو ہیلت انشورنس اسکیم کی اجرائی تلنگانہ میں آروگیہ شری ہیلت کیر ٹرسٹ کے ساتھ انجام دیتا ہے جس کا مقصد خط غربت سے نیچے زندگی گذارنے والے خاندانوں کی مدد کرنا ہے جس میں 87.5 لاکھ روپئے رقم خرچ کو کم کرتے ہوئے معیاری طبی سہولتیں فراہم کرنا ہے۔ یہ اسکیم 5 لاکھ تک کے مالی تحفظات فراہم کرتی ہے جس میں زائد

مالیہ کے ساتھ 10 لاکھ تک کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مئی 2021 میں تلنگانہ حکومت ہندوستانی حکومت کے باہمی تعلق کے ساتھ آیوشمان بھارت۔ پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا (ABPM-JAY) شروع کی ہے۔



27.7 خلاصہ

انسانی وسائل کی ترقی مختلف سطح پر ترقی کو ظاہر کرتی ہے جسمیں فرقہ (طبقہ) شامل ہے۔ فرقہ واری ترقی کے لئے HRD کے کارکرد، تربیت اور تنظیمی ترقی پر منحصر ہے۔ فرقہ واری ترقی ایک راستہ ہے جو شہریوں کو تعلیمی اور تربیتی پر مبنی ہے۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لئے HRD بہت ہی لازمی جز ہے جو کئی عوامل جیسے ثقافتی، .....روایتی اور جنس کردار کی تبدیلی کے لئے ضروری ہے۔ اس کی فطرت کی وجہ سے فرقہ واری ترقی کثیر الشعبہ (متعدد مضامین) سے تنگ نظریات کا استعمال کرتے ہوئے فرقہ واری ترقی کو مناسب طریقے سے سمجھنے پر توجہ دیں۔



27.8 مثالی امتحانی سوالات

I. حسب ذیل سوالات کے جوابات 5-4 سطروں میں لکھئے۔
   1. آبادی کی گنجانی سے کیا مراد ہے؟
   2. ابتدائی شعبہ کیا ہے؟
   3. بستی دواخانہ کیا ہے؟

II. حسب ذیل سوالات کے 10-8 سطروں میں جواب لکھئے۔
   1. آبادی کی پیشہ ورانہ تقسیم کو سمجھایئے۔
   2. ریاست تلنگانہ کی ICT پالیسی 26-2021 کی وضاحت کیجئے۔

III. حسب ذیل سوالات کے جوابات 20-16 سطروں میں دیجئے۔
   1. تعلیم کے شعبہ میں ریاستی حکومت کا رول کیا ہے؟
   2. ریاستی حکومت کا رول، صحت کے شعبہ میں کیا ہے؟

27.9 فرہنگ

1. **شرح خواندگی:** شرح خواندگی سے مراد سات سالہ عمر کی خواندہ آبادی کا حصہ جو کل آبادی سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔
2. **آبادی کی گنجانی:** علاقہ کے اعتبار سے افراد کی تعداد کی تقسیم تا کہ آبادی کی گنجانی کی پیائش کی جاسکے۔ آبادی کو ہم علاقہ کے سائز کے اعتبار سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ اس لئے آبادی کی گنجانی = جملہ افراد/زمین کا علاقہ۔
3. **TSKC:** نئی ریاست تلنگانہ کی تشکیل کے بعد پرجوش پروگرام کا خیر مقدم کیا گیا گذشتہ سنٹرس اب (TSKC) تلنگانہ اسکیل اور معلومات سنٹر کے طور پر وقعت اور اہمیت حاصل کرنے لگے۔
4. **ABPM-JAY:** 2018 میں حکومت ہند نے آیوشمان بھارت (Ayushman Bharat) اسکیم کے تحت ہیلت کی خدمات انجام دینے لگی جو زیادہ کارکرد اور آسان تھی۔ شہریوں کے لئے اور ملک کو عالمی ہیلت کوریج (UHC)' 2030 کے مقصد کے حصول میں مددگار رہے۔ مئی 2021 میں تلنگانہ حکومت آروگیہ شری اسکیم کے تحت مرکزی حکومت سے جڑی جو آیوشمان بھارت۔ پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا (ABPM-JAY)

27.10 حوالہ جات

1. India Economy by V.K. Misra and S.K. Puri
2. Telangana Socio-Economic Outlook 2022
3. Telangana Economy from Telugu Academy

باب
28

تلنگانہ۔ معیشت کے شبعے

28.0 مقاصد(Objectives)

28.1 تعارف(Introduction)

28.2 تلنگانہ معیشت کے شعبے

28.3 زرعی شعبہ(Agriculture Sector)

28.3.1 تلنگانہ کی زرعی صلاحیت

28.3.2 زراعت اور متعلقہ سرگرمیاں

28.3.3 زراعت کے فروغ کے لئے حکومتی پروگرامس

28.3.4 ریاستی زرعی تصویر

28.4 صنعتی شعبہ(Industrial Sector)

28.4.1 تلنگانہ صنعتی پالیسی کے شواہد

28.4.2 صنعتی پالیسی کے(تصورات) کے نقطہ نظر

28.4.3 ریاست تلنگانہ کا صنعتی منظوری اور خود تصدیقی نظام ایکٹ(TS-IPASS)

28.4.4 ریاست تلنگانہ کا تیزی دلت کاروباری افراد کا انکوبیشن(T-PRIDE)

28.4.5 خواتین کاروباری مراکز

28.4.6 ٹیکنالوجی مراکز

28.4.7 ریاست تلنگانہ صنعتی ترقی اور(کاروباری) تجارتی ترقی(T-IDEA)

28.5 خدمات کا شعبہ(Service Sector)

28.5.1 خدمات کے شعبہ کے کلیدی ذیلی شعبے

28.5.2 حکومت کے(تصورات) نظر خدمات کا شعبہ

28.6 خلاصہ(Summary)

28.7 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Question)

28.8 فرہنگ اصطلاحات(Glossary)

28.9 حوالہ جات کتب(References)



28.0 مقاصد

- تلنگانہ معیشت کے شعبوں کی خصوصیات بیان کرنے کے لئے۔
- تلنگانہ معیشت کے مختلف شعبوں کی اہمیت کی نشاندہی کرنے کے لئے۔
- زرعی پیداوار میں اضافہ کے لئے حکومت کی طرف سے شروع پروگرام کی وضاحت کے لئے۔
- صنعتی ترقی کے لئے حکومت کی مراعات کی وضاحت کے لئے۔
- خدمات کے شعبہ میں کلیدی ذیلی شعبوں کی درجہ بندی کرنے کے لئے۔



28.1 تعارف

کسی بھی ریاست کی معاشی ترقی کے تخمینے کے لئے ریاستی گھریلو پیداوار (SDP) ریاستی آمدنی (SI) ایک اہم اشاریہ ہے۔ یہ معیشت کے تخمینہ کے لئے ایک وقت یا مدت میں معاشی ترقی کی سطحوں میں تبدیلی کی حد اور سمت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سبق میں ہم ریاست تلنگانہ کی معیشت کے شعبوں کے بارے میں بحث کریں گے۔

28.2 تلنگانہ معیشت کے شعبے (Sectors of Economy in Telangana):

ریاستی گھریلو پیداوار (SDP) انسانی سرگرمیوں سے پیدا ہوتا ہے جو معاشی سرگرمیاں کہلاتا ہے۔ ان معاشی سرگرمیوں کو تین بڑے شعبوں میں درجہ بند کیا گیا جو معیشت کے شعبے کہلاتے ہیں۔

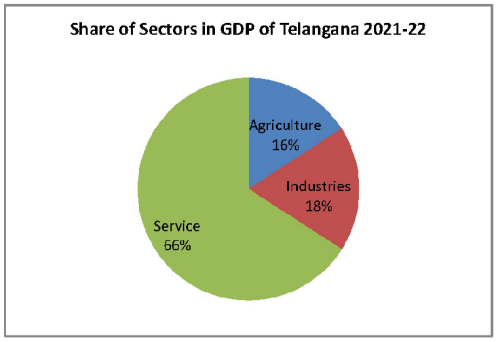
اور یہ حسب ذیل ہیں:

(1) زراعت کا شعبہ

(2) صنعتی شعبہ

(3) ثلثی یا خدمات کا شعبہ

مندرجہ ذیل شکل (گراف) تلنگانہ میں شعبہ واری حصہ دار کو GDP میں ظاہر کرتا ہے۔



28.3 زراعت کا شعبہ (Agriculture Sector):

تلنگانہ معیشت میں زراعت ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس شعبے کی بہتر کارکردگی جامع ترقی کے لئے ضروری ہے۔ تلنگانہ ریاست بے شمار وسائل سے مالا مال ہے مثلاً بہترین مٹی، مختلف فصلی پیٹرن، گوداوری اور کرشنا جیسی دریاؤں سے آبرسانی پر مشتمل بڑا آبپاشی نظام، زراعت میں زندگی کا بہترین گزارا ہے۔ ایک ایسی روایت جو تلنگانہ کی عوام کی زندگی میں معاشی اور تہذیبی تبدیلی کے لئے لازمی ہے۔ زراعت اور ان کے ذیلی شعبے تلنگانہ کی (GSVA) میں سال در سال ترقی حاصل کررہے ہیں۔

28.3.1 تلنگانہ میں زراعت کی صلاحیت (کارکردگی)

تلنگانہ جغرافیائی رقبہ کے لحاظ سے ہندوستان کی 11 ویں بڑی ریاست ہے جو 276.96 لاکھ ہیکٹر رقبہ پر ہے جس کا تقریباً 49.07% فیصد رقبہ نقد فصلوں کے تحت ہے اور 24.07% پر جنگلات پھیلے ہوئے ہیں باقی زمین 9.02% ہے جس کا تقریباً 5.42% غیر زرعی استعمال میں ہے اور باقی زمین افتادہ پڑی ہے۔ ریاست میں آپریشنل ہولڈنگز کی کل تعداد ریاست کے 59.48% لاکھ ہیکٹر ہے۔

2014-15 میں ریاست کی تشکیل کے بعد اس علاقہ کے زیر کاشت علاقہ میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ مجموعی بوائی کے رقبہ میں اضافہ کیا گیا جو 131 لاکھ ہیکٹر سے بڑھ کر 2021-22 میں 198 لاکھ ہوگئی (51% اضافہ) جو نئے آبپاشی پراجیکٹس، موجودہ آبپاشی کی بحالی کے سسٹم اور منظم خریدی میکانزم حکومت کی طرف سے لاگو کی گئی۔

تلنگانہ کی مٹی اچھی طرح سے نکاسی والی اعتدال پسند ہے اچھی طرح نکاسی والی اور سازگار ماحول فراہم کرتی ہے۔ زمین کی زرخیزی کے لئے، مٹی فصلوں کی توسیع کے لئے ضروری ہے۔ جن میں غذائی اجناس، تیل کے بیج، دالیں، پھول، میووں کی فصلیں، چراگاہیں اور جنگلات وغیرہ شامل ہیں۔

28.3.2 زراعت اور متعلقہ سرگرمیاں (Agriculture and Allied Activities):

ریاست میں کئی افراد زراعت اور متعلقہ سرگرمیاں سے وابستہ ہیں۔کلی زرعی رجحانات اور اسکی متعلقہ سرگرمیاں زندگی (معاشی) مادی حصول کے لئے لازم وملزوم ہیں۔اس کے علاوہ یہ شعبہ (خوراک) غذا کی حفاظت کو یقینی بنانے میں مدد کرتا ہے۔یہ ریاست کے آدھے سے زیادہ لوگوں کو روزگار (روزی روٹی) بھی فراہم کرتا ہے۔

28.3.3 زراعت کو فروغ (ترقی) کے لئے حکومتی پروگرام

ریاست تلنگانہ ماضی کے خودکشی کے سائے سے تیزی سے باہر نکل آیا ہے۔ بھاری قرض اور آبپاشی کی سہولت کے فقدان کے لئے زراعت کے شعبہ میں مختلف نئے پروگرام شروع کئے گئے جس کا مقصد کاشتکاروں کو فائدہ پہنچانا تھا جس کے حسب ذیل مراعات حکومت کی طرف سی دی گئیں۔

(a) زمینی ریکارڈ کو اپ ڈیٹ کرنے پروگرام

تلنگانہ حکومت کی طرف سے شروع کئے گئے پروگرام کے تحت ریاست بھر میں تمام گاؤں اور منڈلوں کے تمام زمینات کے ریکارڈز کو درست کرنے کے لئے شروع کیا گیا پروگرام دھرانی (Dharani) ہے۔

(b) بیج کی پیداوار (Seeds Production):

بیج زرعی پیداوار کو بڑھانے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔اس لئے معیاری بیجوں کی پیداوار اور رسد کو کسانوں کے لئے تجویز کردہ منصوبہ بند بجٹ کے اہم مداخلتوں میں سے ایک ہے جو 50.00 کروڑ روپئے کے بیجوں کی پیداوار کو مضبوط کرنے کے لئے مختص کیا جاتا ہے۔تلنگانہ حکومت ریاست کو ترقی دے کر ''بیج کا پیالہ'' بنانے کی حکمت عملی انجام دے رہی ہے کیونکہ یہ پیدائشی موسمی حالات اور مٹی کی قسم پر مختلف فصلوں منحصر ہے۔

(c) مٹی کی جانچ (Soil Testing):

مٹی کی صحت کارڈ اسکیم کاشتکاروں کی معلومات کے لئے شروع کی گئی تا کہ انہیں مٹی کی اہمیت اور زرخیزی کے بارے میں معلوم ہو سکے اس کے تحت مٹی کی جانچ کے موثر نتائج اور کھاد کے استعمال کے اعداد وشمار کو اکٹھا کیا جاتا ہے تا کہ قیمتی فصلوں کی کٹائی کو روک سکے۔

(d) زرعی بازارکاری(Agriculture Marketing):

غیر منقسم آندھراپردیش میں ایک جامع آندھراپردیش (زراعت کی پیداوار اور مویشی پالن) بازار ایکٹ 18 نومبر 1996 کوروبہ عمل لایا گیااوراس کوتلنگانہ میں بھی اپنایا گیا۔اس بازارا یکٹ کا مقصد کسانوں کے مفادات کوتحفظات فراہم کرتے ہوئے زرعی پیداوار کی فروخت اوران کے لئے مناسب قیمت کویقینی بنانے کے لئے تاکہ انہیں بے ایمان دھوکے باز تاجروں کے قبضہ سے بچایا جاسکے۔

(e) آبپاشی پراجیکٹ(Irrigation Projects):

تلنگانہ میں کئی بڑے آبپاشی پراجیکٹس شروع کئے گئے ہیں جوحسب ذیل ہیں:

(1) کالیشورم پراجیکٹ(18.25لاکھ ہیکٹر)

(2) سیتارامالفٹ آبپاشی اسکیم(3.87لاکھ ہیکٹر)

(3) جے چوکاراودیوادولالفٹ آبپاشی پراجیکٹ(5.58لاکھ ہیکٹر)

(4) راجیوبھیمالفٹ آبپاشی اسکیم(2.03لاکھ ہیکٹر)

(5) مہاتما گاندھی کلواکرتی لفٹ آبپاشی پراجیکٹ(4.24لاکھ ہیکٹر)

(6) جواہرپیتم پاڈولفٹ آبپاشی اسکیم(2.00لاکھ ہیکٹر)

(f) رعیّتو بندھو(سرمایہ کاری امداد)(Rhythu Bandhu (Invesment support)

اس کا مقصد کسانوں کوقرض کے بوجھ سے چھٹکارہ دلانے کی غرض سے سرمایہ کاری میں مدد کے ذریعہ بااختیار بنانا تھا۔اس کا آغاز 2018ء میں ہوا۔یہ اسکیم تمام پٹہ دار کسانوں کو10,000 کی مالی امداد ہرسال کے لئے فراہم کرتی ہے ج فی ہیکٹر زمین کے لئے ہے۔حکومت اس اسکیم کو وسعت دے رہی ہے تاکہ کسانوں کی زمینات پران کو مالکانہ حقوق دلائے جاسکیں۔

(g) رعیّتو بیمہ(Rhythu Bima-Risk Mitigation):

تلنگانہ حکومت اپنا پرچم بردار اقسام سے زندگی کے بیمہ اسکیم۔رعیّتو بیمہ کو2018 میں مالی (مراعات) سہولت اورسماجی تحفظات فراہم کرنے کے لئے شروع کی تاکہ افرادخاندان کوکسان کی زندگی کے بعد کسی بھی وجہ سے اگر کسان کی موت ہوتی ہے تو اس کے افرادخاندان کو5لاکھ روپئے کی مالی امدادفراہم کی جاتی ہے صرف10 دن کے اندر۔

(h) زراعت کے لئے مفت بجلی(Free power for Agriculture):

یکم جنوری2018 سے حکومت 24 گھنٹے مفت اور بنا رکاوٹ والی بجلی کی سہولتیں زرعی صارفین (کسانوں) کو ریاست بھر میں فراہم کررہی ہے۔ حال میں بجلی کے استعمال میں 3500MW کا اضافہ 1500MW کے مقابلہ میں ریاست کی تشکیل سے پہلے۔

28.3.4 ریاستی زرعی (تصور) منظر(State's Agriculture Vision)

یہ نظریہ حکومت تلنگانہ کا تیار کردہ ہے جس کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:

- بیج کے لئے کسانوں کو بااختیار بنانا
- کاشتکاری کی ایک قابل تجارت عمل کوشش کرنا۔
- داخلات(Inputs)' مالیہ' ٹکنالوجی اور IT تک آسان رسائی فراہم کرنا۔
- آبپاشی کے علاقوں میں اضافہ کرکے دستیاب سطح اور زیرزمین پانی کی صلاحیت کو بروئے کار لاکر علاقہ کو آبپاشی کی سہولتیں فراہم کرنا۔
- زمینات کی ترقی کے لئے وسائل کی فراہمی' کارکرد مٹی اور پانی کا نظام۔
- ٹکنالوجی کی منتقلی کے لئے تربیت یافتہ توسیعی عملہ فراہم کرنا کسانوں کی دہلیز (گھروں) تک۔

28.4 صنعتی شعبہ (Industrial Sector):

ریاست تلنگانہ بڑے پیمانے پر اشیاء تیار کرنے والی صنعتوں کا مسکن ہے۔ تلنگانہ میں فی الحال وافر مقدار میں ڈرگس (منشیات)' دواسازی' زرعی پراسسنگ' سمنٹ اور معدنیات پر مبنی صنعتیں' پارچہ جات وملبوسات' باغبانی اور مرغبانی کی صنعتیں موجود ہیں۔ تلنگانہ ریاست ملک میں بڑی صنعتی ریاستوں میں شمار ہوتی ہے اور صنعتوں کے لحاظ سے تلنگانہ چھٹے مقام پر اور صنعتوں کے ذریعہ مجموعی اضافی قدر کے لحاظ سے آٹھویں مقام پر ہے۔ تلنگانہ ریاست میں صنعتی شعبہ ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔ ریاست کی معیشت کو مضبوط بنانے میں اور روزگار کے اہم مواقع پیدا کرنے میں۔

28.4.1 تلنگانہ صنعتی پالیسی اور تصور(Telangana Industrial Policy and Vision)

1. تلنگانہ کی صنعتی پالیسی مندرجہ ذیل بنیادی اقدار سے جڑی ہوئی ہے:
2. صنعتی ترقی (نمو) کے لئے حکومتی ریگولیٹری فریم ورک کی سہولت فراہم کرنا۔

3. آجرین ایک پرامن محفوظ اور ترقی پسند کاروباری ریگولیٹری ماحول کی ترقی کے لئے کوشش کریں۔
4. مقامی نوجوانوں کے لئے فائدہ بخش ملازمتوں کے بڑے پیمانے پر تخلیق کا باعث بنا۔
5. صنعتیانہ، سماجی مساوات اور شمولیت کی سہولت فراہم کرے گا۔
6. ماحول کی حفاظت کی جائے گی اور کسی بھی ریاستی رصنعتی پالیسی کے ممکنہ اثرات کے وژن (منظر) کو کم کیا جائے گا۔

28.4.2 صنعتی پالیسی کے وژن (اہم مقصد تصوریت)(Vision of Industrial Policy)

تلنگانہ ریاست کے صنعتیانہ کے وژن کا نعرہ ''ریسرچ کی تحقیق، صنعتی اختراع، صنعتی خوشحالی ہے''۔ صنعتی پالیسی فریم ورک کے نعرہ ''تلنگانہ میں (تحقیق) اختراع، انکوبیشن، ان کارپوریٹ ہے۔ پالیسی فریم ورک کاروباری ریگولیٹری ماحول فراہم کرے گی۔ جہاں کاروبار کو آسانی سے انجام دیا جاسکتا ہے۔ اختراع اور ٹکنالوجی ریاست میں صنعتوں کو بڑھاتے ہیں۔

28.4.3 ریاست تلنگانہ کا صنعتی منظوری اور خود تصدیقی نظام ایکٹ

(Telangana State Industrial Project Approval and Self Certification System Act 2014 (TS-IPASS)

تلنگانہ حکومت نے اس پالیسی کے ذریعہ خود تصدیقی اور صنعتی منظوری نظام کو متعارف کروایا جس میں ایک ہی مقام پر مختلف صداقت ناموں کی اجرائی کی گئی درخواستوں کو تیز رفتار یکسوئی ممکن ہوئی ہے جو ایک نکاتی صنعتوں پر منحصر ہوتی ہے اس کے لئے خود تصدیقی منظوری کو آجرین کے لئے فراہم کیا گیا ساتھ ہی سرمایہ کاروں کے لئے موزوں دوستانہ ماحول فراہم کیا گیا۔

TS-IPASS کی اہم خصوصیات:

- ایک انٹر پرائز کے قیام اور آپریٹنگ کے لئے منسلک تمام محکمے کو TS-IPASS کے دائرۂ کار میں لایا گیا۔
- تمام منظوریوں کے لئے وقت کی حد کا تعین کیا گیا۔ تمام منظوریاں طئے شدہ مدت کے اندر دی جائیں گی جو منظور کی گئی پیچیدگیوں کی بنیاد پر ایک دن سے 30 دن ہوسکتی ہے ورنہ اسے ناکامی منظوری سمجھی جائے گی۔
- درخواست کی دوبارہ جانچ پڑتال ریاستی اور ضلعی سطح پر کاروباری اثاثہ کی درخواست کو صحیح جمع کرانے اور تاخیر کی وجوہات کو محکمہ جاتمیں جمع کرنے کا حق دیا جائے گا۔

- کوتاہیوں کو تلاش کرنے کے لئے اہل لازمی قرار دینا/اگر کوئی اضافی معلومات درکار ہو تو صرف ایک مرتبہ' درخواست کی رسید کے حصول کے تین دن تک۔
- TS-IPASS کے تحت..... کے حق کے ساتھ کاروباری افراد کو بااختیار بنانا۔ متعینہ وقت کے اندر منظوری میں ناکام عہدیداروں پر جرمانے عائد کرنے کی سہولت فراہم کرنا۔

28.4.4 ریاست تلنگانہ کا تیز رفتار دلت کاروباری افراد کا انکیوبیشن

(Telangana State Programme for Rapid Incubation Dalit Entrepreneurs (T-PRIDE)

T-PRIDE کا نشانہ خاص طور پر صنعتی شعبہ کو مساویانہ ترقی دیتے ہوئے تاجرین کے درمیان فرق کو مٹا کر درج فہرست (SCs)' درج فہرست قبائل (STs) اور خواتین اور مخصوص افراد (معذور افراد) کو مستحکم بنانا ہے۔

28.4.5 خواتین کاروباری مراکز (Women Entrepreneur Hub (We-Hub)

تلنگانہ We-Hub ریاستی حکومت کے زیر اثر 2017 میں شروع کیا گیا تا کہ تلنگانہ میں خواتین کاروباری افراد کو ترقی دے سکے۔ یہ ان کو پیش کرنے میں حکومت کو آسانی رسائی اور عالمی نیٹ ورک کے ذریعہ نئے خواتین کاروباری افراد کو یکجا کیا گیا۔

28.4.6 ٹکنالوجی مراکز (Technology Hub) (T-Hub):

تلنگانہ میں صنعتی ترقی کے لئے تحقیق اور ٹکنالوجی بنیادی آلات ہیں۔ ریاست موجود طور پر 78 انکوبیٹرس' ایکسلریٹر اور مل کر کام کرنے والے مخصوص توجہ مرکوز کرتا ہے جیسے زندگی کی سائنس' فینانس بنک' زرعی بینک' ڈیجیٹل وغیرہ۔ ریاست کی تخلیق پالیسی اور مراعات کی فراہمی کرتا ہے تا کہ ریاست کئے نئے شعبہ میں بہتری پیدا کر سکے اور قومی سطح کے رجحان کو حاصل کر سکے۔

28.4.7 تلنگانہ صنعتی ترقی اور کاروباری ترقی

(Telangana State Industrial Development and Entrepreneur Advancement (T-IDEA)

T-IDEA کے تحت کاروباری افراد (تاجرین) کو صنعتوں کی شروعات کے لئے اسٹامپ ڈیوٹی کی بازواپسی' بجلی کی لاگت' سود اور سرمایہ کاری کی رعایتیں' اصل اثاثے اور دوسرے معیاری کنٹرول' پیٹنٹ کی رجسٹری کے لئے ریاستی حکومت مراعات (امداد) فراہم کرتی ہے۔

28.5 خدمات کا شعبہ (Services Sector):

عالمی معیشت میں یہ سب سے بڑا شعبہ ہے۔ خدمات کا شعبہ تلنگانہ معیشت میں سب سے زیادہ برتر شعبہ ہے۔ خدمات کے شعبہ میں تجارت، مرمت، ہوٹلیں اور ریسٹورنٹس، حمل ونقل، ذخیرہ، مواصلات، مالی خدمات، نشریات سے متعلق خدمات، جائیداد کی خرید وفروخت اور دیگر شامل ہیں۔ حدمات کا شعبہ، زراعت اور صنعت کے شعبہ کی ترقی کے ذرائع جیسے بجلی کاری، مواصلات، حمل ونقل، بینک کاری وغیرہ۔ خدمات برائے زندگی کے معیار میں بہتری لانے کے لئے صحت اور تعلیم کو وسعت فراہم کررہی ہے۔ اس کے ساتھ خدمات کا شعبہ ایک تہائی سے زیادہ روزگار کی تخلیق کرتا ہے۔ خدمات کا شعبہ ریاست کے ایک اہم ذریعہ حاصل ترقی اور روزگار کے حصول میں۔ اور ایک موزوں مقدار میں بیرونی سرمایہ کو حاصل کرنے میں معیشت کی مدد کرتا ہے۔ گذشتہ 7 سالوں میں سرمایہ کاری کسی معلومات کے اعداد وشمار اور تیز جدید ٹکنالوجی کے ترقی کے ساتھ خدماتکا شعبہ تلنگانہ معیشت میں دوسرے شعبوں کے مقابلہ میں برتر شعبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

28.5.2 خدمات کے شعبہ کے کلیدی ذیلی شعبے (Key Sub sectors of Services):

- جائیداد کی خرید وفروخت
- مالی خدمات
- بینک کاری اور بیمہ
- اطلاعاتی ٹیکنالوجی اور IT سے متعلقہ خدمات
- حمل ونقل، ذخیرہ، مواصلات اور نشریات سیاحت

28.5.2 خدمات کے شعبہ میں حکومت کے مقاصد

(Vision of the government on Service sector):

خدمات کے شعبہ میں حکومت اختراعات کو یکجا کرنے کی خواہشمند ہے ساتھ ہی زراعت کا دیہی علاقوں میں رغبت رکھتا ہے اور شہری علاقوں میں موجود IT/ITes کے اختراعات کے فائدہ بخش ہے۔

خدمات کا شعبہ تمام شعبوں میں سب سے زیادہ روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ خدمات کے شعبہ میں ترقی ٹکنالوجی کے مرکزی کردار کو تسلیم کرتا ہے۔ خدمات کے شعبہ میں حکومت موجودہ صلاحیت کو بڑھانے کی کوشش کررہی ہے۔ فرم کو ادارہ

جاتی امداد کے ساتھ خصوصی طور پر TSLC, We-Hub, Y-Hub, T-Hub اور T-WORKS کے جیسے اقدامات کے ذریعہ حکومت فعلی طور پر مصنوعی ذہانت کو فروغ دے رہی ہے تاکہ شعبوں کو تیزی کے ساتھ شمولیت حاصل کر سکے۔ حکومت اسکے بہتر انفراسٹرکچر کی فراہمی کے ساتھ T-Fiber اور اعلیٰ معیار کا روڈ نیٹ ورک وغیرہ شروع کر رہی ہے۔ تمام سرگرمیاں معاشی ترقی کے لئے شعبوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں۔

28.6 خلاصہ

زراعت زندگی کا ذریعہ ہے ایک روایت ہے جو تلنگانہ کی عوام کے ثقافتی اور اقتصادی زندگی میں تبدیلی کا باعث ہے۔ زراعت تلنگانہ معیشت میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے اور اس کی بہتر کارکردگی میں شمولیت نمو کے لئے ضروری ہے۔ تلنگانہ ریاست کئی بڑی صنعتوں کا مرکز ہے۔ ریاست تلنگانہ ملک کی بڑی صنعتی ریاستوں میں شمار ہوتی ہے اور صنعتوں کے لحاظ سے چھٹے مقام پر اور صنعتوں کے ذریعہ مجموعی اضافی قدر (GVA) کے لحاظ سے آٹھویں مقام پر ہے۔ تلنگانہ ملک کی واحد صنعتی منظوری حاصل کرنے والی ریاست ہے۔ ریاست سب سے زیادہ IT اور انفارمیشن ٹکنالوجی خدمات فراہم کرتی ہے۔ ملک کی پیداوار اور برآمد کے لحاظ سے ٹیکنالوجی میں تیز رفتار تبدیلی IT کے شعبے میں نئے مواقع فراہم کرتی ہے۔ تلنگانہ کا صدر مقام حیدرآباد عالمی IT مراکز کے طور پر جانا جاتا ہے۔

28.7 مثالی امتحانی سوالات

I. ذیل کے سوالات کے جوابات 5-4 سطروں میں لکھئے۔

1. معیشت کے مختلف شعبوں کو بتائیے اور ہر شعبہ کی ایک مثال دیجئے۔
2. دھرانی (Dharani) پروگرام کیا ہے؟
3. T-PRIDE کے بارے میں لکھئے۔
4. خدمات کے شعبہ کے ذیلی شعبوں کو بیان کیجئے۔

II. ذیل کے سوالات کے جوابات 10-8 سطروں میں لکھئے۔

1. زراعت کے فروغ کے لئے کوئی دو (2) حکومتی پروگرام لکھئے۔

2. تلنگانہ صنعتی پالیسی اور اسکے (تصورات) وژن کو بیان کیجئے۔

3. TS-IPASS کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

III. ذیل کے سوالات کے 20-16 سطروں میں جوابات لکھئے۔

1. زراعت کے فروغ کے لئے حکومت کے پروگرامس بیان کیجئے۔

2. تلنگانہ کی صنعتی پالیسی کے تحت اہم پروگرام کی وضاحت کیجئے۔

3. تلنگانہ میں خدمات کے شعبہ کی اہمیت کی وضاحت کیجئے۔

28.8 فرہنگ

- ابتدائی شعبہ: اس کو زراعت کا شعبہ بھی کہا جاتا ہے جس میں کاشتکاری، ماہی گیری، جنگلات اور کانکنی شامل ہے۔
- ثلثی شعبہ: خدمات شعبہ کو ثلثی شعبہ بھی کہا جاتا ہے یہ تینوں شعبوں میں تیسرا شعبہ ہے۔
- رعیّتو بندھو: تلنگانہ کے کسانوں کو مالی امداد تاکہ زرعی داخلات خریدی جاسکے۔
- TS-IPASS: واحد تصدیقی درخواست خدمات۔
- T-Hub: تلنگانہ کو ایک اسٹارٹ اپ منزل کے طور پر تعمیر کرنے کا مقصد

28.9 حوالہ جات

1۔ TSBIE, Economics Text book Second year.

2۔ Telangana Socio-Economic Outlook.

باب
29

تلنگانہ بجٹ

29.0 مقاصد(Objectives)

29.1 بجٹ:معنی اور تعریف(Budget: Meaning and Definition)

29.2 تلنگانہ بجٹ بیک نظر (جھلکیاں2023-24)(Telangana Budget at a glance 2023-24)

29.3 بجٹ کی درجہ بندی(Classification of Budget)

29.4 آمدنی کھاتہ کی وصولیات اور اخراجات(Revenue Account, Receipts and Expenditure)

29.5 آمدنی وصولیات(Revenue Receipts)

29.6 خلاصہ(Summary)

29.7 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

29.8 فرہنگ اصطلاحات(Glossary)

29.9 حوالہ جات کتب(Reference)



29.0 مقاصد

- بجٹ کی تعریف اور بجٹ کی خصوصیات بیان کریں۔
- بجٹ کی درجہ بندی کریں۔
- (2023-24) تلنگانہ بجٹ کو ایک نظر میں سمجھیں۔
- بجٹ کے آمدنی کھاتہ کی وصولیات (رسیدیں) کی جانچ کریں۔
- آمدنی اخراجات اور بجٹ کے قرض کا فرق بتائیے (تمیز کریں)



29.1 بجٹ کے معنی اور تعریف

بجٹ صرف تکنیکی اور مالی دستاویز ہی نہیں بلکہ یہ ایک عام شہری کے لئے بااختیار، حیرت انگیز اور طاقتور آلہ ہے۔ بجٹ کو فرانسیسی لفظ "Bougette" سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی ایک چھوٹے سے چمڑے کے بیگ (Bag) یا بوری کے ہیں۔ پہلی دفعہ اس کا استعمال انگلینڈ میں چمڑے کے سفید بیگ کی وضاحت کے لئے کیا گیا جس میں قرون وسطیٰ کے دربار کے خزانے پر عدالتی مہر ثبت کی۔ حکومتی بجٹ وہ مالیاتی منصوبہ ہے جس میں اخراجات اور وصولیات (رسیدیں) شامل ہیں۔ عام طور پر ایک سال کی مدت کے لئے عام طور پر یہ ایک موقع ہے جو حکومتکی معاشی اور سماجی سرگرمیوں کو اجاگر کر کے ان کو حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ بجٹ ایک سالانہ گوشوارہ حساب ہے جو آمدنی اور اخراجات کو ایک مالی سال کے لئے ظاہر کرتا ہے۔

بجٹ کی اہم نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں:

- یہ مستقبل کے لئے منصوبہ (یا) سرگرمی ہے۔
- بجٹ میں شامل اجزاء کا صرف تخمینہ کیا جاتا ہے۔
- یہ ایک وسیع اور جامع منصوبہ ہے۔
- یہ عام طور پر ایک سالانہ منصوبہ (حسابی گوشوارہ) ہے۔
- یہ ہمیشہ ایگزیکٹیو (عاملہ) کی جانب سے تیار اور پیش کیا جاتا ہے۔
- اسے ووٹنگ (منظوری) کے لئے مقنّنہ کے سامنے رکھا جاتا ہے۔

29.2 بجٹ کی درجہ بندی (Classification of Budget):

عوامی بجٹ کو اسکے فرائض اور خصوصیات کی بنیاد پر حسب ذیے میں درجہ بند کیا گیا ہے۔

1. متوازن بجٹ (Balance Budget): بجٹ تب متوازن کہلاتا ہے جب اس میں شامل مقررہ اخراجات اور متوقع آمدنی دونوں مساوی ہوں۔ متوازن بجٹ میں نہ ہی کوئی خسارہ ہوتا اور نہ ہی کوئی فاضل شامل ہوتا ہے۔ کیونکہ بجٹ

بناتے وقت ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ وہ متوازن بجٹ ہو۔

2. **غیر متوازن بجٹ(Un-balanced budget)**: جب بجٹ یہ ظاہر کرے کہ حکومت کے مقررہ اخراجات اور متوقع آمدنی مساوی نہیں ہے تو اسے غیر متوازن بجٹ کہا جاتا ہے۔ یہ عدم توازن اخراجات کا آمدنی سے زائد ہونے سے (یا) آمدنی اخراجات سے زائد ہونے پر ہوتا ہے۔

3. **آمدنی بجٹ(Revenue Budget)**: آمدنی بجٹ حکومت کو حاصل ہونے والی آمدنی وصولیات پر مشتمل ہے اور ان اخراجات پر جو اس آمدنی سے پورے کئے جاتے ہیں (ٹیکس) محصول آمدنی مرکزی حکومت کی جانب سے عائد کردہ محصول (ٹیکس) اور دیگر ڈیوٹیز سے حاصل ہوتی ہے۔ حکومت کے دیگر آمدنی وصولیات میں سود، منافع ڈیونڈنڈ شامل ہے جو حکومت کی جانب سے سرمایہ کاری پر مشتمل ہے ساتھ ہی ان میں فیس (Fees) اور دیگر سہولیات (رسیدیں) شامل ہیں۔

4. **اصل بجٹ یا سرمایہ بجٹ(Capital Budget)**: سرمایہ (اصل) بجٹ اصل کی وصولیات (رسیدیں) اور ادائیگیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اصل وصولیات کا اہم جز قرض ہے جو عوام لیتے یا استعمال کرتے ہیں۔ اصل اخراجات اصل وصولیات سے پورے ہوتے ہیں یا اثاثوں کے حصول کے وصولیات پر۔ اس کے علاوہ ریاستی حکومت کو مرکزی حکومت کی طرف سے دی گئی قرض کی پیشگی، سرکاری کمپنیاں، کارپوریٹس اور دیگر پارٹیاں بھی ان کیپٹل اخراجات میں شامل ہیں۔

5. **فاضل بجٹ(Surplus Budget)**: جب عوامی آمدنی عوامی اخراجات سے زائد ہو جائے تو اسے فاضل بجٹ کہا جاتا ہے۔ فاضل یا (اضافی) بجٹ حکومت کی قرضہ جات کو کم کرتا ہے (یا) پھر حکومت کی آمدنی میں اضافہ کرتا ہے

6. **عبوری بجٹ(Interim Budget)**: یہ ایک ایسا بجٹ ہے جو ایک چند مہینوں کے لئے تشکیل دیا جاتا ہے یعنی 12 مہینوں سے کم کی مدت۔ مکمل سال (یا) ایک سال بھر کے لئے باقاعدہ بجٹ کی تیاری میں تاخیر کی وجہ سے عبوری بجٹ کو تشکیل دیا جاتا ہے تاکہ اس درمیان کے ہونے والے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

7. **عام یا سستا بجٹ(Ordinary Budget)**: عام بجٹ سے مراد جو عام صورت حال میں ایک سال کے لئے تشکیل دیا جاتا ہے۔ یہ وقت کے (معمول) حساب کے طور پر تیار کیا جاتا ہے۔

8. **خسارہ بجٹ(Deficit Budget)**: جب مقررہ اخراجات متوقع آمدنی سے زائد ہو جائیں تو ایسا بجٹ ''خسارہ بجٹ'' کہلاتا ہے۔ منصوبہ بند معیشت میں عام طور پر حکومت خسارہ بجٹ تشکیل دیتی ہے تاکہ ترقیاتی اخراجات کو حاصل کر سکے۔ خسارہ بجٹ حکومت کے قرضہ جات میں اضافہ کرتا ہے (یا) اس کی آمدنی میں کمی ہوتی ہے۔

9. **ضمنی بجٹ(Supplementary Budget)**: باقاعدہ بجٹ کے دوران اگر اخراجات آمدنی سے بڑھ جائیں (یا) حکومت کو کسی مخصوص منصوبہ پر خرچ کرنا پڑے جس کے لئے باقاعدہ بجٹ میں کوئی بندوبست (یا) حسابی گوشوارہ موجود نہ ہو تو اسوقت ضمنی بجٹ تیار کیا جاتا ہے تاکہ ان اضافی اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

10. **ایمرجنسی بجٹ(Emergency Budget)**: ایمرجنسی بجٹ وہ ہے جو کسی ہنگامی یا ایمرجنسی حالات جیسے جنگ، شدید نقصانات (فرسودگی) اور قدرتی آفات وغیرہ شامل ہیں۔

بجٹ کے تصورات کو تفصیلات کے ساتھ مطالعہ کے لئے سبق نمبر 11 پڑھئے (دیکھئے)

29.3 2023-24 تلنگانہ بجٹ بیک نظر (جھلکیاں)

کروڑ میں

مخصوص(Particulars)	Accounts 2021-22 کھاتہ 2021-22	BE 2022-23 تخمینہ بجٹ	RE-2022-23 پختہ (نظر ثانی شدہ) تخمینہ	BE 2023-24 تخمینہ بجٹ
1	2	3	4	5
I۔ افتتاحی بقایا	-5.67			
II آمدنی وصولیات	7.46859			
1. مرکزی ٹیکس کاری میں ریاست کا حصہ	18,720.54			
2. محصول آمدنی (Tax Revenue)	91,271.38			
3. غیر محصول آمدنی	8,857.42			
4. امداد (عطیہ) (Grant-in-Aid)	8,619.26			
III (سرمایہ) اصل وصولیات	55,5988.70			
5. کھلا بازار قرض	45,716.50			
6. شیر یا قرض	0.00			
7. GoI کی طرف سے قرض	214.14			
8. دیگر قرض (Other Loans)	1,278.53			
9. ڈپازٹ (امانت) لین دین	3,772.89			
10. قرض اور اڈوانس	47.70			
11. دیگر وصولیات	4,569.49			
12. ہنگامی فنڈز (نقد)	-0.05			
13. بین ریاستی تصفیہ	0.00			
IV جملہ وصولیات (II+III+13)	1,83,067.29			
V آمدنی اخراجات	1,36,803.43			
14. جس میں سود کی ادائیگی	19,161.41			
VI (اصل) سرمایہ کے اخراجات	28,874.35			
VII قرض اور اڈوانس	8,469.41			
VIII سرمایہ کی تقسیم (15-18)	8,850.60			
15. عوامی قرض کی بازادائیگی	6,460.42			
16. GoI کے قرض (Loans from GoI)	509.92			
17. دیگر قرضے (Other Loans)	1,872.09			
18. بین ریاستی تصفیہ	8.18			
IX جملہ اخراجات	1,82,997.80			
X مجموعی لین دین (IV-IX)	69.50			
XI۔ اختتامی بقایا (I+X)	63.83			
XII فاضل آمدنی (II-V)	9,334.84			
XIII مالی خسارہ (Fiscal Deficit)	46,639.09			
XIV بنیادی خسارہ	27,477.67			

Source: 1. Telangana Budget 2023-24, 2. Socio Economic Outlook of Telangana 2023

29.4 آمدنی کھاتہ کے وصولیات اوراخراجات

تخمینہ کے تحت سال 2023-24 میں آمدنی کھاتہ کی وصولیات 2,16,566.97 کروڑ اوراخراجات کے تخمینہ کے لحاظ سے 2,11,685.23 کروڑ ہے۔ اس تخمینہ کے مطابق اضافی آمدنی یا فاضل آمدنی (+)4,881.74 کروڑ سال 2023-24 میں درج کی گئی۔ کروڑوں میں (In Crores)

مخصوص(Particular)	کھاتہ Accounts (2021-22)	پختہ (نظرثانی تخمینہ) (2022-23)	تخمینہ بجٹ (2023-24)
1	*2*	*3*	*4*
آمدنی وصولیات	1,27,468.59	1,75,802.18	2,16,566.97
آمدنی اخراجات	1,36,803.43	1,72,822.25	2,11,685.23
فاضل (اضافی)	-9,334.84	2,979.93	4,881.74

ریاست کی آمدنی اوراخراجات

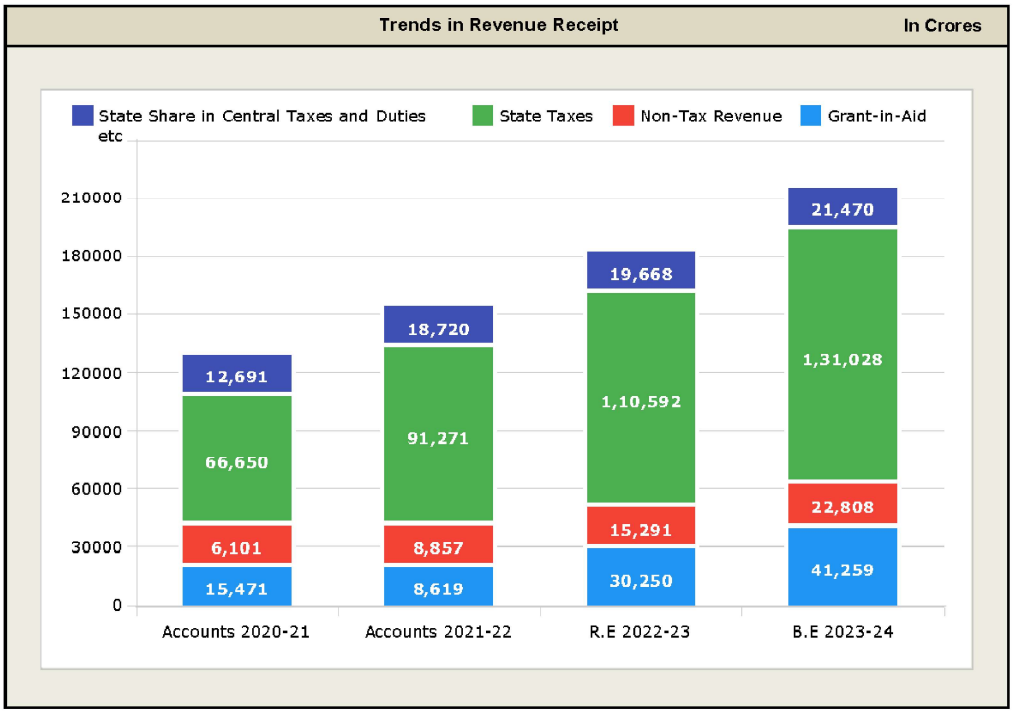
کروڑ میں (In Crores)

	اخراجات(Expenditure)		وصولیات(Receipts)
1,61,467.03	ترقیاتی اخراجات		ٹیکس اورڈیوٹیز(Taxes and Duties)
22,412.67	قرض کی خدمات(Debt Services)	21,470.84	مرکز کے ٹیکس میں ریاست کا حصہ
12,367.44	انتظامیہ کی خدمات	1,31,028.65	ریاستی محصول اورڈیوٹی
1,282.17	ٹیکس وصولی کے خرچ		غیر محصول آمدنی(Non stax Revenue)
14,155.92	دیگراخراجات	162.79	سود کی رسیدیں(Interest Receipts)
		64,067.48	دیگر غیر محصول آمدنی (مرکز کی طرف سے دیے جانے والے عطیہ)
2,11,685.23	مجموعہ (جمع)(Total)	2,16,566.97	جمع (مجموعہ)(Total)
4,881.74	فاضل(Surplus)	0.00	خسارہ(Deficit)
2,16,566.97	(مجموعی عدد)(Grand Total)	2,16,566.97	مجموعی عدد(Grand Total)

29.5 آمدنی وصولیات (رسیدیں)

کروڑ میں (In Crores)				جدول4-Table
تخمینہ بجٹ BE 2022-24- 2023-24	تخمینہ (نظرثانی شدہ) RE 2022-23, 2022-23	کھاتہ (Account) 2021-22	کھاتہ) Accounts)2020-21	مخصوص(Particulars)
				ٹیکس اورڈیوٹیز
				مرکز کے ٹیکس اورڈیوٹیز وغیرہ میں ریاست کا حصہ
				ریاستی ٹیکس
				مالگزاری (اراضیات آمدنی)
				تجارت وفروخت پر محصول
				ریاستی ایکسائز(State Excise)
				دیگر(Others)
				غیر محصول آمدنی
				امداد(عطئے)(Grant-in-aid)
				(مجموعی)(عدد) جملہ(Total)

آمدنی وصولیات کے رجحانات(Trends in Revenue Receipts)



Source: Telangana Budget 2023-24

اوپر دئے گئے گراف میں آمدنی وصولیات کے رجحانات کو بتایا گیا ہے۔مرکز کے ٹیکس میں ریاست کے حصہ داری میں اضافہ سال 2020-21 میں 12691 روپئے سے بڑھ کر سال 2023-24 میں 21,470 روپئے رہا اور ساتھ ہی ریاستی ٹیکس آمدنی میں اضافہ سال 2020-21 سے 2023-24 میں 66,650 سے 1,31,029 کروڑ روپئے بتدریج رہا۔غیر محصول آمدنی اضافہ 2020-21 میں 6101 کروڑ روپئے سے 2023-24 میں 22,808 کروڑ روپئے رہا جس کے ساتھ امداد (عطیہ) میں بھی اضافہ ہوا۔جس کی وجہ سے 2020-21 سے تلنگانہ کی آمدنی وصولیات میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔

29.6 خلاصہ

بجٹ صرف تکنیکی اور مالی دستاویز نہیں بلکہ بجٹ ایک اصرافی (صرفی) منصوبہ ہے جو ایک سال کی مدت کے لئے آمدنی اور اخراجات کی بنیاد پر تیار کیا جاتا ہے۔بجٹ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔تلنگانہ کا بجٹ معیشت میں تمام شعبوں میں مسلسل نمو (ترقی) کو ظاہر کرتا ہے۔

29.7 مثالی امتحانی سوالات

I. ذیل کے سوالات کے جوابات 5-4 سطروں میں لکھئے۔

1. بجٹ کیا ہے؟
2. فاضل (اضافی) بجٹ کی وضاحت کریں۔

II. حسب ذیل سوالات کے 10-8 سطروں میں جوابات دیں۔

1. بجٹ کی اقسام بیان کریں۔
2. بجٹ کے معنی اور تعریف کی وضاحت کریں۔

III. ذیل کے سوالات کے جوابات 20-16 سطروں میں دیں۔

1. بجٹ کی درجہ بندی کی وضاحت کیجئے۔
2. تلنگانہ بجٹ 2023-24 کی بیک نظر (جھلکیاں) کی وضاحت کریں۔

29.8 فرہنگ

متوازن بجٹ: بجٹ متوازن تب کہلاتا ہے جب اس میں شامل دونوں مقررہ اخراجات اور متوقع آمدنی مساوی ہو۔

متوازن بجٹ = آمدنی = اخراجات

آمدنی بجٹ (Revenue Budget): آمدنی بجٹ حکومت کی آمدنی وصولیات پر مبنی ہے اور اخراجات کو اس آمدنی سے پورا کیا جاتا ہے۔

ہنگامی (ایمرجنسی) بجٹ (Energency Budget):

ہنگامی بجٹ: وہ بجٹ ہے جو کسی ایمرجنسی (ہنگامی) حالات جیسے جنگ، شدید نقصانات (فرسودگی) اور قدرتی آفات وغیرہ ہوتا ہے۔

29.9 حوالہ جات

1. تلنگانہ بجٹ بیک نظر 2023-24 (Telangana Budget at a glance)
2. تلنگانہ سماجی۔معاشی نقطہ نظر 2022-23 (Telangana Socio-Economic Outlook)

تلنگانہ میں غربت کی روک تھام، روزگار کی تخلیق اور فلاحی پروگرامس

باب 30

30.0 مقاصد (Objectives)
30.1 تعارف (Introduction)
30.2 تلنگانہ میں غربت۔ بیداری
30.2.1 غریبی کی اقسام
30.2.2 تلنگانہ میں غربت کا تخمینہ
30.3 ریاست تلنگانہ کی بیروزگاری
30.4 تلنگانہ کی بیروزگاری کی شماریات
30.5 تلنگانہ کی فلاحی اور ترقیاتی اسکیمات
30.5.1 کسان فلاحی اسکیمات
30.5.1.1 (رعیتو بندھو) کسان سرکاری امداد اسکیم
30.5.1.2 (رعیتو بیمہ) کسانوں کی زندگی کا بیمہ اسکیم
30.5.1.3 مشن کاکتیہ
30.5.2 خواتین کی ترقی اور بچوں کے فلاح کی اسکیمات
30.5.2.1 کلیانہ لکشمی/شادی مبارک
30.5.2.2 اپنی مدد آپ گروپ (SHGs)
30.5.2.3 کے۔سی۔آر۔کٹ اسکیم
30.5.2.4 اماں ویڈی
30.5.2.5 آروگیہ لکشمی
30.5.3 سماج کے کمزور اور معذور طبقات کے لئے اسکیمات
30.5.3.1 آسرا پنشن
30.5.3.2 آروگیہ شری (آیوشمان بھارت۔ پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا)
30.5.3.3 عوامی تقسیم کا نظام
30.5.4 دیگر فلاحی اور ترقیاتی اسکیمات
30.5.4.1 دلت بندھو
30.5.4.2 مشن بھاگیرتا
30.5.4.3 ڈبل بیڈروم گھروں کی تعمیر
30.5.4.4 اسکالرشپ
30.5.4.5 تلنگانہ بھیڑوں کی تقسیم اسکیم
30.5.4.6 تعلیم کے لئے فلاحی اسکیمات
30.6 خلاصہ (Summary)
30.7 نمونہ امتحانی سوالات
30.8 فرہنگ اصطلاحات (Glossary)
30.9 حوالہ جات کتب (References)



30.0 مقاصد

- غربت کی تعریف کرتے ہوئے غربت کے اقسام بتایئے۔
- تلنگانہ میں غربت کے تخمینے کی وضاحت کریں۔
- شماریات کی بنیاد پر تلنگانہ کی بیروزگاری پر بحث کریں۔
- ریاست تلنگانہ کے شروع کردہ مختلف ترقیاتی اور فلاحی اسکیمات کی وضاحت کریں۔
- تلنگانہ حکومت کے پروگرامس کس طرح غربت کی روک تھام کرتے ہیں؟ تفصیل سے سمجھیں اور بحث کریں۔



30.1 تعارف

''طاقتوں کا صرف ایک فرض ہے کہ وہ عوام کی سماجی فلاح و بہبود کی حفاظت کریں''

(Benjamin Disraeli)

غریبی ایک مسلسل سماجی اور اقتصادی مسئلہ ہے۔ غربت کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ یہ ایک ایسا سماجی مظہر یا حالت ہے جس میں سماج میں رہنے والے افراد اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کرنے کے قابل بھی نہیں رہتے (یا) ضروریات زندگی جیسے رہائش، غذا اور کپڑے کی ضرورت کو پورا نہیں کرسکتے۔ جو لوگ غربت کا شکار ہوتے ہیں ان کو غریب کہا جاتا ہے۔ ہم غربت کا خاتمہ بنیادی ضروریات کی فراہمی سے کرسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ غربت کا خاتمہ، روزگار کی تخلیق، غربت خاتمہ کی فلاحی اسکیمات کے ذریعہ کرسکتے ہیں۔ اگر وہ لوگ اپنی ضروریات کو حاصل کرسکے تو۔ اقوام متحدہ قابل برقرار (پائیدار) ترقی کے مقاصد کا ایک اہم مقصد 2030 کے اختتام تک غربت کا مکمل خاتمہ کرنا ہے۔ حکومت کا بھی اہم ایجنڈہ عوامی فلاح کی حفاظت کرنا ہے۔

کوئی بھی ریاست ترقی پذیر کس طرح بنتی ہے؟ اس سوال کا جواب آسانی سے ہم ریاست کے غربت کے اعشاریے پر نظر ڈالتے ہوئے دے سکتے ہیں۔ غربت، معاشی عدم مساوات، بیروزگاری، ترقی پذیر ممالک کے لئے اہم سماجی اور معاشی مسائل ہے۔ یہ سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ مسائل کسی بھی ریاست (یا) ملک کی ترقی کی راہ میں اہم رکاوٹ ہے۔ ریاست جو کئی دہوں کی مسلسل جدوجہد کے بعد پانی، فنڈز، قوانین ..... کی بنیاد پر تشکیل دی گئی یہ بھی غربت کے مسائل

سے دوچار ہے۔ ریاست نے فلاحی پروگرامس کا منصوبہ تیار کیا اور اسکو روبہ عمل لایا گیا۔ ریاست میں غریبوں کی نشاندہی کرنے کی ضرورت تا کہ فلاحی پروگرامس کو کہاں انجام دیا جارہا ہے۔

اگر چہ کہ تلنگانہ ملک کی نئی تشکیل شدہ ریاست ہے تاہم دوسری ریاستوں کے مقابلہ میں تلنگانہ ٹھوس مالیاتی ریاست ہے۔ خاص طور پر حکومت فلاحی پروگرامس اور روزگار کی تخلیق کے پروگرام ہر گھر تک پہنچا کر سب سے آگے ہے۔ ریاست کی تشکیل سے اب تک کئی پروگرامس کو شروع کیا گیا تا کہ غریبوں کو فلاح اور روزگار کی تخلیق کے لئے۔

30.2 تلنگانہ میں غربت۔ بیداری (Poverty in Telangana - Awareness)

30.2.1 غربت کی اقسام (Types of Poverty): معاشیات کے مطابق غربت دو طرح کی ہوتی ہے:

(1) قطعی غربت۔

(2) نسبتی یا اضافی غربت۔

قطعی غربت وہ واحد فرد یا شخص کی آمدنی صرف۔ خرچ سے بھی کم ہو اور وہ کم سطح کی زندگی بسر کرتا ہے مثلاً غذا، رہائش اور کپڑے وغیرہ۔ ایسی غربت خاص طور پر ترقی پذیر معیشت جیسے ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ قطعی غربت کے تخمینے کے لئے بنیادی ضروریات زندگی کی لاگتوں کو دیکھا جاتا ہے جو ضروریات کی مقدار کی بازاری قیمت پر منحصر ہوتی ہے۔

نسبتی راضافی غربت سماج میں عدم مساوات کو ظاہر کرتی ہے۔ نسبتی غربت کے مطابق طبقوں کی آمدنی کی جانچ، نچلے طبقے کے افراد کی زندگی کی سطح کو اونچے طبقے کے افراد کی زندگی کی سطح سے موازنہ کیا جاتا ہے اور جن کی زندگی سطح سے کم ہو ان کو نسبتاً غربت کہا جاتا ہے۔ نسبتاً غریب دولت منداور ترقی یافتہ ممالک میں پائی جاتی ہے۔

30.2.2 تلنگانہ میں غربت کا تخمینہ (Poverty Estimation in Telangana):

1950 میں (NSSO) قومی نمونہ سروے تنظیم کو غربت کے تخمینہ کے لئے ہندوستان میں شروع کیا گیا۔ یہ ادارہ ہر 5 سال میں ایک مرتبہ غربت کا تخمینہ کرتا ہے۔

غربت کے تخمینے۔ سریش تنڈولکر کمیٹی (Poverty Estimation - Suresh Tendulkar Committee):

1993-94 میں تلنگانہ کی غربت کے تخمینے کے لئے دیہی اور شہری فی کس آمدنی کو لیا گیا جو 11,244 روپئے 11,282 روپئے درج کی گئی۔ اس کے ساتھ غربت فی کس آمدنی سال 12-2011 دیہی اور شہری علاقوں میں

860 روپئے اور 1009 روپئے تھی۔ تنڈولکر کمیٹی کے تخمینے کے مطابق 12-2011 میں تلنگانہ کی دیہی غربت سطح 11.5% اور کل ہند دیہی غربت سطح 25.7% تھی۔ اس سال تلنگانہ کی غربت کی سطح دیہی اور شہری دونوں ملا کر 8.77% جب کہ کل ہند دیہی اور شہری غربت سطح 21.9% تھی۔ تلنگانہ میں 94-1993 سے 12-2011 میں دیہی غربت کی سطح میں ڈھلان دیکھی گئی جو 49% سے 11.5% تھی۔ جب کہ شہری غربت سطح گھٹ کر 30.5% سے 5% ہوگئی۔ تلنگانہ میں 94-1993 سے 12-2011 تک آبادی میں غربت کی سطح گھٹ کر 12 ملین سے 3 ملین ہوگئی۔ یہ غربت کی سطح میں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ 1990 کے دہے میں غربت کی سطح بہت اونچی ہوتی تھی جس کی وجہ سماج کے غریب کمیونٹی ہیں جو 12-2011 میں کم ہوگئی۔ تلنگانہ میں سال 12-2011 میں دیہی اور شہری غربت سطح میں SCs کے مقابلہ STs میں زیادہ تھی۔ تلنگانہ میں حیدرآباد کی غربت کی سطح 16.5% اور محبوب نگر میں 50% تھی لیکن 12-2011 میں ان حالات میں تبدیلی آئی اور حیدرآباد 2.4% اور نظام آباد 11.6% تھا۔

غربت تخمینے۔ رنگاراجن کمیٹی رپورٹ

(Poverty Estimation - Ranga Rajan Committee Report):

رنگاراجن کمیٹی رپورٹ کے مطابق 12-2011 میں تلنگانہ کی غربت کی سطح کل ہند غربت سطح سے کم تھی۔ 12-2011 تلنگانہ میں دیہی غربت سطح 93% تھی جب کہ کل ہند سطح پر 30.9% تھی۔ اس طرح تلنگانہ کی شہری غربت 11.1% جب کہ کل ہند 26.4% تھی۔ اگر ہم تلنگانہ کے دیہی شہری علاقوں کا جائزہ لیں تو 10% اور کل ہند سطح پر 29.5% تھی۔ اگر تلنگانہ کی غریب آبادی کو دیکھا جائے تو دیہی اور شہری علاقوں میں 20.1 لاکھ اور 15.2 لاکھ تھی۔ رنگاراجن کمیٹی کے تخمینے کے مطابق تلنگانہ کے کل غریب 35.3 لاکھ ہیں۔

غربت کے خاتمہ کے لئے حکومت تلنگانہ مختلف (کثیر جہتی) ہمہ رخی غربت انڈیکس (اعشاریے) (MPI) کی بنیاد پر مختلف پروگرام دے رہی ہے۔

2021 کے نیتی آیوگ کے ہمہ رخی غربت انڈیکس کی رپورٹ کے مطابق تین اہم اعشاریوں کی بنیاد پر مثلاً صحت، تعلیم اور معیار زندگی۔ ہندوستان میں ہر چوتھا فرد غریب ہے جب کہ تلنگانہ میں ہر سات (7) میں سے ایک فرد غریب ہے

ریاستی تشکیل سے حکومت کئی پروگرام روبہ عمل لا رہی ہے۔غربت کے خاتمہ کے لئے صحت میں (KCR کٹ' آروگیہ لکشمی' گیری پوشن اور بنیادی صحت میں انفراسٹرکچر کی بنیاد پر ترقی) تعلیم میں (اپنا گاؤں۔اپنا اسکول ایک پراثر پروگرام مدرسوں کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے) اور معیار زندگی (رہائش' تربیتی ترقی' مفت بجلی' اثاثوں کی تخلیق) تاکہ بہتر نتائج حاصل کر سکے۔

30.3 تلنگانہ ریاست کی بیروزگاری(Unemployment in Telangana State):

ریاست کی تشکیل کے بعد سے زرعی شعبہ زیدہ تر بارش پر منحصر ہے جو ایک موثر اور غیر موثر موسم ہے۔زرعی شعبہ ریاست میں ابتدائی (بنیادی) شعبہ کی حیثیت سے کام کرتا ہے جس کی اہم وجہ اس شعبہ میں روزگار کی تخلیق اور غذائی تحفظ ہے۔ یہ وہ شعبہ ہے جو ریاست بھر کے غریبوں کو ترقی دلانے میں مدد دیتا ہے۔تقریباً 55.7% مزدور.....ملازمین زراعت اور اس کے ذیلی شعبے سے روزگار حاصل کرتے ہیں۔اس شعبہ میں تیز نمو اثاثوں کی ترقی پر منحصر ہے روزگار کی تخلیق اور غذائی تحفظ کو محفوظ اور مضبوط کرتا ہے۔اس شعبہ کی آمدنی میں اضافہ غربت میں کمی اور معاشی قومی آمدنی (دولت) کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔اس شعبہ کی آمدنی میں اضافہ غربت میں کمی اور معاشی قومی آمدنی (دولت) کی ترقی کے لئے ضروری ہے تاکہ ان کو دوسرے غیر زرعی شعبوں میں مثلاً دیہی صنعتوں میں کام کرنے کے قابل بنایا جائے۔اس لئے تلنگانہ حکومت زراعت کو بہت اہمیت دے رہی ہے کیونکہ اس میں زائد تعداد میں مزدور کام کرتے ہیں۔

وسائل کی وافر مقدار جیسے زرخیز زمین' عمدہ فصلیں' بہتر آبپاشی نظام جو کرشنا اور گوداوری کے پانی سے آبرسانی..... وغیرہ۔تلنگانہ کی ہڈی ہے۔زراعت جو تلنگانہ کی عوام کی ثقافتی اور اقتصادی زندگی کے لئے زراعت کو فروغ دیتی ہے تلنگانہ کے عوام کی روایتی زندگی کو سدھارنے کے لئے ضروری ہے۔ان تمام نکات کی حکمت عملی منصوبہ بند سماجی اور معاشی ترقی حاصل کرنا ہے اور ساتھ ہی زراعت کے ذیلی شعبوں میں مثلاً ماہی گیری' مویشی پالن وغیرہ میں بھی روزگار حاصل کرنے میں مدد کرنا۔لیکن صنعتی مراکز کا قیام صرف حیدرآباد اور رنگاریڈی کے اطراف کیا گیا۔جب کہ دوسرے اضلاع میں بھی چند صنعتیں موجود ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ملازمین جو کم تعلیم یافتہ یا جو بہت زیادہ ہنرمند ہوتے ہیں اس قابل نہیں ہوتے۔اب خدمات کے شعبہ روزگار کی تخلیق میں تیزی سے اضافہ کر رہا ہے۔لیکن جو لوگ اس شعبہ میں کام کرتے ہیں وہ زیادہ تربیت یافتہ' ہنرمند ہوتے ہیں۔ زیادہ تر افراد جو دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کو روزگار کی تلاش میں منتقل ہوتے ہیں۔

30.4 ریاست تلنگانہ کی بیروزگاری کی شماریات

(Statistics of Unemployment in Telangana State):

روزگار سے مراد ذریعہ معاش ہے جو کسی انفرادی شخص کو اپنے افراد خاندان کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ روزگار میں کمی بیروزگاری کا سبب بنتی ہے۔ ایک ایسے حالات جہاں ایک فرد کام کرنے کے قابل ہوتا ہے لیکن جس کو مناسب روزگار نہیں ملتا تو بیروزگاری کہتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ایک شخص ذہنی اور جسمانی طور پر کام کے لئے تیار ہے مگر اس کو کام نہیں ملتا اس کو بیروزگار کہا جاتا ہے۔

بیروزگاری عام طور پر دو قسم کی ہوتی ہے: (1) دیہی بیروزگاری (2) شہری بیروزگاری

آبادی میں اضافے کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ افراد روزگار کی تلاش میں زرعی شعبہ سے منسلک ہوتے ہیں۔ کسی بھی شعبہ میں اگر ضرورت سے زائد لوگ کام کرتے ہو تو اسے پوشیدہ یا چھپی ہوئی بیروزگاری کہتے ہیں۔ کسان شعبہ میں صرف سات سے آٹھ مہینے ہی کام کرتے ہیں۔ باقی دنوں میں خالی رہتے ہیں۔ اس طرح کی بیروزگاری کو موسمی بیروزگاری کہتے ہیں۔

کم روزگار: وہ بیروزگاری جہاں مزدوروں کو ان کی استعداد اور قابلیت سے بھرپور استفادہ نہیں کیا جاتا ہے اور کم اجرتیں دی جاتی ہیں۔

2004-05 میں تلنگانہ کی دیہی بیروزگاری کی شرح 11.3% جب کہ کل ہند سطح 82% تھی۔ 2011-12 میں تلنگانہ میں دیہی بیروزگاری کی شرح 4% جب کہ کل ہند 5.7% تھی۔ شماریات یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس بیروزگار کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے اگر ہم تلنگانہ اور ہندوستان کی شہری بیروزگاری کا موازنہ کریں گے تو یہ 7.5% اور 8.3% '05-2004 میں تھی لیکن 2011-12 تلنگانہ کی شہری بیروزگاری کی شرح 6% اور ہندوستان کی 5.5% تھی۔ مردوں کے مقابلہ میں خواتین کی بیروزگاری کی شرح بہت کم ہے۔

صنعتی اقتدار تلنگانہ میں غربت کے خاتمہ کے لئے روبہ عمل لایا گیا۔ اگر صنعتی مراکز آجائیں تو یہ علاقائی عدم توازن اور آمدنی کے فرق کو دور کرتی ہے۔ علاقائی انسانی وسائل کا استفادہ بیروزگاری کی روک تھام کے لئے محنت عمیق تکنیک کے استعمال سے زرعی شعبہ میں روزگار کے مواقع اور ترقی کے ساتھ بیروزگاری کے نتائج پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اور بیروزگاری کی روک تھام بہتر انفراسٹرکچر کی فراہمی کے ساتھ زرعی اور ذیلی شعبوں میں حاصل کر سکتے

ہیں۔آمدنی لیوریج کی پیشکش کی طرف چھوٹے اور جزوی کاشتکاروں کے لئے زراعت کے فروغ کے لئے ووکیشنل ٹریننگ (Vocational training) دیہی خواندہ افراد کو فنڈ ڈز کی فراہمی تاکہ بیروزگاری کو ختم کرنے کے لئے روزگار ایک ہی غربت کے خاتمہ کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ ان کی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق ضروری روزگار فراہم کریں۔

30.5 ریاست تلنگانہ کی ترقیاتی اور فلاحی اسکیمات

:(Developmental and Welfare Scheme in Telangana State)

ریاست کی تشکیل سے تلنگانہ حکومت غریبوں کے لئے کئی قسم کے ترقیاتی پروگرامس انجام دے رہی ہے۔تعلیمی سہولتیں اور صحت پر امیر غریب فرد کو بنا کسی فرق کے۔خواتین کو ہر جگہ مساویانہ مواقع اور خود کفایت فراہم کرنا۔زراعت کو خاص اہمیت دینا کیونکہ ہماری ریاست اس پر منحصر ہے۔ماہرین معاشیات اگر تلنگانہ زرعی شعبہ کی ترقی پر خاص توجہ دیں تو غربت کا خاتمہ کرنے کے قابل ہوجائیں گے۔صنعتوں کا قیام بیروزگاری کو کم کرتا ہے حکومت تلنگانہ نے کئی نئی صنعتی پالیسیوں کے آغاز کے ساتھ اور دوسری مختلف اسکیمات کے ذریعہ تربیتی ترقی کو فروغ دے رہی ہے تاکہ بیروزگاری کو ختم کرسکے۔یہ غربت کے خاتمہ کے خلاف ایک جنگ کہلاتی ہے۔

حکومت تلنگانہ کئی فلاحی پروگرامس کا آغاز کررہی ہے تاکہ غریبوں کے معیار زندگی کو بہتر بنایا جاسکے۔کمزور اور اقلیتی طبقات کی فلاح کے لئے' خواتین کی مالی خود کفالت کے لئے' کسانوں کی فلاح کے لئے' یہ چار اقسام میں تقسیم کیا گیا۔

(1) کسانوں کی فلاحی اسکیم

(2) خواتین اور بچیوں کی فلاحی اسکیم

(3) سماج کے کمزور اور معذور طبقے کی اسکیم

(4) دیگر فلاحی اور ترقیاتی اسکیم

30.5.1 کسانوں کی فلاحی اسکیم

30.5.1.1 رعیّتو بندھو(Rhythu Bandhu)(FISS):

زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لئے، پانی کی سہولت، بجلی، بیج، کھاد، مزدور اور مشنری، کسانوں کے لئے ضروری داخلات ہیں۔ یہ پیداوار اور پیداوار کو یقینی بناتے ہیں۔ دیہی کسان ان داخلات کے لئے قرض پر منحصر ہوتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ کسان کہیں مختلف دیہی قرض کے (چکر) جال میں پھنس کر مقروض نہ ہو جائیں۔ ایک نئی اسکیم رعیّتو بندھو (کسان مالی امداد اسکیم) حکومت تلنگانہ کی طرف سے تجویز کی گئی اور سال 19-2018 میں شروع کی گئی جس میں خریف کے موسم میں رعیّتو بندھو اسکیم کے تحت 5000 روپئے کی مالی امداد فی ہیکٹر ہر کسان کو ہر موسم میں دی جاتی ہے تا کہ داخلات (Inputs) کی خریدی کر سکے (بیج، کھاد، جراثیم کش ادویات، مزدور اور دیگر) سرمایہ کاری جو فصل کے لئے ضروری ہوتی ہے یہ رقم راست طور پر کسانوں کے بینک کھاتوں میں جمع کر دی جاتی ہے۔

30.5.1.2 رعیّتو بیمہ (FGLIS) (Rhythu Bima):

رعیّتو بیمہ ایک باوقار اسکیم ہے۔ جس کا تصور اور عمل حکومت تلنگانہ نے کیا ہے۔ جس کا اہم مقصد کسان پر انحصار کرنے والے/افراد خاندان کو مالی اور سماجی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ زیادہ تر کسان، چھوٹے، جزوی اور معمولی وسائل کے ساتھ کاشتکاری پر انحصار کرتے ہوئے اپنی زندگی گذارتے ہیں۔ کسانوں کے گذر جانے پر ان کے افراد خاندان کو کئی مالی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان سب کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے 2018 میں رعیّتو بندھو کا آغاز کیا ہے۔ 18 سے 59 کی عمر کے تمام کاشتکار (کسان) اس اسکیم کے لئے اہل ہوں گے۔ اس اسکیم کے درج کردہ کسان کی موت پر کسی بھی وجہ سے یا قدرتی طور پر ہوئی ہو تو 5 لاکھ روپئے بیمہ کی رقم ان کے وارث کو 10 دن کے اندر ان کے بینک کھاتوں میں جمع کر دی جاتی ہے۔ حکومت بیمہ کمپنیوں کی طرف سے ان کو ماہانہ.....ادا کرتی ہے۔ یہ اسکیم متوفی کے خاندان کے لئے ان کی زندگی کے گذارے میں مدد کرتی ہے اور کافی گہرا اثر ڈالتی ہے۔ کیونکہ اس میں زیادہ تر کسان معمولی وسائل والے چھوٹے اور حاشیائی کاشتکار اور سماج کے کمزور طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ اسکیم آن لائن (Online) کے ذریعہ خدمات انجام دیتی ہے۔ اس اسکیم کی اہم بات یہ ہے کہ رقم کو حاصل کرنے کے لئے وارث یا افراد خاندان کو دفتر (Office) جانے کی ضرورت نہیں بلکہ رقم خود بخود اکاؤنٹ میں جمع کر دی جاتی ہے۔

30.5.1.3 مشن کاکتیہ (Mission Kakatiya):

مشن کاکتیہ کا اہم مقصد زراعت کی ترقی اور آمدنی کو بڑھاوا دینا ہے جو چھوٹے' حاشیائی کارشکاروں کو معمولی آبپاشی کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو بہتر کر سکے۔ کمیونٹی پر مبنی آبپاشی کے انتظام کو مضبوط بنانا اور ٹینکوں کی بحالی کے لئے ایک جامع پروگرام انجام دینا ہے۔ مشن کاکتیہ 2014 میں نئی تشکیل شدہ تلنگانہ حکومت کے ذریعہ شروع کیا گیا پہلا پروگرا ہے۔ اس پروگرام کا آغاز 12/مارچ 2015 میں سداشیونگر گاؤں کے پرانے تالاب (ٹینک) (Tank)' کا ماریڈی ضلع میں شروع کیا گیا۔ اس کا مقصد 46000 ٹنکیوں (Tanks) کو بحال کرنا ہے اس پروجیکٹ کے پانچ (5) مراحل کے تحت شروع ہوا۔ جو حسب ذیل اقدامات ٹنکیوں کی بحالی کے لئے ضروری ہے۔

1. تالاب کی تہہ میں جمع ہوئی مٹی اور ریت کو صاف کر کے تالاب کی حقیقی ذخیرہ اندوزی کی گنجائش کو بحال کرنا۔
2. خستہ حال نہروں اور باندھ کی مرمت کرنا۔
3. تالاب کے کٹوں (بند) کو اس کے اصل معیار کے مطابق مضبوطی عطا کرنا۔
4. پانی فراہم کرنے والے ذرائع کی مرمت تا کہ پانی بغیر رکاوٹ کے تالاب میں پہنچ جائے۔
5. ضمیمہ کے لئے ضروری کاموں کو لے کر بڑے' اوسط اور لفٹ آبپاشی پراجیکٹ کے کنال کے نیٹ ورک کے ذریعہ چھوٹے آبپاشی کی ٹنکیوں کو بھرنا جن کے لئے کرشنا اور گوداوری دریاؤں کا پانی استعمال کیا گیا۔
6. CM & CD ورک کے ذریعہ آبپاشی کے راستوں کو دوبارہ سیکشن کر کے معیاری مرمت کریں تا کہ آسانی سے پانی کی سربراہی ہو سکے۔

مشن کاکتیہ نے 2018 میں (سنٹرل بورڈ آف ایریگیشن اینڈ پاور) قومی بورڈ برائے آبپاشی اور قوت (بجلی) سب سے بہتر آبپاشی پراجیکٹ کا انعام حاصل کیا۔ اس منصوبے نے آبپاشی ایوارڈ کے سونے کے زمرے میں SKOCH ایوارڈ حاصل کیا ہے۔

30.5.2 خواتین کی ترقی اور اور بچوں کی فلاحی اسکیم

(Women development and child welfare scheme):

2011 کی مردم شماری کے مطابق تلنگانہ کے مرد اور خواتین کی آبادی 1.76 کروڑ اور 1.74 کروڑ تھی۔ مرد اور خواتین آبادی کا 50.31% اور 49.6% تھے۔

حکومت نے ایک فلاحی اور ترقیاتی پروگرام کا آغاز کیا جس کا مقصد خواتین کو ترقی دینا اور انہیں بااختیار بنانے' ان کے وقار میں اضافہ کے لئے کوشش کرنا شامل ہے۔ جس کے لئے تلنگانہ میں کئی اسکیمات شروع کی گئیں۔ کلیان لکشمی' شادی مبارک' کے سی آر کٹ' اماں ویڈی' آروگیہ لکشمی وغیرہ۔ آئیں ان اسکیمات کے بارے میں جانتے ہیں۔

30.5.2.1 کلیان لکشمی/شادی مبارک(Kalyana Lakshmi - Shaadi Mubarak):

حکومت تلنگانہ نے ایک فلاحی اسکیم کا آغاز کیا جو کلیانہ لکشمی/شادی مبارک کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جس کا مقصد 18 سال کی عمر کی SC,ST,BC اور OBC مینارٹی سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کو مالی تعاون دینا تاکہ شادی شدے یا غیر شادی شدہ لڑکی کے خاندان اس رقم سے شادی کے اخراجات کو پورا کرسکیں۔ اس اسکیم کا آغاز 2/اکٹوبر 2014 میں ہوا۔ تلنگانہ کی متوطن 18 سال سے زائد عمر والی لڑکیاں جن کے والدین کی آمدنی 1.5 لاکھ یا 2 لاکھ سے زائد نہ ہو' اس اسکیم کے اہل ہوں گے۔ یہ مالی تعاون 1,00,166 روپئے دلہن کے خاندان کو شادی کے وقت متعلقہ اخراجات کی تکمیل کے لئے دلہن کے اکاؤنٹ میں جمع کی جاتی ہے۔

30.5.2.2 اپنی مدد آپ گروپس(Self Help Groups) (SHGs):

SHG دیہی غریب خواتین کو متحرک کرتا ہے۔ دیہی غربت کے خاتمہ اور مجموعی ترقی اور بہتر زندگی کے لئے خود پائیدار کمیونٹی پر مبنی تنظیم (SERP) میں دیہی غربت کے خاتمہ کی سوسائٹی کا آغاز SHGs کی بحالی اور فیڈریشن..... کے لئے کی گئی۔ خواتین کی مالی ترقی کے لئے ٹریننگ پروگرام کے ذریعہ فراہم کئے جاتے ہیں۔ SHG کو تلنگانہ کے اہم بینکوں سے مربوط کر کے قرض فراہم کیا جاتا ہے۔ ہماری ریاست میں جملہ 47.53 لاکھ خواتین کے 4.39' SHGs' 17,8883 گاؤں میں قائم کئے گئے۔ غریبی کی روک تھام کے لئے شہری علاقوں میں MEPMA کارکردگی (کام انجام) دے رہی ہے۔

30.5.2.3 کے۔سی۔آر کٹ اسکیم(KCR Kit Scheme):

KCR کٹ اسکیم 3 جون 2017 کو شروع کیا گیا جس کا اہم مقصد حاملہ خواتین (پیدائش سے قبل اور بعد کی موت) سرکاری ہر پستال سے صحت خدمات حاصل کر رہی ہوں 12000 روپئے (لڑکے کے لئے) 13,000 روپئے (لڑکی کے لئے) دئے جاتے ہیں۔ یہ مالی امداد ماں اور بچہ کی دیکھ بھال کے لئے دی جاتی ہے۔ KCR کٹ میں کل پندرہ چیزیں ہوتی ہیں جو ماں اور بچہ استعمال کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ یہ کٹ بچوں کو 3 ماہ کے ہونے تک گرم اور صاف رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ 2020-21 میں تقریباً 1 لاکھ کٹس تقسیم کی گئیں اور 2021-22 میں (اپریل سے نومبر کے درمیان) تقریباً 1.5 لاکھ کٹ تقسیم کئے گئے۔ یہ اسکیم زچہ اموات اور طفلی اموات کی شرح کو کم کرنے میں موثر اور بہتر ثابت ہوئی۔ اس اسکیم کے نتائج میں

(Deliveries) پیدائشکے بعد کے اخراجات میں کمی صحت میں اضافہ کرنا ہے۔ اس اسکیم کی ایک اور کامیابی یہ ہے کہ 2015-16 میں سرکاری دواخانوں میں زچگیوں (Deliveries) کی تعداد میں اضافہ 30.5% سے 49.7% ہوگیا۔ ہم اسے دوہری ترقی بھی کہہ سکتے ہیں۔

30.5.2.4 اماں ووڈی (Amma Odi):

اماں ووڈی اسکیم کا آغاز 18/جنوری 2018 میں ریاست بھر کی حاملہ خواتین کے لئے شروع کیا گیا۔ اس اسکیم کے تحت ایک امبولینس (Ambulance) طبی سنٹر تک حمل ونقل کی سہولت کے لئے فراہم کی گئی۔ یہ گاری حاملہ خواتین کو زچگی سے پہلے اور بعد میں طبی امداد کے ساتھ حمل ونقل کی سہولت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ تلنگانہ کے 33 اضلاع میں 300 گاڑیوں کی سہولت فراہم کی گئی۔ 2020 میں تقریباً 10.85 لاکھ مستفدین کو نومبر 2021 میں تقریباً 7.95 لاکھ مستفدین (استعمال کرنے والے) اس سے مستفید ہوئے۔

30.5.2.5 آروگیہ لکشمی (Aarogya Lakshmi):

آروگیہ لکشمی اسکیم حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین اور چھ (6) سال سے کم عمر سے بچوں کو آنگن واڑی مراکز کے ذریعہ تغذیہ بخش غذا فراہم کررہی ہے۔ اس اسکیم کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومتیں دونوں مل کر آدھا آدھا (50:50) مالیہ فراہم کرتے ہیں۔ تلنگانہ حکومت اس میں 14 روپیوں کے اضافہ کے ساتھ خواتین کو صحت اور فلاح پہنچا رہا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ایک مہینے میں 25 دن تک 200ml دودھ اور ہر روز ایک انڈا کھانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ قوت کی دوائیں بھی دی جاتی ہیں۔

30.5.3 سماج کے کمزور اور معذور طبقات کے لئے اسکیمات

30.5.4.1 آسرا پنشن اسکیم (Aasara Pension Scheme):

اپنے فلاحی اقدامات اور سماجی تحفظ کے نظام کی حکمت عملی کے ایک حصہ کے طور پر حکومت تلنگانہ نے تمام غربا کو وقار کے ساتھ محفوظ زندگی کو یقینی بنانے کے مقصد سے آسرا پنشن اسکیم کا آغاز کیا۔ اس اسکیم کا مقصد سماج کے سب سے زیادہ کمزور طبقات خصوصاً ضعیف اور بیمار AIDS 'HIV سے متاثرہ افراد' بیوائیں' نااہل جولاہے اور سیندھی تاسندے (کلالوں) جو بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ زندگی کی گذر بسر کے ذرائع سے محروم ہوگئے ہیں۔ بیڑی ورکر (Beedi worker) بھی اس سے مستفید ہورہے ہیں۔ اسکیم کے آغاز سے اب تک 39 لاکھ افراد اس سے مستفید ہوئے ہیں۔ 2019 سے معذورین (PH) کی پنشن میں اضافہ کرتے ہوئے 1500 سے 3016 اور ساتھ ہی دوسرے لوگوں کے لئے 1000 سے 2016 روپئے کے تحت تقریباً 45,882 کروڑ روپئے نومبر 2014 سے جنوری 2022 تک تقسیم کئے گئے۔

30.5.3.2 آروگیہ شری (آیوشمان بھارت۔ پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا)

آروگیہ شری ایک منفرد کمیونٹی صحت بیمہ اسکیم ہے جو ریاست بھر میں شروع کی گئی۔ اس اسکیم کا مقصد خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والے خاندانوں کو مالی مدد کرتا ہے تاکہ وہ شناخت کردہ بیماریوں کے لئے شروع سے آخر تک بغیر رقم کے طبی سہولت حاصل کر سکے۔ جس کے لئے حکومت نے آروگیہ شری ہیلت کیر ٹرسٹ (Aarogya Sri Health Care Trust) قائم کئے۔ اس اسکیم کا مقصد خط غربت کے نیچے زندگی گزارنے والے افراد کو طبی سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔ اس کے لئے کوئی رقم کی ادائیگی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اسکیم بیماریوں کے علاج کے لئے 5 سے 10 لاکھ روپئے کی مالی مدد فراہم کرتی ہے۔ مئی 2021 میں تلنگانہ حکومت نے اس اسکیم ایوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا (ABPM-JAY) سے جڑا تھا۔ اس وقت آروگیہ شری کے تمام فائدے ABPM-JAY کے تحت حاصل ہوتے ہیں اس کے ساتھ 646 قسم کی بیماریوں کا ABPM-JAY کے تحت علاج کیا جاتا ہے۔ 15-2014 اور 20-2019 کے درمیان تقریباً 43% فائدوں کو اس میں شامل کیا گیا۔ اسکیم کی لاگت میں 48.6% کا اضافہ کیا گیا۔

30.5.3.3 عوامی نظام تقسیم (Public Distribution System):

حکومت تلنگانہ ریاست بھر میں غریبوں میں تائیدی قیمتوں پر اناج تقسیم کر رہی ہے۔ 17013 مناسب قیمتوں کی دکانوں کے ذریعہ تلنگانہ حکومت نے اس اسکیم کو بڑھاوا دیتے ہوئے 96 لاکھ سے زائد مفادات کو اس میں شامل کیا اور 1.96 کروڑ افراد کو قومی غذائی تحفظ اسکیم کے تحت جوڑا ہے۔ ڈسمبر 2021 تک 2.87 کروڑ افراد کو اس سے مستفید ہوئے ہیں۔ ہماری ریاست میں ایک شخص کو 6 کلو چاول 1 روپے فی کلو کے حساب سے تمام افراد خاندان کو دیا جا رہا ہے۔

30.5.4 دیگر ترقیاتی اور فلاحی اسکیمات

حکومت مختلف اسکیمات کے ذریعہ سماج کے کمزور اور معذور طبقات کو خوکفالت فراہم کر رہی ہے۔ جس کا اہم مقصد مالی سہولتوں کی فراہمی میں اضافہ کرنا ہے اس کے لئے لوگوں کو تربیتی اور ترقی پروگرام کے ذریعہ خودمختار (روزگار) بنانے اور مالی امداد کے ساتھ سماج سے سماجی اور معاشی عدم مساوات کو کم کرنا ہے۔ آئیں اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

30.5.4.1 دلت بندھو (Dalit Bandhu):

اس اسکیم کا آغاز 22-2021 میں ہوا۔ یہ اسکیم ضلع یدادری بھونگیر کے وسالہ میری گاؤں کے الرو (Aleru) اسمبلی حلقہ میں یکم اگست 2021 میں شروع کی گئی یہ قدم SC گھریلو ضروریات کے مالی امداد کو تیز کرنے کے لئے متعارف کرایا گیا ہے۔ واحد مدتی سرمایہ کی امداد ایک لاکھ فی SC خاندان کو 100% رعایت کے ساتھ دی جاتی ہے تاکہ وہ آمدنی کے ذرائع

حاصل کر سکے۔ جیسے گاڑیاں، دکانیں، مشین وغیرہ بنا کسی بینک قرض کے حاصل کئے بغیر یہ اسکیم انہیں اپنی معیاری زندگی کو سدھارنے میں مدد کرتی ہے۔

30.5.4.2 مشن بھاگیرتا:

اقوام متحدہ نے پینے کے پانی کی صفائی اور تحفظ کو بنیادی اور ابتدائی حق قرار دیا ہے۔UNO کے قابل برقرار (پائیدار) مقصد کے چھٹی (6) فہرست میں درج کیا گیا اور یہ نعرہ بلند کیا گیا کہ ''سب کے لئے پینے کا پانی۔سب کے لئے صفائی۔ انسانی اور معاشی ترقی کے لئے پانی کی دستیابی بہت ضروری ہے۔تلنگانہ حکومت اس پراجیکٹ کو شروع کرنا مقصد ریاست کے تمام افراد کو پائپ سے محفوظ، صاف اور وافر مقدار پانی کی سربراہی ہے۔اس پروگرام کو 17/اگست 2016 کو دوپہر 3 بجے وزیراعظم نے افتتاح کیا۔ یہ گجویل کے کومٹی بنڈہ میں شروع کیا گیا جس میں 26 سگمنٹ (Sigment) کے ذریعہ مشن بھاگیرتا گھریلو ضرورت کے لئے نلوں کے ذریعہ پانی کی سربراہی انجام دیتا ہے۔ پانی کی ایک بڑی مقدار شہری علاقوں میں بھی سربراہ کی جاتی ہے۔ یہ پراجکٹ 100 لیٹر (LPCD) صاف پانی کو دیہی علاقوں تک سربراہ کرتا ہے اور 135 لیٹر (LPCD) میونسپلٹی (یا) پنچایت نگر کو 150 'LPCD میونسپل کارپوریشن کو سربراہ کرتا ہے۔صنعتی مقاصد کے لئے 10% پانی اس پراجیکٹ سے سربراہ کیا جاتا ہے۔ یہ پروجیکٹ 22,882 مدرسوں، 27,310 آنگن واڑی اور تمام سرکاری اداروں کو پائپ کے ذریعہ پانی کی سربراہی کرتا ہے۔ 2021 میں 100% نلوں (Taps) کے کنکشن کے ذریعہ پانی کی سربراہی کے تحت 24,028 دیہی علاقوں میں دیا جاتا ہے مرکزی جل شکتی وزارت (Central Jal Shakti Ministry) کے مطابق ہریانہ اور گوا کے ساتھ تلنگانہ پہلا مقام حاصل کر چکا ہے۔100% صاف پانی کے نل کے کنکشن کے ذریعہ پانی کی سربراہی کرتا ہے۔ڈسمبر 2021 تک تقریباً 35,836 کروڑ مشن بھاگیرتا کا استعمال کیا گیا۔

30.5.4.3 ڈبل بیڈروم کی تعمیر (Construction of Double Bedroom Houses):

گھر (رہائش) ہر ایک کو سماجی اور جغرافیائی نقصانات سے تحفظ فراہم کر کے ایک بہتر زندگی فراہم کرتا ہے۔سماج کے ہر اوسط اور کمزور طبقے کا اپنا ذاتی گھر خواب ہوتا ہے۔گھر لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے اہم کردار ادا کرتا ہے گھر کے لئے بہتر پانی اور صاف شہری ماحول ضروری ہے۔

اکٹوبر 2015 میں حکومت تلنگانہ نے بل بیڈروم گھروں کی اسکیم کو روبہ عمل لایا تا کہ غریب افراد کو ایک بہتر 100% رعایتی مکانات کی سہولت فراہم کیا جاسکے۔اس اسکیم کے تحت 2016-2021 کے دوران 2,91,057 مکانات منظور کئے گئے۔نومبر 2021 تک منظور شدہ مکانات میں سے 107612 مکانات تعمیر کئے گئے۔ اسکیم کے آغاز سے سے نومبر 2021 تک 10,455 کروڑ کی سرمایہ کاری کی گئی (TSHC) تلنگانہ ریاست ہاؤسنگ کارپوریشن نے اس اسکیم کو ریاست بھر

میں شروع کیا جب کہ حیدرآباد کو چھوڑ کر (GHMC) گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن نے حیدرآباد میں اس اسکیم کو تشکیل دی ہے۔ یہ 2BHK پراجیکٹ PMAY-U (پردھان منتری آواس یوجنا) ایوارڈ اپنے بہتر کارکردگی کے لئے سال 2018-19 میں حاصل کر چکا ہے۔

30.5.4.4 تلنگانہ اسکالرشپ اسکیم (Telangana Scholarship Scheme):

حکومت تلنگانہ SC, ST, BC اور مائناریٹی طلبا کو اسکالرشپ اور ٹیوشن فیس (Tuition fees) کی رقم کی بازادائیگی کے ساتھ مالی امداد فراہم کرتی ہے۔ ہر سال SC, ST, BC طلبا کو پری میٹرک اسکالرشپ (Pre-matric scholarship) اور ٹیوشن فیس کی بازادائیگی کرتی ہے۔ حکومت تلنگانہ سماجی اور معاشی طور پر پسماندہ طلبا کو بیرونی ملک تعلیم کے لئے بیرونی اسکالرشپ فراہم کرتی ہے۔ ایسے طلبا جن کے خاندان کی سالانہ آمدنی 5 لاکھ سے کم ہوں گے اس اسکالرشپ کے اہل ہوں گے۔ SC,ST کو دی جانے والی اسکالرشپ کو ڈاکٹر بی۔آر۔امبیڈکر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور BC, EBc کو دی جانے والی اسکالرشپ کو مہاتما جیوتی با پھولے (Mahatma Jyothi Ba Phule) اور مائناریٹی کو دی جانے والی اسکالرشپ کو وزیر اعلیٰ بیرون ممالک اسکالر شپ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ہر طالب علم کو 20 لاکھ روپئے دیے جاتے ہیں۔

30.5.4.5 بھیڑوں کی تقسیم (Sheep Distribution):

یہ اسکیم یدوار گولار کورما خاندانوں کی ترقی کے لئے بنائی گئی۔ ان خاندانوں کو 75% کی رعایتوں (Subsidies) پر بھیڑیں فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ اسکیم 2017 میں شروع کی گئی اس اسکیم کے تحت تقریباً 3.8 لاکھ لوگوں کو 79.38 لاکھ بھیڑیں فراہم کی گئیں۔

30.5.4.6 تعلیم کے لئے فلاحی اسکیمات (Welfare Schemes for Education):

سماج کے کمزور طبقے کے طلبا کو معیاری تعلیم کیف راہمی کے لئے گروکلا (Gurukula) اسکولس قائم کئے گئے۔ کئی گروکلا تعلیمی اداروں کے قیام میں اضافہ کیا گیا۔ سال 2014 سے 2022 تک ان کی تعداد 298 سے 978 کردی گئی۔ حکومت اپنا گاؤں۔اپنا مدرسہ/اپنی بستی۔اپنا مدرسہ پروگرام 7,28,354 کروڑ کے بجٹ سے 2022 میں شروع کی۔

30.6 خلاصہ

اب تک ہم نے حکومت کی جانب سے شروع کردہ مختلف غربت' بیروزگاری اور فلاحی اسکیمات پر بحث کی ہے۔ حکومت تلنگانہ اپنے مختلف پروگرام کے ذریعہ سماجی اور اقتصادی ترقی کو کمزور اور ہر طبقے' جنس اور دیگر طبقہ سے تعلق رکھنے والوں کو فراہم کررہی ہے۔ ان اسکیمات کی کامیابی صرف حکومت کے خیال (تصوریت) پر ہی نہیں بلکہ اسکیم کی صحیح طور پر کارکردگی پر منحصر ہے۔

30.7 مثالی امتحانی سوالات

I. حسب ذیل سوالات کے جوابات 5-4 سطروں میں لکھئے۔

1. غریبی کیا ہے؟
2. غربت کی اقسام کون سی ہیں؟
3. غربت کے خاتمہ کے حکومت تلنگانہ کی فلاحی اسکیمات کو ہم کتنی اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں؟ وضاحت کیجئے۔
4. حکومت تلنگانہ کی شرع کردہ کسان فلاح اسکیمات کون سی ہیں؟

II. حسب ذیل سوالات کا 10-8 سطروں میں جوابات لکھو۔

1. رعیّتو بندھو اسکیمات کے روبہ عمل لانے کے طریقہ کار کی وضاحت کیجئے۔
2. رعیّتو بیمہ اسکیم کسانوں کے لئے کس طرح فائدہ مند ہے؟
3. خواتین، بچوں کی فلاحی اسکیمات تلنگانہ کی ترقی میں کس طرح مددگار ہے؟ وضاحت کرو۔
4. تلنگانہ کے طلبا کی فلاحی اسکیم کیا ہے؟
5. حکومت تلنگانہ کی عوامی نظام تقسیم پالیسی سے کیا مراد ہے؟

III. حسب ذیل سوالات کے جوابات 20-16 سطروں میں لکھئے۔

1. تلنگانہ کی شروع کردہ کسان فلاحی اسکیم پر اظہار خیال کیجئے۔
2. تلنگانہ حکومت کو فلاحی اسکیمات کے مقاصد پر تفصیلی نوٹ لکھئے۔

30.8 فرہنگ

- قطعی غربت: وہ شخص جس کی آمدنی یا صرف خرچ اتنا کم ہو کہ وہ گزارہ کی سطح سے کم زندگی بسر کرتا ہے مثلاً غذا، رہائش (مکان)، کپڑے کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا ہے، سطحی غربت کہلاتی ہے۔ اس طرح کی غریبی عام طور پر ترقی پذیر معیشتوں میں پائی جاتی ہے مثلاً ہندوستان۔
- نسبتی غربت: کم آمدنی والے لوگ، اونچی آمدنی والے لوگوں کے مقابلہ میں نسبتاً غریب ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ اقل ترین گزارے کی سطح سے اوپر زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ سماج میں عدم مساوات کو ظاہر کرتی ہے۔
- چھپی ہوئی بیروزگاری: کسی بھی شعبہ میں جب ضرورت سے زیادہ لوگ کام پر لگائے جاتے ہیں تو اسکو چھپی ہوئی / پوشیدہ بیروزگاری کہا جاتا ہے اس قسم کی بیروزگاری اکثر زراعت کے شعبہ میں پائی جاتی ہے۔

30.9 حوالہ جات

1. ریاست تلنگانہ شماریاتی خلاصہ۔2021(Telangana State Statistical Abstract)
2. قومی ہمہ رخی غربت انڈیکس (اعشاریہ) کی بنیاد پر نیتی آیوگ کی رپورٹ۔
3. تلنگانہ سماجی معاشی پس منظر۔2022(Telangana Socio Economic Outlook)